کتابِ عظیم

قرآنی آیات، موضوعات کی ترتیب میں

جلد اوّل

مرتب:
مُشتاق احمد خان

ڈسٹری بیوٹرز
دوست ایسوسی ایٹس
پرنٹرز۔ پبلشرز۔ بک سیلرز
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
فون: 7122981
قرآن مرکز ◎ پوسٹ بکس ◎ اسلام آباد

اِنتساب

ہر اس شخص کے نام جسے سچائی کی تلاش ہے

نامِ کتاب ——— کتابِ عظیم (جلد اول)

ترتیب وتدوین ——— مشتاق احمد خان

ناشر ——— قرآن مرکز، پوسٹ بکس، اسلام آباد

اشاعت اوّل ——— جولائی سنہ ۱۹۹۰ء

تعداد ——— گیارہ سو

مطبوعہ ——— طیب جمال پرنٹرز
ریٹی گن روڈ ۔ لاہور

کتابت ——— خالد یوسفی، محمد علی زاہد، یونس حسرت
(پیسٹنگ : محمد شعیب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

عظمتِ کتاب :

قرآنِ حکیم اِس دَور کی واحد کتاب ہے جو اللہ کے پیغام کی حامل ہے۔ اِس سے قبل انبیاے کرام کی طرف مختلف ادوار میں اللہ کی کتب نازل ہوتی رہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی اِس وقت اپنی اصل حالت میں موجُود نہیں۔ یہ شرف صرف قرآن کو حاصل ہے کہ یہ کتاب حرف بحرف اپنی اصل حالت میں نوعِ انسان کے پاس موجُود ہے۔ لہٰذا اس کتاب کی عظمت کا کیا ٹھکانا کہ جس کا مُصنّف خود اللہ ربّ العٰلمین ہو۔

روشنی :

اللہ نے قرآنِ حکیم کو روشنی سے تعبیر کیا ہے اور روشنی کی تعریف یہ ہے کہ اس میں ہر چیز کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے اور کسی بات میں کوئی مغالطہ یا الجھاؤ باقی نہیں رہتا۔

نظامِ حیات :

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسان کے لیے مکمل نظامِ حیات دیا ہے۔ اِس میں زندگی گزارنے کے ایسے اصول و قوانین دیے گئے ہیں جن سے انسان کی نہ صرف دُنیاوی زندگی خوشگوار و پُر آسائش ہو جاتی ہے بلکہ اس کی اُخروی زندگی بھی سرفرازیوں اور خوشگواریوں کی حامل بن جاتی ہے۔

تصریفِ آیات :

قرآنِ حکیم کا انداز عام انسانی تصانیف کا سا نہیں۔ عام تصانیف میں کتاب کو مختلف موضوعات میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور جس موضوع سے متعلق جو کچھ کہنا ہو اسے متعلقہ باب میں بیان کر دیا جاتا ہے لیکن قرآنِ حکیم کا یہ اسلوب نہیں، اِس کا اپنا ایک منفرد اور حکیمانہ انداز ہے۔ یہ ناصحانہ اور واعظانہ انداز میں بات کرتا ہے، اس کے حق میں دلائل دیتا ہے، تاریخی شواہد پیش کرتا ہے اور اس طرح باتوں باتوں میں بہت اہم قوانین و اصُول بیان کر جاتا ہے۔ پھر اسی انداز میں کسی دوسرے مقام پر ان اصول و قوانین کی مزید تشریح پیش کر دیتا ہے۔ وہ اپنے اِس اسلوب کو تصریفِ آیات کہتا ہے۔ فرمایا :

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ ۶/۱۰۵

"اس طرح ہم اپنے قوانین و حقائق کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لاتے ہیں اور دُہرا دُہرا کر ان کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ لوگ تسلیم کرلیں کہ تم نے انھیں نہایت واضح طور پر بیان کردیا ہے لیکن اِن قوانین کی حقیقت و اہمیت ان پر واضح ہوسکے گی جو علم و بصیرت سے کام لیں گے۔"

اس آیت میں "دَرَسْتَ" کا لفظ تصریفِ آیات کے مفہوم کو واضح کردیتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب گیہوں کی فصل پک جاتی ہے تو اسے کاٹ کر کھلیان میں پھیلا دیا جاتا ہے، پھر اس پر بیلوں کو مسلسل چلایا جاتا ہے تاکہ خوشوں سے دانے الگ ہوجاتے ہیں۔ اسے ہمارے ہاں "گاہنا" اور عربوں کے ہاں "دَرس" کہتے ہیں۔ لہٰذا یہاں درس کا مطلب یہ ہوگا کہ آیاتِ قرآنی کو اس طرح بار بار سامنے لایا جائے کہ ان کے الفاظ کے اندر چھپے ہوئے معانی نکھر کر الگ ہوجائیں۔

قرآن کریم کے حقائق و قوانین کو اس طرح سے بار بار سامنے لانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اجتماعاتِ صلوٰۃ کا عظیم پروگرام دیا تھا جس کے ذریعے یہ حقائق و قوانین روزانہ بار بار ہمارے سامنے آتے اور اس طرح سے ذہن نشین ہوتے چلے جاتے۔ اگر یہ پروگرام اپنی اصل رُوح کے ساتھ باقی رہتا تو ہمیں قرآن فہمی کے لیے کسی اور اسلوب کی ضرورت نہ ہوتی۔ لیکن اب جبکہ ہمارے ہاں اجتماعاتِ صلوٰۃ کا وہ نظام اپنی اصل روح کے ساتھ باقی نہیں رہا لہٰذا اللہ کی اس عظیم کتاب کو عام تصانیف کے انداز میں سمجھنے کے لیے موضوعات میں تقسیم کرکے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ترجمہ یا مفہوم:

عام طور پر کسی ایک زبان کا لفظی ترجمہ کسی دوسری زبان میں ہو نہیں سکتا۔ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ اُردو کا ایک جملہ لیں، مثلاً: "وہ سگریٹ پیتا ہے"۔ اس جملے کا لفظی ترجمہ انگریزی زبان میں کرکے دیکھیے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اس چھوٹے سے جملے کا انگریزی میں لفظی ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر آپ "سگریٹ پینے" کا ترجمہ "سگریٹ ڈرنک کرنے" سے کریں گے تو مطلب کچھ کا کچھ ہوجائے گا اور انگریزی دانوں کے پلّے کچھ نہیں پڑے گا، لہٰذا اس جملے کا مفہوم ہی لینا ہوگا۔ ہمارے ہاں کسی کا باپ فوت ہوجائے تو وہ کہتا ہے کہ میرے سر سے سایہ اُٹھ گیا۔ کسی کا بھائی مرجاتے تو کہتا ہے میرا بازو ٹوٹ گیا، کسی کا جوان بیٹا فوت ہوجائے تو کہتا ہے میری کمر ٹوٹ گئی۔ آپ دیکھیں گے کہ ان الفاظ کی اصل روح کو لفظی ترجمے کے ذریعے دُنیا کی کسی بھی زبان میں منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے لیے ان الفاظ کا مفہوم بیان کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ ہر زبان کی اپنی اصطلاحات، اپنے محاورے اور ضرب الامثال ہوتی ہیں۔ ان کا بھی لفظی ترجمہ نہیں ہوسکتا، مفہوم ہی بیان کیا جاسکتا ہے۔

لہٰذا اس کتاب میں قرآنی آیات کا مفہوم پیش کیا گیا ہے۔ البتہ یہ کوشش کی گئی ہے کہ کم ازکم الفاظ میں متعلقہ مفہوم واضح کردیا جائے۔

اِقتباسات :

اِس کتاب کے مضامین مسلسل نہیں چلتے بلکہ علیٰحدہ علیٰحدہ عُنوانات کے تحت مختلف قرآنی آیات کے اِقتباسات دیئے گئے ہیں جو متعلقہ موضوع پر اپنی علیٰحدہ اور انفرادی حیثیت سے روشنی ڈالتے ہیں۔ لہٰذا ان کا مطالعہ بھی اسی انداز سے، ٹھہر ٹھہر کر ان کی علیٰحدہ حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے، کرنا چاہیے۔

بعض مقامات پر آیات کے قدرے لمبے اِقتباسات دیئے گئے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ سیاق و سباق کے ذریعے بات زیادہ نکھر کر سامنے آجائے۔ ہر اقتباس کے ساتھ حوالہ کے نمبر دیئے گئے ہیں۔ ان میں اوپر کا نمبر سُورۃ کا اور نیچے کا نمبر آیت کا ہے۔ قرآن کے تمام نسخوں میں چونکہ آیات کے نمبر ایک جیسے نہیں ہوتے لہٰذا کسی نسخہ میں اگر ایک آدھ نمبر آگے پیچھے ہو تو اسے دیکھ لیا جائے۔

تلاوت :

کسی کتاب کا محض پڑھنا تلاوت نہیں کہلاتا، محض پڑھنے کو قراءت کہتے ہیں۔ تلاوت کے بنیادی معنی اِتباع اور پیروی کے ہیں۔ لہٰذا، پڑھنا اِس لیے کہ اسے سمجھا جائے اور سمجھنا اس لیے کہ اس پر عمل کیا جائے، یہ ہوں گے تلاوت کے صحیح معنی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پر ایمان کا معیار ہی یہ مقرر کیا ہے کہ اس کے اِتباع کا حق ادا کیا جائے۔ سورۃ بقرۃ میں فرمایا:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ (2/121)

"جن لوگوں کو ہم نے یہ کتاب دی ہے وہ اِس کا اِتباع کرتے ہیں جیسا کہ اِتباع کرنے کا حق ہے۔ یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔"

ظاہر ہے کہ اس میں تلاوت کے معنی اِتباع کرنے کے ہی ہیں، کیونکہ ان لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہی ہیں جو حقیقت اس پر ایمان رکھتے ہیں، ورنہ اگر اس کے معنی فقط پڑھنے کے ہوں تو قرآن کو تو غیر مسلم بھی پڑھتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے لہٰذا قرآن کی تلاوت سے مُراد اس کے احکام و قوانین کا اِتباع ہے۔ اسے پڑھا اِس لیے جاتا ہے کہ اسے سمجھا جائے اور سمجھا اِس لیے جاتا ہے کہ اِس پر عمل کیا جا سکے۔ قرآن کا اِس طرح پڑھنا کہ وہ سمجھ نہ آئے یا اس کا فقط سمجھ لینا اور اس پر عمل نہ کرنا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

ظاہر ہے کہ کسی کتاب کا اِتباع اسی صُورت میں ہو سکتا ہے جبکہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے، اس کے مضامین کے ہر پہلو پر توجہ دی جائے، اس کی تعلیمات کو اچھی طرح ذہن نشین کیا جائے۔ سُورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا:

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ○ (17/106)

"قرآن میں ہم نے ہر بات کو الگ الگ کھول کے بیان کیا ہے لہٰذا تم اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کے پڑھو۔ اسی لیے ہم نے اسے بتدریج نازل کیا ہے۔"

لہٰذا قرآنی آیات کو تیز تیز، رَوا رَوی میں نہیں پڑھنا چاہیے۔ ان کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے ایک ایک لفظ کو ٹھہر ٹھہر کر

پڑھا جائے اور ان پر غور کیا جائے۔ اس طرح پڑھنے سے آپ دیکھیں گے کہ جو آیات کسی ایک عنوان کے تحت دی گئی ہیں وہ کئی دیگر مضامین پر بھی روشنی ڈال رہی ہوں گی۔

قرآنی حقائق پر غور و فکر کی دعوتِ عام:

اللہ تعالیٰ نے ہر دَور کے اہلِ علم اِنسانوں کو دعوتِ عام دے دی ہے کہ وہ اس کے نازل کردہ قرآن پر غور و فکر کریں اور اس سے اپنے زمانے کے مسائل کے متعلق رہنمائی حاصل کریں۔ اِس کتابِ عظیم کا تعلق کسی خاص مذہبی گروہ، فرقہ یا قوم سے ہرگز نہیں۔ یہ عظیم کتاب پوری نوعِ انسان کے خالق اللہ کی جانب سے ہے اور اس کی مخاطب بھی پوری نوعِ انسان ہی ہے۔

دین کے قرآنی تصوّر اور مذہب کے مروّجہ تصوّرات کا ٹکراؤ:

آپ دیکھیں گے کہ قرآن کا دیا ہوا تصوّرِ دین ان تصورات سے قطعی مختلف ہے جو عام طور پر مذہب کے نام پر مروّج ہیں۔ یہ اس لیے کہ دین تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے دیا گیا ہے اور مذہب انسانوں کا خود ساختہ ہے، لہٰذا ان میں بُعد یا تصادم کا پیدا ہو جانا قدرتی بات ہے۔

بعض متشدد قسم کے لوگ، قرآنی تصوّرِ دین کے سامنے آجانے کے بعد بھی اپنے تصوّرِ مذہب سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ ایسے لوگوں سے بحث نہیں، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اس کا قانونِ مکافات ان سے خود نمٹ لے گا۔ یہ کتاب ان اہلِ دل لوگوں کو رہنمائی دے گی جو مذہب کے اندھیروں سے نکل کر پھر سے اللہ کے دین کی روشنیوں میں آنا چاہتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے اپنے معاشرے کو جنّت میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔

قرآن میں مسلمانوں کی موجودہ حالت کی نشاندہی:

کتاب میں بعض ایسی آیات بھی ملیں گی جو مسلمانوں کی موجودہ حالت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اِس پر کسی طرح کا تعجب نہیں ہونا چاہیے، اِس لیے کہ قرآن اللہ کی دی ہوئی کتاب ہے جو قیامت تک کے لوگوں کے لیے ہے اور اللہ عالم الغیب ہے جسے ہر دَور کے اِنسانوں کے حالات سے آگاہی حاصل ہے۔

اِنسانی کوشش کی کمزوریاں:

قرآنِ حکیم کی اصل ترتیب تو اللہ تعالیٰ کی اپنی دی ہوئی ہے لہٰذا اس میں کسی غلطی، کمزوری یا جھول کا امکان ہو ہی نہیں سکتا لیکن زیرِ نظر کتاب میں مختلف موضوعات کے تحت آیات کی تدوین و ترتیب بہرحال ایک اِنسانی کوشش ہے جس میں کئی کمزوریاں رہ گئی ہوں گی۔ قارئینِ کرام اگر ایسی کمزوریوں کی نشاندہی فرما دیں تو انھیں آئندہ ایڈیشنوں میں دُور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اسلام آباد
یکم مئی ۱۹۹۰ء

والسلام
مشتاق احمد خان

• **علمِ اللہ سے :**

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ ۱۱/۱۴

جان لو کہ یہ قرآن نازل ہوا ہے اللہ کے علم کی رُو سے ۔

• **اللہ کی جانب سے روشنی :**

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ ۵/۱۵

یقیناً اللہ کی جانب سے تمھاری طرف آگئی ہے روشنی یعنی یہ واضح اور کھلی کتاب ۔

• **صحیح اور غلط کی وضاحت کردی گئی ہے :**

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۲/۲۵۶

بلاشبہ اس کتاب میں ظاہر کر دیے گئے ہیں صحیح راستے بھی اور غلط راہیں بھی ۔

• **تمام چھوٹے بڑے مسائل کا حل اس کتاب میں موجود ہے :**

وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ۳۴/۳

انسانی زندگی کا کوئی چھوٹا یا بڑا مسئلہ ایسا نہیں ہے جس کا حل اس کتابِ مُبین میں آنے سے رہ گیا ہو

• **اختلافی امور کی وضاحت موجود ہے :**

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۱۶/۶۴

یہ کتاب تمھاری طرف اس لیے نازل کی گئی ہے کہ لوگوں پر ان امور کی وضاحت ہو جائے جن میں وہ اختلاف میں مبتلا ہیں ۔

• **تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں میں لانے والی کتاب :**

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۱۴/۱

یہ کتاب تمھاری طرف اس لیے نازل کی گئی ہے کہ نوعِ انسان کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آؤ ۔

• **یہ کتاب پوری نوعِ انسانی کے لیے ہے :**

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ ۳/۱۳۸

یہ کتاب اظہارِ حقیقت ہے تمام بنی نوعِ انسان کے لیے ۔

• **اطاعت صرف قرآن کی کرو :**

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۷/۳

اور اطاعت کرو صرف اس قرآن کی جو تمھارے رب کی جانب سے تم پر نازل ہوا ہے اور مت اطاعت کرو اس کے علاوہ کسی اور اولیاء کی ۔

• **رسولؐ کی فریاد :**

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ ۲۵/۳۰

اور رسولؐ فریاد کرے گا پروردگار یہ ہے میری قوم جس نے میرے بعد اس قرآن کو اپنی خود ساختہ شریعتوں میں جکڑ کر بے بس کر دیا تھا ۔

ماٰخذ و معاونت

تدوینِ آیات اور تعیینِ مفہوم میں جن کُتب سے مدد لی گئی :

تبویبُ القرآن	——	حضرت علامہ غلام احمد صاحب پرویز
لغاتُ القرآن	——	″ ″ ″ ″
مفہومُ القرآن	——	″ ″ ″ ″
تفہیمُ القرآن	——	حضرت مولٰنا سیّد ابُوالاعلیٰ صاحب مودُودی
ترجمۂ قرآن	——	حضرت شاہ عبدالقادر صاحب
ترجمان القرآن	——	حضرت مولٰنا ابُوالکلام صاحب آزاد
ترجمۂ قرآن	——	حضرت مولٰنا اشرف علی صاحب تھانوی

قرآنِ کریم کی آیات کا تمام عربی متن انجمنِ حمایتِ اسلام، لاہور کے مطبُوعہ "قرآنِ مجید" (۱۳۵۴ھ) سے عکسی طوَر پر حاصل کیا گیا ہے۔ اِس کے لیے ہم انجمن کے بیحد ممنُون ہیں۔

معاونت

کتاب کی طباعت کے تمام مراحل اور دیگر کئی امُور میں عزیزانِ محترم اسجد حسین صاحب بخُاری اور خالد جاوید یوسفی کی گرانقدر معاونت حاصل رہی۔

فہرست عنوانات

(۲۵) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

(۲۶) رضائے خداوندی

(۲۷) تقدیر

اللہ کے مقرر کردہ پیمانے اور قوانین

صفحہ نمبر

(۳۵) کائنات

(۳۶) ملائکہ

صفحہ نمبر

(۶۶) الملاء ۴۳۰

(۶۷) المترفین ۴۳۳

(۶۸) ظلم اور ظالم لوگ ۴۴۰

ا اللہ

اللہ کی ذات

اَلِہَ کے معنے ہیں متحیر ہونا اور اَلَہَ ۔ یَاْلُہُ کے معنی ہیں کسی کو پناہ دینا۔ امان میں لینا چنانچہ اِلٰہ کے معنے ہوں گے ایسی ہستی جس سے خطرات میں پناہ حاصل کی جائے جس سے مشکلات دُور کرنے کی استدعا کی جائے۔ اور جس کی عظمت و بلندی کے تصوّر سے انسان متحیر ہو جائے۔

قرآن کریم میں لفظ اَللّٰہ خدا کے لیے استعمال ہوا ہے قرآن کی رُو سے اللّٰہ وُہ بلند و بالا ہستی ہے جو انسانی نگاہوں سے پوشیدہ ہے جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل و ادراک متحیر رہ جاتے ہیں جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہُوا ہے جہاں تک اللہ کی ذات کا تعلق ہے ہم اس کی ماہیت اور کیفیت کے متعلق کچھ نہیں جان سکتے ایک محدود ذہن کسی لامحدود ذات کا ادراک نہیں کرسکتا۔ البتہ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالےٰ کی جن صفات کا ذکر آیا ہے ان سے ہم اللہ کے متعلق اپنی ذہنی استعداد کے مطابق اندازہ کرسکتے ہیں۔

اللہ کی اطاعت

اللہ سے انسان کا تعلق اس کے قوانین کے ذریعے سے ہے لہٰذا اللہ کی اطاعت بھی اس کے قوانین کی اطاعت سے ہی کی جاسکتی ہے چنانچہ اَطِیْعُوااللّٰہ کے معنے ہوں گے۔ اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو۔ اسی طرح کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے سب اسی کے قانون کے ماتحت ہوتا ہے لہٰذا قرآنِ کریم میں جہاں یہ آئے گا کہ "اللہ یوں کرتا ہے" تو اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ کے قانون کے مطابق اس طرح ہوتا ہے عالمِ امر میں بھی اسی کا قانون کارفرما ہے اور عالمِ خلق میں بھی یہ قوانین اس نے اپنی مشیّت سے بنائے ہیں۔ اور اسی کی قدرت سے یہ قوانین نافذالعمل اور کارفرما ہیں یہی وُہ سُنّتُہ اللّٰہ ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں آتی۔

اللہ پر ایمان

اللہ کا جو تصور قرآن حکیم میں دیا گیا ہے اس تصور کے مطابق اللہ کے ماننے کو اللہ پر ایمان کہا جائے گا اس کے علاوہ جو لوگ اپنے اپنے تصور کے مطابق اللہ کو مانتے ہیں اسے اللہ پر ایمان نہیں کہا جاسکتا یہ بڑی اہم حقیقت ہے جسے اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے "خدا پرستی" اور نیک عملی وہی درست ہے جو قرآنی تعلیمات کے مطابق ہو نہ وُہ جو مختلف افراد، اقوام یا مذاہب کے اپنے اپنے تصور کے مطابق ہو قرآن کے مطابق اس لیے کہ اللہ کی طرف سے وحی کی ہوئی کتب میں سے صرف یہی ایک کتاب ہے جو اس وقت دنیا میں اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔

واحد ہے

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ ۳۸/۶۵ اور اللہ کے سوا کوئی اور خدا نہیں جو صرف واحد ہے۔

نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ کہو اللہ صرف ایک ہے اور وہ خود مکتفی ہے۔
لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞ ۱۱۲/۱-۴ نہ اُس کا کوئی ہمسر ہے نہ مثیل و نظیر۔

اگر اللہ ایک سے زائد ہوتے

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔
وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اور نہ اُس کے ساتھ کوئی اور خدا ہی ہے۔
اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو الگ کر کے۔
وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتے۔
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۞ ۲۳/۹۱ لہٰذا اللہ کی ذات اِن تصورات سے بہت بلند ہے۔

اگر مزید اللہ بھی ہوتے

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ کائنات میں اگر اللہ کے سوا اور خدا بھی ہوتے۔
لَفَسَدَتَا ۲۱/۲۲ تو یہاں فساد برپا ہو جاتا۔

کچھ بھی اس کی مثل نہیں

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۴۲/۱۱ کوئی بھی اس کی مثل نہیں ہے۔

اوّل و آخر ظاہر و باطن وہی ہے

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ سب سے پہلے بھی وہی تھا اور سب سے آخر بھی وہی ہو گا۔
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۵۷/۳ ظاہر میں بھی وہی ہے اور باطن میں بھی وہی ہے۔

آسمانوں میں بھی وہی ہے اور زمینوں میں بھی وہی ہے

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ	وہی ہے جو آسمانوں میں اللہ ہے۔
وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ	اور وہی ہے جو زمینوں میں اللہ ہے۔
وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝ ۴۳/۸۴	اور وہی ہے حکمت والا علم والا۔

مشرق بھی اُسی کا ہے اور مغرب بھی اسی کا

وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ	مشرق و مغرب سب اللہ ہی کے ہیں۔
فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا	لہٰذا تم جس طرف بھی رُخ کرو گے۔
فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ	اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔
إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ ۲/۱۱۵	وہ بڑی وسعتوں والا اور بڑے علم والا ہے۔

پوری نوعِ انسانی کا اللہ

إِلَٰهِ النَّاسِ ۝ ۱۱۴/۳	پوری نوعِ انسانی کا اللہ۔

وہ خدائے زندہ

الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ۲۵/۵۸	وہ خدائے زندہ جس کے لیے موت نہیں۔

وہ سب کو دیکھ رہا ہے لیکن اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ	کوئی نگاہ اُسے دیکھ نہیں سکتی۔
وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ	اور اُس کی نگاہیں سب دیکھ رہی ہیں۔
وَهُوَ اللَّطِيفُ	وہ ایسا لطیف ہے کہ محسوسات کے دائرے میں آ ہی نہیں سکتا۔
الْخَبِيرُ ۝ ۶/۱۰۳	لیکن ہر بات سے باخبر ہے۔

ہر کسی کے ساتھ ہے

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ؕ — تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ — اور جو کچھ کرتے ہو اُسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ — ہم انسان کی رگِ جاں سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

دلوں کا حال جاننے والا

قُلْ إِن تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ — دیکھو تم خواہ اپنے دلوں کا حال چھپا کر رکھو۔
أَوْ تُبْدُوهُ — اور خواہ اسے ظاہر کر دو۔
يَعْلَمْهُ اللَّهُ ؕ — اللہ کو سب معلوم ہوتا ہے۔

نگاہ کی خیانتوں سے بھی واقف

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ — اللہ تمہاری نگاہ کی خیانتوں کو بھی جانتا ہے۔
وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ○ — اور تمہارے دل کے رازوں سے بھی واقف ہے۔

علمِ غیب کا جاننے والا

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ — علم غیب کی کنجیاں صرف اللہ کے پاس ہیں۔
لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ؕ — اس علم کو سوائے اس کے اور کوئی نہیں جانتا۔

ہر شے اُس کے سامنے حاضر ہے

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ — اور کائنات کی ہر شے اس کے سامنے حاضر ہے۔

ہر شے پر قادر

وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ○ — اور اللہ کو ہر شے پر قدرت حاصل ہے۔

جو گزر گئے اُن کے حال سے بھی واقف اور جو آنے والے ہیں ان کے حال سے بھی آگاہ

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ — دیکھو ہم اُن کا حال بھی جانتے ہیں جو پہلے گزر چکے۔
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ ١٥/٢٤ — اور اُن کے حال سے بھی واقف ہیں جو بعد میں آنیوالے ہیں۔

تمام رازوں سے واقف

يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ٢٥/٦ — وہ آسمانوں اور زمین کے تمام رازوں سے واقف ہے۔

اللہ کی تخلیق اور اس کی قدرت و حکمت کی وسعت

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ — اللہ کی تخلیق اور اُس کی قدرت و حکمت کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ
مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ — تمام روئے زمین کے درخت اگر قلم بن جائیں۔
وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ — اور تمام سمندر روشنائی میں تبدیل ہو جائیں۔
مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ — اور ان کے ساتھ متعدد سمندر اور شامل کر دیے جائیں۔
مَا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ — تو بھی اللہ کی تخلیق اور قدرت و حکمت کی باتوں کا احاطہ نہ ہو سکے۔
إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ ٣١/٢٧ — بلاشبہ اللہ بڑا ہی قوتوں اور حکمتوں کا مالک ہے۔

ہر شے اللہ کے احاطۂ علم میں ہے

وَّأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ٦٥/١٢ — کائنات کی ہر شے اللہ کے احاطہ علم میں ہے۔

اس کے علم سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ — بلاشبہ اللہ کے علم سے کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے۔
فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ○ ٣/٥ — خواہ وہ زمین میں ہو خواہ آسمان میں۔

قوانینِ فطرت کا خالق

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ — خشکیوں، تریوں میں جو کچھ ہے وہ سب اس کے علم میں ہے
وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا — درخت سے گرنے والا کوئی پتا ایسا نہیں جس کا اُسے علم نہ ہو۔

وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰتِ الْأَرْضِ
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ
إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ○ ۶/۵۹

زمین کی تاریکیوں میں دبا ہوا دانہ کب پھوٹے گا۔
اور کوئی تازہ یا خشک میوہ کب کھانے کے قابل ہو گا۔
یہ سب کچھ قانونِ فطرت کی کتاب میں واضح طور پر درج ہے۔

اُس کا حُسنِ انتظام

وَأَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ○ ۷۲/۲۸

اور اس کے پاس ہر چیز کے اعداد و شمار موجود ہیں۔

اور اُس نے ہر شے کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَّلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ○ ۲۵/۲

اس پوری کائنات میں ہر جگہ اللہ ہی کا قانون کارفرما ہے۔
اور اس سلسلہ میں اُسے اپنی امداد کے لیے نہ تو اولاد کی ضرورت ہے
اور نہ اس کے اقتدار میں کوئی اور قوت ہی شریک ہے۔
اُس نے ہر شے کو ایک خاص ترتیب دے کر پیدا کیا۔
اور اُس کے امکانات اور صلاحیتوں کے پیمانے مقرر کر دیے۔

کائنات کی ہر شے اس کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرمِ عمل ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ ۶۴/۱

اللہ کے متعین فرمودہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرمِ عمل ہے۔
ہر وہ شے جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے
جلال و جمال؛ قوت و حمد دونوں کا سرچشمہ اسی کی ذات ہے۔
اور اُس نے ہر شے کے لیے پیمانے و قوانین مقرر کر دیے ہیں جن پر اسکا اپنا کنٹرول ہے۔

پوری کائنات پر اُسی کی حکومت ہے

إِنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
يُحْيِي وَيُمِيتُ
وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّٰهِ
مِن وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ○ ۹/۱۱۶

اس پوری کائنات پر حکومت صرف اللہ کی ہے۔
اسی کے قانون کے مطابق تمہیں زندگی ملتی ہے اور موت بھی۔
اور اللہ کے سوا کوئی بھی تمہارا۔
نہ تو ولی ہے اور نہ مددگار۔

وہ مکمل ترین ذات

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ — وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ — نہایت پاکیزہ حکمراں
السَّلٰمُ — جس کی ذات مکمل ترین ہے۔
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ — امن دینے والا، نگہبان اور غالب۔
الْجَبَّارُ — ہر بگاڑ کو قانون کے سانچوں میں جکڑ کر درست کرنے والا۔
الْمُتَكَبِّرُ ۵۹/۲۳ — اور تمام عظمتوں اور بڑائیوں کا مالک ہے۔

وہ عظیم ہستی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ — اللہ کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔
اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ — وہ زندہ اور قائم ہے۔
لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ — اسے نہ کبھی اونگھ آتی ہے نہ نیند۔
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ — اس کائنات میں جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے۔
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ — کوئی ایسا نہیں جو اُس کی مرضی کے بغیر کسی بات کی سفارش کر سکے۔
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ — اور وہ ہر اس بات کا علم رکھتا ہے۔
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ — جو اس کائنات کے سامنے ہے یا اس کے پیچھے ہے۔
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ — اور کوئی ایسا نہیں جو اُس کے علم کا احاطہ کر سکے۔
اِلَّا بِمَا شَآءَ — بجز اس کے کہ جو اُس کے قانونِ مشیت کی رُو سے مل جائے۔
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — اور اس کا علم و اقتدار اس پوری کائنات پر چھایا ہوا ہے۔
وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا — اور اس کی حفاظت و نگہبانی سے وہ کبھی تھکتا نہیں۔
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ ۲/۲۵۵ — وہ بڑا بلند مرتبہ و عظیم ہے۔

اس کو فنا نہیں

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ — کائنات کی ہر شے نے فنا ہو جانا ہے۔
اِلَّا وَجْهَهٗ ۝ ۲۸/۸۸ — مگر صرف اُس ایک ذات نے باقی رہنا ہے جس کے لیے فنا نہیں۔

اِسْمٌ

مادہ: س م و

اِسم کے معنے ہیں کسی چیز کی علامت جس سے اِسے پہچانا جاتے، پھر نام کو بھی اسم کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَسماءٌ ہے۔ اسم سے مسمّی پہچانا جاتا ہے۔

۲ الاسماء الحُسنیٰ

کائنات میں حُسن پیدا کرنے والی اللہ کی صفات

قرآنِ کریم میں ہے۔ "لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۷/۱۸۰" صفاتِ خداوندی پُورا پُورا حُسن و توازن لیے ہوئے ہیں لہذا اللہ کو انہی کے مطابق پکارو۔ یعنی اللہ کے متعلق وہی تصور درست ہے جو ان صفات کے مطابق قائم ہو۔

اللہ کی صفات مختلف ہیں جو اس کی ذات میں۔ ایسے مکمل توازن و اعتدال کے ساتھ سموئی ہوئی ہیں کہ ان کا نتیجہ ہمیشہ حُسن آمیز ہوتا ہے۔ ان کا جہاں بھی مظاہرہ ہو گا وہاں حُسن پیدا ہو جاتے گا۔ اس اعتبار سے انہیں اَسماء الحسنیٰ کہا گیا ہے اور انسان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو۔ اللہ کے رنگ میں رنگ لے یعنی اپنے اندر علیٰ حدِ بشریت اللہ کی صفات پیدا کرتا جاتے۔ اس سے اس کی ذات میں بھی حُسن و توازن پیدا ہوتا جاتے گا۔ اور تاکید کی کہ ان صفات کے پیدا کرنے میں اعتدال و توازن کا خیال رکھنا اور کسی ایک صفت کو لے کر افراط و تفریط کی طرف نکل جانا۔ ورنہ زندگی کا توازن کھو دو گے۔

قرآن کی تعلیمات کا مقصد یہ ہے کہ انسان حُسن پیدا کرے، خود اپنی ذات میں دُوسرے انسانوں میں اور خارجی کائنات میں۔ یہ چیز اپنا بدلہ آپ ہو گی۔ جہاں دیکھو کہ توازن بگڑ رہا ہے اسے درست کر دو۔ اس سے بگاڑ خود بخود دُور ہو جاتے گا۔ خارجی کائنات میں علم و تحقیق کی رُو سے حسین اضافے کرتے جاؤ۔ تمہاری یہ کوششیں اپنا بدلہ آپ ہوں گی۔ حُسن پیدا کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ حُسن پیدا ہو جاتے گا یعنی بگڑا ہوا توازن دُرست ہو جاتے گا، زندگی کا مقصود یہی ہے، یعنی تخلیقِ حُسن۔ اور اللہ کی ذات وہ ہے۔ جس میں حُسن اپنی انتہا تک پہنچا ہوا ہے۔ اسی لیے انسانی ذات کی صحیح صحیح نشو و نما اور تکمیل کے لیے خارجی معیار اللہ کی ذات ہے جس کا تعارف قرآنِ کریم نے کرایا ہے۔

اللہ کی حسین و متوازن صفات اس کی ذات کے مختلف پرتو ہیں

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ	اِس کائنات میں اللہ کے سوا کوئی اور صاحبِ اقتدار ہستی نہیں۔
لَہُ الْاَسْمَآءُ	اُس کی تمام صفات (جو قرآن میں مذکور ہیں)۔
الْحُسْنٰی ۲۰/۸	انتہائی حُسن و توازن کے ساتھ اُس کی ذات کے مختلف پرتو ہیں۔

الاسماء الحسنیٰ، اللہ کی ذات کے حسنِ زیبائی کے مختلف گوشے ہیں

قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ	کہو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اللہ کو
اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ	اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر۔
اَیًّا مَّا تَدْعُوْا	اُسے جس نام سے بھی پکارو ٹھیک ہے۔
فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۱۷/۱۱۰	یہ سب اُسی ذات کے حُسن و زیبائی کے مختلف گوشے ہیں۔

ہر چیز کی تخلیق میں حُسن و توازن

الَّذِیْٓ اَحْسَنَ	اور اللہ نے حُسن و توازن پیدا کیا
کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ ۳۲/۷	ہر چیز کی تخلیق میں۔

کائنات کی بلندیوں میں حُسن

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ	ہم نے فضا کی بلندیوں میں
بُرُوْجًا وَّ	اُبھرے ہوئے کُرے پھیلا رکھے ہیں۔
زَیَّنّٰہَا لِلنّٰظِرِیْنَ ۞ ۱۵/۱۶	ان میں دیکھنے والوں کے لیے حُسن و زینت ہے۔

کواکب کا حُسن

اِنَّا زَیَّنَّا	ہم نے آراستہ کیا۔
السَّمَآءَ الدُّنْیَا	آسمانِ دُنیا کو
بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبِ ۳۷/۶	کواکب کے حُسن و زینت سے۔

فضائے آسمانی میں مینا کاری

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا	کیا ان لوگوں نے کبھی نظر نہیں ڈالی
اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ	اپنے اوپر فضائے آسمانی کی پہنائیوں میں
كَيْفَ بَنَيْنٰهَا	کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا۔
وَزَيَّنّٰهَا ٥٠/٦	اور اس چھت پر کیسی حسین مینا کاری کر رکھی ہے۔

روئے زمین کی ہر چیز میں حسن و زینت

مَا عَلَى الْاَرْضِ	دیکھو روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے اسے ہم نے
زِيْنَةً لَّهَا ١٨/٧	زمین اور اس پر رہنے والوں کے لیے وجہ حسن و زینت بنایا ہے۔

زمین پر خوشنما مناظر کا حسن

وَتَرَى الْاَرْضَ	تم زمین کی حالت پر غور کرو کہ وہ
هَامِدَةً	کس طرح خشک اور ویران پڑی ہوتی ہے
فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ	پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں۔
اهْتَزَّتْ	تو وہ اچانک لہلہانے لگتی ہے۔
وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ	اور اس کی روئیدگی روز بروز ابھرتی چلی جاتی ہے۔
مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ ٢٢/٥	اور اس طرح خوشنما مناظر کی ایک دنیا ظہور میں آ جاتی ہے۔

انسانی تخلیق میں حسن

الَّذِيْ خَلَقَكَ	اللہ وہ ہے جس نے تمہاری تخلیق کی۔
فَسَوّٰىكَ	اور پھر مختلف مراحل سے گزار کر تمہاری نک سک درست کی۔
فَعَدَلَكَ	اور تمہیں متناسب بنایا۔
فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ	اور نہایت موزوں و مناسب پیکر عطا کیا۔
مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ ٨٢/٨	اپنے قانونِ مشیت کے مطابق۔

اِنسانی پیکر میں حُسن

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ	اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے
الْاَرْضَ قَرَارًا	زمین کو رہنے کے قابل بنایا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً	اور اُوپر فضا کی چھتری تان دی۔
وَّصَوَّرَکُمْ	پھر اُس نے تمہیں زندگی کا پیکر عطا کیا۔
فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ ۶۴/۴۰	جو بہترین حُسن و تناسب کا مظہر ہے۔

اِنسانی مُعاشرہ میں حُسن پیدا کرنے کے لیے

قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ	میرے اِن بندوں سے کہو
اٰمَنُوا	جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے کہ وہ
اتَّقُوْا رَبَّکُمْ	اپنے پروردگار کے قوانین کی پوری پوری پیروی کریں۔
لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا	کیونکہ جو لوگ ان قوانین کے مطابق اپنے معاشرے کو حسین و متوازن بنائینگے
فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ	اُن کی یہ دُنیا حسین و خوشگوار ہو جائے گی۔
وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ	دیکھو اللہ کی زمین وسیع ہے لہٰذا دُنیا کا جو خطّہ بھی
اِنَّمَا یُوَفَّی	قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے سازگار ہو وہاں جا کر
الصّٰبِرُوْنَ	صبر و استقامت سے اس کے لیے جدّوجہد کرو۔
اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ ۳۹/۱۰	تمہاری استقامت کا نتیجہ تمہارے وہم و گماں سے بھی بڑھ کر نکلے گا۔

اِس کائنات کی ساری مشینری اس لیے سرگرمِ عمل ہے کہ یہاں حُسن پیدا ہو جائے

وَلِلّٰهِ مَا فِی	اللہ کے قانون کے مطابق سرگرمِ عمل ہے۔
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ	کائنات کی بلندیوں و پستیوں کی ساری مشینری
لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ	تاکہ جو لوگ زندگی میں ناہمواریاں اور بُرائیاں پیدا کر لیتے ہیں
اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا	اُن کے اعمال کے نتائج اُس کے مطابق نکلیں
وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا	اور جو لوگ زندگی میں حُسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں
بِالْحُسْنٰی ۝ ۵۳/۳۱	اُن کے اعمال کے نتیجہ میں حُسن پیدا ہو جائے۔

حُسن پیدا کرنے کی کوششوں میں اللہ کی مدد

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا	جو لوگ اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن پیدا کرتے ہیں
الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ	اُن کے اِس حُسن میں اور اضافہ کر دیا جاتا ہے۔
وَ لَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ	اور ان کا معاشرہ رُوسیاہیوں اور
قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ	ذِلتوں کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اور ایک ایسی جنت میں تبدیل ہو جاتا ہے
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۱۰/۲۶	جس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔

حُسن پیدا کرنے کی کوششوں سے بھی زیادہ نتائج

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ	جو لوگ اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کریں گے
فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۲۷/۸۹	انہیں اُن کی کوششوں سے بھی زیادہ خوشگواریاں حاصل ہونگی

حُسن پیدا کرنے کی کوششوں کا نتیجہ دوچند

وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً	جو کوئی معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرے گا
يُّضٰعِفْهَا ۴/۴۰	تو اللہ اُس کی کوششوں کو دوچند کر دے گا۔

قوانینِ خداوندی کے نتیجہ میں دنیاوی زندگی بھی حسین ہو جاتی ہے اور اُخروی زندگی بھی

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا	اہلِ ایمان سے جب پوچھا جاتا ہے کہ
مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ	تمہارے رب نے تمہاری طرف کیا نازل کیا
قَالُوْا خَيْرًا	تو وہ کہتے ہیں "خیر" یعنی زندگی کے ہر پہلو میں بہتری اور نفع بخشیاں۔
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	جو لوگ اس کے مطابق اپنی دُنیاوی زندگی کو حسین و
حَسَنَةٌ	خوشگوار بنا لیں گے اُن کی یہ دُنیا بھی حسین ہو جائے گی۔
وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۱۶/۳۰	اور اُن کی آخرت بھی بہترین۔

ظلم کی روش کو بدل کر حسن پیدا کرو

مَنْ ظَلَمَ	جس نے ظلم کی روش اختیار کی
ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا	پھر اُسے بدل کر اپنے اندر حُسن و توازن پیدا کر لیا۔
بَعْدَ سُوْٓءٍ	اس بُری روش کے بعد۔
فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ	تو اللہ کا قانون اسے تحفظ دے گا۔
رَّحِیْمٌ ۝ ۲۷/۱۱	اور اُس کی نشوونما برابر ہوتی رہے گی

معاشرہ میں معاشی توازن کے ذریعے حسن

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ	دیکھو اللہ کا قانونِ مکافات اجر ضائع نہیں کرتا ان لوگوں کا
الْمُحْسِنِیْنَ	جو معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں
وَلَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً	یہ لوگ اس مقصد کے حصول کے لیے اپنا مال وقف کر دیتے ہیں
صَغِیْرَةً وَّلَا کَبِیْرَةً	قطع نظر اس کے کہ ان کے پاس مال کم ہے یا زیادہ ہے
وَلَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا	یا اس سلسلہ میں جو منزل بھی وہ قطع کرتے ہیں
اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ	ان سب کے نتائج مرتب ہوتے چلے جاتے ہیں
لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ	تاکہ اللہ کا قانونِ مکافات انہیں
اَحْسَنَ	حسین ترین جزا دے
مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ۹/۱۲۱	ان کاموں کی جو انہوں نے اس سلسلہ میں کیے۔

معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرو گے تو اس کی ناہمواریاں خود بخود دور ہو جائیں گی

اِنَّ الْحَسَنٰتِ	دیکھو اگر تم اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرو گے
یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ۱۱/۱۱۴	تو اس کی ناہمواریاں و خرابیاں خود بخود دُور ہو جائیں گی۔

حسن پیدا کرنے کا اجر ملتا ہے

وَاِنْ تُحْسِنُوْا	اگر تم اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرو گے
وَتَتَّقُوْا	اور اللہ کے قوانین کی پیروی کرو گے

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ۱۲۸

تو اللہ کا قانونِ مکافات تمہیں اس کا اجر دے گا۔
کیوں کہ وہ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہوتا ہے۔

اور حسن پیدا کرنے کے لیے اپنے اندر اللہ کی صفات پیدا کرو

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۗ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اللہ کی صفات جو کامل حسن و توازن کی مظہر ہیں
اپنے اندر اُجاگر کرتے جاؤ اور اس میں اعتدال و توازن کا خیال رکھو
اور ان کی طرح نہ ہو جانا جو کسی ایک صفت کو لے کر افراط کی طرف
نکل جاتے ہیں اور یوں زندگی کا توازن کھو دیتے ہیں
اور اس طرح اپنے کیے کا نتیجہ بھگتتے رہتے ہیں۔

اور اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ دو

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۱۳۸

اللہ کا رنگ اختیار کرو۔
اور کس کا رنگ بہتر ہو سکتا ہے۔
اللہ کے رنگ سے۔

۳ الحکیم

اَلْحِکْمَةُ کے معنے ہیں فیصلہ میں عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنا۔ یعنی ہر ایک کے حقوق کی حدیں مقرر کر کے کسی کو ان سے تجاوز نہ کرنے دینا۔ اسی لیے حَکِیْمٌ اس کو بھی کہتے ہیں۔ جو ہر چیز کو صحیح تناسب و توازن کے ساتھ، ہر تقاضے کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت حسن و اتقان کے ساتھ بنائے یا معاملات کو اس طرح انجام دے (اللہ کو حَکِیْمٌ کہا گیا ہے۔ [2/32] کیوں کہ وہ کائنات کو ٹھیک راستہ پر چلاتا ہے، ہر شے کو نتیجہ صحیح اندازے اور تناسب کے مطابق پیدا کرتا ہے اور اپنے قانون کی لگام سے ہر شے کو متحد کیے ہوئے ہے۔)

قرآن کو بھی حَکِیْمٌ کہا گیا ہے [36/2] کیونکہ وہ۔ ہر شے کا صحیح مقام متعین کر کے کسی کو ان حدود سے آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ تمام اخلاقی امور میں صحیح فیصلے کرتا ہے۔

قرآن کریم میں کِتَاب کے ساتھ حِکْمَةٌ کا لفظ بھی آیا ہے "وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ" [4/113] اللہ نے تمہاری طرف قانون اور اس کی حکمت نازل کی"۔ دوسری جگہ ہے وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ [2/151] "اللہ نے تمہیں قانون اور اس کی حکمت کی تعلیم دی"۔

کتاب کے معنی ہیں قانون اور حکمت کے معنی ہیں اس قانون کی مصلحت یا غایت و علت۔ یہ حِکْمَة ہی ہے۔ جو بتاتی ہے کہ قانون کی غایت کیا ہے اس کا متعین راستہ کونسا ہے اور وہ کس روش پر انسانوں کو چلانا چاہتا ہے۔ اگر اللہ کا یہ مقصد ہوتا کہ اس کے قانون کو مستبدانہ انداز سے ڈنڈے کے زور پر اندھا دھند منوایا جائے تو پھر صرف قانون (کتاب) کی ضرورت تھی۔ لیکن چونکہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اس کے قوانین کی اطاعت علیٰ وجہ البصیرت اور بطیب خاطر، دل کی پوری رضامندی کے ساتھ کی جائے۔ لہٰذا ضروری تھا کہ قوانین کے ساتھ ان کی حکمت یا مقصد، غایت مصلحت بھی ساتھ ہی واضح کر دی جائے۔ لہٰذا کتاب کے ساتھ حکمت بھی دی گئی۔

حکمت کو وحی کے ذریعے نازل کرنے میں۔ ایک بہت بڑا مقصد تھا۔ اللہ نے قوانین اس لیے دیئے کہ ان کا نتیجہ مرتب ہو یعنی اس کے قوانین مقصود بالذات نہیں۔ بلکہ ایک نتیجہ پیدا کرنے۔ ایک مقصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں اگر اللہ کی طرف سے قوانین مل جاتے اور یہ نہ بتایا جاتا کہ ان قوانین پر عمل کرنے سے نتیجہ کیا نکلے گا تو ہو سکتا ہے کہ ہم ان قوانین پر اپنے طور پر عمل کر کے مطمئن ہو کر بیٹھ جاتے کہ اللہ کا منشا پورا ہو گیا۔ لہٰذا اللہ نے ایسا نہیں کیا۔ اس نے قوانین

دیئے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ان قوانین پر عمل کرنے کا نتیجہ کیا ہوگا۔ لہٰذا ہمیں ہر وقت یہ دیکھنا ہوگا کہ ان قوانین سے اللہ کا متعین کردہ نتیجہ برآمد ہو رہا ہے یا نہیں اگر برآمد ہو رہا ہے تو پھر ان قوانین پر عمل بھی ٹھیک ہو رہا ہے لیکن اگر ان سے وہ نتیجہ نہیں نکلتا تو پھر ہمیں رُک کر اپنے عمل کا جائزہ لینا ہوگا کہ ہم سے کہاں غلطی ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ان قوانین سے ان کا متعین نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا۔ مثلاً قرآن کریم میں صلوٰۃ کے متعلق ہے کہ

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ [29/45] اس میں اَقِمِ الصَّلٰوۃَ (صلوٰۃ قائم کرو) حکم، قانون (کتابؔ) ہے اور دوسرا حصّہ کہ صلوٰۃ سے فحشا اور منکر کی روک تھام ہو جاتی ہے اس کی حکمت یا غرض و غایت ہے اگر ہماری مروجہ صلوٰۃ سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا تو ہمیں سوچنا ہوگا۔ کہ ہم سے کہاں غلطی ہو رہی ہے اس لیے کہ یہ نتیجہ بھی خود اللہ ہی کا بتایا ہُوا ہے جو کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ہماری مروجہ صلوٰۃ کا وہ نتیجہ نہیں نکل رہا جو اللہ نے بتایا ہے تو ضرور اس میں کوئی مغالطہ ہے جس کی ہمیں تلاش کرنی چاہیے۔

اللہ کے نظام (دین) میں ہر قانون اپنا متعین نتیجہ مرتب کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ مقصد تھا کتابؔ کے ساتھ حکمت کے منزل مِنَ اللہ ہونے کا۔

نبیِ اکرمؐ کے متعلق قرآن میں فرمایا گیا۔ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ [62/2] "یہ رُسول تمہارے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے اور ان کے ذریعہ سے تمہاری مضمر صلاحیتوں کی نشو و نما کرتا ہے اور تمہیں اللہ کے قوانین کی تعلیم دیتا اور ان کی حکمت بتاتا ہے"۔ اس تعلیمِ حکمت سے اُمّت کو یہ سکھانا مطلوب ہے کہ وُہ بھی مختلف ادوار و حالات میں اس طرح کی حکمتیں (سمجھ کی باتیں) کام میں لائے۔ قرآن کی بیان کردہ حکمت تو اس کے قوانین کی طرح غیر متبدل ہوگی۔ لیکن یہ حکمت یعنی عقل و فراست پر مبنی فیصلے تغیرِ حالات سے بدلتے رہیں گے

اللہ الحکیم

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ	اللہ کے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے۔
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ	ہر وہ چیز جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے۔
الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ	یہ اللہ وہ ہے جس کے اقتدار کی وسعت لاانتہا ہے۔
الْعَزِیْزِ	اور جسے ہر شے پر پورا پورا غلبہ حاصل ہے۔
الْحَکِیْمِ	اور یہ غلبہ یکسر حکمت پر مبنی ہے۔
ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ	یہ وہی اللہ ہے جس نے اپنا رسولؐ بھیجا ان لوگوں میں۔
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ	جنہیں اس سے پہلے آسمانی کتاب نہیں ملی تھی۔
یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ	یہ رسولؐ ان کے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے۔
وَیُزَکِّیْھِمْ	اور ان کے ذریعہ سے ان کی مضمر صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے۔
وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ	وہ انہیں اللہ کے نظام و قوانین کی تعلیم دیتا۔
وَالْحِکْمَۃَ	اور ان کی غرض و غایت و حکمت سمجھاتا ہے۔
وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ	حالانکہ یہ لوگ اس سے قبل۔
لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ	کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے۔
وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ	بہرحال اس رسولؐ کی بعثت ان لوگوں تک محدود نہیں۔
لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ	یہ بعد میں آنے والوں کے لیے بھی ہے یعنی عالمگیر انسانیت کے لیے
وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ ۶۲/۲-۳	اور یہ سب کچھ اللہ کے غلبہ و حکمت کی بنا پر ہے۔

واللہ علیم حکیم

یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ	اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں بتائے۔
وَیَھْدِیَکُمْ سُنَنَ	اور تم پر ان کامیاب لوگوں کی راہ کھول دے
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ	جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔
وَیَتُوْبَ عَلَیْکُمْ	اور تم پر اپنی رحمتیں لوٹا دے۔
وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ	اللہ سب کچھ جانتا ہے۔
حَکِیْمٌ ۝ ۴/۲۶	اور اپنے تمام احکام و قوانین میں حکمت رکھتا ہے۔

اللہ کی حکمت کی نشانیاں اہلِ علم و عقل ہی کو نظر آسکتی ہیں

تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ — یہ ضابطہ ہدایت اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔
الْعَزِيزِ — جو بڑا ہی غلبہ و اقتدار کا مالک
الْحَكِيمِ — اور صاحبِ حکمت و تدبّر ہے۔
اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — اس کے غلبہ و حکمت کی نشانیاں
لَاٰيٰتٍ — صحنِ کائنات میں ہر طرف بکھری پڑی ہیں۔
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ — لیکن یہ انہی کو نظر آسکتی ہیں جو اس کے قوانین پر یقین رکھیں۔
وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ — خود انسان اور دیگر ذی حیات کی تخلیق میں بھی
مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ — اس کی حکمت کی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ — ان لوگوں کے لیے جو اُس کے قوانین پر یقین رکھیں۔
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ — اور دن رات کی گردش میں
وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ — اور بادلوں سے برسائی جانے والی
مِنْ رِّزْقٍ — بارش میں۔
فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا — جو زمین مردہ کو ازسرِنو زندگی عطا کر دیتی ہے
وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ — اور ہواؤں میں جو سمت بدلتی رہتی ہیں
اٰيٰتٌ — اللہ کی حکمت کی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ ۴۵/۳-۵ — ان اقوام کے لیے جو عقل و بصیرت سے کام لیتی ہیں۔

"اللہ العزیز الحکیم" نے قرآن نازل کیا

تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ — یہ ضابطہ قوانین اس اللہ کی طرف سے نازل ہُوا ہے
مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ — جو ہر شے پر غالب ہے
الْحَكِيْمِ ۝ ۴۵/۲ — اور تمام سلسلہ کائنات کو نہایت حکمت و تدبّر سے چلا رہا ہے

اللہ نے تمہاری طرف کتاب اور حکمت نازل کی

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	اللہ نے تمہاری طرف اپنے قوانین نازل کیے
وَالْحِكْمَةَ	اور ان کی حکمت و غرض و غایت بھی بتا دی۔
وَعَلَّمَكَ	اور اس طرح تمہیں وہ کچھ سکھا دیا
مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ ۴/۱۱۳	جو تم (تنہا عقل سے) نہیں سیکھ سکتے تھے۔

قرآن، امرِ حکیم ہے

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ	یہ واضح ضابطہ حیات اپنی صداقت پر آپ شاہد ہے۔
اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ	اس کا نزول ایک ایسے تاریک دَور میں ہُوا
مُّبٰرَكَةٍ	جو ساری دُنیا کے لیے صد ہزار برکات و سعادت کا موجب بن گیا
اِنَّا كُنَّا	یہ ہمارے پروگرام کا ایک حصّہ ہے جو ہم شروع سے نوعِ انسان کو
مُنْذِرِيْنَ	ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرتے چلے آ رہے ہیں
فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ	اس میں غلط امور سے جُدا کر دیئے گئے ہیں۔
اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ ۴۴/۲-۴	وہ امور جو آسمانی حکمت پر مبنی ہیں۔

قرآن میں حکمتِ بالغہ ہے

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ	قرآن کریم نے لوگوں کے سامنے وہ حالات بیان کر دیئے ہیں
مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۵۴/۴-۵	جن میں کافی سامانِ عبرت ہے
حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ	اور حکمتِ بالغہ ہے۔

الکتاب الحکیم کے قوانین

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ	یہ قوانین اس ضابطہ حیات کے ہیں۔
الْحَكِيْمِ	جو سراسر حکمت پر مبنی ہے۔
هُدًى	اس میں ان لوگوں کے لیے ہدایت و رہنمائی ہے۔
وَّرَحْمَةً	اور ان کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کا سامان ہے
لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۙ ۳۱/۲	جو حسین و متوازن انداز سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ الحکیم کے نازل کردہ قرآن کا باطل قوتیں کچھ نہیں بگاڑ سکتیں

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ	یہ قرآن ایسا ضابطہ حیات ہے
عَزِيْزٌ	جس نے آخرالامر غالب آ کر رہنا ہے
لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ	باطل کی قوتیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں
يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ	وہ خواہ آگے سے حملہ کریں یا پیچھے سے۔
تَنْزِيْلٌ مِّنْ	کیونکہ یہ اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے
حَكِيْمٍ	جو بہترین حکمت و تدبّر کا مالک ہے۔
حَمِيْدٍ ۝ ۴۱/۴۲	اور ہر قسم کی حمد و ستائش کا حامل۔

ہمارا رسول تمھیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور اس کی حکمت بتاتا ہے

اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ	ہم نے تمہاری طرف تُم میں سے یہ رسولؐ بھیجا ہے۔
يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا	جو تمہارے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا
وَيُزَكِّيْكُمْ	اور ان کے ذریعہ سے تمہاری زندگیوں کو سنوارتا ہے۔
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ	وہ تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا
وَالْحِكْمَةَ ۝ ۲/۱۵۱	اور اس کی لِم حکمت اور غرض و غایت بتاتا ہے۔

اللہ الحکیم کے دیے ہوئے پُرحکمت معاشی نظام میں ہر طرح کا معاشی تحفظ ہوتا ہے

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ	دیکھو تمہارے مال و اولاد تمہارے لیے فتنہ کا باعث بھی بن سکتے ہیں
فِتْنَةٌ	اُن کی محبّت میں پڑ کر تم کہیں مفاد پرستانہ نظام قائم نہ کر لینا
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ	اللہ کے نظام میں تمہارے لیے بہت بڑا فائدہ اور اجر ہے۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ	لہٰذا اس نظام کی پوری استطاعت کے ساتھ اطاعت کرو
وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا	اور اللہ کے قوانین کو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو۔
وَاَنْفِقُوْا	اپنا مال اور صلاحیتیں فلاحِ عامہ کے لیے وقف کر دو۔
خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ	اسی میں تمہاری بھلائی و بہتری ہے۔

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ — دیکھو جو لوگ ذاتی لالچ سے بچ کر فلاحِ عامہ کا نظام قائم کر لیتے ہیں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ — تو یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے اور کامیاب ہونے والے ہیں

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ — اس سلسلہ میں جو کچھ تم نظامِ خداوندی کو دیتے ہو

قَرْضًا حَسَنًا — وہ ایک طرح کا بڑا حسین اور توازن بدوش قرضہ ہے

يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ — جو کئی گنا ہو کر تمہیں واپس مل جائے گا۔

وَيَغْفِرْ لَكُمْ — اور یہ نظام تمہیں ہر طرح کا تحفظ دے گا

وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ — اور اللہ محنتوں کا بھرپور پھل دینے والا ہے۔

حَلِيْمٌ — اور بڑا ہی بُردبار ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ — وہ غائب و حاضر اور پوشیدہ و ظاہر ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ۶۴/۱۸-۱۷ — اور بڑا ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

نظامِ خداوندی کی حکمت کہ معاشرہ کے کمزور و بے آسرا لوگوں کی حالت کو سنوارا جائے

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ — لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں

عَنِ الْيَتٰمٰى — ان کے متعلق جو معاشرہ میں کمزور، تنہا اور بے آسرا ہو گئے ہیں

قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ — کہو ان کے حالات سنوارنے میں ہی بھلائی ہے

وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ — وہ تمہارے اپنے ہیں لہٰذا انہیں اپنے ساتھ ملا کر اپنے جیسا کر لو

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ — اور اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے کس کی نیت میں فتور ہے

مِنَ الْمُصْلِحِ — اور کون اصلاح چاہتا ہے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ — اور اللہ چاہتا ہے کہ تم مشکلات میں پھنسنے سے بچ جاؤ۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ۲/۲۲۰ — یقیناً اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ کے نظام کی قوت اور حکمت

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ — اے نبیؐ تمہارے لیے اللہ کا نظام ہی کافی ہے

هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ — جس نے تمہیں قوت دی

بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ — اور جس کے ذریعہ سے تمہیں مومنین کی مدد حاصل ہوئی

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ	اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا ہو گئی
لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا	اس نظام کے بغیر اگر تم دُنیا بھر کی دولت بھی خرچ کر دیتے
مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ	تو ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا نہ کر سکتے۔
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ	یہ اللہ کا نظام ہی ہے جس نے
اَلَّفَ بَيْنَهُمْ	ان کے دِلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا کر دی۔
اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ۸:۶۳	یقیناً وہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

(۴) قادر

قَدْرٌ کے بنیادی معنے ہیں۔ اندازہ۔ پیمانہ۔ قَدَرْتُ الشَّیْءَ۔ کے معنے ہیں۔ مَیں نے اس چیز کو ماپا۔ اسکا اندازہ کیا۔ اس کی لمبائی چوڑائی۔ جسامت۔ کمیت وغیرہ کو متعین کیا۔ بتایا کہ وُہ کیسی ہے۔ کتنی ہے۔ اس کا تناسب کیا ہے۔ قَدَرْتُ عَلَیْہِ الشَّیْءَ کے معنے ہیں۔ مَیں نے اس چیز میں۔ ایسی مناسب تبدیلیاں کر دیں کہ وہ۔ بالکل اس پر فٹ آگئی۔

چونکہ۔ کسی چیز کو کسی خاص پیمانے اور اندازے کے مطابق بنانے کے لیے۔ ضروری ہے کہ اس چیز پر پُوری پوری مقدرت حاصل ہو۔ اس لیے قَدْرٌ کے معنی۔ کسی چیز پر اقتدار و اختیار رکھنے کے بھی ہیں قَدَرْتُ علی الشَّیْءَ کے معنے ہیں۔ مجھے اس قدر قوت حاصل تھی کہ مَیں اس چیز کو اپنی مرضی یا پیمانے کے مطابق بنا دیتا۔ اس بنا پر قدر کے معنی ہوتے ہیں کسی چیز کو تیار و ہموار کرنے۔ یا کسی معاملہ کو سرانجام دینے کے لیے اس پر غور و فکر کرنا۔ اِسی سے اس کے معنے۔ فیصلہ کرنے کے آتے ہیں۔

قرآنِ کریم کا یہ اہم اعلان کہ کائنات میں ہر شے کے لیے پیمانے (قوانین۔ اندازے۔ تناسب و توازن) مقرر ہیں۔ علمی دنیا میں ایک عظیم الشان حقیقت کا علمبردار ہے۔ آج سائنس کی تحقیقات اور منکشفات۔ قدم قدم پر اس کی شہادت بہم پہنچا رہی ہے کہ کائنات میں قانون کی کارفرمائی ہے۔ یونہی اندھیر گردی نہیں۔ وَکَانَ اَمْرُاللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ۳۳/۳۸ اللہ کا ہر معاملہ ایک خاص اندازے کے مطابق مقرر کردہ ہے یہاں ہر بات RATIONAL ہے۔ اندھی فطرت (BLIND NATURE) کارفرما نہیں۔ نہ انسان مجبور اور مقہور ہی ہے۔ "پہلے کا لکھا ہُوا"۔ صرف قانون ہے کہ فلاں عمل کا نتیجہ یہ ہوگا۔ انسان کی قسمت نہیں۔ اپنی قسمت ہر انسان اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق خود بناتا ہے۔

قانون کسی محسوس قوت کا نام نہیں ہوتا یہ ایک اصول یا فارمولا ہوتا ہے۔ جس کے مطابق کوئی سکیم نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ کسی قانون کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے قوتِ نافذہ کی ضرورت ہوتی ہے اگر قانون کے پیچھے قوتِ نافذہ نہ ہو تو وُہ قانون کچھ معنی نہیں رکھتا۔ اللہ کے تمام قوانین اس لیے ٹھیک ٹھیک نتائج مرتب کیے جا رہے ہیں کہ اللہ پُوری قوتوں کا مالک ہے اس نے ان قوانین پر اپنا کنٹرول رکھا ہُوا ہے۔ اس کنٹرول کے لیے لفظ قدیر یا قادر آیا ہے۔ یعنی اللہ کو ایسا کرنے کی قدرت حاصل ہے۔

اور لفظِ قدرت اِس حقیقت پر بھی دلالت کرتا ہے کہ ۔ قوت خداوندی کسی مستبد ڈکیٹٹر کی قوت نہیں ۔ جو اندھا دھند کام کرتی ہے بلکہ ایک حکیم مطلق کی قوت ہے ۔ جو اس کے قوانین کے نتیجہ خیز ہونے میں صَرف ہوتی ہے قوانینِ خداوندی جس طرح خارجی کائنات میں جاری وسَاری ہیں ۔ اس طرح انسانی دنیا میں بھی کارفرما ہیں جنہیں مستقل اقدار کہتے ہیں ۔ اللہ کی یہی مستقل اقدار یا غیر متبدل قوانین ہیں جن کے مطابق انسانی اعمال نتیجہ خیز ہوتے ہیں نزولِ قرآن سے مقصد یہ تھا کہ نوعِ انسان تک ان مستقل اقدار کو پہنچا دیا جائے اسی وجہ سے قرآن کے نزول کے دَور کو لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۹۷/۱-۳ کہا گیا ہے ۔ یعنی وہ تاریک دور جس میں دُنیا کو ۔ نئی اقدار عطا ہوئیں ۔

یہ مستقل اقدار ہی ہیں جن کے احترام اور پابندی سے انسان حیوانی سطحِ زندگی سے بلند ہو کر ۔ انسانیت کی سطح پر آتا ہے لہٰذا جب کسی مستقل قدر اور طبعی زندگی کے تقاضے میں تصادم ہو تو بلند قدر کی خاطر طبعی زندگی کے تقاضوں کو قربان کر دینا چاہیے ۔ حتیٰ کہ عند الضرورت جان تک کو بھی اور " دین " تو ہے ہی ۔ قرآنِ کریم کی عطا کردہ مستقل اقدار کے تحفظ کا نام ۔

تخلیقِ کائنات سے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ کی تشریح

قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ	لوگوں سے کہو کہ وہ زمین پر گھومیں پھریں
فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ	اور دیکھیں کہ تخلیق کی ابتدا کس طرح کی گئی ہے
ثُمَّ اللّٰہُ یُنۡشِئُ النَّشۡاَۃَ الۡاٰخِرَۃَ ؕ	پھر اللہ اس کی نشأۃ ثانی بھی کرے گا۔
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۝ ۲۹/۲۰	یقیناً اللہ ہر بات کی قدرت رکھتا ہے۔

تخلیقِ کائنات پر نظر دوڑاؤ، تمہیں اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں میں کہیں کوئی نقص نظر نہیں آئیگا

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ	بزرگ و برتر ہے وہ ذات
بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ	جس کے قبضہ قدرت میں تمام کائنات کا اقتدار ہے
وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ	اور اُس نے ہر شے کے پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں
قَدِیۡرُۨ	جس پر اُسے پورا پورا کنٹرول ہے۔
الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ	اُس نے افراد اور اقوام کی موت و حیات کے قانون بنائے تاکہ
لِیَبۡلُوَکُمۡ	پرکھا جائے کہ کن کی ارتقا رُک جاتی ہے اور وہ موت سے ہمکنار ہو جاتے
اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ	ہیں اور کون ہیں جو اپنے حُسنِ عمل سے ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں
وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ	یہ ہے وہ اللہ جو اپنے تمام پروگراموں پر غالب ہے
الۡغَفُوۡرُ	اور انہیں ہر قسم کی تخریب سے محفوظ رکھتا ہے
الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ	تم کائنات کی اس عظیم القدر مشینری پر غور کرو کہ کس طرح
طِبَاقًا ؕ	فضا کی پہنائیوں میں مختلف کروں کو تہ در تہ بنایا
مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ	تم یہاں سے وہاں تک دیکھ جاؤ تمہیں خدائے رحمٰن کی تخلیق میں،
مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ	کہیں بے ترتیبی یا عدم تناسب نظر نہیں آئے گا
فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ	تم بار بار نگاہ کو لوٹا کر دیکھو اور خوب جانچ پڑتال کرو
ہَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ	تمہیں کہیں کوئی دراڑ یا درز دکھائی نہیں دے گی
ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ	تم طائرِ نگاہ کو فضا کی پہنائیوں میں بار بار اذن بال کشائی دو
یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ	اور اسے کہو کہ خوب اچھی طرح دیکھے کہ کائنات میں کہیں کوئی نقص ہے
خَاسِئًا وَّ ہُوَ حَسِیۡرٌ ۝ ۶۷/۴-۱	تمہاری نگاہ تھک کر ناکام لوٹ آئے گی اور اُسے کوئی نقص نظر نہیں آئے گا۔

پیدائشِ انسانی میں اللہ کے مقرر کردہ پیمانے

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ	تم اپنی پیدائش پر غور کرو کہ کن کن تخلیقی مراحل سے گزرے ہو
مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ	ہم نے تمہیں اس مادہ تولید سے پیدا کیا جو بڑا حقیر تھا
فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ	پھر اس مادہ تولید کو رحم کے اندر ٹھہرایا
اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ○	جہاں وہ ایک مقررہ پیمانے اور قانون کے مطابق نشوونما پاتا رہا
فَقَدَرْنَا ۖ	اس طرح ہم نے تمام اُمور کے پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں
فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ○ ۷۷/۲۰-۲۳	اور ہمارے مقرر کردہ پیمانے نہایت عمدگی سے نتائج مرتب کرتے رہتے ہیں

اِنسانی زندگی متعلّق اللہ کے مقرّر کردہ علم و حکمت پر مبنی پیمانے

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ	اللہ ہی ہے جو تمہیں پیدا کرتا ہے
مِّنْ ضُعْفٍ	نہایت کمزور حالت میں
ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ	پھر کمزوری کی یہ حالت
قُوَّةً	قوت میں بدلتی جاتی ہے
ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ	پھر اس قوت کے بعد تم پر
ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ	کمزوری اور بڑھاپا چھا جاتا ہے
يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ	یہ تخلیقی پروگرام اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق جاری ہے
وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ○ ۳۰/۵۴	جس کے پیمانے و قوانین یکسر علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا ایک گوشہ

وَتَرَى الْاَرْضَ	تم زمین کی حالت پر غور کرو
هَامِدَةً	کہ وہ کس طرح خشک اور ویران پڑی ہوتی ہے کہ
فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ	ہم اس پر بارش برساتے ہیں
اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ	تو وہ اچانک لہلہانے لگتی ہے
مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ	اور اس طرح خوشنما مناظر کی ایک دُنیا ظہور میں آ جاتی ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ۲۲/۶

یہ اس لیے کہ اللہ حق ہے اور اس کے کام سنجیدہ، بامقصد اور پرحکمت ہوتے ہیں
وہ بے جان اشیاء کو جاندار بناتا ہے اور مُردوں کو زندگی عطا کر دیتا ہے
اور اُس نے ہر شے کے پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں
جن پر اسے پورا پورا کنٹرول حاصل ہے۔

قوموں کی موت وحیات کے متعلق اللہ کے مقرر کردہ علم وحکمت پر مبنی پیمانے

اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ ۳۵/۴۳-۴۴

جو لوگ معاشرہ میں جور و استبداد اور سرکشی کرتے ہیں
اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والی چالیں چلتے ہیں
اُنہیں معلوم نہیں کہ اس طرح کی چالیں
چلنے والوں کو لے ڈوبا کرتی ہیں
سو کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ
جیسا کچھ سابقہ اقوام کے ساتھ ہوا وہی کچھ ان کے ساتھ بھی ہو
یاد رکھو اللہ کے قوانین میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی
اور نہ اس کے قوانین ٹلا ہی کرتے ہیں
کیا ان لوگوں نے زمین میں گھوم پھر کے
تاریخی شواہد سے اندازہ نہیں لگایا کہ
اقوامِ سابقہ کی غلط روش کے کیا نتائج نکلے
حالانکہ وہ قوت میں ان سے بھی زیادہ تھیں
دیکھو، کائنات کی کسی شے میں بھی اتنی قوت نہیں کہ وہ
اللہ کے قانون کو بے بس کر سکے
جس کے پیمانے یکسر علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

تمہاری حفاظت اور عذاب کے فیصلے اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتے ہیں

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

دیکھو، کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے
سب اللہ کے متعین پروگرام کی تکمیل میں سرگرمِ عمل ہے

وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ	لہٰذا اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ تم ظاہر کیا کرتے ہو
أَوْ تُخْفُوهُ	اور دل میں چھپا کر کیا رکھتے ہو
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ	اللہ کا قانونِ مکافات تمہاری ہر بات کا محاسبہ کرتا ہے
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ	تمہاری حفاظت کا فیصلہ بھی اس کے قانونِ مشیت کی رُو سے ہوتا ہے
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ	اور تمہارے عذاب کا فیصلہ بھی اسی قانون کی رُو سے
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	اللہ نے ہر شے کے لیے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں
قَدِيرٌ ○ ۲/۲۸۴	جن پر اُس کا اپنا کنٹرول ہے۔

ہر شے اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ظہور میں آتی ہے

وَلِلَّهِ غَيْبُ	دیکھو، کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں جو تغیرات واقع ہوتے ہیں
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ	وہ تمہاری نگاہ سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اللہ انہیں خوب جانتا ہے
وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ	آنے والا انقلاب اس وقت ضمیرِ کائنات میں پہلو بدل رہا ہے
إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ	جب وہ نمودار ہو گا تو یوں سمجھو جیسے آنکھ کا جھپکنا
أَوْ هُوَ أَقْرَبُ	بلکہ اس سے بھی جلدتر۔
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	بلاشبہ اللہ نے ہر شے کے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں
قَدِيرٌ ○ ۱۶/۷۷	اور ہر شے، ان پیمانوں کے مطابق ظہور میں آتی رہتی ہے۔

۵ خالق

خَلَقَ کے معنی ہیں کسی چیز کا اندازہ کرنا۔ اس کے حشو و زوائد کو دور کرنا۔ اور پھر اسے اندازے اور [illegible] کے مطابق بنانا اس طرح کہ اس کا توازن و تناسب بالکل درست رہے اور وہ صاف و ہموار ہو جائے۔

بَدَعَ اور فَطَرَ کے معنی ہیں کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا پہلی بار پیدا کرنا ایجاد کرنا۔

اِس اعتبار سے خَلَقَ کے معنی ہوں گے مختلف عناصر کو نئی نئی ترکیبیں دینا اور اس طرح ان سے اور چیزیں پیدا کرتے چلے جانا۔

خَالِقٌ اور خَلَّاقٌ اللہ کی دو عظیم صفات ہیں۔ لہٰذا جس فرد یا قوم میں صفاتِ خداوندی کی نمود ہو گی اس کا مظاہرہ اس کی قوتِ تخلیق سے ہو گا۔

انسان کا اولاد پیدا کرنا تخلیق نہیں تولید ہے۔ یہ وُہ حیاتیاتی عمل ہے جس میں حیوانات بھی انسان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ لہٰذا تولید حیوانی سطح زندگی کا عمل ہے۔ انسانی سطح پر تخلیق شروع ہوتی ہے جس میں حیوان شریک نہیں ہو سکتے جس قوم میں قوتِ تخلیق نہیں اس میں صفاتِ خداوندی کی نمود نہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ محض ایک جیسی چیز کا بار بار بناتے چلے جانا۔ بھی تخلیق نہیں۔ تخلیق نت نئے اضافے چاہتی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ہے کہ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ [35/1] وُہ اپنی مشیت کے مطابق تخلیق میں اضافے کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا اس کے بندوں کی بھی یہ شان ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے تخلیقی کاموں میں نئے نئے اضافے کرتے رہیں۔ اِس کو ایجاد کہتے ہیں۔

کُنْ فَیَکُوْن

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○ ۲/۱۱۷

اس کائنات کو عدم سے وجود میں لانے والے اللہ کا انداز تخلیق یہ ہے کہ جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے لیے کہتا ہے "ہو جا" اور اس کے ساتھ ہی تخلیق کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور پھر وہ شے تخلیق کے مراحل طے کرتی ہوئی بن کر سامنے آجاتی ہے۔

تخلیق کائنات

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۶۵/۱۲

اللہ نے اجرامِ فلکی کی تخلیق اس طرح کی کہ بلندیوں پر متعدد کرّے ہیں جو بطور آسمان کے ہیں اور انہی جیسے کرّے نیچے ہیں جو بطورِ زمین کے ہیں۔

خلق فسوّٰی قدّر فھدٰی

الَّذِیْ خَلَقَ — اللہ نے ہر چیز کی تخلیق کی

فَسَوّٰی — پھر اس کے حشو و زوائد دُور کر کے اس میں تناسب و توازن پیدا کیا

وَالَّذِیْ قَدَّرَ — پھر اس کے لیے اندازے، پیمانے اور قوانین مقرر کیے

فَهَدٰی ۸۷/۲-۳ — اور اسے وہ راہ دکھائی جس پر چلنے سے اس کی تکمیل ہو سکتی ہے

ہر شے کی تخلیق میں قاعدے اور قوانین مقرر کر دیے گئے ہیں

اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۵۴/۴۹

ہم نے ہر چیز کی تخلیق میں قاعدے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں

ہر چیز کی تخلیق میں بہترین حسن و توازن

الَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ۳۲/۷

اللہ نے بہترین حسن و توازن رکھا ہے ہر چیز کی تخلیق میں

ہر شے کی تخلیق کے ساتھ ہی اسکے امکانات کے پیمانے مقرر کر دیئے گئے ہیں

آیت	حوالہ	ترجمہ
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ		اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا
فَقَدَّرَهٗ		ایک خاص ترتیب دے کر
تَقْدِيرًا	۲۵/۲	اور اس کے امکانات اور صلاحیتوں کے پیمانے مقرر کر دیے۔

اللہ کی ہر سکیم، اسکے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق انتہا تک پہنچ کر رہتی ہے

آیت	حوالہ	ترجمہ
إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهٖ ط		بلاشبہ اللہ اپنے امر یا سکیم کو انتہا تک پہنچا کر رہتا ہے
قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا	۶۵/۳	اُس نے ہر چیز کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں

اللہ تخلیق کی طرف سے غافل نہیں

آیت	حوالہ	ترجمہ
وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ		ہم اپنی تخلیق کی طرف سے
غٰفِلِينَ ○	۲۳/۱۷	غافل نہیں ہوتے۔

اللہ اپنی ہر سکیم پر غالب ہوتا ہے

آیت	حوالہ	ترجمہ
وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى أَمْرِهٖ		اللہ اپنے ہر امر و سکیم پر غالب ہوتا ہے
وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○	۱۲/۲۱	لیکن انسانوں میں سے اکثر اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے۔

تخلیق میں نت نئے اضافے

آیت	حوالہ	ترجمہ
يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ		اللہ اپنی تخلیق میں نت نئے اضافے کرتا رہتا ہے
مَا يَشَآءُ ط	۳۵/۱	اپنے قانونِ مشیّت کے مطابق

اَلْمُصَوِّرُ

آیت	حوالہ	ترجمہ
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ		اللہ تخلیق کے لیے مختلف عناصر کو نئی ترتیب دیتا ہے
الْبَارِئُ		پھر انہیں باقی عناصر سے الگ کرتا ہے
الْمُصَوِّرُ	۵۹/۲۴	اس کے بعد انہیں ایک متعیّن شکل دیتا ہے۔

تخلیق کی اور صورت دی

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ	ہم نے تمہاری تخلیق کی
ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ۷/۱۱	اور پھر تمہیں صورت دی ۔

اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ	بڑی بابرکت ہے اللہ کی ذات
اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ۲۳/۱۴	جو احسن الخالقین ہے ۔

تخلیق میں اللہ نے کسی سے مدد نہیں لی

وَمَآ اَشْهَدْتُّهُمْ	ہم نے کسی کو مدد کے لیے نہیں بلایا تھا
خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اس کائنات کی تخلیق کے سلسلہ میں
وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۱۸/۵۱	اور نہ انسان کی تخلیق کے سلسلہ میں

کائنات کو بالحق تخلیق کیا گیا

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ	اور اللہ نے تخلیق کیا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	اس کائنات کو
بِالْحَقِّ ۶/۷۳	مثبت اور تعمیری مقاصد کے لیے

تخلیقِ جدید

اَفَعَیِیْنَا	کیا ہم تھک گئے ہیں
بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ	پہلی بار کی تخلیق سے
بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ	جو یہ لوگ شبہ میں پڑے ہیں
مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۵۰/۱۵	تخلیقِ جدید سے متعلق

ایک دوسری زندگی کی تخلیق

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ	کیا لوگ غور نہیں کرتے کہ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	جس اللہ نے اِس کائنات کو تخلیق کیا ہے
قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ	وہ اس پر بھی قادر ہے کہ
يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ	اس کی مثل ایک اور زندگی پیدا کر دے
وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا	دیکھو موجودہ طبعی زندگی کی ایک مدت مقرر ہے
لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۱۷/۹۹	جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔

اللہ کے قانون تخلیق میں تبدیلی نہیں

لَا تَبْدِيْلَ	غیر متبدل ہے
لِخَلْقِ اللّٰهِ ۳۰/۳۰	اللہ کا قانونِ تخلیق

دنیا کی ہر چیز کی تخلیق انسان کے لیے ہے

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ	اللہ نے انسان کے لیے تخلیق کی ہے
مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۲/۲۹	دُنیا کی ہر چیز۔

اللہ کے تخلیقی قوانین کا بیان اہلِ علم اقوام کے لیے ہے

مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ	اللہ نے اس کائنات کی ہر شے کو
اِلَّا بِالْحَقِّ	مثبت اور تعمیری مقاصد کے لیے پیدا کیا ہے
يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ	اور اُس نے اپنے قوانین کو کھول کھول کر بیان کیا ہے
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۱۰/۵	اہلِ علم اقوام کے لیے۔

اور اللہ کے تعمیری مقاصد سے ہم آہنگ نہ ہونے کا نتیجہ

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ	کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	اس کائنات کو پیدا کیا ہے
بِالْحَقِّ	تعمیری اور مثبت نتائج پیدا کرنے کے لیے
اِنْ يَّشَاْ	لہٰذا تم نے اگر اپنے آپ کو اس مقصد سے ہم آہنگ نہ کیا
يُذْهِبْكُمْ	تو اللہ کا کائناتی قانون تمہیں نکال باہر پھینکے گا
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ	اور تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق لے آئے گا۔
وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ	اور اللہ کے لیے ایسا کرنا
بِعَزِيْزٍ ۱۴/۱۹-۲۰	کچھ مشکل نہیں ہو گا۔

۶ رحمۃ

رِحْمٌ و رَحِمٌ بطنِ مادر کا وُہ خانہ جس میں بچہ پرورش پاتا ہے۔ اور اس غلاف میں خارجی اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

رَحْمَۃٌ وُہ عطیہ جو کسی کی ظاہر و باطن کی کمیوں کو پُورا کر دے۔ عطیہ کے معنی یہ ہیں کہ وُہ چیز بغیر قیمت اور بلا مزد یا بے معاوضہ دی جائے۔ لہٰذا رحمت وہ سامانِ نشو و نما ہے۔ جو اللہ کی طرف سے بلا معاوضہ ملتا ہے۔

سورۃ رُوم میں ہے۔ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۳۰/۳۶ "اور جب ہم لوگوں کو رحمت سے لطف اندوز کراتے ہیں تو وُہ اس پر اِترا جاتے ہیں۔ اور جب ان پر ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے مصیبت آتی ہے تو وُہ مایوس ہو جاتے ہیں"۔ یہاں رحمت بمقابلہ سَيِّئَةً آیا ہے۔ لہٰذا اس سے مُراد زندگی کی تمام خوشگواریاں ہیں۔ اور اس سے اگلی آیت میں رزق کی بسط و کشاد کا ذکر ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ یہاں رحمت سے مراد رزق یا سامانِ زِلیست ہے۔ جو اللہ کی طرف سے بلا مزد و معاوضہ ملتا ہے۔

سُورہ بنی اسرائیل میں وَالدین کے سلسلہ میں اولاد کی آرزو بتائی گئی ہے کہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۱۷/۲۴ "پروردگار ان کی اسی طرح پرورش فرمائیے۔ جس طرح انہوں نے ہماری بچپن میں پرورش کی تھی"۔ یہاں رحمت سے مُراد پرورش و نشو و نما دینے کے ہیں۔

سامانِ رزق جو بارش سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی فصلیں رحمت ہیں ۳۰/۴۶ و ۴۲/۲۸ زندگی کی خوشگوریاں (نَعْمَاءُ) جو بلا معاوضہ ملتی ہے۔ رحمت ہیں ۱۱/۱۰-۹ قصہ حضرت موسیٰؑ میں ہے کہ دو یتیم بچّوں کا خزانہ جو دیوار کے نیچے مدفون تھا۔ اسے اللہ کے حکم سے اِس طرح محفوظ کر دیا گیا تھا کہ وُہ انہیں بلوغت کے بعد ملے اس خدائی انتظام کو رحمت سے تعبیر کیا گیا ۱۸/۸۲

چونکہ اللہ کی ربوبیت کے معنے۔ صِرف انسانی جسم کی نشو و نما ہی نہیں بلکہ اس کے شرفِ انسانیت اور انسانی ذات یا نفس کی نشو و نما بھی ہے۔ جو اس ضابطہ حیات کی رو سے ہوتی ہے جو وحی کے ذریعے ملتا ہے۔ لہٰذا وحی کو بھی رحمت کہا گیا ہے ۲/۱۰۵ و ۴۳/۳۲ حقیقت یہ ہے کہ وحی کی رہنمائی سب سے بڑا ذریعہ نشو و نما ہے۔ جو یکسر وہبی طور پر ملتا ہے۔ اس لیے رحمتِ خصوصی ہے۔

چونکہ۔ اَللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ہے یعنی تمام کائنات کو نشو و نما دینے والا اور نوع انسان کی صلاحیتوں کی

تکمیل کرنے والا۔ لہٰذا اس نے سامان نشو و نما کا وہبی طور پر عطا کرنا اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ ۶/۵۴ تمہارے پروردگار نے سامان نشو و نما کا بہم پہنچانا اپنے اوپر واجب قرار دے رکھا ہے۔ اس طرح وُہ کائنات کی ہر شے کو اپنے دامن ربوبیت و پردہ رحمت میں لیے ہوتے ہے۔ ۴۰/۷

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر انسانی بچہ اپنے اولین ماں باپ کے گناہ کی پاداش میں گنہگار پیدا ہوتا ہے اور یہ گناہ عمل سے زائیل نہیں ہوسکتا۔ اس لیے ان کے نزدیک نجات صرف اللہ کے رحم (MERCY) سے ملتی ہے اسی طرح کے تصوّرات دیگر اہل مذہب لوگوں کے بھی ہیں۔ جو سب خلاف قرآن ہیں۔ قرآن کریم کی رو سے فلاح و فوز اور کامیابی و کامرانی، اعمال صالحہ کا فطری نتیجہ ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ قانون کے مطابق ہوتا ہے جسے قانونِ مکافاتِ عمل کہتے ہیں۔ اِس قانون کا بنیادی اصول یہ ہے کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۵۳/۳۹ "انسان کو وُہی کچھ ملتا ہے جس کے لیے وہ سعی و محنت کرے"۔ البتہ انسان کو اس سعی و محنت کے لیے مختلف صلاحیتیں اور خارجی کائنات میں سامانِ نشو نما اور عقل کی رہنمائی کے لیے وحی کی روشنی اللہ کی طرف سے بلا مزد و معاوضہ ملتے ہیں اس لیے یہ سب رَحْمۃ میں داخل ہے یعنی یہ تمام سامان نشو نما اللہ کی طرف سے مفت ملتا ہے اب جو کوئی اس سب سے فائدہ اٹھا کر اللہ کے قانون کے مطابق اپنی ذات کی نشو نما کرے گا۔ وہ زندگی کی خوشگواریوں سے بہرہ یاب ہو جاتے گا۔ جو ایسا نہیں کرے گا وُہ ان سے محروم رہے گا اسے اللہ کا قانون مکافات کہتے ہیں لہٰذا انسان اپنی منزلِ مقصود تک اللہ کی GRACE سے نہیں بلکہ اپنے اعمال کے نتائج کی رو سے اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق پہنچتا ہے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

ان بخشتے کہ خدائے بتو بخشد ہمہ ہیچ
تا جزائے عملِ تست چناں چیزے ہست

اسی بنیادی تصوّر سے قرآن کریم ایسی قوم تیار کرتا ہے جو اپنی جنت کے گل و لالہ اپنے خونِ جگر سے کھلاتی ہے اور اپنا جہانِ نو اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق اپنی قوتِ بازو سے پیدا کرتی ہے

قرآنِ حکیم ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی

یٰاَیُّھَا النَّاسُ	اے بنی نوعِ انسان
قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ	قرآن کی صورت میں تمہیں وہ ہدایت و رہنمائی دے دی گئی ہے
مِّنْ رَّبِّکُمْ	تمہارے پروردگار کی جانب سے
وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ	جس میں تمہاری ذہنی و نفسیاتی بیماریوں کا علاج موجود ہے
وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ	یہ ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۱۰/۵۷	ان کے لیے جو اس کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔

اللہ کی رحمتوں کا سایہ

یٰاَیُّھَا النَّاسُ	اے بنی نوعِ انسان
قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ	بلاشبہ تمہارے پاس ایک واضح رہنمائی آ گئی ہے
مِّنْ رَّبِّکُمْ	تمہارے پروردگار کی جانب سے
وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا	ہم نے قرآن کی صورت میں تمہاری طرف ایک واضح روشنی نازل کر دی ہے
فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ	لہٰذا جو لوگ اللہ کی اس رہنمائی کے مطابق زندگی بسر کریں گے
وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ	اور اس کے نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے۔
فَسَیُدْخِلُھُمْ فِیْ رَحْمَۃٍ مِّنْہُ	تو اللہ انہیں اپنی رحمتوں کے سایہ تلے لے آئے گا۔
وَفَضْلٍ	اور اپنے فضل و کرم سے نوازے گا
وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْہِ	اور انہیں رہنمائی حاصل ہو جائے گی
صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۴/۱۷۴-۱۷۵	ایک متوازن روشِ زندگی کی طرف۔

رحمۃٌ للعٰلمین

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا	اے نبیؐ تمہیں ہدایت و رہنمائی دے کر اس لیے بھیجا گیا ہے کہ
رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۲۱/۱۰۷	یہ ہر دَور کے انسانوں کے لیے باعثِ رحمت ہو۔

علم کی بنیادوں پر قائم یہ ضابطہ ہدایت و رحمت

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ — دیکھو ہم نے تمہیں ایسا ضابطہ حیات دیا ہے
فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ — جو ہر بات کو علم کی بنیادوں پر کھول کر بیان کرتا ہے
هُدًى وَّرَحْمَةً — اور یہ ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کے لیے
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ — جو اس کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

کہو، میں تو صرف اس سرچشمۂ ہدایت و رحمت کا اتباع کرتا ہوں

قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى — اے نبیؐ کہو میں تو صرف اس وحی کا اتباع کرتا ہوں
اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ — جو میرے پروردگار کی جانب سے آئی ہے
هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ — یہ ضابطہ قوانین تمام دُنیا کے لیے بصائر و دلائل کا مجموعہ ہے
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ — اور ہدایت و رحمت کا سرچشمہ ہے ان کے لیے
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ — جو اس کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں

رحمت، وقفۂ مہلت کی صورت میں

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ — تُم سے کہا گیا تھا کہ اس ضابطہ حیات کو
بِقُوَّةٍ — مضبوطی سے تھامے رکھنا
وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ — اور اس کی تعلیمات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ — تاکہ تُم زندگی کے خطرات سے محفوظ رہ سکو۔
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ — لیکن اس محکم عہد و پیمان کے بعد تُم اس سے پھر گئے
فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ — یہ تو اللہ کے قانونِ مہلت کی صورت میں اس کا فضل
وَرَحْمَتُهٗ — اور اُس کی رحمت تھی کہ تُم پر فوراً گرفت نہ کی گئی
لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ — ورنہ تُم کبھی کے تباہ و برباد ہو چکے ہوتے۔

اللہ کی رحمت نظامِ خداوندی کی طرف سے دیئے گئے تحفظ کی صورت میں

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا	اور اس کی خاطر اگر گھربار اور وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اور اس کے قیام و استحکام کے لیے جدّوجہد کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ	تو یہی لوگ ہیں جو رحمتِ خداوندی کے صحیح معنوں میں اُمیدوار ہیں
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ	اللہ کا نظام انہیں ہر طرح کا تحفظ دے گا۔
رَّحِیْمٌ ۲/۲۱۸	اور انہیں نشوونما کا پورا پورا سامان مہیا کیا جائے گا۔

جنّتی معاشرہ کے اندر سامانِ نشوونما کی صورت میں ملنے والی رحمت

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
وَهَاجَرُوْا	اور اس کی خاطر اگر گھربار اور وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اور اس کے قیام و استحکام کے لیے جدّوجہد کرتے ہیں
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ	معیارِ خداوندی کے مطابق ان لوگوں کے مدارج بہت بلند ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ	یہی لوگ کامیاب و کامران اور فائز المرام ہونے والے ہیں
یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ	ان کا پروردگار انہیں خوشخبری دیتا ہے کہ
بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ	ان کے لیے اس جنّتی معاشرہ میں سامان نشوونما
وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ	اور عنایاتِ خداوندی کی فراوانیاں ہوں گی
مُّقِیْمٌ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا	اور یہ لوگ زندگی کی ان شادابیوں سے ہمیشہ بہرہ یاب رہیں گے
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۹/۲۰-۲۲	بلاشبہ اللہ کے ہاں عظیم اجر ہے۔

اللہ کی رحمت، جن کے قریب رہتی ہے

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ	بلاشبہ اللہ کی رحمت ان کے قریب رہتی ہے
مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۷/۵۶	جو دوسروں کی کمیاں پوری کر کے معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں

اِنسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے آپ کو اللہ کی رحمتوں کا مستحق بنالے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ	اگر اللہ کی مشیّت ایسی ہوتی تو وہ تمام انسانوں کو پیدا ہی اس طرح کرتا کہ
لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً	وہ سب (حیوانوں کی طرح) ایک ہی راستہ پر چلنے کے لیے مجبور ہو جاتے
وَّلٰكِنْ	لیکن اُس نے انسان کو صاحبِ اختیار و ارادہ بنایا
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ	اور اس بات کا فیصلہ ان پر چھوڑ دیا کہ ان میں سے جو
فِيْ رَحْمَتِهٖ ۸/۴۲	چاہے اپنے آپ کو اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا مستحق بنا لے۔

جس کا جی چاہے اپنے اختیار و ارادہ کو اللہ کے قانون سے ہم آہنگ کرکے اس کی رحمتوں کے سایہ میں آ جائے

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ	یاد رکھو کہ ہم نے ہی انہیں پیدا کیا ہے
وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ	اور ان کے پیکروں کا یہ استحکام بھی ہمارا ہی عطاکردہ ہے
وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ	لہٰذا اگر یہ ہمارے قوانین کی مخالفت کریں گے تو ہمارے لیے کچھ مشکل
اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا	نہیں کہ ہم اپنے قانونِ مشیّت کیمطابق ان کی جگہ کوئی دوسری قوم لے آئیں۔
اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ	یہ ایک واضح حقیقت ہے جسے ان کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔
فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ	سو جس کا جی چاہے اس سے عبرت حاصل کرکے
اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا	نظامِ خداوندی کی طرف جانے والی راہ اختیار کرے
وَمَا تَشَآءُوْنَ	اور یہ اسی صورت میں ہو سکے گا کہ تم اپنے اختیار و ارادہ
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ	کو قانونِ خداوندی سے ہم آہنگ کر لو
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا	اس لیے کہ اللہ کا قانون علم و حکمت پر مبنی ہے
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ	اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ کا قانونِ مشیّت تمہیں
فِيْ رَحْمَتِهٖ	اپنی رحمتوں کے سایہ تلے لے آئے گا۔
وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ	اور جو ظالم اللہ کے نظام و قانون سے سرکشی اختیار کریں گے
عَذَابًا اَلِيْمًا ۷۶/۲۸-۳۱	تو وہ اپنی زندگی کو المناک عذابوں میں مبتلا کر لیں گے۔

نظامِ خداوندی قائم کرنیوالی انقلابی جماعت کے لیے اللہ کی رحمت کا مفہوم

الَّذِیْنَ اِذَآ	اس انقلابی جماعت پر جب قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں
اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ	مصائب و مشکلات ہجوم کر کے آ جاتے ہیں
قَالُوْٓا	تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ مشکلیں آتی ہیں، تو آئیں
اِنَّا لِلّٰهِ	ہم نے اپنے آپ کو قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے وقف کر دیا ہے
وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ	لہٰذا ہمارا ہر قدم اسی نصب العین کی طرف اُٹھے گا
اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ	یہی وہ انقلابی جماعت ہے جو اپنے پروردگار کے نزدیک
صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ	مستحق ہزار تبریک و تہنیت ہے
وَرَحْمَةٌ	اور انہی کے لیے سامانِ نشوونما کی فراوانیاں اور الطاف و کرم کی بارشیں ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۲/۱۵۶-۱۵۷	اور ان کا اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جانا یقینی ہے۔

اللہ کی وہ رحمت جو زندگی کے تمام سرمایوں سے بہتر ہے

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ	قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اگر تم قتل کر دیے جاؤ
اَوْ مُتُّمْ	یا اس جدوجہد کے دوران تمہیں موت آ جائے
لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ	تو اللہ تمہاری ذات یا رُوح کو تحفظ مہیا کرے گا
وَرَحْمَةٌ	اور اس کی نشوونما کا سامان کر دے گا۔
خَیْرٌ مِّمَّا	دیکھو یہ چیز اس تمام سرمایہ سے بہتر ہے
یَجْمَعُوْنَ ۳/۱۵۶	جسے انسان ذاتی مفاد کے لیے جمع کرتا ہے۔

اللہ کی رحمت کے حقدار

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ	ہماری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے
فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ	اور یہ ان کے حصّہ میں آتی ہے
یَتَّقُوْنَ	جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہوئے

وَ يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ — نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ — یہ وہ لوگ ہیں کہ جو
بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۷/۱۵۶ — ہمارے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں

غلط روی سے باز آکر پھر سے رحمتِ خداوندی کے حقدار بن سکتے ہیں

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ — میرے ان بندوں کو بتا دو جنہوں نے
اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ — قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ پر زیادتی کر لی ہے
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ — کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں
اِنَّ اللّٰهَ — اگر وہ پھر سے ان قوانین کی اطاعت شروع کر دیں تو اللہ انہیں
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا — ان کی برائیوں کے مضر اثرات سے حفاظت عطا کر دے گا
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ — بلاشبہ اُس کے قوانین میں بڑی حفاظت اور رحمت ہے
وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ — لہٰذا اپنے پروردگار کے قوانین کی طرف رجوع کر لو
وَاَسْلِمُوْا لَهٗ — اور ان کے اطاعت گزار بن جاؤ
مِنْ قَبْلِ اَنْ — قبل اس کے کہ مہلت کا وقفہ ختم ہو کر ظہورِ نتائج کا وقت آجائے
يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ — اور تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ
ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۳۹/۵۳-۵۴ — اور پھر تمہارا مدد کرنے والا کوئی بھی نہ ہو۔

رحمت: انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کے معانی میں

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ — ہم نے اس سے پیشتر موسیٰ کو بھی ایسا ہی ضابطہ قوانین دیا تھا
تَمَامًا — تاکہ اس کے ذریعے سے اتمامِ نعمت کر دیا جائے
عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ — ان لوگوں پر جو حسین انداز سے زندگی بسر کریں
وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ — اس میں تمام ضروری قوانین کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا تھا
وَّهُدًى — اس کتاب میں رہنمائی تھی
وَّرَحْمَةً — اور انسانی ذات کی نشوونما کا سامان تھا
لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ — اور یہ سب اس لیے دیا گیا تھا کہ وہ لوگ

يُؤْمِنُوْنَ	اللہ کے قانونِ مکافات پر یقین رکھیں
وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ	اب یہ مبارک کتاب (قرآن) نازل کی گئی ہے۔
فَاتَّبِعُوْهُ	لہٰذا اب تم اس کی پیروی کرو
وَاتَّقُوْا	اور تخریبی راستوں سے بچتے رہو
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۱۵۶/۱۵۵/۶	تاکہ تمہاری انسانی صلاحیتوں کی نشوونما ہو سکے

اللہ کی رحمت بھی اس کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتی ہے

نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا	ہماری رحمت نصیب ہوتی ہے
مَنْ نَّشَآءُ	ہمارے قانونِ مشیت کے مطابق
وَلَا نُضِيْعُ	اور ہم ان کا اجر ضائع نہیں ہونے دیتے
اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۵۶/۱۲	جو عدل و توازن پر مبنی حسین انداز کی زندگی بسر کرتے ہیں

اللہ نے رحمت کو اپنے آپ پر لازم کر رکھا ہے

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ	جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں
يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا	جو ہمارے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عہد کر چکے ہیں
فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ	تو انہیں کہو کہ تم پر سلامتی ہو
كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ	تمہارے رب نے اپنے آپ پر رحمت کو لازم کر رکھا ہے
اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ	لہٰذا تم سے اگر نادانی میں کوئی بُرا کام سرزد ہو جائے
ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ	پھر اس سے باز آ جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو
فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۵۴/۶	تو اللہ کے قانون کی حفاظت و رحمت پھر سے حاصل کر لو گے۔

رحمت کے باوجود قانونِ مکافات کے نتائج برقرار

فَقُلْ	لوگوں سے کہہ دو کہ
رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ	گو اللہ بڑا ہی کشادہ رحمتوں والا ہے
وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ	لیکن غلط اعمال کے ناخوشگوار نتائج کو ٹالا نہیں جایا کرتا۔
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۱۴۸/۶	جو قانونِ مکافات کی رُو سے مجرم قوموں کے حصہ میں آتے ہیں

رحمت بھی اور جزا و سزا بھی

قُلْ	لوگوں سے کہہ دو کہ
لِّلّٰهِ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ	گو اللہ نے رحمت کو اپنے آپ پر لازم قرار دے رکھا ہے
لَيَجْمَعَنَّكُمْ	لیکن وہ تمہیں جمع ضرور کرے گا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	قیامت کے روز جزا و سزا کے لیے
لَا رَيْبَ فِيْهِ ۶/۱۲	اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

۷ الرَّءُوۡفُ

رافت اور رحمت مرادف المعنی الفاظ ہیں رافت ضرر رساں امور کو دفع کرنا ہے اور رحمت ایسے امور کا بہم پہنچانا ہے جو راحت رساں ہوں یعنی رافت کا نتیجہ دفع بلا ہے اور رحمۃً سے مراد خوشحالیوں کا زیادہ عطا کرنا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ کے لیے اکثر مقامات پر الرؤف الرحیم کے الفاظ اکٹھے آئے ہیں۔ جن کے معنی ہیں ان اسباب وعناصر کا دفع کرنے والا جو کسی کی نشوونما کے راستہ میں حائل ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس سازوسامان کا بہم پہنچانا جس سے اس کی نشوونما ہوتی جاتے۔

اللہ کے قوانین سے انسان کو تخریبی قوتوں کے شر سے تحفظ بھی ملتا ہے اور سامانِ نشوونما بھی

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۲/۱۴۳

اور اللہ کبھی ایسا نہیں ہونے دے گا کہ تمہارا قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرنا بے نتیجہ رہ جائے بلاشبہ اللہ کا قانون انسان کو تخریبی قوتوں کے شر سے محفوظ بھی رکھتا ہے اور اسے سامانِ نشوونما بھی دیتا ہے۔

۸ ربوبیّت

رَبٌ کے معنے ۔نشوونما دینا ہیں۔یعنی کسی چیز کو نئی نئی تبدیلیوں سے اس لیے گذارنا کہ وُہ بتدریج نشوونما پاتی ہوئی اپنی تکمیل تک پہنچ جائے ۔جس طرح فطرت ۔قطرہ نیساں کو موتی بنانے کے لیے ۔نئی نئی تبدیلیوں سے گذارتی ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نشوونما کیے جاتی ہے یہ طریق نشوونما ربوبیت کہلاتا ہے ۔

چونکہ نشوونما کا لازمی نتیجہ شگفتگی اور شادابی ہے لہٰذا اَلرَّبَتُ ان پودوں کو کہتے ہیں جو گرمیوں میں بھی مُرجھاتے نہیں بلکہ ان کی سربلندی و تازگی سردی گرمی دونوں میں یکساں رہتی ہے ۔

قرآنِ کریم کی ابتدا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۱/۱ سے ہوتی ہے ۔یعنی کائنات کا ہر حسین گوشہ اللہ کی صفتِ ربوبیت کا پیکرِ حمد و ستائش ہے ۔کائنات کی ہر شے اپنے منہ سے کہہ رہی ہے کہ یہاں ایک عظیم الشان پروگرام کارفرما ہے جس میں ایک ادنیٰ سا بیج اپنی نشوونما کے مختلف مراحل طے کرتا ہوا اپنے نقطۂ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے اسی کو اللہ کا نظام ربوبیت کہتے ہیں ۔اللہ تعالےٰ اسی لیے کابلِ حمد و ستائش ہے کہ وُہ ہر شے کو ربوبیت عطا کرتا ہے ۔

قرآنِ کریم کہتا ہے کہ جس طرح اللہ کا یہ نظامِ ربوبیت خارجی کائنات میں از خود کارفرما ہے ۔اسی طرح انسانوں کو چاہیے کہ وُہ اپنی داخلی اور معاشرتی دنیا میں بھی ۔اسی نظامِ ربوبیت کو نافذ کریں ۔اس کا طریق یہ ہے کہ رزق کے تمام سرچشمے تمام انسانوں کے لیے عام ہو جائیں اور ہر انسان اپنی استعداد اور صلاحیت کو دُوسرے انسانوں کی نشوونما کے لیے وقف کر دیتے ۔اس طرح تمام انسانوں کی مضمر صلاحیتیں نشوونما پاتی ہوئی ۔اپنے نقطۂ تکمیل تک پہنچ جائیں گی ۔اور جو لوگ اس نظام کو قائم کریں گے وُہ رَبَّانِیِّیْنَ کہلائیں گے ۳/۷۹ اور اس نظام کا قیام قرآنِ کریم کی تعلیم کو عام کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ہوگا یہی قرآنِ کریم کی ساری تعلیم کا مقصود و منتہیٰ ہے ۔یعنی دنیا میں نظامِ ربوبیت کا قیام ۔

قرآنِ کریم کی رو سے مملکت مقصود بالذات نہیں ہوتی وُہ ذریعہ ہوتی ہے ۔افرادِ انسانیہ کی ربوبیت کا چونکہ ربوبیت میں انسان کی طبعی زندگی کی پرورش بھی شامل ہوتی ہے اور اس کی ذات کی نشوونما بھی اس لیے قرآنی مملکت کا فریضہ یہ ہے کہ وُہ تمام افراد کی بنیادی ضروریات زندگی بہم پہنچاتے

اور ہر ایک کے لیے یکساں طور پر ایسے وسائل و ذرائع مہیا کرے۔ جن سے ان کی ذات کی صلاحیتوں کی نشو نما ہوتی جائے۔ جب انسانی ذات کی اس طرح نشو نما ہو جاتی ہے تو موت سے بھی اس کا کچھ نہیں بگڑتا وُہ زندگی کی مزید ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد آگے بڑھ جاتی ہے اسے حیاتِ آخرت کہتے ہیں اللہ کی ربوبیت کا سلسلہ وہاں بھی جاری رہتا ہے۔

قرآنی معاشرہ کا مقصود و منتہیٰ "ربوبیت عالمینی" ہے یعنی تمام نوع انسان کی پرورش و نشو نما بلا لحاظ رنگ نسل اور بلا امتیاز قوم و وطن جب تک اللہ کی یہ صفت افراد اور معاشرہ میں منعکس نہیں ہوتی۔ ان کی زندگی قرآنی نہیں کہلا سکتی اور جن کے اندر اللہ کی یہ صفت منعکس ہوتی ہے وُہ اپنی ضرورت سے زائد سب کچھ دوسروں کی نشو نما کے لیے دیدیتے ہیں لہٰذا ایسے معاشرہ میں نہ جائیدادیں۔ کھڑی کرنے کا تصور پیدا ہو سکتا ہے نہ دولت اکٹھی کرنے کا خیال نہ رزق کے سرچشموں پر انفرادی ملکیت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ نہ دوسروں کی محنت کو غصب کر لینے کی خواہش۔ قرآنِ کریم کا مقصود اسی قسم کے معاشرہ کی تشکیل اور قیام ہے اور یہی معاشرہ ہے جو دنیا کو عملی طریق پر دکھا سکتا ہے کہ اللہ کا تجویز کردہ نظام کس قدر درخورِ حمد و ستائش ہے یہ عملی تفسیر ہوگی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی۔

ربُّ العلمین

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ		اور حمد و ستائش ہے اُس اللہ کے لیے
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ	۶/۴۵	جو تمام عالمین کو پرورش و نشوونما دیتا ہے۔

ربُّ السمٰوٰتِ والارض

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ		نشوونما دینے والا کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کا
وَمَا بَیْنَهُمَا	۳۷/۵	اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا۔

ربُّ المشرقین و المغربین

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ		نشوونما دینے والا تمام مشرقوں کا
وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ	۵۵/۱۷	اور نشوونما دینے والا تمام مغربوں کا

ربِّ کریم

یٰاَیُّهَا الْاِنْسَانُ		اے بنی نوع انسان
مَا غَرَّكَ		تمہیں کس چیز نے غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے
بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ		نشوونما دینے والے اس قدر کریم اللہ کی طرف سے
الَّذِیْ خَلَقَكَ		جس نے تمہاری تخلیق کی
فَسَوّٰىكَ		پھر گردشیں دے دیکر حشو و زوائید کو الگ کیا
فَعَدَلَكَ		اور تمہاری اخلاط و عناصر میں نہایت عمدہ توازن پیدا کیا
فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ		پھر تمہیں مناسب پیکر عطا کیا
مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ	۸-۶/۸۲	اپنے قانونِ مشیت کے مطابق۔

اللہ کی ربُوبیّت کی زندہ شہادت خود تمھارا وجُود ہے

جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ	کہو میرے پاس نظامِ خداوندی کا پورا ضابطہ آ چکا ہے
وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ	اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کردوں
لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ	جو عالمگیر ربوبیت کا ذمّہ دار ہے
ھُوَ الَّذِیْ	اللہ وہ ہے جس نے
خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ	تمہاری تخلیق کی ابتدا بےجان مادہ سے کی
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ	پھر مختلف مراحل کے بعد تمہاری پیدائش نطفہ سے ہونے لگی۔
ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ	پھر نطفہ سے رحمِ مادر میں جونک کی قسم کا لوتھڑا بنایا
ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا	پھر وہ تمہیں انسانی بچّہ کی شکل میں دُنیا میں لے آیا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ	پھر تُم اپنی جوانی کی عُمر کو پہنچتے ہو
ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا	پھر بوڑھے ہو جاتے ہو
وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ	تُم میں سے بعض بچپن میں ہی وفات پا جاتے ہیں
وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی	اور بعض اس عُمر تک پہنچتے ہیں
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ	جہاں انسان عقل و فکر سے کام لینے کے قابل ہو جاتا ہے۔
وَھُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ	اسی اللہ کے قانون کے مطابق تمہیں زندگی ملتی ہے
وَیُمِیْتُ ۴۰/۶۶-۶۸	اور اسی کے قانون کے مطابق موت واقع ہوتی ہے۔

الرَّبُّ الاَکرم، جس نے انسان کو قلم کے ذریعے عِلم پھیلانے کی استعداد دی

وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ	تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ	جس نے انسان کو قلم کے ذریعے علم پھیلانے کی استعداد دی
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ	اور اُسے وحی کے ذریعے ان حقائق کا علم دیا
مَا لَمْ یَعْلَمْ ۹۶/۳-۵	جنہیں یہ نہیں جانتا تھا۔

ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ

اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ	یہ اللہ کی ربوبیت کا کرشمہ ہے کہ اُس نے
الْاَرْضَ قَرَارًا	اس کرۂ ارض کو تمہارے رہنے کے قابل بنا دیا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً	اور اُوپر فضا کی چھتری تان دی
وَّصَوَّرَکُمْ	پھر اُس نے تمہیں زندگی کا پیکر عطا کیا تو ایسا
فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ	جو بہترین حُسن و تناسب کا مظہر ہے
وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ	اور تمہاری نشوونما کے لیے نہایت خوشگوار سامانِ زیست مہیا کیا۔
ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ	یہ ہے تمہارا وہ اللہ جو تمہاری نشوونما کرتا ہے
فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ	بے حساب برکتوں والا
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ	اور تمام عالمین کی پرورش کرنے والا
ہُوَ الْحَیُّ	وہ ذاتِ زندہ جس سے ہر ایک کو زندگی ملتی ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ	کائنات میں اس کے سوا کسی کا اقتدار نہیں
فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ	لہٰذا تم خالصتاً اسی کے قوانین کی اطاعت کرو
لَہُ الدِّیْنَ	اس طرح تمہارے معاشرہ میں اللہ کا وہ نظام قائم ہو جائے گا۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	جسے دیکھ کر ہر کوئی پکار اُٹھے گا کہ درخور ہزار توصیف و ستائش
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۴۰/۶۴-۶۵	ہے وہ ذات جس کے نظام میں تمام عالمین کی پرورش کا انتظام موجود ہے

ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ

اَللّٰہُ الَّذِیْ	اللہ وہ ہے جس نے تمہاری
جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ	نشوونما کے لیے یہ انتظام کر دیا ہے کہ
لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ	تم رات کے وقت آرام کرو
وَالنَّہَارَ مُبْصِرًا	اور دن کی روشنی میں تازہ دم ہو کر کاروبارِ دُنیا کرو
اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ	اللہ نے اس قدر آسانیاں بہم پہنچا دی ہیں
عَلَی النَّاسِ	انسانی جدوجہد کے لیے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ	لیکن انسانوں میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے
لَا يَشْكُرُوْنَ	جو اُس کی قدر نہیں کرتے
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ	بہرحال یہ ہے وہ اللہ جس نے تمہاری
رَبُّكُمْ	نشوونما کے لیے ایسا عمدہ انتظام کر رکھا ہے
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	وہی ہر شے کا خالق ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار نہیں
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۴۰/۶۱-۶۲	پھر تم اس اللہ کے بجائے کس طرف اُلٹے پھرے جا رہے ہو

انسانی معاشرہ میں اللہ کے نظامِ رُبوبیت کا قیام

يٰٓاَيُّهَا	اے وہ کہ جس کے ذمّے
الْمُدَّثِّرُ	انسانیت کے سنوارنے کا فریضہ ہے
قُمْ	اس دعوتِ انقلاب کو لے کر اُٹھ
فَاَنْذِرْ	اور دُنیا کو غلط رَوِش کے عواقب سے آگاہ کر دے
وَرَبَّكَ	اور اللہ کے نظامِ ربوبیت کو اس طرح تمکن کر کہ
فَكَبِّرْ	کبریائی صرف اسی کے لیے ہو
وَثِيَابَكَ	اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنی سیرت و کردار کو پاکیزہ بنایا جائے
فَطَهِّرْ	اور اس تحریک کو ہر قسم کے ناپسندیدہ عناصر سے پاک وصاف رکھا جائے
وَالرُّجْزَ	اپنے رُفقا کی سیرت و کردار میں ایسی پختگی پیدا کرو کہ
فَاهْجُرْ	اس بارِ عظیم کے اُٹھانے میں ان کے پائے استقلال میں لغزش نہ آنے پائے
وَلَا تَمْنُنْ	اور دوسروں کی نشوونما کا انتظام احسان کے طور پر نہ کرو کہ
تَسْتَكْثِرُ	اس کے بدلے میں تمہیں اس سے زیادہ ملے
وَلِرَبِّكَ	یہ ہے وہ نظامِ ربوبیت جس کے قیام و استحکام کے لیے
فَاصْبِرْ ۷۴/۱-۷	تمہیں نہایت ثبات و استقامت سے سرگرمِ عمل رہنا ہے۔

۹ رزّاقیّت

رِزْقٌ ہر وُہ چیز جس سے نفع اٹھایا جائے۔ یا جو غذا اللہ کی طرف سے ذی حیات کو بطور سامانِ نشوونما ملے بارش کو بھی رزقٌ کہتے ہیں اور مقررہ آمدنی کو بھی۔

قرآنِ کریم کی رو سے رزقٌ سے مراد وہ تمام اسباب و ذرائع ہیں جن سے انسانی جسم اور اس کی ذات کی نشوونما ہوتی جاتے اور اللہ کے رَازِقٌ ہونے سے مُراد ہے کہ اس نے انسان کو یہ تمام ذرائع و اسباب مہیّا کر دیئے ہیں۔ اس نے فرمایا وَمَامِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا [۱۱/۶] "زمین میں کوئی جاندار ایسا نہیں جس کے رزق کی ذمّہ داری اللہ پر نہ ہو"۔ لہٰذا اللہ نے اپنی اس ذمّہ داری کو نبھانے کے لیے زمین پر افراط سے ہر طرح کا سامانِ رزق مہیا کر دیا۔ اور انسان کو علم دیا کہ وُہ اس کی مدد سے اپنے لیے اور دیگر ذی حیات کے لیے حسبِ ضرورت رزق حاصل کرتا ہے۔

نیز اللہ نے تقسیمِ رزق کے لیے محکم قوانین دیئے کہ انسان ان قوانین کے مطابق تقسیمِ رزق کا نظام قائم کرکے اپنے معاشرہ میں حُسن و توازن قائم کر سکے۔

لہٰذا خرابی وہاں پیدا ہوتی ہے جہاں انسان حصولِ رزق کے لیے اپنا علم استعمال نہیں کرتا یا حصولِ رزق کے بعد اس کی تقسیم اللہ کے قوانین کے مطابق نہیں کرتا۔

اللہ نے پیدا کیا اور رزق دیا

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ	اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا
ثُمَّ رَزَقَكُمْ ۳۰/۴۰	اور پھر رزق دیا۔

اللہ ہی ہے جو آسمان و زمین سے انسان کو رزق دیتا ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ	اے بنی نوع انسان
اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	اللہ کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو تم پر کی گئی ہیں
هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ	کیا اللہ کے سوا کوئی اور پیدا کرنے والا ہے
يَرْزُقُكُمْ	جو تمہیں رزق مہیا کرے
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۳/۳۵	آسمان سے اور زمین سے۔

ہر جاندار کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ	زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں
اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۶/۱۱	جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر نہ ہو۔

اور حصولِ رزق اسکے قانون کے مطابق

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ	اللہ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ	وہ انہیں رزق دیتا ہے اپنے قانونِ مشیت کے مطابق
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۱۹/۴۲	اور وہ بڑا ہی قوی اور غالب ہے۔

رزق کے خزانوں کی کنجیاں

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ	رزق کی فراخیاں بھی اُسی کے قانونِ مشیت کے مطابق
يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ	حاصل ہوتی ہیں اور تنگیاں بھی
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۱۲/۴۲	بلاشبہ وہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

رزق کی فراخیاں اور تنگیاں اللہ کے قانون کے مطابق

اِنَّ رَبَّكَ — بلاشبہ تمہارا پروردگار
يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ — رزق میں کشادگیاں عطا کرتا ہے
لِمَنۡ يَّشَآءُ — اپنے قانونِ مشیّت کے مطابق
وَيَقۡدِرُ‌ؕ — اور تنگیاں بھی
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ — یقیناً وہ اپنے بندوں کے متعلق
خَبِيۡرًاۢ بَصِيۡرًا ۱۷/۳۰ — بڑا باخبر اور دیکھنے والا ہے۔

انسانوں کی اکثریت جس بات کا علم نہیں رکھتی

قُلۡ اِنَّ رَبِّىۡ — کہو میرا پروردگار
يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ — رزق میں کشادگیاں دیتا ہے
لِمَنۡ يَّشَآءُ — اپنے قانونِ مشیّت کے مطابق
وَيَقۡدِرُ — اور تنگیاں بھی
وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۳۴/۳۶ — لیکن انسانوں کی اکثریت اس کا علم نہیں رکھتی۔

انسان کے حصولِ رزق کے لیے کائنات کی ہر شے کو اسکے تابع تسخیر کر دیا گیا ہے

اَللّٰهُ الَّذِىۡ — اللہ وہ ہے جس نے
سَخَّرَ لَـكُمُ الۡبَحۡرَ — ان بے پایاں اور پُرخروش سمندروں کو تمہارے تابع تسخیر کر دیا۔
لِتَجۡرِىَ الۡفُلۡكُ فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ — تاکہ ان میں اللہ کے قانون کے مطابق جہازرانی کر کے
وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ — سامانِ معیشت کی تلاش میں اِدھر اُدھر نکل سکو۔
وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ — اور اس طرح تمہاری کوشش بھرپور نتائج پیدا کر سکیں۔
وَسَخَّرَ لَـكُمۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ — ایک سمندر ہی کیا، اُس نے تو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں
وَمَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مِّنۡهُ‌ ؕ — جو کچھ ہے اس سب کو تمہارے لیے تابع تسخیر کر دیا ہے۔
اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ — دیکھو ان امور میں قوانین موجود ہیں۔
لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۴۵/۱۲-۱۳ — ان اقوام کے لیے جو غور و فکر سے کام لیتی ہیں۔

حصولِ رزق کے لیے عقل و فکر اور اللہ کے قوانین کو سمجھنے کی ضرورت ہے

وَسَخَّرَ لَكُمُ	اور تمہارے تابع تسخیر کر دیے گئے ہیں
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	رات و دن اور سورج و چاند
وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ	اور ستارے بھی اللہ کے قانون کے مطابق تمہارے تابع تسخیر ہیں
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ	بلاشبہ ان امور میں قوانین ہیں
لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ	ان اقوام کے لیے جو عقل و سمجھ سے کام لیتی ہیں
وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ	اس نے سطح زمین پر تمہارے لیے جو کچھ پھیلا دیا ہے
مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ	دیکھو وہ کس قدر مختلف اقسام پر مشتمل ہے
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً	بلاشبہ ان امور میں نشانیاں و دلائل موجود ہیں
لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۱۶/۱۲-۱۳	ان اقوام کے لیے جو غور و فکر سے کام لیتی ہیں

حصولِ رزق کے لیے سمندر بھی تمہارے تابع تسخیر کر دیے گئے

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ	اور اللہ نے سمندروں کو تمہارے تابع تسخیر کر دیا ہے
لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا	تاکہ ان سے کھانے کے لیے تازہ گوشت حاصل کر سکو
وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا	اور اپنے استعمال کے لیے آرائش و زیبائش کی چیزیں نکالو
وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ	اور دیکھو سینۂ بحر پر جہاز کس طرح پانی کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں
وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ	تاکہ اس طرح سے اس کے فضل کی تلاش کر سکو
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۱۶/۱۴	اور تمہاری کوشش بھرپور نتائج پیدا کریں

ہوا اور پانی بھی ذریعہ رزق ہیں۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ	اور اس کے قوانین میں سے ہواؤں کا چلنا بھی ہے
مُبَشِّرَاتٍ	یہ خوشخبریاں لے کر آتی ہیں
وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ	کہ تمہیں اس کی رحمتوں کے پھل چکھائیں
وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ	اور اس کے قانون کے مطابق تم کشتیاں چلا کر
وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ	اس کا فضل یا رزق تلاش کر سکو
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۳۰/۴۶	اور اس طرح سے اپنی محنتوں کے بھرپور نتائج پاؤ۔

رزاقیت کا ایک اور انداز

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ — اور یہ تم پر اللہ کی رحمتوں میں سے ہے کہ
جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ — اُس نے تمہارے لیے رات و دن کی گردشیں قائم کر دیں
لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ — تاکہ رات کے وقت آرام کر سکو اور تازہ دم ہو کر
وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ — دن کے وقت اس کا فضل یا رزق تلاش کرو۔
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۲۸/۷۳ — اور اس طرح تمہاری کوششیں بھرپور نتائج پیدا کرتی جائیں۔

پہاڑ اور دریا وغیرہ تمہارے لیے حصولِ رزق کا ذریعہ ہیں

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ — اور زمین پر پہاڑ بنا دیے گئے
اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ — تاکہ وہ تمہیں لے کر کسی طرف کو ڈول نہ جائے
وَاَنْهٰرًا — اور ان میں سے پانی کی نہریں جاری کیں
وَّسُبُلًا — اور راستے نکال دیے
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ — تاکہ تم اپنی منزلِ مقصود پر بآسانی پہنچ جایا کرو۔
وَعَلٰمٰتٍ — اور تمہاری رہنمائی کے لیے نشاناتِ راہ بنا دیے گئے
وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۱۶/۱۵-۱۶ — اور تارے بھی تمہارے لیے منزل کی رہنمائی کرتے ہیں۔

اور مویشی بھی تمہارے لیے ذریعہ رزق ہیں

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ — اور تمہارے لیے مویشی پیدا کیے گئے
فِيْهَا دِفْءٌ — اور ان کی اون و کھال وغیرہ میں تمہارے لیے گرم کرنے کے اسباب ہیں
وَّمَنَافِعُ — اور نیز طرح طرح کے دیگر فائدے بھی ہیں۔
وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ — ان میں ایسے جانور بھی ہیں جن کا گوشت کھاتے ہو
وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ — اور ان کے اندر تمہارے لیے ایک جمالی پہلو بھی ہے

حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ — ان کے گلوں کو جب شام کے وقت تم چرا کر لاتے ہو
وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ — یا صبح کے وقت جب نکالتے ہو تو ایک حسین منظر پیدا ہو جاتا ہے
وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ — یہ جانور تمہیں اور تمہارے مال و اسباب، کو اٹھا کر دور دراز مقامات پر لے جاتے ہیں
لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ — جہاں ان کے بغیر تمہارا پہنچنا دشوار ہوتا
اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ — بلاشبہ تمہارا پروردگار تم پر بڑا ہی شفیق اور رحیم ہے
وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ — ان کے علاوہ گھوڑے، خچریں اور گدھے ہیں کہ
لِتَرْكَبُوْهَا — ان سے تم سواری و باربرداری کا کام بھی لیتے ہو
وَزِيْنَةً ۱۶/۵-۸ — اور یہ تمہارے لیے وجہ زینت بھی ہیں۔

دیکھو رزق کے ان ذرائع سے فیضیاب وہی اقوام ہوتی ہیں جو عقل و فکر سے کام لیتی ہیں

هُوَ الَّذِيْٓ — اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ — آسمان سے پانی برسایا
مِّنْهُ شَرَابٌ — جو تمہارے پینے کے کام بھی آتا ہے
وَّمِنْهُ — اور اس سے تم زمین کو سیراب بھی کرتے ہو
شَجَرٌ — جس سے جنگل اور چراگاہیں پیدا ہو جاتے ہیں
فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ — جہاں تم اپنے مویشی چراتے ہو
يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ — اور اس پانی سے تمہارے لیے غلہ کی کھیتیاں
وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ — اور زیتون، کھجور اور انگور وغیرہ
وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ — جیسے پھل پیدا کیے جاتے ہیں
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً — بلاشبہ ان امور میں قوانین اور نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۱۶/۱۰-۱۱ — ان اقوام کے لیے جو عقل و فکر سے کام لیتی ہیں۔

کوئی بھی اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتا

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ — غور کرو کہ دنیا میں کتنے جاندار ایسے ہیں
لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا — جو اپنا رزق پیٹھ پر لادے پھرتے ہیں
اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ — اللہ ہی ہے جو انہیں اور تمہیں سب کو رزق دیتا ہے
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۲۹/۶۰ — اور وہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

رزق کی طلب و تلاش اللہ کے قانون کے مطابق کرو

فَابْتَغُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ ۲۹/۱۷
اور رزق کی طلب و تلاش اللہ کے قانون کے مطابق کرو۔

اللہ کی رزاقیت سے لے کر انسانی معاشرہ میں نظامِ رزاقیت کی تفصیل

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً — اللہ اپنے قانون کے مطابق بادلوں سے بارش برساتا ہے

فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا — تو اُس سے زمینِ مُردہ کو ازسرِ نو زندگی مل جاتی ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً — یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ — جو حق کی آواز کو دل کے کانوں سے سُنتے ہیں

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً — اور تمہارے لیے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ — دیکھو کہ کس طرح ان کے پیٹوں میں

مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ — خُون اور گوبر کے درمیان سے

لَّبَنًا خَالِصًا — ہم تمہارے لیے خالص دودھ مہیا کرتے ہیں

سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ — جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ — اس طرح تم کھجور اور انگور کے پھلوں کو دیکھو

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا — تم ان سے نشہ آور عرق بھی بناتے ہو

وَّرِزْقًا حَسَنًا — اور خوشگوار اور متوازن غذا بھی حاصل کرتے ہو

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً — بلاشبہ ان امور میں اللہ کے قوانین موجود ہیں

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ — ان اقوام کے لیے جو عقل و فکر سے کام لیتی ہیں

وَاَوْحٰى رَبُّكَ — اور پھر شہد کی مکھی پر غور کرو کہ کس طرح

اِلَى النَّحْلِ — اللہ نے اس کے اندر جبلّی طور پر یہ رہنمائی رکھ دی ہے کہ

اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا — وہ پہاڑوں میں درختوں میں اور ان ٹٹیوں میں

وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ — جو اس غرض سے بنائی جاتی ہیں اپنا چھتہ بنائے

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ — پھر ہر طرح کے پھُولوں اور پھلوں سے رس چُوستی پھرے

فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ
يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا
شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ
فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً
لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ
وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ
وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ
لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ
إِنَّ اللَّهَ
عَلِيمٌ قَدِيرٌ
وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ
عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ
فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا
بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ
مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ
أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ
يَجْحَدُونَ
وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ
أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ
أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً
وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ
أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ
وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ۱۶/۶۹-۷۲

اور نہایت فرماں پذیری اور اطاعت گزاری سے تجویز کردہ راہ پر چلتی جاسے
چنانچہ جب وہ قانونِ فطرت کا اس طرح اتباع کرتی ہے تو
اس کے اندر سے مختلف رنگوں کا شہد نکلتا ہے
جس میں انسان کے لیے غذائیت کے علاوہ شفا بھی ہے
بلاشبہ اس میں بھی حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں موجود ہیں
ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں
اللہ تمہیں پیدا کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے
اور تم میں سے بعض عمر کے اس بدترین حصے میں پہنچ جاتے ہیں کہ
ان کے تمام قویٰ کمزور و مضمحل اور نکمے ہو جاتے ہیں
یہ سب کچھ اللہ کے طبعی قانون کے مطابق ہوتا ہے۔
جس کے پیمانے اور اندازے علم پر مبنی ہیں۔
تم دیکھو کہ انسانی عمر کے مختلف مدارج میں جسمانی طاقتوں کی
استعداد مختلف ہوتی ہے کسی میں کم کسی میں زیادہ اور کسی میں بالکل
نہیں لہٰذا جن میں یہ استعداد زیادہ ہوتی ہے وہ اپنی فاضلہ دولت کو
ان کی طرف کیوں لوٹا نہیں دیتے جن میں کمانے کی استعداد نہیں
یا کم ہے اور وہ ان کے زیرِ ہدایت کام کرتے ہیں۔
تاکہ معاشی سہولتوں میں سب برابر ہو جائیں۔
جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ گویا ان سہولتوں کے اللہ کی
طرف سے بطورِ نعمت کے ملنے کا انکار کرتے ہیں
تم اپنی گھریلو زندگی میں تقسیم رزق کے [illegible]
اس میں کام کر سکنے والے افراد بھی ہوتے ہیں
اور کام نہ کر سکنے والے بچے اور کمزور استعداد بھی۔
لیکن تم سب جانتے ہوئے رزق کو خوشگوار انداز سے استعمال
کرتے ہو تو کیا تم انسانی معاشرہ میں اس کے بجائے کوئی باطل نظام رائج
کر کے اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کی ناقدری کرنا چاہتے ہو

نظامِ خداوندی میں رزاقیت

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ٢٢/٥٠

دیکھو جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
اس کے مطابق اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں
انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے
اور عزت کی روزی ملتی ہے۔

نظامِ خداوندی میں ہر طرح کا تحفظ اور عزت کی روزی ہے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ٢٢/٤٩-٥٠

تمام بنی نوع انسان کو پکار کر کہہ دو کہ
میں تمہیں تمام باطل نظام ہائے زندگی کی تباہ کاریوں سے
واضح طور پر آگاہ کرتا ہوں اور اللہ کے نظام کی طرف
دعوت دیتا ہوں لہٰذا جو کوئی اس نظام کو قبول کرے گا
اور اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کرے گا
تو اسے اس نظام میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
اور عزت کی روزی ملے گی۔

حقیقی مومن اور نظامِ صلوٰۃ کا مفہوم

اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا
لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَمَغْفِرَةٌ
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ٨/٣-٤

جو لوگ قوانینِ خداوندی پر مبنی نظام قائم کرتے ہیں
اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو
نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے عام کر دیتے ہیں
یہی لوگ حقیقی مومن ہیں
پروردگار کے ہاں ان کے مدارج بہت بلند ہیں۔
اس نظام میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو گا
اور عزت کی روزی ملے گی۔

اللہ کے قوانین پر قائم معاشرہ میں نہایت ہی حسین انداز سے رزق مہیا کیا جائے گا

آیت	ترجمہ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ	اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۖ	اے وہ صاحبانِ عقل و بصیرت
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۫	جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اس مقصد کے لیے اللہ نے تمہاری طرف
اِلَيْكُمْ ذِكْرًا	یہ ضابطہ قوانین نازل کر دیا ہے
رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ	اور یہ رسولؐ تمہارے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے
اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ	جو اپنے مطالب میں بالکل واضح ہیں
لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مقصد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کے قوانین کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں
مِنَ الظُّلُمٰتِ	انہیں ظلم و جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ ۭ	علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آئے
وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ	لہٰذا جو لوگ ان قوانین کی صداقت پر ایمان لائیں گے
وَيَعْمَلْ صَالِحًا	اور اللہ کے مقررکردہ صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ	تو وہ لوگ ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہو جائیں گے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ	اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے
قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۶۵: ۱۰-۱۱	اور اللہ انہیں نہایت حسین انداز سے رزق مہیا کرتا رہتا ہے۔

نظامِ خداوندی کی برکتیں

آیت	ترجمہ
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ	جن لوگوں نے اللہ کے نظامِ ربوبیت کو قبول کر لیا۔
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا	پھر اسے مضبوطی سے قائم رکھا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	تو اللہ کی کائناتی قوتیں ان کی مددگار ہو جاتی ہیں
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	اور ان کے تمام خوف اور پریشانیاں دور ہو جاتے ہیں

وَابْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۱۲
یہ بشارت ہے اس جنتی معاشرہ کی جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

تقسیمِ رزق کے سلسلہ میں انسان کی کھلی ہوئی گمراہی

فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ — انسان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے

دَعَانَا — تو ہمیں پکارتا ہے

ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِنَّا — اور جب ہم اسے کسی نعمت سے نوازتے ہیں

قَالَ إِنَّمَا — تو کہنے لگ جاتا ہے کہ

أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ — یہ سب کچھ تو میری اپنی ہنرمندی کا نتیجہ ہے

بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ — حالانکہ یہ اس کی کھلی ہوئی گمراہی ہے

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ — لیکن اکثر لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے

قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ — قبل ازیں بھی سرمایہ پرست لوگ ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ — لیکن جب ان کے غلط نظریہ کی پیدا کردہ تباہیاں ان کے سامنے آئیں تو ان کا کسب وہنر کسی کام نہ آیا

مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا — اور ان کی غلط روش کی پیداکردہ ناہمواریاں ان کے سامنے آ گئیں

وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ — اب بھی جنہوں نے ظلم کی روش اختیار کر رکھی ہے

سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا — ان کے اعمال کے تباہ کن نتائج ان کے سامنے آ کر رہیں گے

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ — اور یہ لوگ ہمارے قانونِ مکافات کو عاجز نہیں کر سکیں گے۔

أَوَلَمْ يَعْلَمُوا — انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ

أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ — رزق کی کشاد بھی اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق ہوتی ہے

لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ — اور تنگی بھی اس کے قانون کے مطابق

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ — اس بات میں حقیقت تک پہنچنے کی بڑی نشانیاں ہیں

لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۳۹ / ۴۹-۵۲ — ان لوگوں کے لیے جو اس کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔

رزق کی کشادگی اور تنگی کا قانون

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ
یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ
مِنۡ عِبَادِہٖ وَ یَقۡدِرُ لَہٗ ؕ
وَ مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ
فَہُوَ یُخۡلِفُہٗ ۚ
وَ ہُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ۳۴/۳۹

کہو رزق کی تنگی اور کشادگی اللہ کے قانون سے وابستہ ہے۔
جو اس کے قانون کا اتباع کرتا ہے اُسے کشادگی اور وسعت حاصل ہو
جاتی ہے اور جو اُس سے منہ موڑ لیتا ہے اُس کی روزی تنگ ہو جاتی ہے
دیکھو جس قدر تم نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کےلیے دیتے ہو
اسی قدر تمہارے رزق میں وسعت اور کشادگی پیدا ہو جاتی ہے
اور اللہ کے قانون کے مطابق ملا ہوا رزق ہی بہترین ہوتا ہے۔

۱۰ غَفّارٌ

غَفَرَ کے بنیادی معنی ہیں حفاظت کرنا۔ غَفّارٌ، غَفُورٌ کے معنی ہیں حفاظت دینے والا، محفوظ رکھنے والا۔

اللہ کی غفّاریّت کا ایک انداز

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ
يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ
وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى
اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْغَفَّارُ ۳۹/۵

اللہ نے اس تمام سلسلہ کائنات کو ٹھیک انداز
سے تعمیری نتائج مرتّب کرنے کے لیے پیدا کیا ہے
اُس نے زمین کی گردش کو اس انداز سے متعین کیا ہے کہ رات کو
دن کے اوپر لپیٹتا جاتا ہے اور دن کو رات کے اُوپر
اور اس نے سورج اور چاند کو اپنے قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے
تمام اجرامِ فلکی ایک مدّتِ معینہ تک کے لیے اپنے اپنے راستہ پر چلے جا رہے ہیں
یہ سب کچھ اس اللہ کے قوانین کے مطابق ہو رہا ہے جو پورے پورے غلبہ کا مالک ہے
اور ہر شے کی حفاظت کا سامان رکھتا ہے۔

اللہ کی غفوریّت کا ایک انداز

اِنَّ اللّٰهَ
يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اَنْ تَزُوْلَا ۚ
وَلَئِنْ زَالَتَاۤ
اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۳۵/۴۱

دیکھو کہ کس طرح اللہ نے
اس قدر عظیم الجثہ اجرامِ فلکی کو قانون کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے
کہ ان میں سے کوئی بھی اپنے مقام سے بال برابر بھی اِدھر اُدھر نہیں ہٹتا
اور اگر ان میں سے کوئی اپنے مقام سے ہٹ جائے تو
کوئی قوت ایسی نہیں جو اُسے پھر اُس کے اصل مقام پر لے جائے
بلاشبہ یہ اللہ ہی ہے جس کے قانون میں اس قدر حلیمی اور حفاظت ہے

اللہ کے قانون میں حلیمی اور حفاظت

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ	دیکھو اللہ کا قانون تمہاری ان قسموں پر گرفت نہیں کرتا
بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ	جو تم یونہی بلا سوچے سمجھے کھا لیا کرتے ہو
وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ	وہ صرف ان قسموں پر گرفت کرتا ہے
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ	جو تم دل کے پورے ارادے سے کھاتے ہو
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۲/۲۲۵	کیونکہ اللہ کے قانون میں بڑی حفاظت اور حلیمی ہے۔

اور اللہ کی حفاظت اس کے قوانین کی پیروی سے حاصل ہوتی ہے

وَاِنْ تُصْلِحُوْا	دیکھو اگر تم اپنا طرزِ عمل درست رکھو
وَتَتَّقُوْا	اور اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہو
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۴/۱۲۹	تو تمہیں اللہ کی طرف سے حفاظت اور رحمت حاصل رہے گی۔

گھریلو زندگی کے سلسلے میں اللہ کی غفّاریت و رحمت

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ	جو لوگ اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا لیں
تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ	ان کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے
فَاِنْ فَآءُوْ	کہ وہ اس عرصہ میں اپنے تعلقات بحال کر لیں
فَاِنَّ اللّٰهَ	کیوں کہ اللہ کے قانون میں ایسی لغزشوں سے
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۲/۲۲۶	حفاظت و مرحمت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

گھریلو زندگی کے سلسلے میں اللہ کے قانون کی غفّاریت

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ	دیکھو تم میں سے اگر کوئی اپنی بیوی کو ماں کہہ دے
مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ	تو وہ اس کی ماں بن نہیں جاتی
اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ	ان کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے انہیں جنم دیا
وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ	اس قسم کی باتیں تو محض بیہودگی اور لغویت ہوتی ہیں

وَزُوْرًا ؕ — جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ۔

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ — لہٰذا اللہ کا قانون ایسی لغویات سے درگزر کرتا ہے

غَفُوْرٌ ﴿۵۸/۲﴾ — اور تمہیں اس کے مضر اثرات سے تحفظ دیتا ہے ۔

مجبوری کی حالت میں حرام اشیاء کے استعمال سے انکے مضر اثرات سے حفاظت :

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ — کہو میری طرف جو وحی کی گئی ہے اس میں

مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ — میں کسی ایسی چیز کو جسے لوگ عام طور پر کھاتے ہیں حرام نہیں پاتا

اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً — ماسوا مُردار کے

اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا — یا بہتے ہوئے خون کے

اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ — یا خنزیر کے گوشت کے

فَاِنَّهٗ رِجْسٌ — کیوں کہ یہ تمام چیزیں ناپاک اور غلیظ ہیں

اَوْ فِسْقًا — اور وہ تمام چیزیں بھی حرام ہیں جنہیں حدود اللہ سے تجاوز کرتے

اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ — ہوئے غیر اللہ کے نام پر دیا گیا ہو

فَمَنِ اضْطُرَّ — بہرحال مجبوری کی حالت میں ان چیزوں کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے

غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ — لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ حد سے تجاوز نہ ہو اور نہ قانون شکنی کی نیت ہو

فَاِنَّ رَبَّكَ — ایسی حالت میں تمہارا پروردگار تمہیں ان چیزوں کے مضر اثرات سے

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶/۱۴۵﴾ — محفوظ رکھے گا اور تمہاری نشونما بدستور ہوتی رہے گی ۔

وقفۂ مہلت بھی اللہ کی غفاریت اور اسکی رحمت ہے

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ — دیکھو تمہارے پروردگار کے قانون میں بڑی حفاظت اور رحمت ہے

لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا — وہ اگر لوگوں کی غلط کاریوں پر فوراً ہی گرفت کرتا

لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ — تو ان پر فوری طور پر تباہی کا عذاب مسلط ہو جاتا

بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ — لیکن انہیں اصلاح کے لیے ایک مہلت دی جاتی ہے

لَّنْ یَّجِدُوْا — اور جب مہلت کا یہ وقفہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر انہیں

مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۱۸/۵۸﴾ — اپنے کرتوتوں کے نتائج سے بچ نکلنے کی کوئی راہ نہیں ملتی ۔

میرے بندوں کو خبردار کردو

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ	میرے بندوں کو خبردار کر دو کہ
اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ	میرے قوانین کی پیروی سے انہیں ہر طرح کا تحفظ اور رحمت حاصل ہو جائے گی
وَاَنَّ عَذَابِيْ	اور ان قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں
هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۱۵/۴۹-۵۰	ان کی زندگیاں سخت عذاب میں گزریں گی۔

لغزش کے بعد اللہ کی حفاظت و رحمت حاصل کرنیکا طریقہ

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ	دیکھو جن لوگوں سے کوئی لغزش سرزد ہو جائے
ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا	پھر اس کے بعد وہ اس سے باز آ جائیں
وَاٰمَنُوْٓا	اور اللہ کے قانون کے مطابق زندگی بسر کریں
اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا	تو اس طرح وہ تمہارے پروردگار کے
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۷/۱۵۳	سایہ رحمت و حفاظت کے تلے آ جائیں گے۔

لغزش کے بعد اللہ کی حفاظت و رحمت حاصل کرنے کا طریقہ

لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ	جو لوگ نادانی اور جہالت سے کوئی بُرا کام کر بیٹھیں
ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ	اور پھر احساس ہونے پر اس سے باز آ جائیں
وَاَصْلَحُوْٓا	اور اپنی اصلاح کر لیں
اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ	تو اس طرح وہ اپنے آپ کو اللہ کے قانون کی حفاظت میں لے آئیں گے
رَّحِيْمٌ ۱۶/۱۱۹	اور ان کی نشوونما بدستور جاری رہے گی۔

۱۱ نعمت انعام

نَعْمٌ کے معنی ہیں کسی چیز کا ایسی کیفیت لیے ہونا۔ جس سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون حاصل ہو انسانی زندگی کے ہر پہلو کا خوشگوار، کشادہ، ملائم، آسودہ اور اذیت و تکلیف سے مبّرا ہو جانا، تروتازگی شگفتگی شادابی و سرفرازی حاصل ہونا۔

ایک مکمّل نظامِ حیات کی نعمت

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ	اب ہم نے انہیں ایک مکمل نظامِ زندگی دے دیا ہے
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ	اور تم پر اپنی نعمتیں پُوری کر دی ہیں
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۵	اور اسلام کو تمہارے لیے بطور نظامِ حیات منتخب کر لیا ہے

وہ نعمت جس نے تمہاری کایا پلٹ دی تھی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوا اللّٰهَ	اللہ کے قوانین کی پیروی اس طرح کرو کہ
حَقَّ تُقٰتِهٖ	جس طرح پیروی کرنے کا حق ہے
وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○	اور زندگی بھر قوانینِ خداوندی کے اطاعت گزار بنے رہو
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا	اور سب مل کر اللہ کے نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھو
وَّلَا تَفَرَّقُوْا	اور اپنے اندر فرقے اور گروہ نہ پیدا کر لو
وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو
اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً	کہ جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ	کہ اس نظام نے آکر تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی اُلفت پیدا کر دی۔
فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج	اور اللہ کی اس نعمت کے ہاتھوں تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے
وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ	تم تباہیوں و بربادیوں کے جہنّم کے کناروں پر پہنچ گئے تھے
فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط ۳/۱۰۲-۱۰۳	کہ اس نظام نے آکر تمہیں اس میں گرنے سے بچا لیا۔

تسخیرِ کائنات کی نعمت

اَلَمۡ تَرَوۡا	کیا تم دیکھتے نہیں کہ
اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمۡ	اللہ نے تمہارے تابع تسخیر کر دیا ہے
مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ	ہر اُس چیز کو جو آسمانوں و زمین میں موجود ہے
وَ اَسۡبَغَ عَلَیۡکُمۡ نِعَمَہٗ	اور پوری کر دی ہیں تم پر اپنی نعمتیں
ظَاہِرَۃً وَّ بَاطِنَۃً ؕ ۳۱/۲۰	ظاہر بھی اور باطن بھی۔

قومیں خود اپنے آپ کو اللہ کی نعمتوں سے محروم کرلیتی ہیں

بِاَنَّ اللّٰہَ لَمۡ یَکُ مُغَیِّرًا نِّعۡمَۃً	دیکھو اللہ ہرگز ایسا نہیں کیا کرتا کہ ان نعمتوں کو بدل ڈالے
اَنۡعَمَہَا عَلٰی قَوۡمٍ	جو اُس نے کسی قوم پر انعام کر رکھی ہوں
حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ	جب تک کہ وہ قوم خود اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرکے نااہل نہ بن جائے
وَ اَنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۸/۵۳	اور اللہ تو سب کچھ سنتا اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

اللہ کے قوانین کو مذاق بنا کر کفرانِ نعمت نہ کرو

وَّ لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰیٰتِ اللّٰہِ ہُزُوًا ۫	اور دیکھو اللہ کے قوانین کو مذاق نہ بنا لو
وَّ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ	اور اللہ کی اُس نعمت کو یاد کرو جو تم پر کی گئی ہے
وَ مَاۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنَ الۡکِتٰبِ	اُس نے تمہاری طرف یہ ضابطہ قوانین نازل کیا
وَ الۡحِکۡمَۃِ	اور ساتھ ہی ان قوانین کی غرض و غایت و حکمت بھی بتا دی
یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ	اور یہ بھی بتا دیا کہ ان پر عمل پیرا ہونے کے نتائج کیا ہوں گے
وَ اتَّقُوا اللّٰہَ	اور تم ان قوانین کی پوری پوری اطاعت کرو
وَ اعۡلَمُوۡۤا	اور اس حقیقت کو جان لو کہ
اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ۲/۲۳۱	اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔

۱۲ فضل، فضیلت

عربی زبان میں فضل کا لفظ کمی کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے یعنی کسی چیز کا کم نہ ہونا۔ بلکہ زیادہ ہونا، جتنی ضرورت ہے اس سے بھی زیادہ۔

عام طور پر یہ لفظ معاشی سہولتوں کے لیے آتا ہے۔ لیکن اس کا استعمال فضیلت، برتری، مدارج کی بلندی وغیرہ کے لیے بھی ہوتا ہے۔

نیز انعام و اکرام کے لیے بھی اور احسان و کرم کے لیے بھی۔ یعنی جتنا کسی کا واجب ہے۔ اس سے بھی زیادہ دے دینا۔ یا بلا معاوضہ احساناً دے دینا۔

نزولِ کتاب کا فضل

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۴/۱۱۳

اللہ نے تمہاری طرف اپنا پُرحکمت ضابطہ قوانین نازل کیا
اور تمہیں ان باتوں کی تعلیم دی جن کا تمہیں علم نہیں تھا
تم پر اللہ کا یہ بڑا ہی عظیم فضل ہے

دفعِ شر کا فضل

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۲/۲۵۱

اگر اللہ روک تھام نہ کرتا
انسانوں کے شر کی انسانوں کے ذریعہ سے ہی
تو دنیا میں فساد ہی فساد بپا ہو جاتا
لیکن اللہ کا فضل تمام عالمین پر جاری و ساری ہے

دیگر مخلوقات پر انسان کی فضیلت و برتری

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَ	بلاشبہ ہم نے نوعِ انسان کو عزّت و برتری دی
حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	اور اُسے تمام خشکی و تری کی قوتوں پر کنٹرول دیا
وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	اور نہایت ہی خوشگوار سامانِ زیست سے نوازا
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا	اور دیگر مخلوقات میں سے اکثر پر فضیلت و برتری دی
تَفْضِيْلًا ۱۷/۷۰	ایسی فضیلت و برتری جیسی کہ ہونی چاہیے تھی۔

نظامِ خداوندی کی برکات

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ	اگر تم قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے رہے
يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا	تو اللہ تمہیں ایک امتیازی حیثیت عطا فرما دے گا
وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ	اور تمہارے معاشرہ کی کمزوریاں و ناہمواریاں دُور ہو جائیں گی
وَيَغْفِرْ لَكُمْ	اور تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۸/۲۹	یاد رکھو اللہ کے نظام میں۔ بڑی ہی خوشحالیاں اور فضل ہے۔

اللہ کے فضل سے محرومی کے اسباب

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ	اگر تم نے اللہ کے نظام کی اطاعت ترک کر دی
فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ	تو اللہ تمہارا یہ مقام کسی ایسی قوم کو دے دے گا
يُّحِبُّهُمْ	جو اُس کی پسندیدہ ہو گی
وَيُحِبُّوْنَهٗٓ	کہ اس کے قوانین کو پسند کرتی ہو گی

أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ
يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۵/۵۴

یہ قوم قوانینِ خداوندی کے فرمانبردار لوگوں کے لیے نرم ہو گی
اور ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے سخت
اور اللہ کے نظام کو عام کرنے کے لیے پوری پوری جدّوجہد کرے گی
اور اس سلسلہ میں کسی کی ملامت سے نہیں ڈرے گی
یہ اللہ کا وہ فضل ہے جو اس کے قانونِ مشیّت کیمطابق حاصل ہوتا ہے
اور اللہ بڑا ہی وسعتوں والا اور علم رکھنے والا ہے۔

۱۳ قریبٌ قُربِ الٰہی

قُرب کسی کے قریب ہونا۔ یہ لفظ بُعد کے مقابلہ میں آتا ہے۔

اَلقُرْبَتُ رُتبہ کے اعتبار سے کسی کے قریب ہونا۔ مقرب جو کسی کے قریب ہو۔ اللہ تعالےٰ زمان و مکان کی نسبتوں سے بہت بلند ہے۔ لہٰذا فاصلہ کے اعتبار سے اس کے قریب ہونے کے کچھ معنی نہیں۔

قُربِ خداوندی حاصل کرنے کے لیے، یا اللہ کا مقرب بننے کے لیے اس کے قوانین کی پیروی کرنی پڑتی ہے اور نیز اپنے اندر اللہ تعالےٰ کی صفات (علی حد بشریت) پیدا کرنی ہوتی ہے۔

○

فاصلے کی قربت

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	ہم نے انسان کو پیدا کیا
وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ	لہٰذا اس کے دل میں گزرنے والے وسوسوں کو بھی جانتے ہیں
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ	ہم اس کے اس قدر قریب ہیں کہ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۵۰:۱۶	اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب

تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ	تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۵۷:۴	اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اُسے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے

ہم تمہارے بہت قریب ہیں

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ	جب میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں
فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ	تو انہیں بتاؤ کہ میں اُن کے بالکل قریب ہوں
اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ	اور میرا قانون ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہے
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ	لہٰذا انہیں چاہیے کہ میرے احکام و قوانین کو قبول کر لیں
وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ	اور اُن کی پیروی کریں۔
لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۲/۱۸۶	تاکہ انہیں منزلِ مقصود کی طرف رہنمائی حاصل ہو جائے۔

قربِ الٰہی کا حصول

وَمَا اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ	نہ تمہارے مال اور نہ تمہاری اولاد اس قابل ہیں کہ
بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰی	اُن سے تمہیں اللہ کا قُرب حاصل ہو جائے
اِلَّا مَنْ اٰمَنَ	اللہ کا قُرب حاصل ہوتا ہے قوانینِ خداوندی کو قبول کرنے سے
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور اُن کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کرنے سے
فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ	ایسے لوگوں کو اُن کے کاموں کا دُگنا اجر ملتا ہے، ایک معاشرہ کی
الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا	خوشحالیاں اور دوسرے ذات کی صلاحیتوں کی نشوونما
وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ	اس طرح وہ زندگی کی خوشگوار بلندیوں پر پہنچ جاتے ہیں
اٰمِنُوْنَ ۳۴/۳۷	اور انہیں امن و سلامتی حاصل ہو جاتی ہے۔

۱۴ اَلْمُصَوِّرُ

اَلصُّوْرَۃُ شکل، ہیئت کسی شے کی حقیقت، صفت، نوع وہ خدوخال جس سے انسان کو پہچانا جائے اور دوسروں سے اس کا امتیاز کیا جاتا ہے صَوَّرَ صورت بنانا اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا۔
کوئی شے صورت کے بغیر محسوس و مرئی ہو نہیں سکتی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے تخلیقی پروگرام میں مصوریت کا مقام وہ ہے جہاں غیر مرئی و غیر محسوس قوتوں کو ایک خاص ترتیب دے کر (خلق) محسوس و مرئی بنا دیا جاتا ہے۔

اللہ کی مصوری

ھُوَاللّٰہُ الْخَالِقُ	اللہ مختلف عناصر کی ترتیبِ نو سے کسی چیز کی تخلیق کا آغاز کرتا ہے
الْبَارِئُ	پھر انہیں باقی عناصر سے الگ کر لیتا ہے
الْمُصَوِّرُ ۵۹/۲۴	اور پھر اسے سنوارتے اور بناتے ہوئے ایک خاص صورت دے دیتا ہے۔

اسی کے قانون کے مطابق رحمِ مادر میں تمہاری صورتیں بنتی ہیں

ھُوَالَّذِیْ	اللہ ہی ہے جو
یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ	ارحامِ مادر میں تمہاری صورتیں بناتا ہے
کَیْفَ یَشَآءُ ۳/۶	اپنے قانونِ مشیت کے مطابق۔

اللہ ہی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتوں میں حسن و توازن پیدا کیا

اَللّٰهُ الَّذِيْ	اللہ وہ ہے جس نے
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا	زمین کو تمہارے لیے قرار کی جگہ بنا دیا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً	اور اُوپر فضاؤں کا خیمہ تان دیا
وَّصَوَّرَكُمْ	اور تمہاری صورتیں بنائیں
فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۴۰/۶۴	اور تمہاری صورتوں کو حسن و توازن دیا

اللہ نے تمہاری صورتوں کو سنوارا اور پھر کائناتی قوتوں کو تمہارے سامنے سجدہ ریز کر دیا

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ	ہم نے تمہیں پیدا کیا
ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ	پھر تمہاری صورتیں درست کیں
ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اور پھر تمام کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۷/۱۱	انسان کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں۔

۱۵ اَلْوَدُوْدُ

الغفور الودود

بہت زیادہ محبت کرنے والا

وَهُوَ الْغَفُوْرُ	اللہ حفاظت دینے والا
الْوَدُوْدُ ۸۵/۱۴	اور بہت زیادہ محبت کرنے والا ہے۔

پھر اس کے نظام کی طرف لوٹ کر آؤ وہ بڑا رحیم اور محبت کرنیوالا ہے

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	اور اللہ کے نظامِ ربوبیت کا تحفظ حاصل کرو
ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ	اور پھر اس کی طرف لوٹ آؤ
اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۱۱/۹۰	یقیناً میرا پروردگار بڑا رحیم اور محبت کرنے والا ہے۔

۱۶ الوَھّابُ

وَھَبَ یَھَبُ وَھْبًا ھِبَتًا عطا کرنا۔ دینا۔

اَلْھِبَۃُ وُہ عطیہ جو نہ کسی چیز کے عوض دیا گیا ہو اور نہ اس میں دینے والے کی اپنی کوئی غرض ہی وابستہ ہو

اللہ کی صفت الوہاب کے معنی ہوں گے بلا مزد و معاوضہ بے غرض بہت زیادہ عطا کرنے والا۔

○

دُعا

رَبَّنَا	اے ہمارے پروردگار
لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا	ہدایت پا لینے کے بعد ہمارے دل
بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا	کجروی اختیار نہ کر لیں
وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَۃً	اور ہمیں اپنی رحمت عطا فرما دیجیے
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۳/۸	بلاشبہ آپ بڑے ہی عطا فرمانے والے ہیں

دُعا

رَبَّنَا	اے پروردگار ہمارے
ھَبْ لَنَا	ہمیں (ایسی گھریلو زندگی) عطا فرما دیجیے
مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا	جس میں ہمیں اپنے رفیقِ حیات اور اولاد کی جانب سے
قُرَّۃَ اَعْیُنٍ	آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون حاصل ہو
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ	اور جو لوگ زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہیں
اِمَامًا ۲۵/۷۴	ان کی ہمیں رہنمائی کی توفیق عطا فرما دیجیے۔

۱۷ الغنیّ

اَلْغِنیٰ حاجات سے بے نیازی تونگری، آسودگی، خوشحالی یہ فقر یا محتاجی کی ضد ہے۔ نیز اس کے معنی ہیں کافی ہو جانا کسی کو ایسا کر دینا کہ اسے کسی چیز کی حاجت نہ رہے۔

اَلْغَانِیَۃُ اُس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے ذاتی حُسن و جمال کی وجہ سے خارجی زیبائش و آرائش سے مستغنی ہو

اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ [۲۹/۶] اللہ کو کائنات میں کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ نہ اسے بندوں کی اطاعت کی ہی ضرورت ہے وہ اس کا محتاج نہیں کہ کوئی اس کے لیے کچھ کرے۔

بندوں کا قوانین خداوندی کی اطاعت کرنا خود ان کی اپنی ذات کے نفع کے لیے ہے۔

فطرت کی بخشائشوں کے صحیح یا غلط استعمال سے انسان کا اپنا ہی فائدہ یا نقصان ہوتا ہے، اللہ تو اس سے بے نیاز ہے

وَمَنْ شَکَرَ	جو لوگ فطرت کی بخشائشوں کو صحیح مصرف میں لاتے ہیں
فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ	تو اس کا فائدہ انہی کو ہوتا ہے اور جو لوگ
وَمَنْ کَفَرَ	ان کا غلط استعمال کرتے ہیں اس کا نقصان بھی انہی کو ہوتا ہے
فَاِنَّ رَبِّیْ	اللہ کا اس سے کچھ سنورتا بگڑتا نہیں
غَنِیٌّ کَرِیْمٌ [۲۷/۴۰]	وہ ان باتوں سے بہت بلند اور بے نیاز ہے۔

قوانینِ خداوندی کی اطاعت انسان کے اپنے فائدے کے لیے ہے ورنہ اللہ تو اس سے بے نیاز ہے

اِنْ تَکْفُرُوْا	اگر تم اللہ کے قوانین سے سرکشی برتو گے
فَاِنَّ اللّٰہَ	تو اس سے اللہ کا کچھ نہیں بگڑے گا
غَنِیٌّ عَنْکُمْ	وہ تمہاری اطاعتوں سے بے نیاز ہے

وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ — بہرحال اللہ اپنے بندوں کے لیے پسند نہیں کرتا کہ وہ
الْكُفْرَ — اس کے قوانین کی خلاف ورزی کر کے اپنا نقصان کر لیں۔
وَاِنْ تَشْكُرُوْا — اور اگر تم اس کے قوانین کے مطابق چلو گے
يَرْضَهُ لَكُمْ — تو یہ وہ طریق ہوگا جسے اُس نے تمہاری نشوونما کے لیے تجویز کیا ہے
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ — اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے ہر کوئی اپنے اعمال کے نتائج بھگتتا ہے
وِّزْرَ اُخْرٰى — کوئی دوسرا کسی کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا
ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ — تمہارا ہر قدم اس کے قانونِ مکافات کی طرف اُٹھ رہا ہے
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ — لہٰذا تمہارے ایک ایک عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آکر رہے گا
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ — بلکہ تمہارے خیالات اور ارادوں کا بھی کیوں کہ وہ تو
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۳۹/۷ — تمہارے دل میں گزرنے والے خیالات سے بھی واقف ہوتا ہے۔

اے رسولؐ! جس طرح اللہ نے تمہیں محتاجی سے نکال لیا ہے اسی طرح تم دوسروں کو محتاجی سے نکالو

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا — اے رسولؐ کیا یہ واقعہ نہیں کہ تم کمزور اور بے آسرا تھے
فَاٰوٰى — کہ اللہ نے تمہارے لیئے حفاظت اور پناہ کا سامان کر دیا
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا — اور کیا یہ بھی واقعہ نہیں کہ تم تلاشِ حقیقت میں سرگرداں تھے
فَهَدٰى — کہ اس نے تمہیں بذریعہ وحی صحیح راستہ کی طرف رہنمائی دے دی
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا — اور کیا یہ بھی واقعہ نہیں کہ اللہ نے تمہیں ضرورتمند پایا
فَاَغْنٰى — تو اتنا کچھ دیا کہ تم کسی کے محتاج نہ رہے
فَاَمَّا الْيَتِيْمَ — لہٰذا اب تم اللہ کا نظام قائم کرو تاکہ معاشرہ میں
فَلَا تَقْهَرْ — کمزور اور بے آسرا کو دبایا اور دھتکارا نہ جا سکے
وَاَمَّا السَّآئِلَ — اور نہ ایسا ہونے پائے کہ ضرورتمند لوگوں کو
فَلَا تَنْهَرْ — اربابِ ثروت کی جھڑکیاں قابلِ نفرت مقام پر پہنچا دیں
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ — اس کے لیے ایسے انتظامات کرو کہ اللہ کی نعمتیں ہر ایک تک پہنچیں
فَحَدِّثْ ۹۳/۶-۱۱ — اور اس نظام کا چرچا عام کرتے اور اُسے دُنیا میں پھیلاتے جاؤ

اللہ کا نظام قائم کرو تاکہ کوئی کسی کا محتاج نہ رہے

وَاَنَّهٗ هُوَ	نظامِ خداوندی انسان کی جملہ ضروریات پوری کرنے کا ایسا انتظام کرتا ہے
اَغْنٰى	کہ کوئی کسی کا محتاج نہیں رہتا
وَاَقْنٰى ۵۳/۴۸	اور انسان کو وہ کچھ دیتا ہے جس سے اُسے سکون اور اطمینان حاصل ہو جائے

ایسا نہ ہونے دو کہ دولت اغنیا کے درمیان ہی چکر کھاتی رہے

لَا یَكُوْنَ دُوْلَةً	دیکھو ایسا نہ ہونے دو کہ دولت
بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ۵۹/۷	دولتمندوں کے درمیان ہی چکر کھاتی رہے۔

دیکھو تم جو کچھ نظامِ خداوندی کو دیتے ہو وہ تمہارے اپنے لیے ہوتا ہے اور اللہ تو غنی ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ	اپنی کمائی کا بہترین حصّہ نظامِ خداوندی کے حوالے کر دیا کرو
مَا كَسَبْتُمْ	اس میں سے کہ جو تم صنعت و تجارت سے کماتے ہو
وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ	یا اس میں سے کہ زمینوں کی پیداوار ہم تمہیں دیتے ہیں
وَلَا تَیَمَّمُوا	اور ایسا ارادہ ہرگز نہ کرنا کہ
الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ	اس مد میں ناقص و بیکار حصّہ دینے کی کوشش کرو
وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ	ایسا کہ جسے تم اپنے لیے لینا بھی پسند نہیں کرتے
اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ	اور اگر تم نے اس معاملہ میں اغماض سے کام لیا اور تغافل سے
وَاعْلَمُوْۤا	آنکھیں بند کر لیں تو جان لو کہ یہ سب کچھ تو تمہارے ہی فائدہ کے لیے ہے
اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ ۲/۲۶۷	اللہ کو اپنے لیے کچھ نہیں چاہیے وہ تو ان باتوں سے بے نیاز ہے

دیکھو اللہ کا نظام کسی خاص قوم کا محتاج نہیں کہ اسی کے ہاتھوں قائم ہو

وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ	دیکھو نظامِ خداوندی کسی خاص قوم کا محتاج نہیں کہ اسی کے ہاتھوں قائم ہو
ذُو الرَّحْمَةِ	اللہ اپنی مہربانی سے ہر قوم کو نشوونما حاصل کرنے کے مواقع بہم پہنچاتا ہے

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ	اور جو قوم اِن مواقع سے فائدہ نہیں اُٹھاتی اُسے زندہ قوموں کی صف سے
وَیَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ	نکال دیا جاتا ہے اور اُس کی جگہ کوئی اور قوم لے لیتی ہے
مَّا یَشَآءُ	اس کے قانونِ مشیّت کے مطابق
كَمَآ اَنْشَاَكُمْ	جس طرح تمہیں اُٹھا کھڑا کیا گیا ہے (ایک قوم کی تباہی کے بعد)
مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ	ایک دوسری قوم کی نسل سے
اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ	اور اُسے اچھی طرح سمجھ لو کہ جو کچھ تم سے کہا جاتا ہے
لَاٰتٍ	وہ ہو کر رہے گا
وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۶/۱۳۵-۱۳۴	تم ہمارے قانونِ مکافات کو بے بس نہیں کر سکتے۔

اِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ

اَحَسِبَ النَّاسُ	کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ
اَنْ یُّتْرَكُوْٓا	انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔
اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا	محض اتنا کہہ دینے پر کہ وہ ایمان لے آئے ہیں
وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ	اور ان کے دعویٰ ایمان کو پرکھا نہیں جائے گا۔
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	حالانکہ اس سے قبل بھی لوگوں کے دعویٰ ایمان کی پرکھ ہوتی رہی ہے
فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ	انہیں کشمکشِ حق و باطل کی کٹھالیوں میں ڈال کر دیکھا جاتا رہا ہے کہ
الَّذِیْنَ صَدَقُوْا	کون اپنے دعویٰ ایمان میں سچا ہے۔
وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ	اور کون یونہی زبان سے دعویٰ کرتا ہے اور عمل میں پورا نہیں اُترتا۔
اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ	وہ لوگ جو معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں۔
یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ	اپنے زبانی دعویٰ ایمان کی بنا پر کیا یہ سمجھتے ہیں کہ
اَنْ یَّسْبِقُوْنَا	ہمارے قانون کی گرفت سے بچ کر نکل جائیں گے۔
سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ	یاد رکھو ان کا ایسا سمجھنا بڑی ہی خود فریبی پر مبنی ہے
مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ	جو لوگ اللہ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کی توقع رکھتے ہیں
فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ	انہیں معلوم ہو کہ نظامِ خداوندی کا انقلاب آ کر رہے گا۔
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ	یہ اللہ کا اٹل فیصلہ ہے جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے

وَمَنْ جَاهَدَ	اور جو لوگ اس انقلاب کے سلسلہ میں جدّوجہد کر رہے ہیں
فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ	تو یہ سب کچھ وہ اپنی ذات کے لیے کر رہے ہیں۔
إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ	اللہ کا اس سے کچھ سنورتا بگڑتا نہیں وہ تو تمام عالمین سے
عَنِ الْعَالَمِينَ	بے نیاز ہے اور اس کا محتاج نہیں کہ کوئی اس کے لیے کچھ کرے
وَالَّذِينَ آمَنُوا	اس کا فائدہ تو انہیں ہوتا ہے جو اللہ کے قوانین کو قبول کر لیتے ہیں
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور ان کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کرتے ہیں
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ	لہٰذا ان کی ذات اور معاشرہ کی ناہمواریاں دُور ہو جاتی ہیں
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ	اور ان میں حسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے
الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۲۹/۷	ان کے ان اعمال کے نتیجہ میں۔

۱۸ ملکوت

لفظ مَلَكَ غلبہ و اقتدار کے معنوں میں استعمال ہُوا ہے اِس جہت سے اس سے مراد حکومت و بادشاہت لی جاتی ہے۔

بادشاہت کے معنی بھی اختیارات کا مالک ہونا ہیں۔

اللہ کے غلبہ و اختیار میں بھی انسان کے لیے دوستی و مدد

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۹/۱۱۶

بلاشبہ اس پوری کائنات پر اللہ ہی کو غلبہ و اختیار حاصل ہے
وہی زندگی اور موت دیتا ہے
اور اللہ کے سوا کوئی اور نہیں ہے
تمہارا دوست و مددگار۔

تمام اشیائے کائنات پر اسکا کنٹرول ہے

وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۵/۱۷

اور اللہ ہی کو غلبہ و اقتدار حاصل ہے
آسمانوں اور زمین پر اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس پر
تخلیق کا عمل اس کے قانونِ مشیّت کے مطابق ہوتا ہے
اور تمام اشیائے کائنات پر اس کا اپنا کنٹرول ہے۔

اسکی حکومت میں قانون کا راج ہے، دھاندلی کا نہیں

اَلَمْ تَعْلَمْ	کیا تمہیں معلوم نہیں کہ
اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	ارض و سما پر اللہ ہی کی حکومت ہے
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ	عذاب بھی اس کے قانونِ مشیت کے مطابق آتا ہے
وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ	اور حفاظت بھی اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق ملتی ہے
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۞	اور تمام اشیائے کائنات پر اس کا اپنا کنٹرول ہے۔

۱۹ الجَبَّارُ

عربی میں جبر کے معنی ہیں کسی بگڑی ہوئی بات کی اس انداز سے اصلاح کرنا جس میں قوت سے کام لیا جائے مثلاً جب ہڈی ٹوٹ جائے تو اسے دو لکڑیوں سے بطریقِ احسن باندھ دیا جاتا ہے جس سے وُہ جڑ جاتی ہے اس اندازِ اصلاح کو جبر کہتے ہیں۔

چنانچہ وہ لکڑی جس سے ہڈی کو اس طرح جکڑا جاتا ہے جَبَارَۃٌ کہلاتی ہے اور جس پٹی سے اسے باندھا جاتا ہے۔ اسے جَبِیْرَۃ کہتے ہیں۔

لہٰذا جبار کے معنی ہیں وُہ ذات جس نے اس تمام نظامِ کائنات کو اپنے قوانین کی قوت سے اس انداز سے جکڑ رکھا ہے کہ کوئی شے اپنے مقامِ متعینہ سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہیں ہٹ سکتی اور اس جکڑنے میں ظلم و جور کا شائبہ بھی نہیں بلکہ یہ سراسر حکمت و مصلحت پر مبنی اور نظامِ عالم کو جادہ اعتدال پر چلانے کے لیے ہے۔

جب انسان غلط طریق کے مطابق زندگی بسر کرے گا تو اس کی زندگی میں فساد رونما ہوگا۔ اب اگر وہ اپنی اصلاح چاہتا ہے تو اسے ٹوٹی ہُوئی ہڈیوں کو جوڑنے والے انداز سے اپنے معاملات کو اللہ کے قوانین کی پٹیوں میں کسنا پڑے گا۔ زندگی کے دھارے کو قیود و حدودِ خداوندی کے پختہ ساحلوں کے اندر لے جانا ہوگا۔ اس کے بعد اس کی ٹوٹی ہُوئی ہڈیاں جڑ جائیں گی۔ اس کی بگڑی ہُوئی حالت سنور جائے گی۔

انسانیت کی بگڑی کو سنوارنے کے لیے یہ طریق علاج صرف قوانین خداوندی کے لیے ہی مخصوص ہے۔ ورنہ کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وُہ لوگوں کو ان کی اصلاح کے نام پر زبردستی اپنا محکوم بنالے

○

اللہ ہر بگاڑ کو اپنے قانون کی پیٹیوں میں کس کے درست کر دیتا ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ	وہ نہایت مقدس حکمراں ہے
السَّلٰمُ	اس کی ذات مکمل ترین اور ہر نقص سے پاک ہے
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ	وہ امن دینے والا اور نگہبانی کرنے والا ہے
الْعَزِيْزُ	اُسے ہر قسم کا غلبہ و تسلط حاصل ہے
الْجَبَّارُ	وہ ہر بگاڑ کو اپنے قانون کی پیٹیوں میں کس کے درست کر دیتا ہے
الْمُتَكَبِّرُ ۵۹/۲۳	عظمت و کبریائی سب اُسی کے لیے ہے۔

لیکن کسی انسان کو حتیٰ کہ نبی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ لوگوں کی زبردستی اصلاح کرتا پھرے

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ	یہ لوگ جو کہتے ہیں اس سب کا ہمیں علم ہے۔
وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ	لیکن تمہارے فرائض میں یہ شامل نہیں ہے کہ
بِجَبَّارٍ	تم لوگوں کی زبردستی اصلاح کرتے پھرو
فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ	تمہارا کام صرف یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے قرآن پیش کیے جاؤ۔
مَنْ يَّخَافُ	جو لوگ ہمارے قانونِ مکافات کی کارفرمائی سے ڈرتے ہیں
وَعِيْدِ ۵۰/۴۵	وہ اس سے نصیحت حاصل کر لیں گے۔

۲۰ القہّار

قہر ہمارے ہاں غصّہ اور عتاب کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن عربی میں اس کا مفہوم غلبہ و تسلط ہے قاہر و قہار کے معنی ہیں صاحبِ غلبہ و تسلط۔ پورے پورے اختیارات کا مالک۔ سب پر بالا دست جس کے قانون کی گرفت سے باہر کوئی نہ ہو اور اس کے سوا کسی اور کا قانون نہ چلے۔

غلبہ و تسلط اللہ کے تو شایانِ شان ہے لیکن کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وُہ دُوسرے انسانوں پر اپنا غلبہ و تسلط قائم کرے۔

غلبہ و تسلط صرف اللہ کا ہے

قُلِ اللّٰهُ — کہو اللہ ہی ہے

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ — جس نے تمام اشیائے کائنات کو پیدا کیا

وَهُوَ الْوَاحِدُ — اور اکیلا وہی ہے

الْقَهَّارُ ۱۳/۱۶ — جس کا غلبہ و تسلّط قائم ہے۔

اللہ کا غلبہ و تسلط مثبت ہے

وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ — اور اللہ کے سوا کوئی اور خُدا نہیں ہے

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ — اکیلا وہی ہے جس کا غلبہ و تسلّط قائم ہے

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا — اس پوری کائنات کی پرورش و نشوونما کرنے والا

الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۳۸/۶۵-۶۶ — وہ غالب ہے حفاظت دینے والا۔

اس کا غلبہ جو حکیم و خبیر ہے

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ — اپنے بندوں پر غلبہ و تسلط صرف اللہ کا ہی ہے
وَهُوَ الْحَكِيمُ — جس کے ہر کام میں حکمت ہے
الْخَبِيرُ ۶/۱۸ — اور جو ہر بات سے باخبر ہے۔

انسان پر انسان کا غلبہ و تسلط فرعونیت ہے

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ — قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے کہا
أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ — کیا آپ موسیٰؑ اور اُس کی قوم کو آزاد کر دینا چاہتے ہیں
لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ — تاکہ وہ دُنیا میں فساد مچاتے پھریں
وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ — اور تمہاری اور تمہارے معبودوں کی اطاعت ترک کر دیں۔
قَالَ — اُس نے کہا ایسی کوئی بات نہیں البتّہ میری پالیسی یہ ہے کہ
سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ — اُن کے اندر سے جوہرِ حرّیت و مردانگی ختم کر کے
وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ — اُن میں بزدلی و زنانہ قسم کی صفات اُجاگر کر دی جائیں۔
وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۷/۱۲۷ — تاکہ ان پر ہمارا غلبہ و تسلط ہمیشہ قائم رہے۔

۲۱ اَلْمُنْتَقِمُ

عربی میں انتقام کے بنیادی معنی راستہ کا درمیانی حصّہ ہیں جس پر چلنے والا خطرات سے محفوظ رہتا ہے۔ استعمال کی رو سے اس کے معنی ہوتے ہیں جرم کی سزا دینا۔ تاکہ مجرم کی اصلاح ہو جائے اور وہ زندگی کے جادہ مستقیم پر قائم رہے ہمارے ہاں انتقام کے مُروجہ معنی سے ذہن فوراً غیض وغضب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ ہمارے ہاں انتقام میں غصہ کا شائبہ پایا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات غصہ وغضب کے ان جذبات سے بہت بلند ہے۔

لہٰذا جب یہ لفظ اللہ کے لیے استعمال ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں اللہ کا قانون مکافات جس کے مطابق افراد و اقوام کے غلط کاموں کے نقصان رساں و تباہ کن نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

لیکن جب یہ لفظ انسانوں کے لیے استعمال ہو تو اس کا مفہوم وہی ہوتا ہے جس میں یہ لفظ ہمارے ہاں عام طور پر استعمال ہوتا ہے یعنی اپنے بغض، عداوت، حسد وغیرہ کی وجہ سے دوسروں کو نقصان پہنچانا۔

انسان کے غلط کاموں کے نتائج کو اللہ کا انتقام کہا گیا ہے

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	تمہاری طرف یہ ضابطہ قانون حق کے ساتھ نازل کیا گیا ہے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ	جو اس سے قبل کی کتب کی تصدیق کرتا ہے۔
وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ	تورات و انجیل کا نزول بھی اسی سلسلہ کی کڑیاں تھیں
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ	جو قبل ازیں انسانوں کی ہدایات کے لیے آئیں
وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ	اور اب حق و باطل میں امتیاز کرنے والا یہ ضابطہ قانون نازل ہوا
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	لہٰذا جو لوگ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کریں گے
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ	اُن کی زندگیاں شدید عذاب میں مبتلا ہو جائیں گی
اللّٰهُ عَزِيْزٌ	اور اللہ کا قانونِ مکافات غالب ہے
ذُو انْتِقَامٍ ۳/۳-۴	اور غلط کاریوں کے تباہ کن نتائج مرتب کرتا ہے۔

اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے ملی ہوئی سزا ہی اُس کا انتقام ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ	اور اُن سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا
ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ	جو اپنے رب کے قوانین پر عمل پیرا ہوئے
ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا	اور پھر ان سے مُنہ موڑ گئے
اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ	بلاشبہ ان مجرموں کو ہمارے قانون
مُنْتَقِمُوْنَ ۳۲/۲۲	مکافاتِ عمل کی رُو سے سزا مل کر رہے گی۔

قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کا انجام یا انتقام

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ	بالآخر اُن کے اعمالِ بد کی سزا ہم نے انہیں دی
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	لہٰذا دیکھو کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہُوا
الْمُكَذِّبِيْنَ ۴۳/۲۵	جنہوں نے عمل کے ذریعہ سے ہمارے قوانین کی تکذیب کر دی تھی۔

۶۲ عرش و کرسی

قرآنِ حکیم میں یہ الفاظ اللہ کے اقتدار و اختیار کے مفہوم کی ادائیگی کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔

عرش

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ
یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ
وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا
وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ
وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا
وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۵۷ / ۴-۵

اللہ ہی ہے جس نے کائنات کی بلندیوں و پستیوں کو
چھ مختلف ادوار میں متنوع منازل سے گزار کر پیدا کیا۔
اور پھر اس کے مرکزی کنٹرول کو اپنے دستِ قدرت میں رکھا
اسے ہر چیز کا علم ہوتا ہے جو زمین کے اندر داخل ہوتی ہے۔
اور اس چیز کا بھی جو اس میں سے نکلتی ہے۔
اور وہ سب کچھ بھی اس کے علم میں ہوتا ہے جو فضا کی بلندیوں سے اترتا ہے۔
اور اس کا بھی جو اوپر چڑھتا ہے
تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے
اور جو کچھ کرتے ہو اسے دیکھ رہا ہوتا ہے
کائنات میں سارا اقتدار و اختیار اسی کو حاصل ہے
اور ہر معاملہ اسی کے قانون کے گرد گردش کرتا ہے۔

کرسی

وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۲ / ۲۵۵

اللہ کا علم و اقتدار کائنات کی بلندیوں و پستیوں پر چھایا ہوا ہے
اور ان کی حفاظت و نگہبانی سے وہ کبھی تھکتا نہیں۔

نظامِ خداوندی کا جب تختِ اجلال بچھے گا

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۳۹/۷۵

قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد تم دیکھو گے کہ جملہ کائناتی قوتیں اور مدبرات امورِ الٰہیہ اللہ کے تختِ اجلال کے گرد احاطہ کیے ہوں گے اور اس کے نظامِ ربوبیت کو قابلِ حمد و ستائش بنانے کے لیے سرگرمِ عمل اس وقت تمام انسانی اُمور کے فیصلے حق کے ساتھ ہونگے اور اللہ کی ربوبیتِ عالمینی اس حُسن و خوبی سے آشکارا ہو گی کہ ہر ایک کی زبان اُس کی حمد و ستائش میں زمزمہ بار اور نغمہ سنج ہو گی۔

۲۳ اللہ کی مشیّت

قرآن کریم کی رو سے اللہ کا جو تصور قائم ہوتا ہے وُہ کسی جابر اور مطلق العنان حاکم کا تصور نہیں جو کسی بات پر خوش ہو کر جاگیر بخش دیتا ہے اور ناراض ہو کر کھال کھنچوا دیتا ہے بلکہ یہ ایک نہایت ہی مہربان شفیق اور ہمدرد دوست یا خیر خواہ کا تصور ہے جو قدم قدم پر انسان کی رہنمائی کرتا اور اسے پیش آمدہ خطرات سے بچنے کی تدابیر بتاتا ہے۔ اس نے انسان کی خارجی و داخلی دنیا کو متوازن انداز سے چلانے کے لیے قوانین بنا دیئے ہیں اور اسے ان قوانین سے فیض حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے وُہ بتاتا ہے کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کر کے تم اپنا نقصان کر لو گے۔ اور ان کے مطابق زندگی بسر کر کے اپنی ذات اور معاشرہ کو خوشگوار بنا لو گے۔

اللہ کے ان قوانین کو اس کی مشیت کہا جاتا ہے اور مشیت خداوندی کے تین گوشے ہیں۔ ایک گوشہ وُہ ہے جہاں امر الٰہی کے مطابق ہر شے وجود میں آتی ہے اور اس کے لیے قواعد و ضوابط اور قوانین و خواص متعین ہوتے ہیں اس گوشے میں کہا جائے گا کہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جس قسم کا قانون چاہتا ہے بناتا ہے۔

مشیت کا دُوسرا گوشہ ان قوانین کا ہے جن کے مطابق اس کائنات کا سارا نظام چل رہا ہے انہیں قوانینِ فطرت کہا جاتا ہے اشیائے کائنات ان قوانین کے مطابق چلنے کے لیے مجبور ہیں وُہ ان کی خلاف ورزی نہیں کر سکتیں اور نہ خود اللہ ہی ان قوانین کو توڑتا ہے۔ لہٰذا یہ سارا نظام نہایت حُسن و خوبی سے چل رہا ہے۔

اللہ کی مشیت کا تیسرا گوشہ انسانی دُنیا سے متعلق ہے انسانی زندگی کے دو حصّے ہیں ایک کا تعلق اس کی طبعی زندگی سے ہے اس کے لیے طبعی قوانین مقرر ہیں دُوسرا حصّہ انسان کی اندرونی ذات یا نفس کے متعلق ہے اور اس کے لیے بھی قوانین مقرر ہیں۔

البتہ انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وُہ چاہے تو ان قوانین کو قبول کر کے ان کے مطابق زندگی بسر کرے اور چاہے تو ان کے خلاف اپنے خود ساختہ قوانین کے مطابق زندگی بسر کرے۔ بہر حال نتائج پر اسے اختیار حاصل نہیں انسان کے ہر عمل کا نتیجہ اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق نکلتا ہے۔

پہلا رُخ

مشیّتِ خداوندی کا وہ پہلو جس کی رُو سے مختلف امور کے بنیادی فیصلے اور قوانین وضع کیے جاتے ہیں

بنیادی اُمور کے فیصلے

اِنَّ اللّٰهَ یَفۡعَلُ مَا یَشَآءُ ۲۲/۱۸ — بنیادی امور کے فیصلے اللہ کی مشیّت کے مطابق ہوتے ہیں۔

بنیادی امور میں مطلقاً اللہ کی مرضی کام کرتی ہے

اِنَّ اللّٰهَ یَفۡعَلُ مَا یُرِیۡدُ ۲۲/۱۴ — ان امور کے متعلق اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

بنیادی پروگراموں کی تشکیل میں صرف اس کی مرضی

اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ۱۱/۱۰۷ — بلاشبہ تمہارا پروردگار جس طرح چاہتا ہے اپنے پروگراموں کی تشکیل کرتا ہے۔

بنیادی تخلیق بھی صرف اس کی مشیّت کے مطابق

یَخۡلُقُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ۲۴/۴۵ — تخلیقی امور کے فیصلے صرف اللہ کی مرضی کے مطابق ہوتے ہیں۔

بنیادی احکام و قوانین کا تعین بھی اسکے ارادہ کے مطابق

اِنَّ اللّٰهَ یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ ۵/۱ — احکام و قوانین اللہ اپنے ارادہ و اختیار سے متعین کرتا ہے۔

ان امور کے فیصلوں کے متعلق کوئی اللہ سے پوچھنے والا نہیں

لَا یُسۡـَٔلُ عَمَّا یَفۡعَلُ ۲۱/۲۳ — ان امور کے فیصلے کرنے میں اللہ کسی کے آگے جوابدہ نہیں۔

دُوسرا رُخ

مشیّتِ خداوندی کا وہ رُخ جس کی رُو سے ہر چیز اُس کے قوانین کے مطابق کام کرتی ہے

ہر چیز کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے گئے ہیں

قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ　　اللہ نے ہر چیز کے لیے
لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا　۶۵/۳　　اندازے۔ پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں۔

اللہ کے قوانین اسکے مقررشدہ پیمانوں کےمطابق بنتے ہیں

وَکَانَ اَمۡرُ اللّٰہِ　　اللہ کا قانون اُس کی مشیّت کی رُو سے
قَدَرًا مَّقۡدُوۡرًا　۳۸/۳۳　　مقررشدہ پیمانوں کے مطابق بنتا ہے۔

کچھ بھی ان قوانین کے دائرے سے باہر نہیں

مَا مِنۡ دَآبَّۃٍ　　کوئی ذی روح ایسا نہیں
اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِہَا　۵۶/۱۱　　جس کی چوٹی ہمارے قوانین کے ہاتھ میں نہ ہو

اللہ کے قوانین اٹل ہوتے ہیں

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِیۡلًا　۷۷/۱۷　　ہمارے قوانین اٹل ہوتے ہیں ان میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

ان قوانین میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے

وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا　۶۲/۳۳　　اللہ کے قوانین و دستور میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

ان قوانین میں صاحبانِ عقل و بصیرت کے لیے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں موجود ہیں

وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَالنَّہَارَ　　تمہارے فائدہ کے لیے قانون کی زنجیروں میں جکڑ دیے گئے ہیں

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ — رات و دن اور سورج و چاند

وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ — اور ستارے بھی اس کے قانون کی رُو سے تمہارے لیے مسخر ہیں۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۱۶/۱۲ — ان امور میں صاحبانِ عقل و بصیرت کے لیے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں موجود ہیں

کائنات کی تمام اشیا اللہ کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز رہتی ہیں

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی — اللہ کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز ہے

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ — ہر وہ چیز جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے

مِنْ دَآبَّةٍ — خواہ وہ جاندار مخلوق ہو

وَّالْمَلٰٓىِٕكَةُ — یا کائناتی قوتیں ہوں

وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ — ان میں سے کسی کو مجالِ سرتابی نہیں۔

یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ — وہ اپنے پروردگار کی طرف سے عائد قوانین کی خلاف ورزی سے خائف رہتے ہیں

وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۱۶/۴۹-۵۰ — اور جس راستے پر انہیں لگا دیا گیا ہے اس پر سر جھکائے چلتے رہتے ہیں۔

اللہ نے بھی اپنے قوانین کو اپنے آپ پر لازم قرار دے لیا ہے

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ — تمہارے رب نے اپنے آپ پر لازم قرار دے لیا ہے

الرَّحْمَةَ ۶/۵۴ — رحمت کو

وُہ خود بھی اپنے قوانین کے خلاف نہیں جاتا

حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۱۰/۱۰۳ — مومنین کی حفاظت کرنا ہم پر واجب ہے۔

تیسرا رُخ

مشیّتِ خداوندی کا وہ رُخ جس میں انسان کو اپنی مرضی برتنے کی آزادی دے دی گئی ہے

انسان کو اللہ نے عمل کی آزادی دے دی

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ
وَلَتُسْـَٔـلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۹۳/۱۶

اگر اللہ چاہتا تو
تمام انسانوں کو بجبر ایک اُمّت بنا دیتا
لیکن اُس نے جبر نہیں کیا اور لوگوں کو آزادی دیدی کہ وہ چاہیں تو گمراہی اختیار کر لیں اور چاہیں تو ہدایت حاصل کر لیں۔
تاکہ تم سے تمہارے کاموں کے متعلق جواب طلب کیا جا سکے۔

جی چاہے تو ہمارے ضابطہ قوانین کو قبول کر لو اور جی چاہے تو رد کر دو

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ
فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ
وَّمَنْ شَاۗءَ فَلْيَكْفُرْ ۲۹/۱۸

لوگوں سے کہہ دیجیے کہ تمہارے پروردگار کی جانب سے ضابطہ حق وصداقت آ گیا
اب جس کا جی چاہے اُسے قبول کر لے
اور جس کا جی چاہے اُسے رد کر دے

انسان کو اختیار دیا گیا کہ خواہ اپنی ذات میں استحکام پیدا کرے خواہ انتشار

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا
فَاَلْهَمَهَا
فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰىهَا

انسانی ذات کو توازن دیا گیا
اور اُس کے اندر ایسی صلاحیتیں رکھ دی گئیں
کہ چاہے تو اپنی ذات میں انتشار پیدا کر لے
اور چاہے تو اس انتشار سے محفوظ رہ کر استحکام پیدا کر لے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا — لہٰذا جس نے اپنی ذات کی نشوونما کرلی وہ کامیاب و کامران ہُوا

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۹۱/۹-۱۰ — اور جس نے اُسے دَبا دیا وہ ناکام و نامُراد رہا

جو جی میں آئے وہ کرو لیکن نتیجہ ہمارے قانون کے مطابق نکلے گا۔

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ — جو تمہارے جی میں آئے وہ کرو

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۴۱/۴۰ — البتہ جو کچھ کرو گے وہ ہمارے قانونِ مکافات کی نگاہ میں ہو گا۔

قوانینِ خداوندی کی طرف سے جو آنکھیں کھلی رکھے گا وہ فائدہ میں رہے گا اور جو بند کریگا وہ نقصان میں

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ — دیکھو تمہارے پروردگار کی جانب سے علم و بصیرت پر مبنی قوانین آ گئے

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ — اب جو کوئی اپنی آنکھیں کھُلی رکھے گا تو اُس کا فائدہ اُسے ہی ہو گا

وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا — اور جو اِن قوانین کی طرف سے آنکھیں بند کرے گا تو اُس کا نقصان بھی اُسے ہی ہو گا

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۶/۱۰۵ — کیونکہ میں تم پر پاسبان مقرر نہیں کیا گیا ہوں کہ تمہیں ہانک کر صراطِ مستقیم کی طرف لاؤں۔

اپنا سفرِ زندگی اگر اللہ کے دیے ہوئے ضابطہ حیات کے مطابق اختیار کرو گے تو فائدہ میں رہو گے ورنہ نقصان میں

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ — تمام بنی نوعِ انسان سے پکار کر کہہ دیجیے

قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ — کہ تمہارے پروردگار کی جانب سے حقیقت پر مبنی ضابطہ حیات آ گیا

فَمَنِ اهْتَدٰى — اگر تم اُس کی رہنمائی میں سفرِ زندگی اختیار کرو گے

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ — تو اس سے تمہاری ہی ذات کو فائدہ پہنچے گا

وَمَنْ ضَلَّ — اور اگر تم اُسے چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کرو گے

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا — تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہو گا

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۱۰/۱۰۸ — مجھے تم پر داروغہ مقرر نہیں کیا گیا ہے کہ تمہیں زبردستی راہِ راست پر لاؤں۔

اللہ اپنی دی ہوئی نعمتوں سے کسی قوم کو محروم نہیں کرتا قومیں خود اپنے آپ کو محروم کرلیتی ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ — یاد رکھو اللہ کا یہ محکم قانون ہے

لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً — کہ وہ اُن نعمتوں میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں کرتا

اَنۡعَمَهَا عَلٰى قَوۡمٍ	جو اُس نے کسی قوم کو عطا کی ہوئی ہوتی ہیں
حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا	جب تک کہ وہ قوم اپنے اندر نفسیاتی تبدیلیاں پیدا کر کے
مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ ۸/۵۳	اپنے آپ کو اِن نعمتوں سے محروم نہیں کر لیتی۔

اللہ کی دی ہوئی رہنمائی کے ذریعے ہی منزلِ مقصود حاصل ہو سکتی ہے

اَللّٰهُ نَزَّلَ	اللہ نے اس وحی کو اس انداز سے نازل کیا ہے
اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ	کہ یہ اپنے حسن و توازن میں کمال تک پہنچ گئی ہے
كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا	اس کتاب کا ہر مضمون دوسرے سے مربوط ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں
مَّثَانِىَ	نیز تصریف آیات کے ذریعہ سے بھی بات کو واضح کیا گیا ہے
تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ	جو لوگ اِن قوانین پر غور و فکر کرتے ہیں ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں
الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ	ان قوانین کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے۔
ثُمَّ تَلِيۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَقُلُوۡبُهُمۡ اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ	لہٰذا اُن کے دل قوانینِ خداوندی کی اطاعت کے لیے اور نرم ہو جاتے ہیں
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ	یہ ہے اللہ کا دیا ہوا ضابطہ حیات
يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ	جو چاہے اس سے رہنمائی حاصل کرلے
وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ	لیکن جو کوئی ایسا راستہ اختیار کرے جسے وحی غلط قرار دیتی ہے۔
فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ۳۹/۲۳	تو اُسے منزلِ مقصود تک کوئی نہیں پہنچا سکتا۔

اپنے مفاد پرستانہ جذبات کے فریب میں آئے ہوئے لوگ

اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا	جو لوگ ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں
لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ	وہ سخت عذابوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں
وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	اور جو لوگ ہمارے قوانین کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	ان کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کرتے ہیں
لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ	اُنہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے
وَّاَجۡرٌ كَبِيۡرٌ	اور بہت بڑا اجر ملتا ہے
اَفَمَنۡ زُيِّنَ لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ	لیکن جن کے مفاد پرستانہ جذبات اُن کے غلط کاموں کو بھی خوشنما بنا کر دکھاتے ہیں

فَرَاٰہُ حَسَنًا ؕ — اور وہ اس فریب میں مبتلا ہو کر غلط راہوں کو ہی متوازن و خوشگوار سمجھنے لگ جاتے ہیں

فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ — انہیں اللہ کے قانونِ مشیّت کے مطابق آزادی حاصل ہے کہ وہ چاہیں تو گمراہی میں ہی مبتلا رہیں

وَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۫ۖ — اور چاہیں تو راہِ ہدایت کو اختیار کر لیں

فَلَا تَذۡہَبۡ نَفۡسُکَ عَلَیۡہِمۡ حَسَرٰتٍ ؕ — لہٰذا تم ان لوگوں کے لیے اپنی جان کیوں گھلاتے ہو

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ۳۵/۸ — جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ کا قانونِ مکافات اسے خوب جانتا ہے۔

جنھوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے

اَفَرَءَیۡتَ — ان لوگوں کی حالت پر غور کیا

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ — جنھوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے

وَ اَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلۡمٍ — وہ علم کے باوجود گمراہ ہو گئے

وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمۡعِہٖ وَ قَلۡبِہٖ — اُن کے دل و دماغ پر گویا مہریں لگ گئی ہیں

وَ جَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشٰوَۃً ؕ ۴۵/۲۳ — اور اُن کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں

کسی پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی گئی کہ وہ لوگوں کو زبردستی راہِ ہدایت پر چلائے

لَیۡسَ عَلَیۡکَ — تم میں سے کسی پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی گئی

ہُدٰىہُمۡ — کہ وہ لوگوں کو زبردستی راہِ ہدایت پر چلائے

وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ — بلکہ لوگوں کا راہِ راست پر چلنا اللہ کے قانونِ مشیّت کے مطابق ہوتا ہے

یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ ۲/۲۷۲ — جس کی رُو سے لوگوں کو عمل کی آزادی دی گئی ہے۔

۲۴ مَن یّشاء

رہنمائی انہیں حاصل ہوتی ہے جو اسے حاصل کرنا چاہیں

یَهْدِي اللهُ لِنُورِهِ مَنْ يَّشَآءُ ۳۵/۲۴

اللہ اپنے نورِ ہدایت کی طرف اُس کی رہنمائی کرتا ہے
جو اُس سے رہنمائی لینا چاہے

اللہ کے بندوں میں سے جو چاہے اس کی ہدایت حاصل کرلے

ذٰلِكَ هُدَى اللهِ يَهْدِي بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۸۹/۶

یہ اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہدایت ہے
اُس کے بندوں میں سے جس کا جی چاہے اُس سے رہنمائی حاصل کرلے

لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ جو چاہے سیدھی راہ اختیار کرلے اور جو چاہے گمراہ رہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ۴/۱۴

ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے
وہ اپنی قوم کی زبان میں ہی پیغامِ حق پہنچاتے تھے۔
تاکہ لوگوں پر قوانینِ خداوندی کو واضح کر دیں
پھر لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ جو چاہے غلط راستہ پر قائم رہے
اور جو چاہے سیدھی راہ اختیار کرے۔

اللہ نے اپنے قوانین پوری وضاحت سے دے دیے ہیں، اب جس کا جی چاہے متوازن روش زندگی کی طرف رہنمائی حاصل کرلے

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۴۶/۲۴

دیکھو ہم نے واضح اور صاف قوانین نازل کر دیے ہیں
اب جس کا جی چاہے اللہ کے ان قوانین کے ذریعہ سے
ایک متوازن روشِ زندگی کی طرف رہنمائی حاصل کرلے۔

انسان کے سوا ہر ذی حیات کو قوانین کا پابند کر دیا گیا لیکن انسان کو عمل کی آزادی دی گئی

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ — زمین پر چلنے والے جس قدر ذی حیات ہیں

وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ — یا فضائے آسمانی میں اُڑنے والے پرندے

إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم — طبعی تخلیق کے اعتبار سے وہ بھی تمہارے ہی جیسی انواع ہیں

مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ — ان کے لیے ہم نے کتابِ فطرت میں مکمل طور پر قوانین دے رکھے ہیں

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ — اور وہ سب کے سب بلا چون وچرا اپنے رب کی دی ہوئی رہنمائی کے گرد جمع رہتے ہیں

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا — لیکن انسان کا معاملہ مختلف ہے وہ ہمارے قوانین کی خلاف ورزی بھی کر سکتا ہے

صُمٌّ وَبُكْمٌ — اور ان میں سے بعض علم و عقل کے دیئے گُل کر کے بہروں اور گونگوں کی طرح

فِي الظُّلُمَاتِ — جہالت و تعصب کی تاریکیوں میں بھٹکتے رہتے ہیں

مَن يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ — چنانچہ اللہ کے قانونِ مشیت کی دی ہوئی آزادی سے جو چاہتا ہے غلط راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

وَمَن يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ — اور جو چاہتا ہے زندگی کی متوازن روش اختیار کر لیتا ہے۔

۶/۳۸-۳۹

انسان کو اپنی راہ منتخب کرنے کی آزادی حاصل ہے لیکن منزل پر تو وہی پہنچ سکتا ہے جو صحیح راہ پر ہو

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ — نظامِ زندگی کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں

قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ — صحیح اور غلط راستے واضح کر دیے گئے ہیں

فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ — سو جو لوگ غیر خدائی نظاموں سے منہ موڑ کر

وَيُؤْمِن بِاللَّهِ — اللہ کے تجویز کردہ نظامِ زندگی کو اپنا لیں گے

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ — تو سمجھ لو کہ انہوں نے ایسے محکم سہارے کو تھام لیا

لَا انفِصَامَ لَهَا — جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اس لیے کہ

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ — یہ نظام اس اللہ کا تجویز کردہ ہے جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا — اللہ کا قانون اس جماعت کا یار و مددگار ہو گا

يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ — وہ انہیں غلط راستے کی تاریکیوں سے نکال کر صحیح راہ کی روشنیوں میں لے آئے گا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا — اور جو لوگ اللہ کے نظام کی خلاف ورزی کریں گے

أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ — اُن کے معاملات دُنیا کی سرکش قوتوں کے سپرد ہو جائیں گے

يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ	جو انہیں صحیح راستہ کی روشنیوں سے ہٹا کر
اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ	غلط راہ کی تاریکیوں کی طرف لے جائیں گے
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ	جہاں انسانیت کی کھیتی جھلس کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتی ہے
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲/۲۵۶-۲۵۷	اور اس تباہی سے نکلنے کی کوئی راہ باقی نہیں رہتی۔

رزق کی کشادگی اور تنگی کے لیے قوانین مقرر ہیں

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	کہو رزق کی کشادگیاں بھی اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتی ہیں
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ	اور تنگیاں بھی اُسی کے قانون کے مطابق
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۳۴/۳۶	لیکن اکثر لوگ اس بات کو سمجھتے نہیں

اللہ کے قوانین کے خلاف چلنے والوں کی روزی تنگ ہو جاتی ہے

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ	جو لوگ ہمارے قوانین سے روگردانی کریں گے
فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا ۲۰/۱۲۴	اُن کی روزی تنگ ہو جائے گی۔

اللہ کا قانون، کہ دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	کہو میرا پروردگار اپنے بندوں کے رزق میں کشادگیاں
لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ	اور تنگیاں اپنے قانونِ مشیت کے مطابق کرتا ہے
وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	اور اُس کا قانون یہ ہے کہ جو کچھ تم دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرو گے
فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ	اس سے تمہارے رزق میں اضافہ ہوتا جائے گا۔
وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۳۴/۳۹	بلاشبہ وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

اللہ کی راہ میں دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرنا ایسا ہے جیسے ایک دانہ بیج بو کر سیکڑوں دانے حاصل کیے جائیں

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں دوسروں کی بھلائی کے لیے وقف کر دیتے ہیں
كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ	اُن کی مثال ایسی ہے جیسے بیج کا ایک دانہ بوئیں تو اس سے کتنی ہی
فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ	بالیں پھوٹیں اور ہر بال میں سیکڑوں دانے لگیں۔

وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ	اللہ کے قانونِ مشیت کی رُو سے اس طرح اضافے ہوتے ہیں
وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۲/۲۶۱	اللہ کے نظام میں بڑی وسعتیں ہیں اور وہ یکسر علم و حکمت پر مبنی ہے۔

حفاظت بھی اللہ کے قانون کے مطابق حاصل ہوتی ہے اور عذاب بھی اللہ کے قانون کے مطابق آتا ہے

لِلّٰہِ مَا فِی	اللہ کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرمِ عمل ہے
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ	جو کچھ بھی کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ	تم اپنے دل کی بات خواہ ظاہر کرو خواہ اُسے چھپا کر رکھو
یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ	اللہ کا قانونِ مکافات ہر حال میں اس کا محاسبہ کرے گا۔
فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ	تمہیں حفاظت بھی اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتی ہے
وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ	اور عذاب بھی اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہی آتا ہے
وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۲/۲۸۴	اللہ نے ہر چیز کے لیے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں

جس کا جی چاہے اللہ کی رحمت کے سایہ تلے آجائے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ	اللہ اگر چاہتا تو
لَجَعَلَھُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً	تم سب کو بجبر ایک اُمتِ واحدہ بنا دیتا
وَّلٰکِنْ	لیکن اُس نے تمہیں آزادی دی
یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِہٖ	لہٰذا اب جس کا جی چاہے اُس کی رحمت کے سایہ تلے آجائے
وَالظّٰلِمُوْنَ	اور یاد رکھو جو ظلم کی روش اختیار کریں گے۔
مَا لَھُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۴۲/۸	وہ دُنیا و آخرت میں بے یار و مددگار ہو جائیں گے۔

جس کا جی چاہے نظامِ خداوندی کو اختیار کرلے

قُلْ مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ	کہو میں کسی سے راہِ حق دکھانے کی اُجرت طلب نہیں کرتا
اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ	میری اُجرت تو صرف یہ ہے کہ تم میں سے جس کا جی چاہے
یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا ۲۵/۵۷	اپنی مرضی سے نظامِ خداوندی کو اختیار کرلے۔

کوئی بھی اللہ کا چہیتا نہیں، یہاں قانون کی عملداری ہے اور نتائج بھی قانون کے مطابق ہی نکلتے ہیں

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى
یہود و نصریٰ کہتے ہیں

نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ
ہم تو اللہ کی اولاد اور اس کے چہیتے ہیں

قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ
اُن سے کہو اگر ایسا ہوتا تو تمہارے جرائم کی تمہیں سزا کیوں ملتی

بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ
درحقیقت تم بھی اللہ کے پیدا کردہ دوسرے انسانوں کی طرح ہو

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
لہٰذا یاد رکھو یہاں حفاظت بھی اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتی ہے

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۱۸/۵
اور عذاب بھی اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہی آتا ہے۔

اب اللہ صرف اسکی طرف لوٹے گا جو چاہے گا کہ وہ اسکی طرف لوٹے

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
اس کے بعد اب اللہ اس کی طرف لوٹے گا

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ
جو چاہے گا کہ وہ اس کی طرف لوٹے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۲۷/۹
بلاشبہ اللہ بڑا ہی حفاظت دینے والا اور رحیم ہے۔

۲۵ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

○

کائنات کی ہر شے کی تخلیق اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے

لِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ	اس کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں جو کچھ ہے
وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا ؕ	اس سب پر صرف اللہ کا اقتدار و اختیار ہے
یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ	ہر شے کی تخلیق اس کے قانونِ مشیّت کے مطابق ہوتی ہے
وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۵/۱۷	اور اللہ نے ہر چیز کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں۔

ہر جاندار کی تخلیق بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے

وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ مِّنۡ مَّآءٍ ۚ	اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا
فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّمۡشِیۡ عَلٰی بَطۡنِہٖ ۚ	ان میں وہ بھی ہیں جو پیٹ کے بل رینگتے ہیں
وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّمۡشِیۡ عَلٰی رِجۡلَیۡنِ ۚ	اور وہ بھی جو دو پاؤں پر چلتے ہیں
وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّمۡشِیۡ عَلٰۤی اَرۡبَعٍ ؕ	اور وہ بھی جو چار پاؤں پر چلتے ہیں
یَخۡلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ؕ	اللہ سب کچھ اپنے قانونِ مشیّت کے مطابق پیدا کرتا ہے
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۲۴/۴۵	اور اُس نے ہر چیز کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں

ہواؤں کا چلنا، بارش کا برسنا اور قوموں کی موت و حیات وغیرہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے

اَللّٰہُ الَّذِیۡ یُرۡسِلُ الرِّیٰحَ	اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے
فَتُثِیۡرُ سَحَابًا	اور وہ بادل اُٹھاتی ہیں
فَیَبۡسُطُہٗ فِی السَّمَآءِ کَیۡفَ یَشَآءُ	پھر وہ اپنے قانونِ فطرت کے مطابق اُنہیں فضا میں پھیلا دیتا ہے
وَیَجۡعَلُہٗ کِسَفًا	پھر وہ مختلف ٹکڑیوں میں بٹ جاتے ہیں

فَتَرَی الۡوَدۡقَ یَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِہٖ ۚ — پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش کے قطرے بادلوں سے ٹپکتے چلے آ رہے ہیں

فَاِذَاۤ اَصَابَ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ — اُس کے قانونِ مشیّت کے مطابق جب اُس کے بندوں پر بارش برستی ہے

اِذَا ہُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ۚ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ — تو وہ اُس سے کس قدر خوش ہو جاتے ہیں

قَبۡلِ اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ قَبۡلِہٖ لَمُبۡلِسِیۡنَ — حالانکہ اس کے برسنے سے پہلے وہ مایوس ہو رہے تھے۔

فَانۡظُرۡ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰہِ — اللہ کی رحمت کے اثرات کو دیکھو کہ اُس کے ذریعہ سے

کَیۡفَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ — وہ کس طرح زمینِ مُردہ کو حیاتِ تازہ عطا کر دیتا ہے۔

اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۚ — اسی طرح دُنیا میں مُردہ قوموں کو حیاتِ نو مل سکتی ہے

وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۳۰/۴۸-۵۰ — اور یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں و قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

انسان کی پیدائش، جوانی اور بڑھاپا سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ — اللہ ہی ہے جو تمہیں نہایت کمزور حالت میں پیدا کرتا ہے

ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّۃً — پھر کمزوری قوت میں بدلتی جاتی ہے

ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ ضُعۡفًا وَّ شَیۡبَۃً ؕ — پھر اس قوت کے بعد تم پر بڑھاپے کی کمزوری چھا جاتی ہے

یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ — یہ تخلیقی پروگرام اُس کے قانونِ مشیّت کے مطابق جاری و ساری ہے

وَ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡقَدِیۡرُ ۳۰/۵۴ — جس کے پیمانے و قوانین یکسر علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

بیٹوں اور بیٹیوں کی پیدائش اور بے اولادی وغیرہ سب کچھ طبعی قوانین کے مطابق ہوتا ہے

لِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ — کائنات کی بلندیوں و پستیوں پر اللہ ہی کو اقتدار و اختیار حاصل ہے

یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ — اسی کے قانونِ مشیّت کے مطابق تخلیق ہوتی ہے

یَہَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ اِنَاثًا — اور اُس کے طبعی قوانین کے مطابق کسی کے ہاں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں

وَّ یَہَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ الذُّکُوۡرَ — اور کسی کے ہاں صرف لڑکے پیدا ہوتے ہیں

اَوۡ یُزَوِّجُہُمۡ ذُکۡرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ — یا کسی کے ہاں لڑکے اور لڑکیاں دونوں ملے جُلے ہوتے ہیں

وَ یَجۡعَلُ مَنۡ یَّشَآءُ عَقِیۡمًا ؕ — اور کسی کے ہاں اولاد ہی نہیں ہوتی

اِنَّہٗ عَلِیۡمٌ قَدِیۡرٌ ۴۲/۴۹-۵۰ — یہ سب کچھ اس کے علم پر مبنی پیمانوں و قوانین کے مطابق ہوتا ہے

اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں پر غور کرو

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ	کہو کہ دُنیا میں چل پھر کر دیکھو اور غور کرو
فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ	کہ مختلف اشیائے کائنات کی تخلیق کی ابتدا کس طرح ہوتی ہے
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ	پھر اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق وہ کس طرح نئی نئی زندگیاں اختیار کیے جاتی ہیں
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۹/۲۰	بلاشبہ یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔

۲۶ رضائے خداوندی

رضا کے معنی ہوتے ہیں کسی سے متفق ہو جانا۔ اس کے مطابق کام کرنا اس سے ہم آہنگ ہو جانا۔ قوانین خداوندی سے ہم آہنگی کا نام "مرضات اللہ" ہے جب انسان ان قوانین کے مطابق عمل کرتا ہے تو ان قوانین کے نتائج اس کے عمل سے ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔ یعنی انسان کے ہر عمل کا نتیجہ خود اس کے عمل کے اندر مضمر ہوتا ہے۔ اس طریق عمل کے نتیجہ کو "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ہمارے ہاں ایک غیر قرآنی تصور یہ ہے کہ ہم اللہ کی عبادت یا دیگر نیک کام اس لیے کرتے ہیں کہ اللہ ان سے خوش ہوتا ہے۔ ہم اسے راضی رکھنے کے لیے یہ سب کچھ کرتے ہیں اگر ہم یہ کچھ نہ کریں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔

چونکہ راضی ہو جانا اور ناراض ہو جانا۔ انسانی جذبات ہیں لہٰذا اس سے ذہن اس طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ یہی جذبات اللہ میں بھی ہیں۔ وہ بھی کسی بات سے خوش ہو جاتا ہے اور کسی سے ناراض ہوتا ہے حالانکہ اللہ خوشی اور ناراضگی کے انسانی جذبات سے بہت بلند اور مبرا ہے۔

اللہ کے متعلق یہ تصور اس دور کی پیداوار ہے جب ذہن انسانی اپنے عہد طفولیت میں تھا۔ اس نے دیوی دیوتا یا خدا کا تصور ایسا ہی پیدا کیا ہے جیسا وہ اپنے سامنے بادشاہ کو دیکھتا تھا اس لیے کہ اس کے نزدیک بادشاہ سے بڑھ کر قوت و اقتدار کا مالک کوئی اور نہیں تھا۔ اس کے ذہن نے اللہ کو بھی بادشاہ کی طرح ایک تخت پر بٹھایا پھر یہ سمجھا کہ بادشاہ کے امراء وزراء کی طرح خدا کے بھی مقربین ہیں جنھیں اس کے کاروبار میں عمل دخل ہے۔ نیز اس کے حاجب و دربان بھی ہیں۔ بندے اس کی رعایا ہیں جنھیں اس کے سامنے دم مارنے کی جا نہیں۔ اگر انسان نے اپنی کوئی درخواست اس کے حضور پیش کرنی ہو تو اس کے ساتھ کوئی نذرانہ بھی پیش کرنا ضروری ہوگا۔ اور اس درخواست کو اس کے مقربین میں سے کسی کی وساطت سے وہاں تک پہنچانا ہوگا تاکہ وہ سفارش کرے۔

ان درخواستوں کے فیصلے یا بادشاہ کے دیگر احکام کسی قاعدے اور قانون کے مطابق نہیں ہوتے۔ اس کا انحصار بادشاہ کے مزاج پر ہوتا ہے۔ اگر وہ خوش ہو گیا تو جاگیر بخش دیتا ہے اور اگر ناراض ہو گیا تو کھال کھنچوا دیتا ہے اور اللہ تو بادشاہوں کے بادشاہ ہے وہ جسے چاہے بادشاہ بنا دے جسے چاہے گدا بنا دے جسے چاہے عزت دے دے اور جسے چاہے ذلیل و خوار کر دے وہ بے پروا ہے لہٰذا بندوں کی تمام تر کوشش یہ ہونی چاہیے کہ وہ اللہ کو کسی طرح راضی رکھیں اسے خوش کرلیں لہٰذا اس کی عبادت پرستش یا بھگتی سے یہی مقصد تھا کہ اللہ۔ ایشور۔ پرماتما کو خوش رکھا جائے وہ اپنے عبادت گذار بندوں اور بھگتوں سے راضی رہے۔

لیکن قرآنِ کریم اس توہم پرستانہ تصور کو مٹا کر اس کی جگہ اللہ کا حقیقی تصور دیتا ہے جس کی رو سے بتایا گیا کہ اللہ مستبد حکمرانوں کی طرح نہیں اس نے ہر بات کے لیے قاعدہ اور قانون مقرر کر رکھا ہے اور کائنات کے تمام امور اس کے متعین کردہ قوانین و اصول کے مطابق سرانجام پاتے ہیں انسانی زندگی کے لیے بھی اس نے قوانین مقرر کر رکھے ہیں انسان کے ہر عمل کا نتیجہ ان قوانین کے مطابق مرتب ہوتا ہے وہ بادشاہوں کی طرح یونہی خوش ہو کر نہ کسی کو انعام دیتا ہے اور نہ یونہی ناراض ہو کر عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

قرآن یہ بھی بتاتا ہے کہ اللہ نے انسان کی زندگی کے سامنے ایک مقصد رکھا ہے اور اس نے جو قوانین عطا کیے ہیں وہ اس لیے ہیں کہ انسان ان کے مطابق زندگی بسر کر کے اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائے۔

انسان مشتمل ہوتا ہے اپنی طبعی زندگی پر اور اپنی روحانی زندگی پر اور زندگی کی کامیابی سے مقصود یہ ہے کہ انسان کی طبعی زندگی بھی خوشگوار رہے اور اس کی روحانی زندگی یا ذات کی بھی نشوونما ہو جائے انسانی ذات یا روح کی نشوونما سے مراد یہ ہے کہ اس میں جس قدر مضمر صلاحیتیں ہیں وہ بیدار ہو جائیں۔

اللہ کی ذات ایک مکمل ترین ذات ہے جس میں اس کی تمام صفات بطریق احسن جلوہ فرما ہوتی ہیں۔ وہی صفات انسان کی ذات میں بھی ہیں۔ لیکن علیٰ قدر بشریت یعنی چھوٹے پیمانے پر اور انسانی ذات یا روح کی نشوونما کے معنی یہ ہیں کہ اس میں ان صفات کی نمود ہوتی جائے اب ظاہر ہے کہ انسانی ذات کو جس قدر زیادہ نشوونما حاصل ہوگی یہ اتنی ہی زیادہ صفات خداوندی سے ہم آہنگ ہوتی جائے گی اور اس طرح تکمیل ذات یا تکمیل روح کے قریب ہوتی جائے گی

قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو طبعی زندگی کی خوشگواریاں بھی ملتی چلی جاتی ہیں اور اس کی ذات کی نشوونما بھی ہو جاتی ہے یعنی اس کی خارجی دنیا بھی حسین و خوشگوار ہو جاتی ہے۔ اور اس کی داخلی یا روحانی دنیا میں بھی ایک عظیم انقلاب آجاتا ہے یہ انقلاب (یعنی انسانی ذات یا روح کا نشوونما پا جانا) بہت بڑی کامرانی ہے۔

لیکن اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ انسانی ذات یا روح کی نشوونما صرف اس معاشرہ کے اندر ہو سکتی ہے جو قرآن کریم متشکل کرتا ہے خانقاہوں یا حجروں میں نہیں ہو سکتی لہٰذا رضوان من اللہ یا مرضات اللہ قرآن کے مطابق زندگی بسر کرنے اور اس کے خوشگوار نتائج کا نام ہے

رِضوانہٗ کی وضاحت

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ
مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ
سُبُلَ السَّلٰمِ
وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ
بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۵-۱۵-۱۶

دیکھو تمہاری طرف اللہ کی جانب سے
ایک واضح ضابطہ قوانین کی صورت میں روشنی آ گئی ہے
اللہ اُس کے ذریعہ سے ہر اُس قوم کو
جو اپنی زندگی کو قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ رکھے۔
سلامتی کی راہ دکھاتا ہے
اور جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر
علم و حقیقت کی روشنیوں میں لے آتا ہے
اور اپنے قانون کے مطابق رہنمائی کرتا ہے
سیدھی اور متوازن روشِ زندگی کی طرف۔

رضوان اللہ کے نتیجے میں قائم ہونے والا جنتی معاشرہ

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَهَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ
بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ
وَرِضْوَانٍ
وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ
فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا

جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کیا
اور اس کی خاطر گھر بار اور وطن چھوڑا
اور اس کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کی
اپنے اموال سے بھی اور اپنی جانوں سے بھی
اللہ کے ہاں ان کے بڑے بلند درجے ہیں
اور یہی کامیاب و کامران اور فائزالمرام ہونے والے ہیں
ان کا پروردگار انہیں خوشخبری دیتا ہے کہ
ان کے لیے سامان نشوونما اور عنایاتِ خداوندی کی فراوانی ہو گی۔
انہوں نے اپنی زندگی کو قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ رکھا
جس کے نتیجہ میں ایسا جنتی معاشرہ قائم ہو گیا
جس میں زندگی کی سدابہار نعمتیں اور خوشگواریاں ہیں
یہ لوگ زندگی کی ان شادابیوں سے ہمیشہ بہرہ یاب رہیں گے

إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ أَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۸-۲۸﴾	اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے سے کتنا بڑا اجر ملتا ہے۔

مغفرۃ من اللہ و رضوان اللہ کی وضاحت مثال کے ذریعے سے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا	جو لوگ اللہ کے نظام سے کفر کرتے
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ	اور اس کے قوانین کی تکذیب کرتے ہیں
أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ	ان کی ارتقاء رک جاتی ہے اور وہ پُرعذاب زندگی بسر کرتے ہیں
اِعْلَمُوْٓا	لہٰذا اچھی طرح جان لو کہ
أَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	مفاد پرستانہ نظاموں کے طبعی مفادات کی حیثیت
لَعِبٌ وَّلَهْوٌ	کھیل تماشہ سے زیادہ نہیں ہوتی
وَّزِيْنَةٌ	ان کی ظاہری ٹیپ ٹاپ
وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ	اور ان کا ایک دوسرے پر فخر جتانا
وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ	اور ان کے مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی دوڑ
كَمَثَلِ غَيْثٍ	ان کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کے ایک چھینٹے سے
أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ	اُگ آنے والی فصل جسے دیکھ کر کسان خوش ہو جاتا ہے
ثُمَّ يَهِيْجُ	لیکن ایسی کھیتی دوسرے ہی دن خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے
فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا	اور ذرا سی دھوپ سے زرد پڑ جاتی ہے۔
ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا	اور پھر چور چور ہو کر بھُس بن جاتی ہے۔
وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ	اور اس کے اس انجام سے کسان شدید مشکلات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ	دیکھو ایسی صورتِ حال سے بچنے کے لیے اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل کرو۔
وَرِضْوَانٌ	اور اپنی زندگی کو اس کے قوانین کے ساتھ ہم آہنگ کر لو۔
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ	یاد رکھو کہ دُنیاوی زندگی اور اس کے پیش پا افتادہ مفادات
اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ	دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں
سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ	لہٰذا اپنے پروردگار کے نظام کی پناہ میں آنے کے لیے آگے بڑھو
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا	اور اس جنت کو حاصل کر لو

كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	جس کی وسعت اِس دنیا سے لے کر اُس دنیا تک پھیلی ہوئی ہے۔
اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ	اور یہ تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لیے
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۵۷ / ۱۹-۲۱	جو نظامِ خداوندی کو دل و جان سے قبول کر لیتے ہیں۔

رضواناً من اللہ کی وضاحت

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	اللہ کے رسول محمدؐ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ	اور ان کے ساتھیوں کی یہ کیفیت ہے کہ یہ لوگ
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ	مخالفین نظامِ خداوندی کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ	اور آپس میں بڑے نرم دل اور ہمدرد ہوتے ہیں
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا	دیکھو کہ کس طرح ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے لیے جھک جاتے ہیں
سُجَّدًا	اور قوانینِ خداوندی کے سامنے پیکرِ تسلیم و رضا بنے ہوئے ہیں۔
يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا	یہ لوگ قوانینِ خداوندی کے مطابق سامانِ زیست کی تلاش میں مصروف
مِّنَ اللّٰهِ	رہتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا ہر عمل قانونِ خداوندی سے
وَرِضْوَانًا	ہم آہنگ اور ان کی سیرت صفاتِ خداوندی سے یکرنگ ہو جائے
سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ	اس سے جو سکونِ قلب اور حقیقی مسرت انہیں حاصل ہوتی ہے
مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۴۸ / ۲۹	اس کے اثرات ان کے چہروں سے نمایاں نظر آتے ہیں۔

رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا مفہوم

قَالَ اللّٰهُ	اللہ کہے گا
هٰذَا يَوْمُ	یہ اعمال کے ظہورِ نتائج کا دن ہے
يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ	اس میں صرف اُن لوگوں کا ایمان اُنہیں فائدہ دے گا
صِدْقُهُمْ	جنہوں نے اپنے دعویٰ ایمان کو اپنے اعمال سے سچ کر دکھایا تھا
لَهُمْ جَنّٰتٌ	اُن کے لیے ایسی پُربہار جنتی زندگی ہے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوتے ہیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا	لہٰذا اس کی شادابیاں ہمیشہ قائم رہتی ہیں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	انہوں نے اپنے آپ کو قانونِ خداوندی سے ہم آہنگ رکھا تو
وَرَضُوْا عَنْهُ	اللہ کے قانونِ مکافات نے انہیں اپنے ثمرات و برکات سے ہمکنار کر دیا۔
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ $\frac{5}{119}$	بلاشبہ یہ بہت بڑی کامیابی و کامرانی ہے۔

رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی وضاحت

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو گئے
اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ	وہ یقیناً بہترین خلائق لوگ ہیں
جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ	ان کے حسنِ عمل کی جزا ان کے رب کے ہاں سے یہ ملے گی کہ
جَنّٰتُ عَدْنٍ	ان کے لیے جنتی معاشرہ تشکیل پا جائے گا۔
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا	لہٰذا اس کی شادابیاں ہمیشہ قائم رہیں گی
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	انہوں نے اپنے آپ کو قانونِ خداوندی سے ہم آہنگ رکھا تو
وَرَضُوْا عَنْهُ	اللہ کے قانونِ مکافات نے انہیں اپنے ثمرات و برکات سے ہمکنار کر دیا
ذٰلِكَ لِمَنْ	یہ اس لیے ہوا کہ یہ لوگ بڑے عاقبت اندیش تھے۔
خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ $\frac{8}{98}$	انہوں نے قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کے نتائج کا خوف رکھا۔

جنتی معاشرہ میں ہر قدم رضوان من اللہ اٹھتا ہے

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ	کہو آؤ میں تمہیں ایک ایسی چیز کا پتہ نشان بتاؤں
بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ	جو تمام دنیاوی مال و متاع اور شان و شوکت سے بہتر ہے
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ	ان لوگوں کے لیے جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں
جَنّٰتٌ	یہ وہ جنتی معاشرہ ہے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوتے ہیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	لہٰذا اس کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آتی

وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ	اس میں تمام رفقاء پاکیزہ سیرت اور بلند کردار کے حامل ہوتے ہیں
وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ۳/۱۵	اور اس میں ہر قدم قانونِ خداوندی کی ہم آہنگی میں اُٹھتا ہے۔

جنتی معاشرے میں سب سے اہم چیز "رضوانٌ مِنَ اللّٰہِ اکبر" ہوتی ہے

وَعَدَ اللّٰهُ	اللہ وعدہ کرتا ہے
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	مومن خواتین و مردوں سے
جَنّٰتٍ	اس جنّتی معاشرہ کا
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کے نیچے قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	اور جس کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آئے گی
وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً	ان کے لیے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی
فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ	اس جنّتی معاشرہ میں
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ	اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی صفات سے ہم آہنگی و یک رنگی حاصل ہو گی
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۹/۷۲	اور یہ وہ کامیابی ہے جو بڑی ہی عظیم القدر ہے۔

رضوان اللہ کا اتباع کرنے والے لوگ زندگی کے نقصانات سے بچے رہتے ہیں

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ	اہلِ ایمان کارزارِ حیات میں مردانہ وار آگے بڑھتے ہیں اور اللہ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ	کی عطاکردہ آسودگیوں اور خوشحالیوں سے جھولیاں بھر کے واپس آتے ہیں
لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ	بغیر کسی قسم کا نقصان اُٹھائے
وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ ۳/۱۷۴	اس لیے کہ وہ قوانینِ خداوندی کا پورا پورا اتباع کرتے ہیں۔

اے مطمئن نفس

يٰۤاَيَّتُهَا	اے وہ کہ جس نے قوانینِ خداوندی کے اتباع سے
النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	سکونِ گھر کی طرح دل کا صحیح اطمینان حاصل کر لیا ہے
ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ	تیرا طریقِ زندگی قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ تھا
رَاضِيَةً	لہٰذا تیری زندگی پسندیدہ خوشگواریوں کی حامل ہو گئی

مَّرْضِيَّةً	اور پروردگار کی طرف سے تمہیں حسبِ منشا آسائشیں حاصل ہوں گی
فَادْخُلِي فِي عِبَادِي	تم اللہ کے ان بندوں میں شامل رہو جنہوں نے اللہ کی محکومیت اختیار کر رکھی ہے
وَادْخُلِي	اور اس طرح داخل ہو جاؤ قوانینِ خداوندی کے مطابق متشکل
جَنَّتِي ۸۹/۲۷-۳۰	جنتی معاشرہ میں۔

وجہ اللہ کے مطابق قائم معاشی نظام

أَوَلَمْ يَرَوْا	کیا لوگ اس حقیقت پر غور نہیں کرتے کہ
أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق آتی ہے
لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ	رزق کی کشائش بھی اور اس کی تنگی بھی
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ	دیکھو اس حقیقت میں توازن بدوش راہ کی نشانیاں موجود ہیں
لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ	ان لوگوں کے لیے جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں
فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ	لہٰذا بطور ان کے حق کے دو اپنے قریب والوں کو
وَالْمِسْكِينَ	اور ان کو جو معذور یا بیروزگار ہو جائیں۔
وَابْنَ السَّبِيلِ	اور مسافروں کی دیکھ بھال پر خرچ کرو
ذَٰلِكَ خَيْرٌ	یہ روش ان لوگوں کے لیے بہترین نتائج کی حامل ہوگی
لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ	جو یہ سب کچھ اللہ کی خاطر کرتے ہیں۔
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۳۰/۳۷-۳۸	یہی لوگ ہیں جن کی سعی و عمل کی کھیتیاں پروان چڑھتی ہیں۔

اس معاشرے کی مثال جس میں لوگ اپنے اموال مرضات اللہ کے لیے وقف کر دیتے ہیں

وَمَثَلُ الَّذِينَ	ان لوگوں کی مثال ایسی ہے
يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ	جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ	تاکہ انہیں قوانین خداوندی کے مطابق صرف کیا جائے
وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ	اور اس سے ان کی اپنی ذات کا بھی استحکام و ثبات ہو جائے
كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ	جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ لگایا ہو
أَصَابَهَا وَابِلٌ	اس پر اگر زور کی بارش پڑے

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ	تو دُگنا پھل دے
فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا	اور اگر زور کی بارش نہ بھی پڑے تو
وَابِلٌ فَطَلٌّ	ہلکی پھوار ہی اس کی شادابی کے لیے کافی ہو گی
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ	لہٰذا یاد رکھو کہ اس سلسلہ میں جو کچھ بھی تم کرتے ہو
بَصِيْرٌ ۲/۲۶۵	وہ سب اللہ کی نظر میں ہوتا ہے۔

لوجہ اللہ دوسروں کی پرورش کا انتظام کرنے والے لوگ کسی سے شکریہ کے بھی متمنی نہیں ہوتے

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ	اہلِ ایمان عالمگیر ربوبیت کی ذمہ داریاں برضا و رغبت پوری کرتے ہیں
وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا	وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو
كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا	معاشرہ میں چاروں طرف شر پھیل جائے گا۔
وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ	لہٰذا وہ اللہ کی محبت میں سامانِ رزق پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں
مِسْكِيْنًا	معذوروں اور بے روزگاروں کے لیے
وَّيَتِيْمًا	اور ان کے لیے جو معاشرہ میں کمزور اور بے آسرا ہو گئے
وَّاَسِيْرًا	اور ان کے لیے جو کسی بھی مصیبت میں گرفتار ہو گئے
اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ	اور یہ سارا انتظام وہ اللہ کی خاطر کرتے ہیں
لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً	اور جن کے لیے کرتے ہیں ان سے کسی قسم کی جزا کے متمنی نہیں ہوتے
وَّلَا شُكُوْرًا ۷۶/۷-۹	حتّٰی کہ وہ ان سے شکریہ کے بھی طلبگار نہیں ہوتے

اپنے اموال اللہ کی راہ میں وقف کر دینے کا جذبہ محرکہ

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ	دیکھو تم جو کچھ بھی قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں دو گے
فَلِاَنْفُسِكُمْ	اس کا فائدہ تمہاری اپنی ذات کو پہنچے گا۔
وَمَا تُنْفِقُوْنَ	بشرطیکہ جو کچھ بھی تم اس مد میں دیتے ہو
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ	اس کا جذبہ محرکہ اللہ کے قانون کے مطابق نظام کی تشکیل ہو
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ	یوں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس نظام کے قیام کے بعد
يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ	وہ تمہیں پورا پورا واپس مل جائے گا۔
وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۲/۲۷۲	اس میں تمہاری ذرہ برابر بھی حق تلفی نہیں ہو گی۔

اللہ کے بندوں پر شفقت مرضات اللہ میں سے ہے

وَمِنَ النَّاسِ	انسانوں میں ایسے بھی ہیں
مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ	جو اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ	منشائے خداوندی کے پورا کرنے کے لیے
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۲/۲۰۷	اور اللہ اپنے بندوں پر بڑی شفقت رکھتا ہے۔

تمہارے مال میں اضافہ دوسروں کے استحصال سے نہیں بلکہ لوجہ اللہ ان کی پرورش کرنے سے ہوتا ہے

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا	دیکھو جو کچھ تم دوسروں کو اس لیے دو کہ اس کے بدلے میں
لِّيَرْبُوَا فِىْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ	تمہیں ان کے مال میں سے اس سے زیادہ ملے جو تم نے انہیں دیا ہے
فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ	تو یاد رکھو اللہ کے نزدیک مال میں اس طرح اضافہ نہیں ہوتا
وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ	بلکہ جو مال تم دوسروں کی پرورش و نشوونما کے لیے دیتے ہو
تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ	محض اس لیے کہ تمہاری زندگی قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ ہو جائے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ	تو یہ ہیں وہ لوگ جن کے مال میں
الْمُضْعِفُوْنَ ۳۰/۳۹	حقیقی اضافہ ہوتا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچ کر وجہ ربک الاعلیٰ کی پناہ میں آ جاؤ

فَاَنْذَرْتُكُمْ	ہم تمہیں خبردار کرتے ہیں
نَارًا تَلَظّٰى	سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے
لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى	اس میں وہ بدبخت جلتے ہیں
الَّذِىْ كَذَّبَ	جو نظامِ خداوندی کی تکذیب کرتے
وَتَوَلّٰى	اور اس سے منہ موڑ لیتے ہیں
وَسَيُجَنَّبُهَا	البتہ وہ لوگ اس تباہی سے محفوظ رہ سکیں گے
الْاَتْقَى	جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہوئے
الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهُ	اپنا سب کچھ نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے دے دیں گے

اس طرح ان کی اپنی ذات کی نشوونما بھی ہو جائے گی
یاد رکھو یہ دینا اس لیے نہیں ہو گا کہ وہ
کسی کے احسان کا بدلہ چکا رہے ہیں
بلکہ یہ دینا خالصتاً اس لیے ہو گا کہ
اللہ کا عالمگیر نظامِ ربوبیت قائم ہو جائے
یہی ان کا بہترین صلہ ہے
جس سے انہیں حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

يَتَزَكَّى
وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ
مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى
إِلَّا ابْتِغَاءَ
وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى
وَلَسَوْفَ
يَرْضَى ۲۱/۹۲

وجہہ کے مطابق نظامِ حکومت

دیکھو اللہ کے اقتدار کے ساتھ مت شامل کرو
کسی دوسرے کے اقتدار کو
یاد رکھو اللہ کے سوا کسی اور کو اقتدار حاصل نہیں
کائنات کی دیگر اشیاء کی طرح ذہنِ انسانی کے وضع کردہ نظریات بھی
ہر آن تغیر پذیر رہتے ہیں تغیر سے ماوراء صرف اللہ کا متعین کردہ راستہ ہے
لہٰذا حکومت صرف اللہ کے قوانین کی ہو گی
اور تمہارا ہر قدم اسی کی طرف اٹھنا چاہیے۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ
إِلَٰهًا آخَرَ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ
إِلَّا وَجْهَهُ
لَهُ الْحُكْمُ
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۲۸/۸۸

مرضاتِ اللہ کے مطابق نظامِ مشاورت

اکثر لوگوں کی مشاورت میں
فلاحِ انسانی کی کوئی بات نہیں ہوتی
مشاورت وہی اچھی ہوتی ہے جو رفاہِ عامہ کے لیے عطیات دینے کے سلسلہ میں ہو
یا معاشرہ کے ان کاموں کے متعلق جو اللہ کے پسندیدہ ہیں
یا معاشرہ کی اصلاح کے لیے
جو لوگ ایسا کریں گے کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ
خالصتاً اللہ کے قانون سے ہم آہنگ ہونے کے لیے

لَا خَيْرَ فِي
كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ
إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ
أَوْ مَعْرُوفٍ
أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ

فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ	تو ایسے لوگوں کی کوششوں کا نتیجہ خوشگوار ہو گا
أَجْرًا عَظِيمًا ۴/۱۱۴	اور انہیں اس کا بہت بڑا اجر ملے گا

مشرق و مغرب کے چکروں میں نہ پڑو

وَلِلّٰهِ	دیکھو اللہ کا نظام جہت وسعت اور زمان و مکان کی نسبتوں سے بلند ہے
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ	لہٰذا تم مشرق و مغرب کے چکر میں نہ پڑو
فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا	تم جہاں بھی اس کی طرف متوجہ ہو گے
فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ	اس کی طرف جانے والا راستہ تمہارے سامنے ہو گا
إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ	اللہ کا نظام بڑی وسعتوں کا مالک ہے
عَلِيمٌ ۲/۱۱۵	اور سراپا علم و بصیرت پر مبنی ہے۔

زندگی کی خوشگواریاں حاصل کرنے کے لیے محض آرزوئیں کافی نہیں اس کے لیے أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ کی ضرورت ہوتی ہے

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ	دیکھو محض آرزوؤں سے زندگی کی خوشگواریاں و سرفرازیاں
وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ	حاصل نہیں ہو سکتیں خواہ تمہاری آرزوئیں ہوں خواہ اہلِ کتاب کی
مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا	اس سلسلہ میں اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو کوئی غلط روش اختیار
يُجْزَ بِهِ	کرے گا تو اُس کے نتائج بھی بھگتے گا
وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ	اور اللہ کے قانون کے سوا اپنے لیے
وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا	نہ کوئی دوست پائے گا نہ مددگار
وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ	اور جو کوئی اپنی اور معاشرہ کی اصلاح والے کام کرے گا
مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ	خواہ وہ مرد ہو یا عورت
وَهُوَ مُؤْمِنٌ	اور اس نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہو
فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ	تو ایسے لوگ زندگی کی شادابیوں سے بہرہ یاب ہوں گے
وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا	اور ان کی محنت کے ماحصل میں ذرا بھی کمی نہیں کی جائے گی
وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا	اس سے زیادہ حسن و توازن کا حامل نظام اور کون سا ہو سکتا ہے
مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ	جس میں ہر فرد اپنے جذبات و توجہات کو اللہ کے قوانین کے سامنے
وَهُوَ مُحْسِنٌ ۴/۱۲۳-۱۲۵	جھکا دے اور پھر نہایت حسن کارانہ انداز کی زندگی بسر کرے۔

کسی مذہبی گروہ بندی میں داخل ہونے سے جنّت حاصل نہیں ہو جاتی اسکے لیے اَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰه کی ضرورت ہوتی ہے

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ	یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ کوئی جنّت میں داخل نہیں
إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ	ہو سکتا جب تک کہ ان کی گروہ بندیوں میں شامل نہ ہو جائے
تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ	یاد رکھو یہ محض ان کی خوش فہمیاں ہیں
قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ	کہو دلیل پیش کرو
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ	اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو
بَلَىٰ	ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ
مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ	جس نے بھی اپنے آپ کو قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکا دیا
وَهُوَ مُحْسِنٌ	اور اس طرح اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لیا
فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ	تو ایسے لوگوں کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں اجر ہوتا ہے
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	یہ لوگ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جاتے ہیں
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۲/۱۱۲-۱۱۱	اور غموں و پریشانیوں سے بچے رہتے ہیں۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلے میں قیادت کے لیے ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی ہدایت

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ	دیکھو تمہیں ان بڑے بڑے وڈیروں کی خاطر اپنے پاس سے
يَدْعُونَ رَبَّهُم	دُور نہ کر دینا مظلوم طبقہ کے ان لوگوں کو جو بغیر کسی ذاتی مفاد کے
بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ	دن رات اس دعوت کے عام کرنے میں مصروف رہتے ہیں
يُرِيدُونَ وَجْهَهُ	خالصتاً اللہ کی خاطر
مَا عَلَيْكَ مِنْ	یہ چیز کہ تمہاری جماعت میں بیشتر غریب اور مظلوم طبقہ کے
حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ	لوگ شامل ہوتے ہیں تمہیں کسی طرح موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتی
وَمَا مِنْ حِسَابِكَ	بہرحال تقویتِ دین کے لیے بڑے بڑے لوگوں کو جماعت میں شامل کرنے
عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ	کی تمہاری خواہش کو کسی طرح بھی ان غریبوں کے خلاف نہیں جانا چاہیے
فَتَطْرُدَهُمْ	اگر تم نے اپنی اس خواہش کے پیشِ نظر ان لوگوں کو دُور ہٹا دیا
فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ۶/۵۲	تو تمہارا شمار بھی ظالموں میں ہو جائے گا۔

وہ لوگ جن کا کیا کرایا سب ضائع چلا جاتا ہے

فَكَيْفَ	اس وقت ان کی حالت کیا ہو گی
إِذَا تَوَفَّتْهُمُ	جب موت ان کے سامنے آ کھڑی ہو گی
الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ	اور ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج عذاب بن کر
وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ	ان پر مسلط ہو جائیں گے اور ان کا کچومر نکال دیں گے
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا	یہ اس لیے کہ یہ لوگ ان راستوں پر چلتے ہیں
أَسْخَطَ اللَّهَ	جو قوانینِ خداوندی کے خلاف ہیں
وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ	اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنا انہیں سخت ناگوار گزرتا ہے
فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۔ ۴۷/۲۷-۲۸	لہٰذا ان کا کیا کرایا سب اکارت چلا جائے گا۔

لہٰذا تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ	اس کائنات کی ہر شے تغیر پذیر اور فنا ہو جانے والی ہے
وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ	لیکن اللہ کا متعین کردہ راستہ جو اس کی ربوبیت اعلیٰ و اکرم
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ	کی طرف لے جاتا ہے غیر متبدل اور باقی رہنے والا ہے
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۵۵/۲۶-۲۸	لہٰذا تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۲۷ تقدیر

اللہ کے مقرر کردہ پیمانے اور قوانین

قَدْرٌ کے معنی ہیں کسی شے کا اندازہ پیمانہ حجم جسامت طول وعرض وغیرہ هٰذَا قَدْرُ هٰذَا کے معنی ہیں یہ چیز اس دوسری چیز کے اندازے پیمانے جسامت وغیرہ کے بالکل برابر ہے اس کے عین مطابق ہے دونوں ایک ہی قالب میں ڈھلی ہوئی ہیں جَاءَ عَلٰی قَدَرٍ کے معنی ہیں۔ "وہ بالکل اندازے کے مطابق آیا" قُدَارٌ اس شخص کو کہتے ہیں جو مناسب اور معتدل قد کا ہو نہ زیادہ لمبا نہ چھوٹا۔ اَلْمُقْتَدَرُ ہر چیز کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں ان مثالوں سے واضح ہے کہ قَدْرٌ اور تَقْدِیْرٌ کے معنی ہیں اندازہ اور پیمانہ یا کسی چیز کو اندازہ اور پیمانہ کے مطابق بنا دینا۔ نیز کسی چیز کے تناسب اور توازن کا ٹھیک ٹھیک قائم رکھنا متوازن اور معتدل رہنا ان بنیادی معنوں کو پیش نظر رکھنے سے۔ قرآن کریم کے متعدد مقامات آسانی سے سمجھ میں آجائیں گے۔

سورۃ فرقان میں ہے۔ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا ۲۵/۲ "اللہ نے ہر شے کو پیدا کیا۔ پھر ان کے لیے پیمانے اور اندازے مقرر کر دیئے"۔ آگ کی تقدیر یہ ہے کہ وہ حرارت پہنچاتی ہے پانی کی تقدیر یہ ہے کہ وہ سیال ہے نشیب کی طرف بہتا ہے۔ ایک خاص درجہ حرارت پر پہنچ کر بھاپ بن جاتا ہے اور جب اسے ٹھنڈ پہنچائی جائے تو پتھر کی طرح سخت ہو کر برف بن جاتا ہے۔ سورۃ اعلیٰ میں ہے اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۸۷/۲-۳ "اللہ وہ ہے جو مختلف اشیائے کائنات کی تخلیق کرتا ہے۔ پھر ان میں مناسب اعتدال پیدا کرتا ہے پھر ان کے پیمانے اور اندازے مقرر کرتا ہے اور ان کی اس راستے کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے جس پر چل کر وہ ان پیمانوں اور اندازوں کے مطابق بن جائیں" یہ ہے اللہ کا نظامِ ربوبیت جو کائنات میں جاری و ساری ہے اور جس کی رو سے کائنات کی ہر شے اپنی تقدیر تک پہنچتی چلی جاتی ہے۔

انسان کے اندر بھی کچھ بننے کی صلاحیتیں (POTENTIALITIES) رکھ دی گئی ہیں۔ لیکن اسے دیگر اشیائے کائنات کی طرح مجبور نہیں کر دیا گیا کہ وہ صرف اس راستہ پر چلے جس پر چلنے سے اس کی یہ تمام صلاحیتیں نشو و نما پا کر تکمیل تک پہنچ جائیں اسے اس کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو یہ راستہ اختیار کرے اور چاہے دوسرا راستہ جس سے اس کی یہ صلاحیتیں دب کر رہ جائیں ان دونوں راستوں میں امتیاز وحی کی رو سے ہوتا ہے (جو قرآنِ کریم کے اندر محفوظ ہے)

اب انسان جو راستہ اختیار کرے گا یا اس راستہ میں جس مقام پر ٹھہر جائے گا۔ اس کے مطابق۔ اللہ کا قانون اس پر نافذ ہو جائے گا۔ جس طرح مثلاً جب تک پانی سیال رہتا ہے تو اس پر سیالیت (LIQUIDITY)

کا قانون نافذ رہتا ہے۔ اور جب منجمد ہو جاتا ہے تو پھر جمادیت (SOLIDITY) کا قانون اس پر نافذ ہو جاتا ہے یعنی انسان جو کچھ بننا چاہتا ہے اس کے مطابق اللہ کا قانون اس پر نافذ ہو جاتا ہے۔ ابتدا INITIATIVE انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ کا قانون اس کا اتباع (FOLLOW) کرتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ [۶۱/۵] "جب انہوں نے ٹیڑھا راستہ اختیار کر لیا تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔" دوسری جگہ ہے۔ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ [۵۱/۹] اس راستہ سے پھیرا یا اس کو جاتا ہے جو خود اس سے پھر جاتا ہے"۔ یعنی انسان جو راستہ اختیار کرتا ہے اس کے مطابق اللہ کا قانون اس پر نافذ ہو جاتا ہے۔ انسان کی ممکنات کا میدان بہت وسیع ہے۔ لہٰذا اس کے لیے تقدیرات کے انتخاب کا میدان بھی لامحدود ہے یہ جیسا خود بن جائے گا ویسی اس کی "تقدیر" بن جائے گی علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں

حرفے باریکش بہ رمزے مضمر است | تو اگر دیگر شوی او دیگر است
خاک شو نذر ہوا سازد ترا | سنگ شو بر شیشہ اندازد ترا
شبنمی! افتدگی تقدیر تست | قلزمی! پائندگی تقدیر تست

مراد اس سے یہ ہے کہ تم اگر کسی ایک حالت میں ہو اور اس کے مطابق قانون خداوندی کے نتائج تمہارے لیے ناخوشگوار ہیں تو تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لو اس سے اللہ کا دوسرا قانون (تقدیر) تم پر منطبق ہو جائے گی اور تمہاری تقدیر بدل جائے گی۔ یہ ہے قرآن کی رو سے تَقْدِيْرٌ کا مفہوم لہٰذا جب کہا جائے گا کہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اس مطلب یہ ہو گا کہ اللہ کا قانون ہر شے پر حاوی اور غالب ہے۔ اور اس شے کو اس کی آخری منزل تک لیے جا رہا ہے۔ انسان بھی جس مقام پر اپنے آپ کو رکھے گا اس کے مطابق اللہ کا قانون (تقدیر) اس پر حاوی ہو گا۔ اب یہ بات انسان کے اپنے اختیار کی ہے کہ وہ اپنے آپ کو کس مقام پر رکھنا چاہتا ہے اور اس طرح اللہ کی کون سی تقدیر اپنے لیے منتخب کرتا ہے۔

کائنات کی ہر شے کی تخلیق خاص پیمانوں اور قوانین کے مطابق ہوئی

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ	ہم نے کائنات کی ہر شئے کو پیدا کیا
بِقَدَرٍ ○ ۵۴/۴۹	ایک خاص اندازے، پیمانے اور قانون کے مطابق

اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا اور پھر اسکے پیمانے و قوانین مقرر کر دیے

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ	اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا
فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ○ ۲۵/۲	اور پھر اس کی صلاحیتوں اور امکانات کے پیمانے مقرر کر دیے

خَلَقَ، فَسَوّٰى قَدَّرَ فَهَدٰى

الَّذِيْ خَلَقَ	اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا
فَسَوّٰى ○	پھر اس کے حشو و زوائد دُور کر کے اس میں تناسب پیدا کیا
وَالَّذِيْ قَدَّرَ	پھر اس کے لیے اندازے، پیمانے اور قانون مقرر کر دیے۔
فَهَدٰى ○ ۸۷/۳	پھر جو کچھ اُس نے بنا تھا اُس کی رہنمائی اُسے دے دی۔

مختلف اجرام فلکی کے لیے مقرر کردہ پیمانے و قوانین یا اُن کی تقدیر

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	مختلف اجرامِ فلکی کو جیسا کہ انہیں ہونا چاہیے تھا
فِيْ يَوْمَيْنِ	دو مراحل میں بنا دیا گیا۔
وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا	اور جس قانون کے مطابق انہوں نے چلنا تھا وہ ان کی بناوٹ میں رکھ دیا گیا
وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ	اور قریب کی فضا کو ہم نے جگمگاتے چراغوں سے مزیّن کیا
وَحِفْظًا	اور انہیں ایسا محفوظ بنایا کہ نہ آپس میں ٹکرائیں نہ تم پہ گریں۔
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ	یہ وہ تقدیر یا قوانین و پیمانے ہیں
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ ۴۱/۱۲	جو صاحبِ علم و قوّت، اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔

سُورج وچاند کی منازل کے پیمانے یا تقدیر

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً	اللہ ہی ہے جس نے سورج کو ایسا درخشندہ بنایا
وَالْقَمَرَ نُورًا	اور چاند کو ایسا تابناک
وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ	اور ان کی منازل کے اندازے و پیمانے مقرر کر دیے
لِتَعْلَمُوا	تاکہ تم معلوم کر سکو
عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۵/۱۰	ماہ و سال کی گنتی اور حساب۔

زمین پر مختلف موسموں کی تبدیلی کے پیمانے یا تقدیر

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا	اللہ نے سطح زمین پر پہاڑ جما دیے
وَبَارَكَ فِيهَا	اور زمین میں مختلف چیزوں کے پیدا کرنے کی صلاحیت رکھ دی
وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ	اور چار موسموں کے پیمانے مقرر کر دیے
أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۱۰/۴۱	تاکہ یہاں رہنے والے لوگوں کو وافر خوراک ملتی رہے

بادلوں سے پانی برسنے کے پیمانے اور قوانین

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً	ہم بادلوں سے پانی برساتے ہیں
بِقَدَرٍ	ایک خاص پیمانے اور قانون کے مطابق
فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۱۸/۲۳	اور اسے مختلف انداز سے زمین میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔

یہ پیمانے اور قوانین صاحب علم و قوت، اللہ کے مقرر کردہ ہیں

وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا	رات آرام کے لیے بنائی گئی
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا	اور سورج و چاند سے ماہ و سال کا حساب لگایا جا سکتا ہے
ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ	یہ وہ تقدیر یا پیمانے اور قوانین ہیں
الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○ ۹۶/۶	جو صاحب علم و قوت اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔

پیدائش انسانی کے پیمانے و قانون

آیت	ترجمہ
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ	کیا تم غور نہیں کرتے کہ ہم نے تمہاری پیدائش
مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○	ایک حقیر سے مادہ تولید سے کی
فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○	پھر اُسے ایک مقررہ مدّت تک رحمِ مادر میں ٹھہرائے رکھا
اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ○	جہاں وہ ایک مقررہ پیمانے اور قانون کے مطابق نشوونما پاتا رہا
فَقَدَرْنَا	اس طرح ہم نے تمام اُمور کے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں
فَنِعْمَ	اور کس قدر عمدگی سے نتائج مرتب کرتے رہتے ہیں
الْقٰدِرُوْنَ ○ ۷۷/۲۰-۲۳	ہمارے مقرر کردہ یہ پیمانے اور قانون۔

عمر کا گھٹنا بڑھنا اور زندگی و موت کے پیمانے اور قانون مقرر ہیں

آیت	ترجمہ
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ	اللہ کے قانون کے مطابق تمہیں ملتی ہے زندگی بھی اور پھر موت بھی۔
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ	اور تم لوگ زندگی کی منازل طے کرتے ہوئے بڑھاپے کی عمر تک پہنچ جاتے ہو
لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْــًٔا	جس میں انسان سوجھ بوجھ رکھنے کے بعد پھر نادان ہو جاتا ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○ ۱۶/۷۰	یہ سارے قوانین اور پیمانے اللہ کے علم پر مبنی ہیں۔

عمر کا بڑھنا یا گھٹنا سب طبعی قوانین کے مطابق ہوتا ہے

آیت	ترجمہ
وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ	کسی بڑی عمر والے کو عمر نہیں دی جاتی
وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ	اور نہ کسی کی عمر میں کمی ہی کی جاتی ہے
اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۳۵/۱۱	مگر یہ سب کچھ طبعی قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

اور موت بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں اور قوانین کے مطابق آتی ہے

آیت	ترجمہ
نَحْنُ قَدَّرْنَا	ہم نے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں
بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ ۵۶/۶۰	تمہارے درمیان موت کے لیے۔

ہر ذی حیات کی عمر کا تعین اور موت و حیات سب کچھ قوانینِ الٰہیہ کے مطابق ہوتا ہے

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ	ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی ذی حیات کی موت
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ	اللہ کے قانون کے بغیر واقع ہو جائے
كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۳/۱۴۵	اللہ کا قانون ہی ہر کسی کی عمر کی مدت کا تعین کرتا ہے۔

انسان کو علم و بصیرت دے کر عمل کی آزادی دیدی گئی

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	ہم نے انسان کو پیدا کیا
مِنْ نُّطْفَةٍ	نطفہ سے
اَمْشَاجٍ	جو مخلوط ممکنات کا مجموعہ ہے
نَّبْتَلِيْهِ	پھر گردشیں دے دے کر اُسے
فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝	ایک صاحبِ علم و بصیرت ہستی بنا دیا
اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ	پھر اُسے ہدایت کی راہ سجھائی۔
اِمَّا شَاكِرًا	اور اختیار دیا کہ خواہ اس ہدایت کو قبول کر لیں
وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ ۷۶/۲-۳	اور خواہ اس سے انکار کر دیں۔

انسان کی حالت مجبوری کی نہیں ہے اسے عمل کی آزادی دی گئی تاکہ اسکے کاموں کی باز پرس کی جا سکے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ	اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو بجبر
اُمَّةً وَّاحِدَةً	ایک اُمتِ واحدہ بنا دیتا
وَّلٰكِنْ	لیکن اُس نے جبر نہیں کیا اور آزادی دی کہ
يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ	جو چاہے وہ گمراہی کی روش اختیار کر لے
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ	اور جو چاہے وہ راہِ ہدایت اختیار کر لے
وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا	تاکہ تم سے جواب طلبی کی جا سکے
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۶/۹۳	ان کاموں کی جو تم کرتے رہے۔

انسان کو جو کچھ بھی پیش آتا ہے اللہ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے

قُلْ لَّنْ يُّصِيبَنَآ
اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ ۹/۵۱

کہو ہمیں جو کچھ بھی پیش آتا ہے
وہ ان قوانین کی رو سے ہوتا ہے جو اللہ نے ہمارے لیے مقرر کر دیے ہیں۔

قوموں کی عزت و ذلت ترقی و تنزلی سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں اور قوانین کے مطابق ہوتا ہے

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ
تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ
وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ۳/۲۶

کہو کہ کائنات میں اللہ کے قانون کی حکمرانی ہے
یہاں اقتدار و حکومت ملتے بھی اللہ کے قانونِ مشیّت کے مطابق ہیں
اور چھنتے بھی اسی کے قانونِ مشیّت کے مطابق ہیں
یہاں عزت بھی اللہ کے قانونِ مشیّت کے مطابق حاصل ہوتی ہے
اور ذلت بھی اسی کے قانونِ مشیّت کے مطابق ملتی ہے
یہاں ہر طرح کی بھلائی کا کنٹرول اللہ کے قانون کے ہاتھ میں ہے۔
اور اس نے ہر شے کے لیے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

انسان کو حفاظت بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ملتی ہے اور عذاب بھی انکے مطابق ہی آتا ہے

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
اَوْ تُخْفُوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ
وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ۲/۲۸۴

دیکھو تمہارے دل میں جو کچھ ہے اسے خواہ ظاہر کر دو
اور خواہ اسے چھپا کر رکھو
اللہ کا قانونِ مکافات بہرحال اس کا حساب لے لے گا۔
لہٰذا انسان کو حفاظت بھی اللہ کے قانونِ مشیّت کے مطابق ملتی ہے
اور اس پر عذاب بھی اس کے قانونِ مشیّت کے مطابق ہی آتا ہے
اللہ نے ہر چیز کے اندازے، پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

انسان پر مصیبت اس کے اپنے ہاتھوں لائی ہوئی ہوتی ہے

قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ
قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ

لوگ کہتے ہیں ہم پر یہ مصیبت کہاں سے آ گئی
ان سے کہو یہ تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ	یاد رکھو اللہ نے ہر چیز کے لیے
قَدِیۡرٌ ۝ ۳/۱۶۵	اندازے۔ پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

قوموں پر زوال انکے جبر و استبداد اور معاشرہ کی ناہمواریوں کی وجہ سے آتا ہے

اسۡتِکۡبَارًا فِی الۡاَرۡضِ	یاد رکھو جو لوگ دُنیا میں جبر و استبداد کا نظام قائم کرتے ہیں
وَمَکۡرَ السَّیِّیٴِ	اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے کی چالیں چلتے ہیں۔
وَلَا یَحِیۡقُ الۡمَکۡرُ	انہیں معلوم نہیں کہ اس طرح کی چالیں
السَّیِّیٴُ اِلَّا بِاَھۡلِہٖ	خود، چلنے والوں پر اُلٹ جایا کرتی ہیں۔
فَھَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ	کیا وہ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ
اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِیۡنَ	اقوامِ سابقہ کے ساتھ جو کچھ ہُوا، وہی ان کے ساتھ بھی ہو۔
فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ	بہرحال اللہ کا قانون اٹل ہوتا ہے۔
تَبۡدِیۡلًا	اس کی نتیجہ خیزی میں نہ کبھی تبدیلی آتی ہے
وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَحۡوِیۡلًا ۝	اور نہ کوئی اس کا رُخ ہی موڑ سکتا ہے
اَوَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ	کیا لوگوں نے دُنیا میں گھوم پھر کے دیکھا نہیں
فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ	اور تاریخی شواہد سے اندازہ نہیں لگایا کہ
عَاقِبَۃُ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ	اقوامِ سابقہ کی غلط روش کے نتائج کیا نکلے
وَکَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡھُمۡ قُوَّۃً	حالانکہ وہ قوت میں ان سے بھی بڑھ کر تھیں
وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعۡجِزَہٗ مِنۡ	لہٰذا یاد رکھو اس کائنات میں کوئی قوت ایسی نہیں ہے
شَیۡءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الۡاَرۡضِ	جو اللہ کے قانون کو بے بس کر دے
اِنَّہٗ کَانَ عَلِیۡمًا	اللہ نے اس سلسلہ میں علم پر مبنی
قَدِیۡرًا ۝ ۳۵/۴۳-۴۴	قاعدے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

بہرحال انسان کو ایک وقفۂ مہلت کی سہولت بھی حاصل ہے

وَلَوۡ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ	(بہرحال انسان کو اصلاح کے لیے ایک وقفۂ مہلت بھی دیا گیا ہے)
النَّاسَ بِمَا کَسَبُوۡا	اگر اللہ انسان کے کاموں کا نتیجہ فوراً نکال دیتا

مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا	تو تمہیں اس وقت زمین کی پیٹھ پر
مِنْ دَآبَّةٍ	ایک بھی متنفس زندہ نظر نہ آتا۔
وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ	لہٰذا ہمارا قانونِ مہلت ڈھیل دیے رکھتا ہے
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى	ایک مقررہ وقت تک کے لیے
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ	اور جب مہلت کا یہ وقفہ پورا ہو جاتا ہے تو نتائج سامنے آ جاتے ہیں
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ	یاد رکھو اللہ کا قانونِ مکافات
بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۞ ۳۵/۴۵	انسان کے کاموں پر نظر رکھے ہوئے ہوتا ہے۔

انسان کی داخلی و خارجی دنیا میں جو کچھ اسے پیش آتا ہے وہ سب مقررہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ	انسان پر نہ تو خارجی دنیا میں کوئی آفت آ سکتی ہے
وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ	اور نہ اس کی داخلی زندگی میں کوئی مصیبت
اِلَّا فِيْ	بجز اس کے کہ اس کے لیے
كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا	پہلے سے قوانین مقرر کر دیے گئے ہیں
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۞ ۵۷/۲۲	اور اللہ پر ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں تھا۔

یہاں ہر کوئی اپنی کارکردگیوں کے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۞	لوگوں کو اس بات سے آگاہ رہنا چاہیے کہ
لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ	یہاں افراد اور اقوام کی اپنی مرضی پر منحصر ہے
اَنْ يَّتَقَدَّمَ	کہ وہ آگے بڑھ کر ترقی کی منزلیں طے کرنا چاہتے ہیں
اَوْ يَتَاَخَّرَ	یا پیچھے رہ کر پسماندگی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔
كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ	یاد رکھو یہاں ہر کوئی اپنی کارکردگیوں کے
رَهِيْنَةٌ ۞ ۷۴/۳۶-۳۸	شکنجے میں جکڑا ہوا ہوتا ہے۔

اور انسانی ذات کا استحکام یا انتشار خود انسان کے اپنے ہاتھوں میں ہے

وَنَفْسٍ	اور انسانی ذات پر غور کرو کہ
وَّمَا سَوّٰىهَا ۞	اسے ہم نے کس انداز سے متوازن بنایا ہے

فَاَلْهَمَهَا	پھر اس نے اندر اس امر کی صلاحیت رکھ دی گئی ہے
فُجُوْرَهَا	کہ وہ چاہے تو غلط روش پر چل کر اپنے اندر انتشار پیدا کرلے
وَتَقْوٰىهَا ○	اور چاہے تو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرکے اپنے اندر استحکام پیدا کرلے
قَدْ اَفْلَحَ	یاد رکھو کامیاب و کامران وہ ہوتے ہیں
مَنْ زَكّٰىهَا	جن کی ذات اور صلاحیتیں نشوونما پا جاتی ہیں
وَقَدْ خَابَ	اور ناکام و نامراد وہ ہوتے ہیں
مَنْ دَسّٰىهَا ○ ۹۱/۱۰-۷	جن کی ذات اور صلاحیتیں دبی ہوئی غیر نشوونما یافتہ رہ جاتی ہیں۔

ٹیڑھی روش کے نتیجے میں ذہن بھی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں

فَلَمَّا زَاغُوْٓا	لوگ جب ٹیڑھی روش اختیار کر لیتے ہیں
اَزَاغَ اللّٰهُ	تو اللہ کے قانون کے مطابق
قُلُوْبَهُمْ ۶۱/۵	ان کے ذہن بھی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔

لوگوں کی غلط روش کی وجہ سے ان کے ذہنوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے

رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	لوگوں کے ذہنوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے
مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ ۸۳/۱۴	ان کی غلط روشِ زندگی کی وجہ سے۔

عقل و بصیرت سے کام نہ لینے والے شک والتباس کی غلاظتوں میں لتھڑے رہتے ہیں

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ	کوئی فرد اس وقت تک نظامِ خداوندی کو قبول نہیں کر سکتا
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ	جب تک کہ اللہ کے قانون کے مطابق (غور و فکر سے کام نہ لے)
وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى	اور وہ لوگ شک و التباس کی غلاظتوں میں لتھڑے رہتے ہیں
الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ ۱۰/۱۰۰	جو عقل و بصیرت سے کام نہیں لیتے۔

اور قوانینِ خداوندی سے انسانی عقل و فہم کو راہنمائی حاصل ہو جاتی ہے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ	کوئی آفت یا مصیبت نہیں آسکتی
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ	بغیر اللہ کے قانون کے
وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ	اور جو کوئی اللہ کے ان قوانین کی صداقت پر یقین رکھتا ہے

يَهْدِ قَلْبَهُ — تو اس کے قلب کو رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ ۶۴/۱۱ — اور یاد رکھو اللہ کو تمام باتوں کا علم ہے۔

نتائج محنت اور کوشش سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ — اور دیکھو انسان کو وہی نتائج مل سکیں گے
اِلَّا مَا سَعٰى ۵۳/۳۹ — جس کیلئے اُس نے محنت اور کوشش کی ہو گی۔

اور ہدایت اسی کو حاصل ہوتی ہے جو اسکی طرف رجوع کرے

وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ — اور ہدایت اسی کو حاصل ہوتی ہے
مَنْ يُّنِيْبُ ○ ۴۲/۱۳ — جو اس کی طرف رجوع کرے۔

اللہ کسی قوم پر کامیابی کی راہیں بند نہیں کرتا

وَمَا كَانَ اللّٰهُ — یہ بات اللہ کے شایانِ شان نہیں
لِيُضِلَّ قَوْمًا — کہ وہ کسی قوم کو راستہ دکھانے کے بعد
بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ — پھر یونہی اس پر کامیابی کی راہیں بند کر دے
حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ — وہ پہلے اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ انہیں
مَّا يَتَّقُوْنَ — کن باتوں کی پابندی کرنی ہے اور کن امور سے بچنا ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ — (اس کے باوجود جو لوگ خلاف ورزی کریں ان پر کامیابی کی راہ بند ہو جاتی ہے)،
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ ۹/۱۱۵ — یاد رکھو اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔

اللہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمت کو از خود نہیں بدلتا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ — دیکھو اللہ کا یہ طریقہ کار نہیں ہے کہ وہ
لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً — اس نعمت کو بدل ڈالے
اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ — جو اُس نے کسی قوم پر انعام کر رکھی ہے
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا — حتیٰ کہ وہ قوم خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے

مَا بِاَنْفُسِهِمْ	اپنے آپ کو اُس نعمت سے محروم نہ کرے
وَاَنَّ اللّٰهَ	یاد رکھو اللہ کا قانونِ مکافات
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ ۸/۵۳	سب کچھ سُنتا اور ہر بات سے باخبر ہوتا ہے۔

انسان کو عمل کی آزادی دی گئی ہے لیکن نتیجہ بہرحال اللہ کے قانون کے مطابق نکلتا ہے

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ	انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جیسے چاہے کام کرے
اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ	لیکن جو کام وہ کرتا ہے اُنہیں ہمارا قانونِ مکافات
بَصِيْرٌ ۴۱/۴۰	دیکھ رہا ہوتا ہے اور نتائج اس کے مطابق مرتب کرتا ہے

اللہ کے ہاں ہر کسی کا درجہ اسکے عمل کے لحاظ سے متعین ہوتا ہے

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ	اللہ کے یہاں ہر کسی کا درجہ
مِّمَّا عَمِلُوْا	اس کے عمل کے لحاظ سے متعین ہوتا ہے
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ	اور اللہ کے قانونِ مکافات کی نگاہوں سے
عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ ۶/۱۳۲	کسی کا عمل اوجھل نہیں رہنے پاتا۔

اللہ کسی قوم کی حالت میں از خود تبدیلی پیدا نہیں کرتا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ	دیکھو اللہ ہرگز تبدیلی پیدا نہیں کرتا
مَا بِقَوْمٍ	کسی قوم کی حالت میں
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا	جب تک کہ وہ قوم خود
مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۱۳/۱۱	اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے۔

اللہ کسی قوم پر ظلم نہیں کرتا یہ تو خود انسان ہے جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ	دیکھو اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ
النَّاسَ شَيْـًٔا	انسانوں پر کسی قسم کا کوئی ظلم کرے
وَلٰكِنَّ النَّاسَ	انسان تو خود ایسا ہے کہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ ۱۰/۴۴	اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے۔

اللہ کی مرضی کا غلط تصوّر

سَيَقُولُ الَّذِينَ	وہ لوگ جنہوں نے شرک کی روش اختیار کر رکھی ہے
أَشْرَكُوا	کہتے ہیں (دُنیا میں اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا)
لَوْ شَاءَ اللَّهُ	اگر اللہ کو یہ سب کچھ منظور نہ ہوتا
مَا أَشْرَكْنَا	تو نہ ہم اس روش کو اختیار کر سکتے تھے
وَلَا آبَاؤُنَا	اور نہ ہمارے آباو اجداد ہی
وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ	اور نہ ہم لوگ کسی شے کو حرام ہی قرار دیتے
كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ	دیکھو! یہ بات کچھ نئی نہیں ان سے پہلے کے لوگ بھی اس
مِن قَبْلِهِمْ	قسم کی کٹ حجتیوں سے حقیقت کو جھٹلاتے رہے ہیں
حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا	تاآنکہ انہوں نے اپنے اعمال کے نتیجہ میں ہمارے عذاب کا مزا چکھ لیا۔
قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ	ان سے کہو اس بارے میں اگر کوئی علمی دلیل تمہارے پاس
فَتُخْرِجُوهُ لَنَا	ہے تو اُسے ہمارے سامنے پیش کرو۔
إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ	لیکن تم تو محض ظن و قیاس کے پیچھے چلتے ہو
وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ۝ ۶/۱۴۸	اور اٹکلیں دوڑاتے رہتے ہو۔

تقدیر کا غلط مفہوم

وَقَالُوا	یہ غیر خدائی قوتوں کی تعبداری کرنے والے لوگ کہتے ہیں
لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ	کہ اگر اللہ کی مرضی ایسی نہ ہوتی تو ہم
مَا عَبَدْنَاهُم	ان ہستیوں کی تعبداری کر ہی نہ سکتے یہ تو تقدیر کا لکھا ہے
مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ	دراصل انہیں علم ہی نہیں کہ تقدیر کسے کہتے ہیں
إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ ۴۳/۲۰	یہ لوگ اس معاملہ میں محض قیاس آرائیوں سے کام لیتے ہیں۔

من اضلّ اللہ کا مفہوم

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ	تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں
فِئَتَيْنِ	تمہارے درمیان دو رائیں پائی جاتی ہیں

وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ	حالانکہ اللہ انہیں منحرف قرار دے چکا ہے
بِمَا كَسَبُوْا ؕ	ان کی غلط روش اور بدعملی کی وجہ سے
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا	کیا تم ایسے لوگوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہو
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ	جو اللہ کے قانون کی رُو سے گمراہ قرار پا چکے ہیں
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ	یاد رکھو جو کوئی اللہ کے قانون کی رُو سے گمراہ قرار پا چکا ہو
فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ	اس کے لیے بجز قانونِ خداوندی کی طرف مکمل لوٹ آنے کے
سَبِيْلًا ۝ ۴/۸۸	اصلاح کی کوئی اور صورت ہو نہیں سکتی۔

اللہ کا لکھا

مِنَ النَّاسِ	ایسے لوگ بھی ہیں
مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ	جو قوانینِ خداوندی کے بارے میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں
بِغَيْرِ عِلْمٍ	بغیر علم و بصیرت کے
وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ	دراصل یہ لوگ اپنے سرکش مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی کرتے ہیں
كُتِبَ عَلَيْهِ	اور اللہ نے یہ لکھ دیا ہے کہ
اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ	جو کوئی ان سرکش مفاد پرستانہ جذبات کو اپنا رفیق بنا لے گا۔
فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ	تو یہ جذبات اسے گمراہ کر کے چھوڑیں گے
وَيَهْدِيْهِ	اور اسے لے جائیں گے
اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ ۲۲/۴-۳	پُرعذاب جہنمی زندگی کی طرف۔

۲۸ تَوَکُّل عَلَی اللّٰہ

ہمارے ہاں تَوَکُّل عَلَی اللّٰہ کے معنی یہ لیے جاتے ہیں کہ انسان خود کچھ نہ کرے اور اس انتظار میں رہے کہ اللہ اس کے لیے سب کچھ از خود کر دے گا۔ توکل کا یہ مفہوم قرآنِ کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جو ہر قدم پر سعی و عمل کی اور جد و جہد کی تاکید کرتا ہے۔

آپ ایک آدمی کو سمندر میں پھینک دیجئے وہ تیرنا نہ جانتا ہو تو ڈوب کر مر جائے گا۔ آپ لوہے کے ایک ٹکڑے کو پانی میں ڈال دیجئے وہ فوراً پانی کے نیچے چلا جائے گا۔ لیکن اگر آپ اسی لوہے کی ٹنوں وزن کی چادروں سے ایک خاص قاعدے کے مطابق ایک عظیم القدر جہاز بنالیں تو وہ سینۂ بحر پر بط کی طرح تیرتا چلا جائے گا۔

آپ جہاز کو سمندر میں کس اطمینان سے چلاتے رہتے ہیں اور کس اطمینان سے اس پر سوار ہو جاتے ہیں۔ یہ اطمینان کس چیز سے پیدا ہوتا ہے اس "ایمان" سے کہ اس جہاز کی تعمیر قانونِ فطرت کے ان فارمولوں کے مطابق کی گئی ہے کہ اتنی جسامت کا جہاز اس قدر وزن لے کر تیرتا رہے گا یہ قانون کبھی دھوکا نہیں دے گا اس قانون پر پورا پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ یہ سہارا دغا نہیں دے گا۔ یہ آسرا ٹوٹے گا نہیں اس کو توکل کہتے ہیں۔

قرآنِ کریم نے بتایا ہے کہ جس طرح خارجی کائنات میں اللہ کے قوانین جاری و ساری ہیں۔ جن پر پورا پورا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح انسانوں کی تمدنی زندگی کے لیے جو قانون اللہ نے عطا کیے ہیں ان کی نتیجہ خیزی پر بھی اسی طرح بھروسہ کیا جا سکتا ہے اگر ہم ان کے مطابق چلیں گے تو جس نتیجہ کا اس نے وعدہ کر رکھا ہے وہ یقیناً بر آمد ہو کر رہیگا اس کا نام تَوَکُّل عَلَی اللّٰہ ہے اور انہی معنوں میں اللہ اَلْوَکِیْلُ ہے یعنی جس کے قانون پر پورا پورا بھروسہ کیا جاتے۔

توکل درحقیقت ایمان کی استواری اور یقین کی پختگی ہی کا دوسرا نام ہے لیکن کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ قوانینِ خداوندی پر اس قسم کے اعتماد کے ساتھ وہ سامان اور ذرائع مہیا کیے جائیں جو زیرِ نظر پروگرام کے لیے ضروری ہوں توکل ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے کا نام نہیں توکل اسباب و ذرائع کو مہیا کرنے کے بعد پورے پورے عزم و ہمت سے غیر متذبذب طور پر حصولِ مقصد کے لیے جد و جہد کرنے کا نام ہے۔ توکل سے انسان کے اندر نفسیاتی قوت پیدا ہو جاتی ہے جس سے اس کے اسباب و ذرائع عام اندازے سے کہیں بڑھ کر نتائج پیدا کرتے ہیں۔ کانپتے ہاتھوں سے کبھی نشانہ ٹھکانے پر نہیں بیٹھتا۔ توکل انسان کے ہاتھوں کو کانپنے نہیں دیتا۔

توکّل کے مفہوم کی وضاحت

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا	دیکھو دشمن کے مقابلہ کے لیے ہر وقت مستعد رہو
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ	اور امکان بھر دفاعی قوت تیار رکھو
وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ	اور اپنی سرحدوں کو فوجی چھاؤنیوں سے مستحکم رکھو
تُرْهِبُوْنَ بِهٖ	تاکہ اس طرح سے ان لوگوں کو خائف رکھ سکو
عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ	جو نظامِ خداوندی کے دشمن ہیں اور اس طرح سے تمہارے بھی دشمن
وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ	اور ان کے علاوہ انہی جیسے اور دشمنوں کو بھی
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ	جن کا ابھی تمہیں علم نہیں ہوا لیکن اللہ کو ان کا علم ہے۔
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ	یاد رکھو نظامِ خداوندی کے قیام و استحکام کے سلسلہ میں
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ	تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس کا تمام فائدہ تمہیں ہی ہو گا
وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○	یہ نظام تمہیں ہر طرح کے ظلم و زیادتیوں سے محفوظ رکھے گا
وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ	بہرحال دشمن اگر صلح کی طرف مائل ہو
فَاجْنَحْ لَهَا	تو تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۸: ۶۰-۶۱	اور اللہ کے قانون پر بھروسہ اور توکّل رکھو۔

ان تمام تیاریوں کے بعد اللہ کی تائید و نصرت پر توکّل رکھو

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ	یہ وہ صاحبانِ عزم و یقین ہیں کہ جب لوگ ان سے کہتے ہیں کہ
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ	دشمن نے تمہارے خلاف لشکرِ جرار جمع کر رکھا ہے
فَاخْشَوْهُمْ	لہٰذا تمہیں اس سے ڈرنا چاہیے
فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا	تو اس سے ان کا ایمان اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے
وَّقَالُوْا	اور وہ دل کے پورے اطمینان سے کہتے ہیں
حَسْبُنَا اللّٰهُ	ہمارے لیے اللہ کے قانون کی تائید و نصرت کافی ہے
وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○ ۳: ۱۷۳	جس پر پورا پورا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلے میں جان کی بازی لگا کر جدّوجہد کرو اور پھر اسکے قانون پر توکل کرو

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اے میرے وہ بندو جنہوں نے نظامِ خداوندی قبول کر لیا ہے
اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ	دیکھو میری زمین وسیع ہے لہٰذا دُنیا کے جس حصّہ میں بھی
فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ	اس کیلئے حالات سازگار ہوں وہاں ہمارا یہ نظام قائم کرو
كُلُّ نَفْسٍ	اس جدّوجہد میں اگر جان بھی چلی جائے تو پروا نہ کرو
ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	کیونکہ یہاں ہر ذی حیات نے موت کا مزا تو چکھنا ہی ہے
ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ	اور اپنے اعمال کیلئے ہمارے پاس جواب دہ ہونا ہے۔
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لہٰذا جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کریں گے
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا	تو ہم انہیں ایسی بلند و بالا جنتی زندگی میں داخل کر دیں گے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قانونِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	لہٰذا اس کی خوشگواریاں سدا بہار ہوں گی۔
نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ	دیکھو! ہم کام کرنے والوں کو ان کے کاموں کا کتنا اچھا بدلہ دیتے ہیں
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا	یعنی ان لوگوں کو جو اپنے پروگرام پر نہایت استقامت سے عمل پیرا
وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ ٢٩/٥٦-٥٩	رہتے ہیں اور اللہ کے قانون کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں

نظامِ خداوندی کے تحفظ کیلیے شدّت سے اللہ کے قوانین سے وابستگی اختیار کرو انکی محکمیت پر بھروسہ رکھو

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ	دیکھو! قرآنی پروگرام پر عملدرآمد شروع کرتے وقت
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ	شدّت کے ساتھ قانونِ خداوندی سے وابستہ رہ کر ان کا تحفظ حاصل کرو
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	مفاد پرست اور سرکش قوتوں کی مضرت رسانیوں سے۔
اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ	یاد رکھو یہ مفاد پرست اور تخریبی قوتیں ان پر غلبہ نہیں پا سکتیں
عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو قوانینِ خداوندی کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں
وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ ١٦/٩٩	اور ان کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں۔

اللہ کے قوانین پر بھروسہ یا توکل

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ	دیکھو تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو
فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ	تو اس کا فیصلہ قانونِ خداوندی کی رُو سے کیا جائے گا۔
ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي	کہو یہ میرے پروردگار کا قانون ہے
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ	جس پر میرا پورا بھروسہ ہے
وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ ۴۲/۱۰	اور میں ہر معاملہ میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قوانین خداوندی کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے معاملات باہمی مشاورت سے طے کرو اور پھر اللہ پر توکل کرو

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ	دیکھو اپنے معاملات باہمی مشاورت سے طے کرو
فَإِذَا عَزَمْتَ	اور اس طرح سے جب تم کسی بات کا فیصلہ کر لو
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ	تو پھر اللہ کے قانون پر پورا پورا بھروسہ کرو۔
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ	بلاشبہ اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ ہے
الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ ۳/۱۵۹	یہی روشِ متوکلین۔

اللہ کے قوانین تمہاری کارسازی کیلئے کافی ہیں لہٰذا ان پر بھروسہ رکھو

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ	دیکھو تم صرف اس وحی کا اتباع کرو
إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ	جو تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف نازل ہوئی ہے
إِنَّ اللَّهَ كَانَ	اور یاد رکھو کہ اللہ کو سب خبر ہوتی ہے
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا	جو کچھ کہ تم کرتے ہو
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ	اور اللہ کے قوانین کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھو
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ ۳۳/۲-۳	یہ قوانین تمہیں کبھی دغا نہیں دیں گے اور تمہاری کارسازی کےلیے کافی ہیں۔

اللہ کے قوانین کی نتیجہ خیزی پر بھروسہ

وَلِلَّهِ غَيْبُ	اللہ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل میں مشرف عمل ہے
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	ہر وہ چیز جو کائنات میں پنہاں ہے

وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ
فَاعْبُدْهُ
وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ ۱۱/۱۲۳

اور تمام معاملات کا فیصلہ اس کے قانون کے مطابق ہوتا ہے
لہٰذا تم اللہ کے قوانین کی کامل اطاعت کرتے رہو
اور ان کی نتیجہ خیزی پر پورا پورا بھروسہ رکھو۔
یاد رکھو تمہارا پروردگار کسی کے عمل سے بے خبر نہیں ہوتا
کہ اس کا نتیجہ مرتب ہونے سے رہ جائے۔

کہو تمہارے لیے اللہ کا قانون ہی کافی ہے اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ
مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ
قُلْ أَفَرَءَيْتُم
مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ
إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ
هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ
أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ
هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ
قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ ۳۹/۳۸

ان لوگوں سے اگر پوچھا جائے کہ
کائنات کی بلندیوں و پستیوں کو کس نے پیدا کیا ہے
تو یہ لوگ اقرار کریں گے کہ انہیں اللہ ہی نے پیدا کیا ہے
ان سے کہو اگر حقیقت یہ ہے تو غور کرو کہ
جن ہستیوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو ان میں ایسی قوت
کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے پہنچنے والے
نقصانات کو ہم سے دُور کر سکیں۔
یا اس کے قانونِ مکافات کی رُو سے ملنے والی رحمتوں
اور نوازشوں کو ہم سے روک سکیں۔
کہو ہمارے لیے اللہ کا قانون ہی کافی ہے
اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(۲۹)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ کا حقیقی تصور (اسکے قوانین کی رُو سے)

اللہ تعالیٰ کا مروجہ غیر قرآنی تصور کچھ اس قسم کا ہے جیسے کوئی من موجی بادشاہ یا ڈکٹیٹر ہو جس کے ہاں نہ کوئی قاعدہ ہو نہ قانون، نہ عدل ہو نہ انصاف موج میں ہو تو گناہگار کو بخش دے اور جی میں آئے تو بے گناہ کو سزا دے ڈالے پنجابی کے ایک صوفی شاعر کے بقول۔

۱؎ اوتھے کی پرواہے راقب — اوتھے بے پرواہیاں
پھڑ لئے عملاں والیاں نوں — تے چھڈ دیئے اوگنہار نوں

یعنی ان خداؤں کا کاروبار جہان بانی کسی قاعدے قانون کے تحت نہیں چلتا۔ وہاں تو بے پرواہیاں ہیں۔ لہٰذا سارا کام موڈ پر چلتا ہے۔ اگر موج میں ہوئے تو مجرموں کو بھی بخش دیا۔ نہ صرف بخش دیا بلکہ چوروں کو قطب بنا دیا۔ اگر موڈ اچھا نہ ہوا تو نیک عمل والوں کو بھی گرفتار بلا کر دیا۔

ذہنِ انسانی کے یہ تراشیدہ خدا نہ ظالم کو ظلم سے روکتے ہیں نہ مظلوم کی داد رسی ہی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود خودستائی کے اس قدر حریص کہ ہر خدا اپنے ماننے والوں سے چاہتا ہے کہ اس کی تعریفیں کی جائیں اس کی پوجا اور عبادت کی جائے اس کے آگے جھکا جائے اور نیت کے اس قدر بھوکے کہ ہر دم پوجا کے پرشاد فاتحہ کے حلوے نیاز کی ریوڑیوں اور قربانی کے بکروں پر نظر رہتی ہے۔ یہ خدا عدل و انصاف سے اس قدر عاری ہیں کہ منتوں، نذرانوں اور چڑھاووں کی رشوت پر غاصبوں، قاتلوں، چوروں اور ٹھگوں کی مرادیں بھر لاتے ہیں۔

استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ یہ گھٹیا تصور قانون دینے والی اس اعلیٰ و اقدس ذات کے متعلق ہے جس کے محکم قوانین کے تحت اس عظیم کائنات کا سارا نظام اس عدل و توازن کے ساتھ چل رہا ہے اس لامحدود کائنات میں یہ عظیم کرّے کھرب ہا کھرب سالوں سے اس کے قوانین کے تحت اپنے اپنے محور میں محوِ گردش ہیں لیکن مجال ہے جو ایک ذرّہ برابر بھی اپنی حدود سے اِدھر اُدھر ہو جائیں اس کائنات کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے کا تجزیہ فرمایئے اس میں بھی آپ کو عدل و توازن پر مبنی قوانین کا تجربہ کراں ملے گا۔

اسی طرح انسانی دنیا میں بھی۔ زندگی اور موت عزت و ذلت عروج و زوال سب کچھ اس کے محکم قوانین کے مطابق ہوتا ہے افراد کے لیے بھی اقوام کے لیے بھی۔

لہٰذا علم و آگاہی کے اس روشن دور میں اللہ جیسی عظیم ہستی کے متعلق ایسے ذلت آمیز تصورات کو جہالت کے اندھے پن کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

۱؎ یہ شعر عرصہ دراز پہلے سُنا تھا جس طرح یاد رہ گیا درج کر دیا۔ اگر کوئی غلطی ہو تو شاعر سے معذرت خواہ ہوں

کہا جاتا ہے کہ کمیونسٹ بلاک کے لوگ اللہ کے منکر ہیں لیکن ذہن اس بات کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا کہ علم کی اس قدر بلندیوں پر پہنچی ہوئی یہ اقوام جن کی سائنس کا واسطہ ہر وقت اللہ کے قوانین کے ساتھ رہتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ اس ہستی کو ہی نہ مانیں جسکے قوانین کی بنیادوں پر ان کی سائنس کی ساری عمارت استوار ہے لہٰذا ان کے متعلق جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ ذہن انسانی کے ان تراشیدہ خداؤں کے منکر ہوں گے۔ جن کے خیالی بُت اہلِ مذہب نے اپنی اپنی ذہنی سطح کے مطابق تراش رکھے ہیں۔ اور جن کے نام پر انہوں نے اپنی اپنی مذہبی گروہ بندیوں کو استوار کیا ہوا ہے لیکن ایسے جھوٹے خداؤں کا منکر تو ہر ذی فہم انسان کو ہونا چاہیے۔ کیوں کہ کوئی بھی غور و فکر کرنے والا انسانی ذہن اللہ کے متعلق ایسے دقیانوسی تصورات سے مطمئن ہو ہی نہیں سکتا۔

بہرحال یہ علیحدہ بات ہے کہ کمیونسٹ دنیا کو ابھی تک کسی نے اللہ کے قرآنی تصور سے متعارف کرانے کی کوشش ہی نہیں کی لہٰذا وہ لا کی منزل پر پہنچ کر اِلّا کے منتظر ہیں۔ لیکن یہ لوگ مذہبی دنیا سے پھر بھی ایک قدم آگے ہیں۔ کیوں کہ مذہبی دنیا تو ابھی تک ذہنِ انسانی کے تراشیدہ خداؤں کے تصور کی بھول بھلیوں سے ہی نکل نہیں پائی ہے لہٰذا لَا اِلٰہَ سے مراد اللہ کے ان تمام تصورات سے انکار کرنا ہے جو ذہنِ انسانی نے خود تراش رکھے ہیں اور الا اللہ سے مراد اللہ کے صرف اس تصور کو ماننا ہے جو اللہ نے خود اپنی کتب میں دیا اور جو اب صرف قرآن کریم میں اصل حالت میں موجود ہے۔

اِس سلسلہ میں اس بات کو بھی جان لینا چاہیے کہ اللہ کا حقیقی تصور اسی صورت میں سمجھ میں آسکتا ہے جب کہ اس کے تمام باطل تصورات سے انکار کر دیا جائے۔

اللہ کے قوانین میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ	اور اللہ کے قوانین میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے

اللہ کی سُنّت بدلا نہیں کرتی

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۝	ہمارے قوانین و دستور میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی

اللہ کے قوانین تبدیل کرنے کا کسی کو اختیار نہیں

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ	اے نبیؐ لوگوں کے سامنے صرف وہ پیش کر
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ	جو اللہ نے تمہاری طرف کتاب میں وحی کیا ہے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ	اور یاد رکھو اللہ کے قوانین میں تبدیلی کرنے کا کسی کو اختیار نہیں
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝	اور نہ ان قوانین کے سوا اور کوئی جائے پناہ ہی تمہارے لیے موجود ہے۔

اللہ کے قوانین میں تبدیلی کرنے کا کوئی مجاز نہیں

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ	تمہارے رب کے قوانین مکمل طور پر دیدیے گئے ہیں
صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ	صدق و عدل کے ساتھ
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۱۱۶/۶	اب ان قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتا۔

قانون مکافات کو کوئی ٹال نہیں سکتا

وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ	کوئی ٹال نہیں سکتا اس عذاب کو
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝	جو مجرم اقوام کے اعمال کے نتیجہ میں ان پر آتا ہے۔

وراثت ارض کے لیے بنیادی قانون

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ	ہم نے ہر کتاب وحی میں متعلقہ امور کو سامنے لانے کے بعد
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ	اس حقیقت کو بنیادی قانون کے طور پر واضح کر دیا تھا کہ

اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ ۲۱/۱۰۵

ارض کے حقیقی وارث وہی لوگ ہوں گے
جن میں اس کے وارث ہونے کی صلاحیت ہو گی۔

اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود نہ بدلے

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ ۱۳/۱۱

افراد اور اقوام کے اعمال کو نتیجہ تک پہنچانے کے لیے
ان کے آگے اور پیچھے ایسی قوتیں متعین ہیں
جو ان کے اعمال کو اللہ کے قانون کے مطابق نتیجہ خیز کرتی ہیں۔
لہٰذا یاد رکھو اللہ کبھی اس حالت کو تبدیل نہیں کرتا جو کسی قوم کو حاصل ہوتی ہے
جب تک کہ وہ قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔

اللہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمتیں نہیں چھینتا بلکہ قومیں خود اپنے آپ کو ان نعمتوں سے محروم کر لیتی ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۸/۵۳

اللہ کا مقررہ قانون یہ ہے کہ
وہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا
تاکہ وہ قوم خود اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کر کے اپنے آپ کو ان نعمتوں
سے محروم نہ کرے اور اللہ کا قانونِ مکافات سب کچھ سنتا اور ہر بات سے باخبر ہے۔

جو کچھ کرتے ہو اسی کا نتیجہ پاتے ہو۔ اللہ کسی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا

وَمَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ ۱۵/۴

ہم نے کبھی کسی علاقہ کے لوگوں کو ہلاکت میں نہیں ڈالا
جب تک کہ وہ مقررہ قانون کی رُو سے اس کے مستحق نہیں ہو گئے۔

جن کے لیے اللہ کی رحمت لکھ دی گئی ہے

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ ۷/۱۵۶

ہماری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے
اور یہ خاص طور پر ان کے لیے لکھ دی گئی ہے
جو ہمارے قوانین کی پیروی کرتے ہوئے
نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
اور ہمارے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

جن کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ نے لے لی ہے

حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ	ان لوگوں کی حفاظت اور بچاؤ ہمارے ذمے ہے
الْمُؤْمِنِیْنَ ۝	جو ہمارے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

جن کی مدد اللہ کی ذمہ داری ہوگئی

وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ	ان لوگوں کی مدد کرنا ہماری ذمہ داری ہے
الْمُؤْمِنِیْنَ ۝	جو قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

اللہ کی حفاظت حاصل کرنے کا طریقہ

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ	اور اللہ کی حفاظت ان کیلئے ہے
لِّمَنْ تَابَ	جو اپنی غلط روش سے باز آ کر
وَاٰمَنَ	اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کریں
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور ان قوانین کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کریں
ثُمَّ اهْتَدٰی ۲۰/۸۲	اور پھر اس روش ہدایت پر قائم رہیں۔

اللہ کا وعدہ

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ	تو وہ ایک ایسے جنتی معاشرہ کی تشکیل میں کامیاب ہو جائیں گے
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں اللہ کے قوانین کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا	لہٰذا اُن کی دُنیا و آخرت کی زندگیاں ہمیشہ جنت میں گزریں گی
وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۴/۱۲۲	یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔

اللہ کا وعدہ

وَعَدَ اللّٰهُ — اللہ وعدہ کرتا ہے
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا — ان لوگوں سے جو نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — اس کے تجویز کردہ پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ — کہ انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ۵/۹ — اور ان کی محنت کے نتائج نہایت عظیم ہوں گے۔

اجر بے حساب حاصل کرو گے

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ — میرے ان بندوں سے کہہ دو
اٰمَنُوا — جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے کہ
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ — اپنے پروردگار کے قوانین کی پوری پوری پیروی کریں
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا — اس طرح جو لوگ اپنے معاشرہ کو حسین و متوازن بنا لیں گے
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ — ان کی دنیاوی زندگیاں حسین و خوشگوار ہو جائیں گی
وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ — لہٰذا اللہ کی زمین وسیع ہے۔ جو مقام بھی تمہیں اس نظام کے قیام کے لیے سازگار معلوم ہو وہاں چلے جاؤ
اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ — اور ہر قسم کے حالات کا صبر و استقامت سے مقابلہ کرو
اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ۳۹/۱۰ — اس کا نتیجہ تمہیں اس انداز سے ملے گا جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا۔

اللہ کے دیئے ہوئے نظریہ حیات سے دنیا و آخرت میں ثبات و تمکن حاصل ہوتا ہے

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — اللہ ثبات و تمکن عطا کر دیتا ہے اہلِ ایمان کو
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ — محکم نظریہ زندگی کے ذریعہ سے
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا — دنیاوی زندگی میں بھی
وَفِي الْاٰخِرَةِ ۱۴/۲۷ — اور اخروی زندگی میں بھی۔

قوانینِ خداوندی کے اتباع سے دنیاوی زندگی بھی خوشگوار اور اخروی زندگی میں بھی خیر و برکت

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا	جو لوگ قوانینِ خداوندی کے مطابق متوازن انداز کی زندگی بسر کرتے ہیں
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ	ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی طرح طرح کی خوشگواریاں ہوتی ہیں
وَلَدَارُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ	اور آخرت کی زندگی میں بھی خیر و برکت ہوتی ہے۔
وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ۝ ۳۰-۱۶	اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں کا کیا ہی اچھا ٹھکانا ہے۔

اور قوانینِ خداوندی سے پہلوتہی کے نتیجے میں روزی تنگ ہو جاتی ہے

فَمَنِ اتَّبَعَ ھُدَایَ	جو لوگ ہمارے قوانین کا اتباع کریں گے
فَلَا یَضِلُّ	وہ زندگی کی صحیح روش سے بھٹک نہیں سکیں گے
وَلَا یَشْقٰی	اور نہ جانکاہ مشقتوں و مصیبتوں میں ہی مبتلا ہوں گے
وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ	اور جو لوگ ہمارے قوانین سے پہلوتہی کریں گے
فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا ۱۲۴-۲۰	ان کی روزی تنگ ہو جائے گی۔

نظامِ خداوندی تمہارے معاشرے کی ناہمواریاں دور کر کے حسن و توازن پیدا کر دیگا

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے بتائے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
لَنُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ	ان کی اپنی ذات اور معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جائیں گی
وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَحْسَنَ ۷-۲۹	اور ان کی زندگیوں میں حسن و توازن پیدا ہو جائے گا۔

قیامِ نظامِ خداوندی سے زمانے میں تمہارے قدم جم جائیں گے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ	اگر تم اس نظام کے قیام و استحکام میں اللہ کی مدد کرو گے
یَنْصُرْکُمْ	تو وہ بھی اس سلسلہ میں تمہاری مدد کرے گا
وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ ۷-۴۷	اور زمانہ میں تمہارے قدم جم جائیں گے۔

اور نظامِ خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے حصہ میں زمانہ کی ٹھوکریں آتی ہیں

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا	اور جو لوگ نظامِ خداوندی کی خلاف ورزی کریں گے
فَتَعْسًا لَّهُمْ	وہ زمانہ کی ٹھوکریں کھاتے رہیں گے
وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ	اور ان کے تمام اعمال بےکار چلے جائیں گے
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اور یہ نتیجہ ہو گا اللہ کے نازل کردہ قوانین سے منہ موڑنے کا
فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝	لہٰذا ان کے سب اعمال اکارت جائیں گے۔

اللہ کے نظام کو چھوڑ دینے والے ہلاکتوں میں پڑ جائیں گے

فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ	اب ہلاکت میں وہ قوم پڑے گی
الْفٰسِقُوْنَ ۝	جو اللہ کے نظام کو چھوڑ کر دوسری طرف نکل جائے گی۔

قیامِ نظامِ خداوندی کیلئے قربانیاں دینے کے نتیجہ میں

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا	جو لوگ گھربار اور وطن چھوڑ کر
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے
ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا	اور اس جدوجہد میں مارے گئے یا مر گئے
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ	تو ان کا حق ادا ہو گیا۔ اللہ انہیں اُخروی زندگی میں بہترین
رِزْقًا حَسَنًا	سامانِ نشوونما عطا کرے گا اور وہ مزید ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے جانیں قربان کر دینے کے صلہ میں

وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا	جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	قیامِ نظامِ خداوندی کی راہ میں
فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝	تو ان کے یہ اعمال ضائع نہیں جائیں گے
سَيَهْدِيْهِمْ	اللہ انہیں منزلِ مقصود تک پہنچائے گا
وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝	ان کے حالات کو سنوار دیا جائے گا

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ	اور وہ زندگی کی ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے اس جنتی زندگی
عَرَّفَهَا لَهُمْ ○ ۶/۴۷	میں داخل ہو جائیں گے جس کا تعارف کرا دیا گیا ہے۔

اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کی قدر کرنے اور قدر نہ کرنے کے نتائج

لَئِنْ شَكَرْتُمْ	تم نے اگر اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کی قدر کی
لَأَزِيدَنَّكُمْ	تو ان صلاحیتوں میں اور اضافہ ہوتا جائے گا
وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ	اور اگر تم نے ان کی قدر نہ کی
إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۷/۱۴	تو تم شدید عذابوں اور مشکلوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

جو کچھ کرتے ہو اسی کا نتیجہ پاتے ہو۔ اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا	جو کوئی اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح والے کام کرے گا
فَلِنَفْسِهِ	تو اس کا فائدہ خود اسے ہی ہو گا۔
وَمَنْ أَسَاءَ	اور جو کوئی اپنی ذات اور معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرے گا
فَعَلَيْهَا	تو اس کا نقصان بھی خود اسے ہی ہو گا۔
وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ○ ۴۶/۴۱	اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ اپنے بندوں پر ظلم کرے۔

ہر کسی کا درجہ اس کی کارکردگی کی رو سے متعین ہوتا ہے

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا	ہر کسی کا درجہ اس کی کارکردگی کی رو سے متعین ہوتا ہے
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ	اور تمہارا پروردگار غافل نہیں ہے اس سے
عَمَّا يَعْمَلُونَ ۱۳۲/۶	جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔

ٹیڑھی روش پر چلتے رہنے سے ذہنیت ہی ٹیڑھی ہو جاتی ہے

فَلَمَّا زَاغُوا	اور جب انہوں نے ٹیڑھی روش اختیار کیے رکھی
أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ	تو اللہ کے قانون مکافات کے مطابق ان کے ذہن ہی ٹیڑھے ہو گئے
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ	اس قوم کو اللہ کی رہنمائی بھی کچھ کام نہیں دیتی
الْفَاسِقِينَ ○ ۵/۶۱	جو جان بوجھ کر غلط روش اختیار کرتی ہے۔

عمل اور نتیجہ کا قانون

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ
وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۶/۶۷

ہر واقعے کے نتیجہ خیز ہونے کا ایک مقام ہے
اس کے آ پہنچنے پر نتیجہ ڈھل کر سامنے آ جاتا ہے۔

ظہورِ نتائج کے وقت کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہیں ہوگا

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ
فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ
وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ ۲۳/۱۰۱-۱۰۳

اور جب صور پھونکا جائے گا
تو اس وقت نہ آپس کی رشتہ داریاں باقی رہیں گی
اور نہ کوئی کسی کا پُرسانِ حال ہی ہو گا
اس دن فیصلہ انسان کی ذاتی صلاحیتوں کے مطابق ہو گا
لہٰذا جن کی صلاحیتوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہی لوگ کامیاب و کامران ہوں گے
اور جن کا یہ پلڑا ہلکا ہو گا ان کی ذات کی نشوونما میں کمی رہ گئی ہو گی
لہٰذا وہ خسارہ میں رہیں گے اور آگے نہیں بڑھ سکیں گے
وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

اور اللہ کے نام پر دھوکہ دینے والے دغابازوں کے فریب میں نہ آنا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ
وَاخْشَوْا يَوْمًا
لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ
وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ ۳۱/۳۳

اے نوعِ انسان
اپنے پروردگار کے قوانین کی پیروی کرو
اور ہمیشہ ظہورِ نتائج کے وقت سے ڈرتے رہو
جب حالت یہ ہو گی کہ نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کسی کام آ سکے گا
اور نہ بیٹا ہی باپ کی کوئی مدد کر سکے گا۔
یاد رکھو اللہ کا یہ قانونِ مکافات اٹل ہے
لہٰذا دنیاوی زندگی کے مفادات کی بھول بھلیوں میں ہی پھنس کر نہ رہ جانا
اور نہ ان دغابازوں کے فریب ہی میں آنا
جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

بقا کا قانون

وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ	جو چیز نوعِ انسان کے لیے فائدہ مند ہے
فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ۱۳:۱۷	وہی دُنیا میں باقی رہ سکتی ہے۔

۳۰ اللہ کے قوانین

اگر ایسا کرو گے تو نتیجہ یہ نکلے گا

قیامِ نظامِ خداوندی کے نتیجہ میں جنّتی معاشرہ قائم ہو جاتا ہے

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ	خوشخبری دو ان لوگوں کو
اٰمَنُوْا	جو اللہ کے نظام کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ	کہ ان کے لیے ایک سدا بہار جنّتی معاشرہ متشکل ہو جائے گا
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۲۵/۲	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے۔

قوانینِ خداوندی پر قائم معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ ہو گا اور عزّت کی روزی ملے گی

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کی صداقت پر ایمان لا کر
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے بتائے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	ان کے معاشرہ میں ہر کسی کو تحفظ حاصل ہو گا
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۵۰/۲۲	اور عزّت کی روزی ملے گی۔

نظامِ خداوندی میں نہ کسی طرح کا خوف باقی رہے گا نہ پریشانیاں

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ	دیکھو جو لوگ اللہ کے رفیق بن جاتے ہیں
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	ان کے معاشرہ سے ہر طرح کے خوف کا خاتمہ ہو جاتا ہے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ	اور کسی طرح کی پریشانیاں باقی نہیں رہتیں۔

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	یہ وہ لوگ ہیں جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ	اور اس کے قوانین کی پوری پوری پیروی کرتے ہیں
لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا	ان کے لیے دُنیا کی زندگی میں بھی خوشگواریاں و سرفرازیاں ہیں
وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ	اور آخرت کی زندگی میں بھی شادابیاں و کامرانیاں۔
لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ	یاد رکھو اللہ کے یہ قوانین اٹل ہیں جن میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی
ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ؕ ۱۰/۶۴	لہٰذا یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو انسان کے حصے میں آ سکتی ہے۔

یہ نظام تمہیں ایک امتیازی زندگی مہیا کر دے گا

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ	اگر تم اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہے
یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا	تو تمہیں ایک امتیازی زندگی حاصل ہو جائے گی
وَّ یُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ	اور تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں اور خرابیاں دُور ہو جائیں گی
وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ	اور تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا۔
وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ۸/۲۹	یاد رکھو اللہ کا نظام بڑی عظیم خوشحالیوں کا ضامن ہے۔

اس نظام پر قائم لوگوں کو اللہ کی کائناتی قوتوں کی مدد حاصل ہو گی

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ	جو لوگ اپنی پرورش و نشو و نما کے لیے اللہ کے نظام کو منتخب کر لیتے ہیں
ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا	اور پھر اس نظام پر استقامت سے قائم رہتے ہیں
تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ	تو انہیں اللہ کی کائناتی قوتوں کی مدد حاصل ہو جاتی ہے
اَلَّا تَخَافُوۡا	اور انہیں ہر طرح کے خوف سے محفوظ کر لیا جاتا ہے
وَ لَا تَحۡزَنُوۡا	اور ان کی تمام طرح کی پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔
وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ	یہ بشارت ہے اس جنتی معاشرہ کی
کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۴۱/۳۰	جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے۔

اللہ کی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں خوف اور پریشانیوں سے نجات حاصل ہو گی

فَمَنۡ تَبِعَ ہُدَایَ	جو لوگ ہماری ہدایت کے مطابق زندگی بسر کریں گے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	وہ ہر قسم کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ ۲/۳۸	اور انہیں کسی طرح کی پریشانیاں لاحق نہیں ہوں گی۔

اپنے اموال نظامِ خداوندی کے حوالے کر دو یہ نظام تمہیں ہر خوف اور پریشانی سے نجات دلا دیگا

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	جو لوگ اپنے اموال فلاحِ عامہ کے لیے
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	نظامِ خداوندی کے حوالے کر دیتے ہیں
ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا	پھر اس کے بعد اس کا نہ تو کسی پر احسان سمجھتے ہیں
مَنًّا وَّلَآ اَذًى	اور نہ اس کے لیے کسی کی اذیّت ہی کا باعث بنتے ہیں
لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ	تو ایسے لوگوں کو ان کے پروردگار کی جانب سے اجر ملتا ہے
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	ایسے معاشرہ کی صورت بن جو ہر طرح کے خوف سے پاک ہوتا ہے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ۲/۲۶۲	اور اس میں کسی کو کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی۔

کامیابیاں انہیں حاصل ہونگی جو اپنے آپ کو مفاد پرستوں سے بچا لیں گے

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ	اور جنہوں نے اپنی ذات کو خودغرضیوں و مفادپرستیوں سے بچا لیا
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ ۵۹/۹	تو وہی لوگ ہیں جن کی کھیتیاں پروان چڑھیں گی۔

اللہ کی رحمت جن کے قریب ہوتی ہے

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ	اللہ کی رحمت ان کے قریب ہو جاتی ہے
مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ ۷/۵۶	جو اس کے قوانین کے مطابق حُسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

اللہ کی راہ میں اگر جان بھی کام آجائے تو گھاٹے کا سودا نہیں

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ	دیکھو قیامِ نظامِ خداوندی کی جدّوجہد میں اگر تمہاری جان بھی کام آ گئی
لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ	تو اُخروی زندگی میں تمہیں اللہ کی حفاظت اور اس کی رحمت حاصل ہو جائے گی
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ ۳/۱۵۶	اور یہ چیز اس تمام سرمایہ سے بہتر ہے جسے انسان اپنے لیے جمع کرتا ہے۔

نظامِ خداوندی میں تمہارے لیے زندگی کی نئی نئی راہیں کھل جائینگی

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا	جو لوگ ہمارے متعین کردہ مقاصد کے لیے جدّوجہد کرتے ہیں
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا	ان کے سامنے متوازن زندگی کی نئی نئی راہیں کھل جاتی ہیں۔
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ	یاد رکھو اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہوتی ہے
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۲۹/۶۹	جو اُس کے قوانین کے مطابق حُسن و توازن کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

اللہ کے قوانین کے ذریعہ سے تمہارے حقوق کی حفاظت ہوجائیگی

فَاذْكُرُوْنِيْٓ	اگر تم نے اللہ کے قوانین کو اپنے پیشِ نظر رکھا
اَذْكُرْكُمْ	تو ان کے ذریعہ سے تمہارے حقوق کی حفاظت ہو جائے گی
وَاشْكُرُوْا لِيْ	لہٰذا اللہ کی دی ہوئی اس نعمت کی قدر کرو
وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ ۲/۱۵۲	اور اس کے قوانین کو نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دو۔

اللہ کے قوانین کے ذریعہ سے تم زندگی کے خطرات سے بچ جاؤگے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	اے نوعِ انسان
اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ	اپنے اس پروردگار کے قوانین کی اطاعت کرو
خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ	جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا۔
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ۲/۲۱	ان قوانین کے ذریعہ سے تم زندگی کے خطرات سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

قوانینِ خداوندی تمہیں اعلیٰ و برتر بنا دیں گے

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ	اور تم ہی اعلیٰ و برتر ہو گے
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۳/۱۳۹	اگر تم نے قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کی۔

اگر تم غلطیوں سے باز آکر اپنی اصلاح کرلوگے تو اللہ کو رحم کرنے والا پاؤگے

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا	اگر تم سے کوئی غلط کام سرزد ہو جائے
بِجَهَالَةٍ	نادانی یا جہالت سے

ثُمَّ تَابَ مِنۢ بَعۡدِهٖ وَاَصۡلَحَ — پھر اگر اس سے باز آ جاؤ
فَاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝ ۶/۵۴ — تو اللہ کو حفاظت دینے والا اور رحم کرنے والا پاؤ گے۔

اگر بڑے جرائم سے بچتے رہو گے تو چھوٹی موٹی کوتاہیاں خود بخود دُور ہو جائینگی

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبٰٓئِرَ — اگر تم ان بڑے بڑے جرائم سے بچے رہے
مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ — جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے
نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ — تو تمہاری چھوٹی موٹی ناہمواریاں و کوتاہیاں خود بخود دُور ہو جائیں گی
وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا ۝ ۴/۳۱ — اور تمہیں عزت و مرفہ الحالی کی زندگی نصیب ہو جائے گی۔

اگر تم نے اللہ کے نظام سے روگردانی کر لی تو اپنا مقام گنوا بیٹھو گے

وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا — یاد رکھو اگر تم نے نظامِ خداوندی سے روگردانی کر لی
يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ — تو تمہارا یہ مقام کسی دوسری قوم کے حصہ میں آ جائے گا
ثُمَّ لَا يَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ ۴۷/۳۸ — جو لازماً تمہارے جیسی نہیں ہو گی تم سے بہتر ہو گی۔

اللہ کی برکتیں اسکے قوانین کی پیروی سے ملتی ہیں نہ کہ مذہبی گروہ بندیوں کی وابستگی سے

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا — دیکھو خواہ وہ لوگ ہوں جو اہلِ ایمان ہونے کے دعویدار ہیں
وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالنَّصٰرٰى — اور خواہ وہ جو یہودی و عیسائی کہلاتے ہیں
وَالصّٰبِـِٕيۡنَ — اور خواہ وہ جو صابئین ہوتے ہیں۔ کسے باشد
مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ — جو کوئی بھی قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے گا
وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ — اور اللہ کے قانونِ مکافات اور یومِ آخرت پر یقین رکھے گا
وَعَمِلَ صَالِحًا — اور اللہ کے دیے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہو گا
فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ — تو ان کے پروردگار کے قانون کے مطابق انہیں اجر ملے گا
وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ — اور وہ ہر قسم کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے
وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝ ۲/۶۲ — اور انہیں کسی طرح کی پریشانیاں لاحق نہیں رہیں گی۔

کسی مذہبی گروہ بندی کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ	یہودی و عیسائی (اور اب مسلمان بھی) کہتے ہیں
اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ	ہمارے سوا جنت میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا
تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ	دیکھو یہ سب ان کی خوش فہمیاں ہیں
قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ	کہو تمہارے پاس اس امر کی اگر کوئی دلیل ہے تو پیش کرو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ	اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔
بَلٰى	ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں کسی کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں
مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ	البتہ جو لوگ قوانینِ خداوندی کے سامنے اپنا سرِ تسلیم خم کر دیں گے
وَهُوَ مُحْسِنٌ	اور ان قوانین کے مطابق حسن و توازن کی زندگی بسر کریں گے
فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ	وہ اپنے پروردگار کی جانب سے اجر کے مستحق ہوں گے
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	اور انہیں ہر طرح کے خوف سے نجات مل جائے گی۔
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۲/۱۱۱-۱۱۲	اور ان کی زندگیوں میں سے پریشانیاں نکل جائیں گی۔

(۳۱) سُنَّةُ اللّٰه

اللہ کے قاعدے اور دستور میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے

سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۱۷/۷۷

ہمارا قاعدہ و دستور اب بھی وہی رہے گا
جو قبل ازیں بھیجے گئے رسولوں کے سلسلہ میں رہا تھا
اور تم کبھی بھی ہماری سنت میں تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

اللہ اپنے قوانین اس قدر وضاحت سے اس لیے بیان کرتا ہے تاکہ تمہیں قوموں کے عروج و زوال کے سلسلے میں اللہ کی سُنّت کا علم ہو جائے

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۴/۲۶

اللہ اپنے قوانین اس قدر وضاحت کے ساتھ اس لیے بیان کرتا ہے کہ
تمہیں بھی اس انداز زندگی کی طرف رہنمائی حاصل ہو جائے
جو اقوام سابقہ میں سے کامیاب لوگوں کے تھے۔
لہٰذا اللہ اپنی رحمتوں کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہے
اپنے ان قوانین کے ذریعہ سے جو سراسر علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

اقوامِ عالم کیا اس بات کی منتظر ہیں کہ اللہ کی سُنّت کے مطابق جو کچھ اقوام سابقہ کے ساتھ ہو چکا ہے وہی کچھ انکے ساتھ بھی ہو؟

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ

انسانی رہنمائی کے لیے ہم نے اس قرآن میں اپنے قوانین کو پھرا
پھرا کر اور مثالیں دے دے کر وضاحت سے بیان کر دیا ہے
لیکن اس کے باوجود انسان کی حالت یہ ہے کہ
وہ اکثر معاملات میں جھگڑے نکالتا رہتا ہے۔
نظام خداوندی کو قبول کرنے میں آخر انسان کے سامنے کیا مجبوری ہے
کہ وہ اس رہنمائی کو قبول کر کے اپنے پروردگار کی حفاظت میں آ جائیں
کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے ساتھ بھی

سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ	وہی کچھ ہو جو اقوامِ سابقہ کے ساتھ ہو چکا ہے
اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۱۸/۵۴-۵۵	یہاں تک کہ ہمارا عذاب ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے۔

جور و استبداد اور مکر کی چالوں سے معاشرہ میں لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کرنیوالوں کے متعلق اللہ کا اٹل قانون

اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ	جو لوگ جور و استبداد کے ذریعے اور مکر کی چالیں چل کر
وَمَكْرَ السَّيِّئِ	دُنیا میں ناہمواریاں اور لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کرتے ہیں
وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ	کیا انہیں معلوم نہیں کہ ناہمواریاں پیدا کرنے کی چالیں
اِلَّا بِاَهْلِهٖ	خود چلنے والوں کو لے ڈوبا کرتی ہیں
فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ	تو کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ
اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ	جو کچھ اقوامِ سابقہ کے ساتھ ہُوا وہی کچھ ان کے ساتھ بھی ہو
فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا	بہرحال یہ تو ہو کر رہے گا کیونکہ اللہ کے قوانین نہ تو ٹلا کرتے ہیں
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۳۵/۴۳	اور نہ کبھی ان کا رُخ ہی تبدیل ہوتا ہوا دیکھو گے۔

قوانینِ خداوندی کی پابندی اور خلاف ورزی کے نتائج کے سلسلہ میں اللہ کی سُنّت

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا	قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والوں سے کہہ دو کہ
اِنْ يَّنْتَهُوْا	اگر وہ اپنی اس روش سے باز آ جائیں تو جو کچھ کر چکے ہیں
يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ	اس کے مضر اثرات سے انہیں حفاظت حاصل ہو سکتی ہے
وَاِنْ يَّعُوْدُوْا	لیکن پھر اگر وہی کچھ کرنے لگ گئے
فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۸/۳۸	تو جو کچھ اقوامِ سابقہ کے ساتھ ہُوا وہی کچھ انہیں بھی پیش آ کر رہے گا۔

قوموں کے عروج زوال کے سلسلہ میں اللہ کی سُنّت معلوم کرنے کیلئے تاریخی شواہد کا مطالعہ کرو

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ	گذشتہ اقوام کے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا اسے معلوم کرنے کے لیے
فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ	دُنیا میں گھوم پھر کر تاریخی شواہد کا مطالعہ کرو
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	اور دیکھو کہ ان اقوام کا کیا حشر ہُوا
الْمُكَذِّبِيْنَ	جو قوانینِ خداوندی کے خلاف زندگیاں بسر کرتی تھیں۔
هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ	دیکھو نوعِ انسان کے لیے یہ اندازِ تذکیر اس لیے اختیار کیا گیا ہے
وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ	تاکہ انہیں منزلِ مقصود تک پہنچنے کی راہ مل جائے۔
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۳/۱۳۷-۱۳۸	جو غلط روش کی تباہیوں سے بچنے کے آرزومند ہیں۔

۳۶ اللہ اور انسان کے درمیان تعلق

اللہ اور انسان کے درمیان تعلق

وَلِیٌّ

قرآنِ کریم نے اللہ اور انسان کا تعلق اس قسم کا قرار دیا ہے جسے ہم عام الفاظ میں رفاقت کا تعلق کہتے ہیں اگر انسان قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے تو اللہ خود اس کا رفیق (ولی) بن جاتا ہے اور اس کے قانون کے حیات بخش نتائج اس کے شاملِ حال ہو جاتے ہیں۔

دوسری طرف ان قوانین کی اطاعت سے انسانیت کے ہاتھوں اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل ہوتی ہے یعنی کائنات میں حسن و نکھار پیدا ہوتا ہے اس طرح انسان اللہ کا وَلِیٌّ بن جاتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم نے ایک طرف اللہ کو مومنین کا وَلِیٌّ کہا ہے ۲/۲۵۷ اور دوسری طرف مومنین کو اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ قرار دیا ہے ۱۰/۶۲

یاد رہے کہ اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ کا کوئی خاص گروہ نہیں قرآن کریم کی رو سے ہر مومن وَلِیُّ اللّٰہِ ہے اور تمام مومنین اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ ہیں۔ اس نے ان الفاظ میں کہدیا ہے کہ اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ وہ ہیں اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۱۰/۶۳ "جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں"۔ ان کی مزید پہچان یہ بتائی کہ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۱۰/۶۲ "ان کے معاشرہ سے ہر طرح کے خوف پریشانیاں اور حزن ختم ہو جاتے ہیں"۔ اور ان کے متعلق فرمایا کہ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۱۰/۶۴ "ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی ہر قسم کی خوشگواریاں اور سرفرازیاں ہیں اور آخرت کی زندگی میں بھی شادابیاں اور کامرانیاں" اور یہ سب کچھ قیامِ نظامِ خداوندی سے حاصل ہوتا ہے آخرت کی زندگی کو تو یہاں دیکھا نہیں جا سکتا لیکن دنیا کی زندگی تو ہر ایک کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا قیامِ نظامِ خداوندی سے اللہ کی رفاقت اور اس کے ذریعہ سے حاصل ہونے والی زندگی کی سرفرازیاں اور شادابیاں تو دیکھی جا سکتی ہیں لہٰذا اس تصور کے علاوہ اَوْلِیَاءُ اللّٰہ کا جو تصور بھی ہے وہ غیر قرآنی ہے۔

قرآن نے انسانوں کے صرف دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ان میں ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو اللہ کا نظام قائم کرتے اور اس کے تابع زندگی بسر کرتے ہیں اس گروہ کو حزب اللہ کہا گیا ہے۔ ۵۸/۲۲ اور دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو غیر خدائی نظام قائم کرتے اور اس کے تابع زندگی بسر کرتے ہیں انہیں حزب الشیطان کہا گیا ہے ۵۸/۱۹

جو لوگ اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں اللہ ان کا رفیق ہے

وَاللّٰهُ وَلِيُّ	اللہ ان کا رفیق اور دوست ہے
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۳/۶۸	جو اس کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں

جو لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں اللہ ان کا دوست ہے

وَاللّٰهُ وَلِيُّ	اللہ ان کا رفیق اور دوست ہے
الْمُتَّقِيْنَ ۴۵/۱۹	جو اس کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں

ان تمام لوگوں کو اللہ کی رفاقت حاصل ہو جاتی ہے جو اس کے صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوتے ہیں

اِنَّ وَلِیِّ ءَ اللّٰهُ	ہمارا رفیق وہ اللہ ہے
الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ	جس نے یہ ضابطہ قوانین نازل کیا۔
وَهُوَ يَتَوَلَّى	اور ان تمام لوگوں کو اس کی رفاقت حاصل ہو جاتی ہے
الصّٰلِحِيْنَ ۝ ۷/۱۹۶	جو اس کے بتائے ہوئے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوتے ہیں

جان لو کہ اللہ تمہارا بہترین رفیق اور بہترین مددگار ہے

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ	اچھی طرح جان لو کہ اللہ تمہارا رفیق ہے
نِعْمَ الْمَوْلٰى	اور وہ بہترین رفیق ہے
وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ ۸/۴۰	اور بہترین مددگار ہے۔

رفیق و مددگار

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ	حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارا رفیق ہے
وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝ ۳/۱۵۰	اور وہ بہترین مددگار ہے۔

حُسنِ عمل کے نتیجہ میں اللہ کی دوستی و رفاقت

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ	تمہارے پروردگار کی دی ہوئی یہ روشِ زندگی
مُسْتَقِيْمًا	ایک متوازن روشِ زندگی ہے
قَدْ فَصَّلْنَا	بلاشبہ ہم نے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے
الْاٰيٰتِ	اپنے احکام و قوانین کو
لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○	اس قوم کے لیے جو ان پر توجہ دینا چاہے
لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ	اللہ کا نظام ان کےلیے سلامتی کا گہوارہ ہو گا
عِنْدَ رَبِّهِمْ	ان کے پروردگار کی جانب سے
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ	اور اللہ ان کا دوست و مددگار بن جائے گا
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ۱۲۷-۶/۱۲۶	ان کی عملی زندگی کی خوبیوں کی وجہ سے۔

اللہ کی رفاقت انسان کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں میں لے آتی ہے

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ	اللہ ان لوگوں کا دوست اور رفیق بن جاتا ہے
اٰمَنُوْا	جو قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	یہ قوانین اور ان کے ذریعے سے ملی ہوئی اللہ کی دوستی انہیں جہالتوں
اِلَى النُّوْرِ ۲/۲۵۷	اور تاریکیوں سے نکال کر علم و عقل کی روشنیوں میں لے آتی ہے

اور طاغوت کی رفاقت انسان کو جہالت کی تاریکیوں کی طرف لے جاتی ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا	اور جو لوگ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں
اَوْلِيٰٓـئُهُمُ	تو ان کے رفیق اور دوست
الطَّاغُوْتُ	باطل نظام اور باطل قوتیں ہو جاتی ہیں
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ	جو انہیں علم و عقل کی روشنیوں سے نکال کر
اِلَى الظُّلُمٰتِ	جہالت کی تاریکیوں کی طرف لے جاتی ہیں
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ	لہٰذا ان کی زندگی مشکلوں اور مصیبتوں کی آگ میں جلتے گزرتی ہے
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ۲/۲۵۷	اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں مبتلا رہتے ہیں۔

اللہ کے رفیق خوف و پریشانی سے محفوظ ہو جاتے ہیں

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ	دیکھو جو لوگ اللہ کے رفیق بن جاتے ہیں
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○	انہیں نہ تو کوئی خوف باقی رہ جاتا ہے نہ پریشانی
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○	اور اس طرح سے اپنے آپ کو خطرات سے بچا لیتے ہیں
لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشگواریاں و سرفرازیاں ہیں
وَفِى الْاٰخِرَةِ	اور آخرت کی زندگی میں بھی۔
لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ	یہ اللہ کا اٹل قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ ١٠: ٦٢-٦٤	اور یہ سب سے بڑی کامیابی ہے جو انسان کے حصہ میں آ سکتی ہے۔

اللہ کی رفاقت پر بھروسہ رکھو

وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا	اللہ مومنین کا رفیق ہے
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ ٣: ١٢٢	لہٰذا انہیں اللہ کی رفاقت پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

اللہ کا کسی کو رفیق بنانے کا مطلب ہرگز نہیں کہ وہ کمزور ہے

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ	اللہ کا کسی کو رفیق بنانے کا مطلب یہ ہرگز نہیں
مِّنَ الذُّلِّ	کہ وہ کمزور ہے اور اسے مدد کی ضرورت ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○ ١٧: ١١١	بلکہ وہ تو تمام قوتوں کا واحد مالک ہے۔

نظامِ خداوندی میں انسان کو اللہ کی کائناتی قوتوں یا ملائکہ کی رفاقت بھی حاصل ہو جاتی ہے

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ	جن لوگوں نے اللہ کے نظامِ ربوبیت کی پناہ حاصل کر لی
ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا	اور پھر ہمیشہ اس نظام کا سایہ اپنے سروں پر قائم رکھا
تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ	تو انہیں اللہ کی کائناتی قوتوں یا ملائکہ کی مدد حاصل ہو جاتی ہے
اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا	اور وہ ہر طرح کے خوف اور پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں
وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ	اور انہیں وہ جنتی معاشرہ حاصل ہو جاتا ہے۔
کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ	جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔
نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا	یہ قوتیں دُنیا کی زندگی میں بھی ان کی دوست و مددگار رہتی ہیں
وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ	اور آخرت کی زندگی میں بھی
وَ لَکُمۡ فِیۡہَا	اور اس جنتی معاشرہ میں انہیں وہ سب کچھ حاصل ہوتا ہے
مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ	جس کے لیے ان کے دل چاہیں
وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَدَّعُوۡنَ ؕ ۴۱-۳۱	اور جس کی وہ خواہش کریں۔

اللہ کے قانون سے رفاقت

وَ مَاۤ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ	دیکھو! جو مصیبت بھی تم پر آتی ہے
فَبِمَا کَسَبَتۡ	وہ تمہاری انفرادی غلطیوں یا غلط نظام کی وجہ سے
اَیۡدِیۡکُمۡ	تمہارے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہوتی ہے
وَ یَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ ؕ	اور اگر تم اصلاح کر لو تو تمہاری غلطیوں میں سے اکثر کی تلافی ہو جاتی ہے
وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ	لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کر کے
بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ	اس کے نتائج سے بچ سکو۔ تم دُنیا میں اللہ کے قانون کو بے بس نہیں کر سکتے
وَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ	اور تمہارے لیے اللہ کے قانون کے سوا
مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ ؕ ۳۱-۴۲	کوئی اور دوست و مددگار نہیں ہے۔

دوستانہ مدد کے لیے درخواست

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ
وَاعْفُ عَنَّا
وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا
اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٢/٢٨٦

پروردگار ہم جہالت اور استبداد کے ان بوجھوں تلے نہ دب جائیں
جن کے نیچے اقوامِ سابقہ دب گئی تھیں۔
پروردگار ہم پر ایسی ذمہ داریاں عائد نہ ہو جائیں
جن کے اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو
ہمیں توفیق ہو کہ اپنے حُسنِ عمل سے اپنی لغزشوں کے اثرات کو مٹا سکیں۔
پروردگار ہمیں ہر طرح کا تحفظ حاصل رہے
اور ہماری نشونما کے لیے ضروری سامان و ذرائع ہمیں ملتے رہیں
آپ ہی ہمارے دوست، رفیق اور سرپرست ہیں
لہٰذا نظامِ خداوندی کے مخالفین کے مقابلہ میں ہماری مدد فرمایئے۔

دُنیا و آخرت کی زندگیوں میں رفاقت کی درخواست

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫
اَنْتَ وَلِيّٖ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا
وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ ١٢/١٠١

اے کائنات کے پیدا کرنے والے
مجھے آپ کی رفاقت و سرپرستی حاصل رہے
دُنیا کی زندگی میں بھی، اور آخرت کی زندگی میں بھی
مجھے توفیق عطا فرمایئے کہ مرتے دم تک آپ کے قوانین کا اطاعت گذار بنا رہوں
اور ان لوگوں میں شامل رہوں جو اصلاح کرنے والے ہیں۔

(۴۳) مغفرت

(مادّہ - غ ف ر)

اس مادہ کے معنوں میں چھپانے اور محفوظ رکھنے کا مفہوم شامل ہوتا ہے غَفْرٌ چھپانا۔ پردہ ڈالنا اَلْمِغْفَرُ وَالْغِفَارَۃُ زرہ کی طرح حلقوں میں بنی ہوئی جالی جو خود کے نیچے پہنی جاتی ہے۔ اور گردن اور کندھوں کو ڈھانپ لیتی ہے تاکہ ان پر تلوار کا اثر نہ ہو اور اس کے پہننے والا حملہ آور سے محفوظ رہے اس سے مَغْفِرَۃٌ کے معنی واضح ہو جاتے ہیں۔ یعنی حفاظت تحفظ۔

جب کوئی قوم غلط روش اختیار کر لیتی ہے تو اس روش کے مضر اثرات مرتب ہونا شروع ہو جاتے ہیں لیکن قبل اس کے کہ وہ اثرات اس حد تک آگے بڑھ جائیں کہ ان کی ہلاکت یقینی ہو جائے۔ اگر وہ قوم اس غلط روش کو چھوڑ کر قانونِ خداوندی کے مطابق صحیح روش اختیار کر لیتی ہے تو اس سے نہ صرف یہ کہ سابقہ روش کے مضر اثرات سے اس کی حفاظت ہو جاتی ہے بلکہ اسے قانونِ خداوندی کے خوشگوار نتائج بھی ملنا شروع ہو جاتے ہیں یوں سمجھیے کہ جیسے صحت کے اصولوں کے خلاف عمل کرنے سے انسان کی صحت بگڑ جاتی ہے لیکن صحت کے مکمل طور پر تباہ ہو جانے سے قبل اگر وہ اپنی غلط روش سے باز آجائے اور صحت کے صحیح اصولوں پر عمل شروع کر دے۔ تو اس سے نہ صرف اس کی صحت کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی ہو جائے گی بلکہ اس کی صحت بحال بھی ہونا شروع ہو جائے گی۔

لہٰذا غلط روش پر چلنے والی قوم اگر اپنی اس روش سے باز آجائے جسے تَوْبَۃٌ کہتے ہیں اور اپنی زندگی اللہ کے قوانین کے مطابق بسر کرنا شروع کر دے تو اس سے اس کے اندر ایسی توانائی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ اپنی سابقہ غلط روش کے مضر اثرات سے محفوظ ہو جاتی ہے یہ اس کی مَغْفِرَۃٌ ہے۔

استغفار

قوانینِ خداوندی کے خلاف جو کام بھی کیا جائے اس کا نتیجہ نقصان ہوتا ہے۔ یہ نقصان خارجی دنیا میں بھی ہوتا ہے اور خود انسان کی اپنی ذات کا بھی۔ اگر ایسی زندگی بسر کی جائے جس میں قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی نہ ہو تو انسان اس قسم کے نقصانات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

لیکن اگر کبھی اس قسم کی لغزش سرزد ہو جائے تو پھر اس کے برعکس ایسے اچھے کام کیے جائیں۔ جن کے منفعت بخش نتائج اس نقصان کی تلافی کر دیں۔ استغفار کے معنی یہی ہیں۔

یہ تصوّر درست نہیں ہے کہ محض کچھ الفاظ کی تسبیح پڑھ لینے سے ان مضرت رساں کاموں کے نتائج سے حفاظت حاصل ہو جاتی ہے یا اللہ گناہوں اور جرائم کی معافی محض کچھ الفاظ کے دُہرا دینے سے کر دیتا ہے یہ تصوّر سراسر قرآن کے خلاف ہے

بخشش

ہمارے ہاں مَغْفِرَۃ کے معنی لیے جاتے ہیں "اللہ کا بندے کے گناہوں کو بخش دینا" بخشش کا یہ تصور قرآن کریم کے پیش کردہ قانون مکافات کے یکسر خلاف ہے قانون مکافات کی رو سے انسان کا ہر عمل ایک نتیجہ مرتب کرتا ہے۔ غلط اعمال مضر نتائج پیدا کرتے ہیں۔ اور صحیح اعمال خوشگوار نتائج۔ غلط اعمال کے مضر نتائج کا "بخش دینا" بے معنی سی بات ہے بخشش کا یہ تصور ملوکیت کی فضا کا پیدا کردہ ہے جس میں بادشاہ خوش کر مجرموں کے جرائم بخش دیا کرتا تھا۔

ہم اگر کسی دوسرے کا نقصان کریں تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہم سے اس کا بدلہ نہ لے اور درگزر کر دے لیکن اس سے جو نقصان ہم نے اپنی ذات کا کیا "ظَلَمْتُ نَفْسِیْ" اسے کوئی دوسرا کس طرح معاف کرے گا۔ اس نقصان کی تلافی ہم خود ہی کر سکتے ہیں اس طرح قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کر کے ہم اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرتے۔ خود اپنا نقصان کرتے ہیں لہٰذا اللہ کی طرف سے معاف کر دینے یا بخش دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی تلافی خود ہمیں ہی کرنا ہوگی۔

قرآن کی رو سے "جَنَّتْ" انسان کے اعمال کا فطری نتیجہ ہے یہ کسی نے بخشش کے طور پر نہیں مل سکتی۔
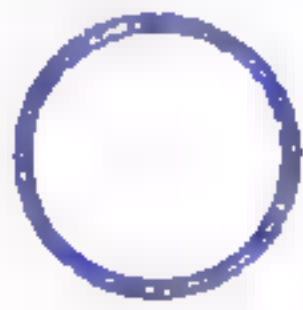
مغفرت کا فلسفہ

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ	دیکھو ایسے لوگوں کے حمایتی نہ بنو
يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ	جو اور تو اور اپنی ذات سے بھی خیانت کرتے ہیں
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا	دیکھو اللہ ایسے خیانت کاروں کو پسند نہیں کرتا ہے
اَثِيْمًا ○	جو اپنی ذات میں کمزوری اور اپنی صلاحیتوں میں اضمحلال پیدا کرلیتے ہیں
يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ	یہ لوگ انسانوں سے تو اپنی حرکات چھپا سکتے ہیں
وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ	لیکن اللہ کے قانونِ مکافات سے ان کی حرکات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتیں۔
وَهُوَ مَعَهُمْ	وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ
اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ	راتوں کو چھپ کر ناپسندیدہ امور کے متعلق مشورے کرتے ہیں
وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ○	اللہ کا قانونِ مکافات ان کے تمام اعمال کو محیط ہے۔
هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ	دیکھو۔ دنیاوی زندگی میں تو تم مجرموں کی وکالت کر کے اور
عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے انہیں قانون کی گرفت سے بچا لیتے ہو
فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ	لیکن ظہورِ نتائج کے وقت اللہ کے قانونِ مکافات سے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	بچانے کے لیے کون ان کی طرف سے جھگڑ سکے گا۔
اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا	اور وہاں کون ان کا وکیل ہو گا۔
وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا	لہٰذا اس محکم اصول کو یاد رکھو کہ جرم خواہ کسی اور کے خلاف سرزد ہو
اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ	یا تمہاری اپنی ذات کے خلاف تو اس کے ازالے کی صرف یہ صورت ہے کہ
ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ	اپنی اصلاح کر کے ایسے کام کرو کہ جن سے ان جرائم کے مضر اثرات سے محفوظ ہو جاؤ
يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا	اگر تم نے ایسا کیا تو اس نقصان سے تمہاری حفاظت بھی ہو جائے گی
رَّحِيْمًا ○ ۴/۱۰۷-۱۱۰	اور تمہاری ذات کی نشوونما کا مزید سامان بھی تمہیں مل جائے گا۔

جنھیں اللہ کی غفاریت یا اسکا تحفظ حاصل ہوتا ہے

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ	دیکھو اللہ کی غفاریت یا اس کا تحفظ ان کے لیے ہے
لِّمَنْ تَابَ	جو اپنی غلط روش سے باز آ جائیں

وَاٰمَنَ	اور نظامِ خداوندی کے تحت زندگی بسر کریں
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں
ثُمَّ اهْتَدٰی ۲۰/۸۲	اور پھر اس روشِ ہدایت پر مستعدی سے چلتے رہیں۔

اللہ کے شدید العقاب اور اسکے غفورٌ رحیمٌ ہونے کا مطلب

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي	حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا ہمہ گیر قانون
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	تمام اشیائے کائنات اور عالمِ انسانیت کی
وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ	ضروریات۔ مصالح اور تقاضوں سے باخبر ہے
اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ	لہٰذا جان لو کہ اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کے
شَدِيْدُ الْعِقَابِ	عواقب بھی بہت شدید ہوتے ہیں
وَاَنَّ اللّٰهَ	اور اس کے قانون کے مطابق زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں
غَفُوْرٌ	ہر طرح کا تحفظ بھی حاصل ہو جاتا ہے
رَّحِيْمٌ ○ ۵/۹۷-۹۸	اور پرورش کے تمام سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔

اہلِ علم ہی جان سکتے ہیں کہ اللہ کے نظام میں کسقدر تحفظ ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ	غور کرو کہ کس طرح اللہ
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	بادلوں سے ایک جیسا پانی برساتا ہے
فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ	لیکن اس سے پھل پیدا ہوتے ہیں
مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا	مختلف رنگوں اور ذائقوں کے
وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ	اور پہاڑوں پر غور کرو کہ ان کا مادۂ تخلیق ایک ہی تھا
بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ	لیکن ان میں مختلف رنگوں کے خطے ہیں
اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ	کوئی سفید، کوئی سرخ کوئی کالا بھجنگ
وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ	اسی طرح انسان، دیگر جاندار۔
وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ	اور مویشی بھی مختلف قسموں کے ہیں
كَذٰلِكَ ۗ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ	لہٰذا اللہ کے ان قوانین کی عظمت کے سامنے جھکتے ہیں

مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ — اس کے بندوں میں سے وہی لوگ جو اہلِ علم ہیں
اِنَّ اللّٰهَ عَزِیۡزٌ — اور یہی لوگ جان سکتے ہیں کہ اللہ کے قانون میں کس قدر قوت ہے
غَفُوۡرٌ ۳۵ / ۲۷-۲۸ — اور وہ کس قدر تحفظ دیتا ہے۔

اللہ کی مغفرت یا تحفظ کے ذرائع

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا — جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا
وَهَاجَرُوۡا — اور اس کی خاطر اگر گھربار اور وطن چھوڑنا پڑا تو چھوڑ دیا
وَجٰهَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ — اور اس کے قیام و استحکام کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہے
وَالَّذِیۡنَ اٰوَوۡا — اور وہ لوگ جنہوں نے ان خانہ ویرانوں کو ٹھکانہ دیا
وَّنَصَرُوۡۤا — اور اس مقصد میں ہر طرح کی مدد کی
اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ — تو یہی لوگ ہیں جو حقیقی مومن ہیں
لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ — انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو گا
وَّرِزۡقٌ كَرِیۡمٌ ○ ۸/۷۴ — اور عزت کی روزی ملے گی۔

ایسا نظام جو زندگی کی تمام آفتوں سے تحفظ دے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰی تِجَارَةٍ — کیا ہم تمہیں ایسی تجارت کا پتہ نشان بتائیں جس میں کبھی
تُنۡجِیۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ — نقصان نہ ہو اور تمہیں زندگی کی تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے
تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ — تو آؤ رسولؐ کے لائے ہوئے نظام کے مطابق زندگی بسر کرو
وَتُجَاهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ — اور اس نظام کے قیام و استحکام کے لیے پوری پوری جدوجہد کرو
بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ ؕ — اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
ذٰلِكُمۡ خَیۡرٌ لَّكُمۡ — اسی میں تمہاری خیر ہے
اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ — اگر تم علم کی بارگاہ سے پوچھو
یَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ — یہ نظام تمہیں ان آفتوں سے تحفظ دے گا جو تمہارے پیچھے لگی رہتی ہیں
وَیُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ — اور تمہارے لیے ایسا جنتی معاشرہ قائم ہو جائے گا

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ	اور جنت ابدی ہو گی جس میں نہایت خوشگوار مساکن ہوں گے
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۹/۱۱۱ ۱۲-۱۰	یہ بہت بڑی کامیابی و کامرانی ہے جسے نصیب ہو جائے۔

قرآنی معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ ہوگا اور عزت کی روزی ملے گی

وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ	دیکھو انسانی زندگی کا نہ کوئی چھوٹا مسئلہ ایسا ہے
وَلَاۤ اَكْبَرُ	اور نہ کوئی بڑا مسئلہ ہی کہ جس کا حل
اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ	اس کتابِ مبین میں آنے سے رہ گیا ہو
لِّيَجْزِىَ الَّذِيْنَ	یہ اس لیے کہ جزا مل جائے ان کو
اٰمَنُوْا	جو اللہ کے قوانین کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ	ان کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ مل جاتا ہے
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ۳۴/۴ ۴-۳	اور عزت کی روزی ملتی ہے۔

حقیقی مومن جنکے معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ اور عزت کی روزی ہے

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ	جو لوگ نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ	اور ہمارا دیا ہوا رزق مخلوقِ خدا کے لیے عام کر دیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ	یہی لوگ حقیقی مومن ہیں
لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	ان کے پروردگار کے یہاں ان کے لیے اعلیٰ مدارج ہیں
وَمَغْفِرَةٌ	اس نظام میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے
وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ۸/۴	اور عزت کی روزی ملتی ہے۔

اللہ کے نظام کو قرضِ حسنہ دے کر اپنے لیے تحفظ حاصل کر لو

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ	قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اگر تم اپنے اموال
قَرْضًا حَسَنًا	بطورِ قرضِ حسنہ اس نظام کے حوالے کر دو گے

يُضٰعِفْهُ لَكُمْ — تو یہ مال کئی گنا ہو کر واپس تمہیں ہی مل جائے گا
وَيَغْفِرْ لَكُمْ — اور اس نظام میں تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو گا۔
وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ — دیکھو اللہ ہر کسی کو اس کی محنت کا بھرپور معاوضہ دیتا ہے
حَلِيْمٌ ۝ ۶۴/۱۷ — وہ بڑا ہی حلیم اور وسیع الظرف ہے۔

نظامِ خداوندی کی حفاظت میں آنے کے لیے دوسروں پر سبقت لے جاؤ

سَابِقُوْٓا اِلٰى — اور سبقت لے جانے کی کوشش کرو
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ — نظامِ خداوندی کی حفاظت میں آنے کے لیے
وَجَنَّةٍ — اور اس جنّت کو حاصل کر لو
عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ — جس کی وسعت اِس دُنیا سے لے کر اُس دُنیا تک پھیلی ہوئی ہے
اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ — اور جو تیار کی گئی ہے ان کے لیے
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۵۷/۲۱ — جو اللہ کے نظام کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں۔

اور تیزی سے اللہ کے نظام کی حفاظت میں آجاؤ

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى — اور تیزی سے آ جاؤ
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ — اللہ کے نظامِ ربوبیت کی حفاظت میں
وَجَنَّةٍ — اور اس جنّت کو حاصل کر لو
عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ — جس کی وسعت اِس دُنیا سے لے کر اُس دُنیا تک پھیلی ہوئی ہے
اُعِدَّتْ — اور جو تیار کی گئی ہے ان کے لیے
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ — جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں
الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ — اور قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں
فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ — خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی
وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ — اور اپنی زائد قوت وحرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ — اور نوعِ انسان کو ہر طرح کی آفتوں سے محفوظ رکھتے ہیں
وَاللّٰهُ يُحِبُّ — اور اللہ پسند کرتا ہے ایسے لوگوں کو
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۳/۱۳۳-۱۳۴ — جو انسانی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

اللہ کے نظام کی برکتیں اور تحفظ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ	اگر تم اللہ کے قوانین کی پوری پوری پیروی کرتے رہے
يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا	تو تمہیں دُنیا میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہو جائے گی
وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ	اور تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دُور ہو جائیں گی
وَيَغْفِرْ لَكُمْ	اور تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا۔
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۸/۲۹	یاد رکھو اللہ کا نظام بڑی عظیم خوشحالیوں کا ضامن ہے۔

اللہ کے نظام میں رحمتیں اور تحفظ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوا اللّٰهَ	اس نظام کی پوری پوری پیروی کرو
وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ	اور اس کا رسول جو رہنمائی تمہارے لیے لایا ہے اس پر بھروسہ رکھو
يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ	اس سے تم اس کی دوہری رحمتوں کے حقدار ہو جاؤ گے۔
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا	اور تمہیں ایسی شمعِ بصیرت حاصل ہو جائے گی
تَمْشُوْنَ بِهٖ	جو تمہاری راہوں کو روشن رکھے گی
وَيَغْفِرْ لَكُمْ	اور تمہیں زندگی کا ہر تحفظ حاصل ہو جائے گا۔
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۵۷/۲۸	یاد رکھو اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ اور رحمت موجود ہے۔

اللہ کے نظام میں چھوٹی موٹی لغزشوں کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت ہو جائے گی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوا اللّٰهَ	اس نظام کی پوری پوری پیروی کرو
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا	اور جو بات کرو محکم و استوار کرو۔
يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ	اس طرح تمہارے سارے کام سنور جائیں گے
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۳۳/۷۰-۷۱	اور چھوٹی موٹی لغزشوں کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت ہو جائے گی۔

اللہ کا وعدہ تحفظ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ	اللہ وعدہ کرتا ہے ان لوگوں سے
اٰمَنُوْا	جو اللہ کے قوانین پر ایمان لا کر
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	ان کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	کہ انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو گا
وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ ۹	اور ان کی محنت کے انہیں عظیم نتائج ملیں گے۔

ہر طرح کا تحفظ اور اجرِ کبیر

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ قوانینِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	ان کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کریں گے
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ○	اور اجرِ کبیر ملے گا۔

اللہ کا نظام تمہیں ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دیتا اور خوشحال زندگی کا وعدہ کرتا ہے

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ	دیکھو! تمہارے مفاد پرستانہ جذبات تمہیں ڈراتے ہیں کہ
الْفَقْرَ	اگر تم نے سب کچھ دوسروں کے لیے دے دیا تو تم خود مفلس ہو جاؤ گے
وَيَاْمُرُكُمْ	اور تمہیں ترغیب دیتے ہیں
بِالْفَحْشَآءِ	بخل کی اور اپنی ذات کے لیے مال جمع کرنے جیسی فحاشی کے
وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً	لیکن اللہ کا نظام تمہیں ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے
مِّنْهُ وَفَضْلًا	اور خوشحال زندگی بسر کرانے کا وعدہ کرتا ہے۔
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ	کیوں کہ یہ اللہ کا دیا ہوا نظام ہے جو بڑی وسعتوں کا مالک ہے
عَلِيْمٌ ○ ۲/۲۶۸	اور اس کی ہر بات علم و حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔

اور مغفرت سے محروم لوگ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا	اے اہلِ ایمان!
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	نظامِ خداوندی کی اطاعت کرو
وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ	اور کوئی قدم ایسا نہ اُٹھاؤ جس سے تمہارا کیا کرایا ضائع چلا جائے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	یاد رکھو جو لوگ قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں
وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اللہ کے نظام کے سامنے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں
ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ	وہ اگر اسی انکار و سرکشی کی حالت میں مر گئے
فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۴۷/۳۳-۳۴	تو اپنے اعمال کے تباہ کن نتائج سے ہرگز محفوظ نہیں رہیں گے۔

جنھوں نے پُر تحفظ زندگی کے بدلے پُر عذاب زندگی کا سودا کر لیا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ	جو لوگ چھپاتے ہیں اللہ کے ان قوانین کو
مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ	جو اُس نے اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں
وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا	حقیر حقیر فوائد کی خاطر
اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ	وہ لوگ دراصل اپنے پیٹوں میں
اِلَّا النَّارَ	آگ بھر رہے ہیں۔
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ	ظہورِ نتائج کے وقت اللہ کے قانون کی رُو سے ملنے والی
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	سعادتیں اور خوشگواریاں ان سے بات تک نہیں کریں گی
وَلَا يُزَكِّيْهِمْ	ان کی صلاحیتیں غیر نشوونما یافتہ رہ جائیں گی
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	اور ان کی زندگیاں سخت عذاب میں گزریں گی
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ	یہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے گمراہی خرید لی۔
بِالْهُدٰى	ہدایت کے بدلے میں
وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ	اور عذاب کا سودا کر لیا تحفظ کے بدلے میں
فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ	کیسا عجیب حوصلہ ہے ان کا کہ
عَلَى النَّارِ ۲/۱۷۴-۱۷۵	پُرعذاب زندگی گذارنے کے لیے تیار ہو گئے۔

نظامِ خداوندی پر جن کا ایمان پختہ نہیں ہوتا وہ اسکے تحفظ سے محروم ہو جاتے ہیں

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا — جن لوگوں کا نظامِ خداوندی پر ایمان پختہ نہیں ہوتا ان کی کیفیت
ثُمَّ اٰمَنُوۡا — ایسی ہو جاتی ہے کہ زبان سے اللہ کے قوانین کا اقرار کرنے کے باوجود
ثُمَّ کَفَرُوۡا — عملاً کفر کی روش پر کاربند رہتے ہیں
ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا — اور پھر اس بے عملی میں آگے ہی بڑھتے چلے جاتے ہیں
لَّمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَہُمۡ — ایسے لوگوں کو اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل نہیں ہو سکتا
وَ لَا لِیَہۡدِیَہُمۡ سَبِیۡلًا ؁ ۴/۱۳۷ — اور نہ انہیں زندگی کی خوشگواریوں کی راہ ہی مل سکتی ہے۔

قومِ راہ گم شدہ قومِ راہ گم گشتہ کے لیے پھر سے اللہ کی حفاظت اور رحمت حاصل کرنے کا طریقہ

کَیۡفَ یَہۡدِی اللّٰہُ قَوۡمًا — ایسی قوم کو راہِ راست کیسے نصیب ہو سکتی ہے
کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِیۡمَانِہِمۡ — جس نے نظامِ خداوندی کو قبول کرنے کے بعد پھر کفر کی روش اختیار کر لی
وَ شَہِدُوۡۤا — حالانکہ وہ خود اس بات پر شاہد ہیں کہ
اَنَّ الرَّسُوۡلَ حَقٌّ — ان کے رسولؐ نے اس نظام کو عملی شکل دے کر اس کے واضح نتائج
وَّ جَآءَہُمُ الۡبَیِّنٰتُ — دُنیا کے سامنے پیش کیے اور اس کا حق ہونا ثابت کر دیا تھا
وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ؁ — سو ظاہر ہے کہ ایسی ظالم قوم، ہدایتِ خداوندی سے فیضیاب نہیں ہو سکتی
اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُہُمۡ — ان کے اس طرزِ عمل کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ قوم
اَنَّ عَلَیۡہِمۡ لَعۡنَۃَ اللّٰہِ — نظامِ خداوندی کے ثمرات و برکات سے محروم ہو جائے گی۔
وَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ — اور انہیں کائناتی قوتوں کی مدد بھی حاصل نہیں ہو سکے گی
وَ النَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ؁ — اور اقوامِ عالم بھی انہیں ذلیل و خوار سمجھ کر دھتکار کرتی رہیں گی۔
خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا — یہ ذلت و خواری ان پر ہمیشہ مسلط رہے گی
لَا یُخَفَّفُ عَنۡہُمُ — اور کسی طرح کے زبانی جمع خرچ سے کمی واقع نہیں ہو سکے گی
الۡعَذَابُ — ان کے عذاب میں۔
وَ لَا ہُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ ؁ — اور نہ ان کے اعمال کے نتائج کے ظہور میں تاخیر کی جائے گی
اِلَّا الَّذِیۡنَ — ہاں اگر یہ لوگ اس غلط روش کو چھوڑ کر

آیت	مفہوم
تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	پھر سے نظامِ خداوندی کی طرف لوٹ آئیں
وَاَصْلَحُوْا	اور اپنی اصلاح کر لیں
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ	تو انہیں پھر سے اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل ہو سکتا ہے
رَّحِيْمٌ ۝ ۳/۸۹	اور اس کی رحمت اور سامانِ نشوونما سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔

استغفار کا مفہوم

آیت	مفہوم
كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ	دیکھو اس کتاب کے قوانین محکم بنیادوں پر استوار ہیں
ثُمَّ فُصِّلَتْ	اور نہایت واضح اور نکھرے ہوئے انداز میں بیان کیے گئے ہیں
مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝	یہ اس اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو حکیم بھی ہے اور خبیر بھی
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ	لہٰذا اطاعت صرف اللہ کے قوانین کی کرو۔ ان کے سوا کسی اور کی اطاعت نہ کرو
اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ	اس باب میں اور تو اور خود اس رسولؐ کی بھی پوزیشن صرف یہ ہے کہ
نَذِيْرٌ	وہ تمہیں ان قوانین کی خلاف ورزی کے تباہ کن انجام سے آگاہ کرتا ہے
وَّبَشِيْرٌ ۝	اور ان قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے کے خوشگوار نتائج کی بشارت دیتا ہے
وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	لہٰذا تم اللہ کے ان قوانین کی حفاظت میں آ جاؤ
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۱۱/۱-۳	اور ہر طرف سے ہٹ کر صرف انہی کی طرف رجوع کرو۔

استغفار کا مفہوم

آیت	مفہوم
وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	دیکھو! تم اپنے پروردگار کے قوانین کی حفاظت میں آ جاؤ
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ	اور ہر طرف سے ہٹ کر صرف انہی کی طرف رجوع کرو
يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا	وہ تمہیں نہایت خوشگوار اور پسندیدہ سامانِ زیست سے بہرہ یاب کرے گا
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى	ایک مدتِ معینہ تک (جس کا تعین خود تمہارے اعمال و کردار کے مطابق ہوگا)
وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ	اور تم جس قدر حصولِ معاش کی استعداد بڑھاتے جاؤ گے
فَضْلَهٗ ؕ	وہ تمہیں اسی قدر معاشی آسائشیں بہم پہنچاتا جائے گا
وَاِنْ تَوَلَّوْا	لیکن تم نے اگر اللہ کے قوانین سے انحراف کر لیا
فَاِنِّيْٓ اَخَافُ	تو مجھے اندیشہ ہے کہ

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝ — تم بڑی سخت تباہیوں میں پھنس جاؤ گے
إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ — یاد رکھو تمہاری زندگی کی ہر گردش کا رُخ اس کے قانونِ مکافات کی طرف ہے
وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ — اور اس نے عمل اور اس کے نتیجہ کے لیے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

اِستغفار کا طریقہ

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ — نظامِ خداوندی قائم کر کے
وَآتُوا الزَّكَاةَ — نوعِ انسان کی پرورش و نشونما کا انتظام کرو
وَأَقْرِضُوا اللَّهَ — اور اس مقصد کے حصول کےلیے اپنا مال اس نظام کے حوالے کر دو
قَرْضًا حَسَنًا ۚ — بطورِ قرض حسنہ کے۔
وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ — دیکھو اس سلسلہ میں جو بھی عمل خیر تم آگے بھیجو گے
تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا — نظامِ خداوندی کے اندر اُسے زیادہ بہتر صورت میں پا لو گے
وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ — نیز اس کے اجر میں (تمہاری ذات کی نشونما اس پر متنزاد ہو گی)
وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ — لہٰذا اس طرح سے اللہ کی حفاظت طلب کرتے رہو
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ — یقیناً وہ بڑا ہی حفاظت دینے والا اور رحیم ہے۔

اِستغفار کا طریقہ

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً — اہلِ ایمان سے اگر کوئی معیوب حرکت سرزد ہو جاتی ہے
أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ — یا کسی غلط کام سے وہ اپنی ذات پر ظلم کر بیٹھتے ہیں
ذَكَرُوا اللَّهَ — تو فوراً اللہ کے قوانین کو اپنے سامنے لے آتے ہیں
فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ — اور ان کے ذریعہ سے غلطیوں کے مضر اثرات سے محفوظ ہو جاتے ہیں
وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ — کیوں کہ غلطیوں کے مضر اثرات سے حفاظت کا سامان
إِلَّا اللَّهُ — اللہ کے قانون کے سوا اور کہاں مل سکتا ہے
وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا — یہ لوگ اگر اپنے آپ پر یا کسی دوسرے پر زیادتی کر بیٹھتے ہیں
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ ۳/۱۳۵ — تو دیدہ دانستہ اس پر اصرار نہیں کرتے۔

استغفر اللہ

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا	جس کسی سے معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والا کوئی عمل سرزد ہو گیا
اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ	یا وہ اپنی ذات میں عدم توازن پیدا کر کے اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھا
ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ	پھر اس نے ان حرکات پر نادم ہو کر اللہ کے قانون کی حفاظت چاہی
يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ۴/۱۱۰	تو وہ اللہ کو بڑا ہی حفاظت دینے والا اور رحیم و پائے گا۔

۳۴ حَمْدٌ
(مادہ۔ ح م د)

حَمْدٌ کسی نہایت حسین متناسب، نادر شاہکار کو دیکھ کر انسان کے دل میں تحسین و ستائش کے جو جذبات پیدا ہوتے ہیں ان کے اظہار کا نام حمد ہے جس کا مقصد اس شاہکار کے خالق کی عظمت و برتری کا اعتراف کرنا ہوتا ہے۔ جس کے لیے چند شرائط ہیں مثلاً

۱۔ جس حُسن و رعنائی اور شاہکار کی ستائش کی جا رہی ہے وُہ ایک خارجی حقیقت اور محسوس شے ہونی چاہیے۔ کیونکہ غیر محسوس اور مشاہدہ میں نہ آنے والی چیزوں کے متعلق ہمارے دِل میں جذبات تحسین و ستائش پیدا نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ہم کسی مصوّر کی تعریف اس کی ان تصاویر کے ذریعے ہی کر سکتے ہیں جو مرئی طور پر ہمارے سامنے آجائیں۔

۲۔ کسی کی جس بات یا جس کام کی تعریف کی جا رہی ہے وُہ اس سے اختیاری طور پر سرزد ہونا چاہیے (تاکہ اس کی انفرادی خودی کے زندہ و بیدار ہونے کا اندازہ کیا جا سکے)، اضطراری طور پر خود بخود یونہی میکانکی انداز سے کسی فعل کا سرزد ہو جانا ستائش کا حق پیدا نہیں کرتا حتاکہ وُہ حسن جو کسی میں پیدائشی طور پر موجود ہو اس کے لیے بھی حمد کا لفظ نہیں بولا جاتا مدح کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی مشین نہایت عمدہ چیزیں بنا رہی ہے تو وہ مشین قابلِ حمد نہیں۔ بلکہ قابلِ مدح ہو گی۔ اور اس کا بنانے والا مستحق حمد۔ یہی صورت رقصِ طاؤس کی ہے طاؤس مستحقِ مدح ہے اور اس کا خالق (اللہ) سزاوارِ حمد

۳۔ حَمْدٌ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جس چیز کی حمد (ستائش) کی جا رہی ہے اسے ستائش کرنے والے کا دل بھی پسند کرتا ہو کسی کے دباؤ سے اس کی تعریف کرنا حمد نہیں مدح ہے حمد میں ملمع کاری، نمائش، منافقت یا کسی کو بناتے کے لیے تعریف کرنے کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا حمد میں تو جذباتِ تحسین بے ساختہ زبان پر آجاتے ہیں۔

۴۔ جس چیز کی حمد کی جا رہی ہے۔ اس کا ٹھیک ٹھیک علم ہونا بھی ضروری ہے محض گمان کی بنا پر حمد نہیں کی جا سکتی مبہم تصورات دھندلے نقوش اور شکوک و تذبذب پیدا کرنے والے خیالات و معتقدات کبھی حمد کا جذبہ پیدا نہیں کر سکتے حمد فریب تخیل توہم پرستی اور اندھی عقیدت سے نہیں اُبھرتی۔ اس کا سرچشمہ یقینِ محکم اور ایمان مکمل ہوتا ہے۔

۵۔ جن نفع بخش کشش انگیز باتوں اور حسن و تناسب کے شاہکاروں کی حمد کی جارہی ہو ان کے لیے ضروری ہے کہ وُہ کمال کے درجہ تک پہنچ چکے ہوں اور ان کی نفع بخشیاں محسوس ہوں جو آرٹ تکمیل تک نہ پہنچا ہو یا جو آرٹ انسانیت کے لیے نفع بخش نہ ہو وُہ مستحق حمد و ستائش نہیں ہوتا۔ (جیب کترے کے ہاتھ کی صفائی وجہ حمد نہیں ہوسکتی)

ان شرائط کے ساتھ جذبات تحسین و ستائش کے اظہار کا نام حمدؔ ہے اگر ان میں سے کسی ایک شرط کی بھی کمی ہے تو اس کے لیے حمد نہیں بلکہ مدحؔ کا لفظ بولا جائے گا۔ اللہ کے شاہکاروں کے لیے ہر جگہ حمدؔ کا لفظ آیا ہے مدح کا لفظ ایک جگہ بھی نہیں آیا۔

لہٰذا جہاں قرآن کریم میں ہے کہ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ [۱۳/۱۳] "رعد اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے"۔ یا وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ [۳۰/۱۸] "کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں حمد اسی کے لیے ہے" یا وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ [۱۷/۴۴] "کوئی شے ایسی نہیں جو حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو" تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تمام کائناتی قوتیں اس قسم کے تعمیری اور منفعت بخش نتائج پیدا کرنے میں مصروف عمل ہیں جو اللہ کی حمد و تحسین کے زندہ پیکر ہیں حتاکہ اس مقصد کے لیے جو تخریبی قوتوں کو راستے سے ہٹایا جاتا ہے تو یہ کام بجائے خویش وجہ ستائش ہوتا ہے چنانچہ ظالم قوتوں کی تباہی کے سلسلہ میں کہا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [۶/۴۵] "ظلم کرنے والی قوم کی جڑ کٹ گئی۔ اور اللہ رب العٰلمین کے لیے حمد ہے"۔ یعنی وہ تخریبی قوتوں کو راستے سے ہٹا کر تعمیری پروگرام کو اس طرح کامیاب بنانے والا ہے کہ اس کے منفعت بخش نتائج اللہ کی حمد و ستائش کی منہ بولتی تصویر بن جائیں۔

حمد کے جو معانی اُوپر دیئے گئے ہیں ان کی روشنی میں قرآن کریم کی سب سے پہلی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [۱/۱] پر غور کیجیے اور دیکھیے کہ ان چار لفظوں سے قرآن کریم نے کس طرح اس عظیم حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے کہ کائنات کا ہر حسین گوشہ اور منفعت بخش پہلو اللہ کے اس عالمگیر قانون ربوبیت کے وجہ حمد و ستائش ہونے کی زندہ شہادت ہے جو ہر شے کو اس کے نقطۂ آغاز سے بتدریج اوج کمال تک لے جا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ حمدیت محض ایک عقیدہ کا نام نہیں بلکہ وہ جذبۂ تحسین ہے جس کا اظہار نظام کائنات پر غور و فکر سے بے ساختہ ہو جاتا ہے۔

جو قوم نظام کائنات پر غور ہی نہیں کرتی وُہ اس کے خالق کے کمال کو تحسین کس طرح دے سکتی ہے نیز جو قوم اس کے نظام ربوبیت کو متشکل ہی نہیں کرتی وُہ کیسے سمجھ سکتی ہے کہ اس کے نتائج کس درجہ مستحق حمد و ستائش ہیں۔ "اللہ کی حمد کرنا" ایک عملی پروگرام ہے یعنی نظام خداوندی کو عملاً متشکل کر کے ایسے محیر العقول اور درخشندہ

نتائج پیدا کرنا جنھیں دیکھ کر دنیا کی ہر قوم پکار اُٹھے کہ جس اللہ نے ایسے قوانین عطا کیے ہیں وہ واقعی مستحق حمد و ستائش ہے۔

قابلِ حمد و ستائش ہے وہ ذات جسے اپنے اقتدار کے لیے کسی مددگار کی ضرورت نہیں

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ	کہو حمد و ستائش ہے اس اللہ کے لیے
لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا	جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا
وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ	اور نہ اقتدار و اختیار میں ہی اس کا کوئی شریک ہے
وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ	اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی مددگار کی ضرورت ہو
وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا ۝ ۱۷:۱۱۱	اس کے نظام و قوانین کے ذریعہ سے اس کی کبریائی کا تخت بچھا دو۔

قابلِ حمد و ستائش ہے وہ ذات جو کائنات کو عدم سے وجود میں لائی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	قابلِ حمد و ستائش ہے اللہ کی وہ ذات
فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	جو تمام سلسلہ کائنات کو عدم سے وجود میں لائی
جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا	اس نے کائناتی قوتوں کو اپنی اسکیموں کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے
اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ	ان میں کئی قوتیں ایسی ہیں جو
مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ	دو دو تین تین چار چار خواص رکھتی ہیں
یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ	وہ کائناتی تخلیق میں نت نئے اضافے کرتا رہتا ہے
مَا یَشَآءُ ؕ	اپنے قانونِ مشیت کے مطابق
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ	اللہ نے ہر شے کے کام کرنے کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر
قَدِیْرٌ ۝ ۳۵:۱	دیے ہیں جن پر اس کا اپنا کنٹرول ہے۔

کائنات کا گوشہ گوشہ اپنے خالق کی حمد و ستائش کا زندہ پیکر ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ
ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ○

کائنات کا گوشہ گوشہ اپنے پیدا کرنے والے کی
حمد و ستائش کا زندہ پیکر ہے
اس میں تاریکی اور اُجالے کی نمود بھی اسی کے قانون کے مطابق ہے
لوگوں کی یہ غلط فہمی ہے جو توحید کا انکار کر کے
اللہ کے ساتھ اوروں کو بھی شریک ٹھہراتے ہیں۔

کائنات کی ہر شے حسن و خوبی کے اعتبار سے اس کی حمد و ستائش کا زندہ پیکر ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
وَلَهُ الْحَمْدُ
فِی الْاٰخِرَةِ
وَهُوَ الْحَكِیْمُ
الْخَبِیْرُ ○
یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ
وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا
وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ
وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا
وَهُوَ الرَّحِیْمُ
الْغَفُوْرُ ○

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے
وہ اللہ کے تخلیقی پروگرام میں سرگرمِ عمل ہے
اور حسن و خوبی کے اعتبار سے اس کی حمد و ستائش کا زندہ پیکر
اور جب اس سلسلہ کائنات کے مجموعی پروگرام پر غور کیا جائے
تو وہ بھی اس کی حمد و ستائش کا آئینہ دار نظر آئے گا۔
اس لیے کہ اس کی ہر سکیم حکمت پر مبنی ہے
اور جو کچھ یہاں ہو رہا ہے وہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے
اسے سب معلوم ہے کہ زمین میں کیا داخل ہوتا ہے
اور اس کے بعد اس میں سے کیا بن کر نکلتا ہے
فضا کی بلندیوں میں سے کیا کچھ نیچے آتا ہے
اور کیا کچھ اوپر چڑھتا ہے
اور یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ یہاں کی ہر شے کی نشوونما ہوتی جائے
اور وہ تباہ کن عناصر کے اثرات سے محفوظ رہے۔

کائنات کی ہر شے اللہ کے پروگراموں کو درخورِ حمد و ستائش بنانے میں سرگرداں ہے

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ
وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ

کائنات کی بلندیاں اور پستیاں اور جو کچھ ان کے اندر ہے
سب اللہ کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے

وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ
وَلٰکِنۡ لَّا تَفۡقَہُوۡنَ
تَسۡبِیۡحَہُمۡ
اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا
غَفُوۡرًا ۝ ۱۷/۴۴

یہاں کوئی شے ایسی نہیں جو اس کے پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرداں نہ ہو جس کے نتائج اللہ کی حمد و ستائش کے زندہ پیکر بن کر سامنے آ جاتے ہیں لیکن تم (اپنی علمی سطح بلند کیے بغیر) سمجھ نہیں سکتے کہ وہ کس طرح اپنے مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی کرتے ہیں۔
اللہ اپنی تحمل آمیز قوتوں کے ساتھ نہایت محکم انداز سے نظم کائنات کو اپنے کنٹرول میں رکھے ہوئے ہے اور اس کی ہر طرح سے حفاظت کیے جا رہا ہے۔

قابلِ حمد و ستائش ہے وہ ذات جس نے یہ ضابطہ قوانین نازل کیا ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ
اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ
وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا
قَیِّمًا
لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ
وَیُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ
یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ
اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۱۸/۱-۲

قابلِ حمد و ستائش ہے اللہ کی وہ ذات
جس نے اپنے بندے پر یہ ضابطہ قوانین نازل کیا
وہ ضابطہ قوانین جس میں کسی قسم کا پیچ و خم نہیں
جو نہایت سیدھی، واضح اور متوازن بات کہتا ہے
تاکہ لوگوں کو غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دے
اور جو اس کے مطابق زندگی بسر کریں
انہیں ان کے صلاحیت بخش اعمال کے
خوشگوار نتائج کی بشارت دیدے۔

اس کائنات کی ہر شے اللہ کے قوانین کی حمد و ستائش کی زندہ شہادت ہے

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ
مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ
لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ
قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ
بَلۡ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ
لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ
اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡغَنِیُّ

ان لوگوں سے اگر پوچھا جائے کہ
کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو کس نے پیدا کیا ہے
تو وہ کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔
کہو اللہ کا قانون ہی ہے جو ہر جگہ قابلِ حمد و ستائش ہو سکتا ہے
لیکن اکثر لوگ علم و بصیرت سے کام نہ لینے کی وجہ سے بے بہرہ رہتے ہیں۔
کہو ارض و سمٰوٰت میں سب جگہ اللہ کا قانون کارفرما ہے
وہ اس بات کا محتاج نہیں کہ تم اس کے قوانین کی پیروی کرو

الحمید	اس کائنات کی ہر شے اس کے قوانین کی حمد و ستائش کی زندہ شہادت ہے۔
وَلَوْ اَنَّ مَا فِی	کائنات کی وسعتوں اور اس کے قوانین کی حدود فراموشیوں کا یہ عالم ہے
الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ	کہ اگر تمام روئے زمین کے درخت قلم بن جائیں
وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ	اور تمام سمندر روشنائی میں تبدیل ہو جائیں
مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ	اور اس کے بعد کئی اور سمندر بھی ملا دیے جائیں
مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ	تو بھی ان قوانین کا احاطہ نہ ہو سکے۔
اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ	یہ قوانین جہاں اتنی قوت رکھتے ہیں کہ اس عظیم القدر کائنات کو
حَكِیْمٌ ۝ ۳۱/۲۷-۲۵	کنٹرول میں رکھ سکیں اس کے ساتھ علم و حکمت پر مبنی بھی ہیں۔

نظامِ خداوندی کے خوشگوار نتائج کو دیکھ کر ہر کوئی خراجِ تحسین و آفرین پیش کرتا ہے

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا	ہمارے قوانین پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں
الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا	کہ جب ان کے سامنے پیش کیے جائیں (تو غور و فکر کے بعد)
خَرُّوْا سُجَّدًا	ان کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں
وَّسَبَّحُوْا	اور نظامِ خداوندی کو متشکل کرنے کےلیے سرگرمِ عمل رہتے ہیں
بِحَمْدِ	تاکہ اس کے حسین اور خوشگوار نتائج کو دیکھ کر ہر کسی کی زبان سے
رَبِّهِمْ	بے ساختہ نکلے کہ یہ نظام فی الواقعہ ہزار تحسین و آفرین کا مستحق ہے
وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝	وہ اس جدّوجہد میں مصروف رہتے ہیں اور کسی حال میں بھی اس سے سرتابی نہیں کرتے
تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ	ان کی جہدِ مسلسل اور سعیٔ پیہم کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ
عَنِ الْمَضَاجِعِ	ان کے پہلو بستر سے ناآشنا ہو جاتے ہیں۔ وہ دن رات اس جدّوجہد میں مصروف
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ	رہتے ہیں۔ وہ معاشرہ میں خوشگوار نتائج پیدا کرنے کی توقع اور اسے
خَوْفًا وَّطَمَعًا	تباہ کن خطرات سے محفوظ رکھنے کے احساس سے ہر مقام پر اللہ کے قانون کو پکارتے ہیں
وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	اس مقصد کے لیے وہ ہر اس شے کو جو ہم نے انہیں دے رکھی ہے
یُنْفِقُوْنَ ۝	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کےلیے وقف کر دیتے ہیں
فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ	لہٰذا کوئی نہیں جانتا
لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ	اس آنکھوں کی ٹھنڈک کو
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ۳۲/۱۵-۱۷	جو ان کے اعمال کی جزا میں پنہاں رکھی گئی ہے۔

قوانینِ خداوندی کے نتائج ہر دیدۂ بینا سے خراجِ تحسین وصول کر لیتے ہیں

وَمَنْ يَّشْكُرْ	جو کوئی نعمائے خداوندی کو اس کے قوانین کے مطابق صرف کرتا ہے
فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ	تو اس سپاس گذاری سے اس کی اپنی ذات کی صلاحیتیں نشوونما پاتی ہیں
وَمَنْ كَفَرَ	اور جو کوئی اس کے خلاف جاتا ہے تو اس کا نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے
فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ	اللہ کا قانون تو اپنی نتیجہ خیزیوں میں کسی کی مدد کا محتاج نہیں
حَمِيْدٌ ○ ۳۱/۱۲	اس کے نتائج ہر دیدہ بینا سے بے ساختہ خراجِ تحسین وصول کر لیتے ہیں۔

کس قدر درخورِ حمد و ستائش ہے یہ نظام جس نے ہماری تمام پریشانیاں دور کر دیں

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ	پھر ہم نے اس کتاب کا وارث بنایا ان لوگوں کو
الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا	جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا تھا
فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ	ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہونگے جو اُسے چھوڑ کر اپنے آپ پر ظلم کریں گے
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ	اور کچھ درمیان کی راہ پر گامزن ہوں گے نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے
وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ	اور کچھ ایسے ہوں گے جو سبقت لے جائیں گے فلاحِ انسانی کے کاموں میں
بِاِذْنِ اللّٰهِ	اللہ کے قوانین کے مطابق
ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ○	یہی لوگ ہیں جو بلند مدارج کے مستحق ہوں گے
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا	وہ ایسی جنّتی زندگی میں داخل ہو جائیں گے
يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ	جس میں انہیں قوت و حشمت اور سرفرازیوں و سربلندیوں کے
مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا	اعزازات و امتیازات حاصل ہوں گے
وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ○	وہ نہایت ہی عمدہ قسم کے لباس زیبِ تن کریں گے
وَقَالُوا	اور زندگی کی ان شادابیوں اور سرفرازیوں کو دیکھ کر والہانہ پکار اُٹھیں گے
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ	کہ کس قدر درخورِ حمد و ستائش ہے اللہ کا یہ نظام جس نے
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ	ہماری تمام پریشانیوں اور افسردگیوں کو دُور کر دیا
اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ	بلاشبہ اللہ کے اس نظام میں ہمیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہے
شَكُوْرٌ	اور ہماری محنتوں کے ہمیں بھرپور نتائج دیے جا رہے ہیں

الَّذِیٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ	اس نظام کی برکات سے ہمیں ایسا معاشرہ نصیب ہو گیا ہے
مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ	جس میں نہ تو جگرپاش مشقتیں اُٹھانی پڑتی ہیں
وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ۝ ۳۵-۳۵	اور نہ ذہنی کاوش اور نفسیاتی افسردگی ہی ہے۔

نظامِ خداوندی کے عالمگیر نتائج دیکھ کر ہر کسی کی زبان پر اسکے لیے تحسین و آفرین کے کلمات ہونگے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ	قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ	ان کے اس نعمتوں بھرے جنتی معاشرہ کی تہہ میں
دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا	وہ معاشرہ جو ان کے اس دعویٰ کی زندہ شہادت ہو گا کہ
سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ	اللہ اس سے بہت بلند ہے کہ صحیح کوششوں کے تخریبی نتائج پیدا کرے
وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا	اس معاشرہ میں ہر کوئی دوسروں کے لیے حیات بخش آرزوئیں
سَلٰمٌ	اور سلامتی عطا کرنے والی تمنائیں لیے ہو گا
وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ	اور ان کی اس دعوت کا آخری نتیجہ یہ ہو گا کہ
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ	اس نظامِ ربوبیت کے عالمگیر نتائج کو دیکھ کر ہر کوئی پکار
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ۱۰-۱۰	اُٹھے گا کہ اللہ کا یہ نظام کس قدر مستحق حمد و ستائش ہے۔

قابلِ حمد و ستائش ہے اللہ کا قانونِ مکافات جس کے مطابق اللہ کے تمام وعدے پورے ہوئے

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى	جو لوگ قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کریں گے
الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ	انہیں گروہ در گروہ جنّت کی طرف لے جایا جائے گا
حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا	چنانچہ جب وہ اس کے قریب پہنچیں گے
وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا	تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا	اور اس کے محافظ ان سے کہیں گے کہ
سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ	تم پر ہر طرح کی سلامتی ہو تم بہت اچھے رہے
فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ	لہٰذا اس میں خوشگواریوں کی زندگی بسر کرو
وَقَالُوا	وہ اپنے اعمال کے ان درخشندہ نتائج کو دیکھ کر پکار اُٹھیں گے
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ	کہ فی الحقیقت درخورِ ہزار حمد و ستائش ہے اللہ کا قانونِ مکافات

صَدَقَنَا وَعْدَهٗ
وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ
نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ
فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ
وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ
حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ
وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ
وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ٣٩/٧٣-٧٥

جس کے مطابق اللہ کے تمام وعدے پورے ہوئے
اور ہمیں دُنیا میں مملکت اور حکومت عطا ہو گئی
اور اب ہم اس جنّتی معاشرہ میں جہاں چاہیں رہیں سہیں
لہٰذا دیکھو کام کرنے والوں کا یہ کیسا اچھا صلہ ہے
اس دَور میں تم دیکھو گے کہ جملہ کائناتی قوتیں اور مدبراتِ امورِ الٰہیہ
اللہ کے تختِ اجلال کے گرد احاطہ کیے ہوں گے اور اس کے
نظامِ ربوبیت کو قابلِ حمد و ستائش بنانے کے لیے مستعدی سے سرگرمِ عمل
اس وقت تمام انسانی امور کے فیصلے حق کے ساتھ ہوں گے
اور اللہ کی ربوبیتِ عالمینی اس حُسن و خوبی سے آشکارا ہو گی کہ
ہر ایک کی زبان اس کی حمد و ستائش میں زمزمہ بار اور نغمہ سنج ہو گی۔

کسقدر حمد و ستائش کے قابل وہ ہے ذات جس نے ہماری راہنمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی

اِنَّ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا
لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ
اَبْوَابُ السَّمَآءِ
وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝
لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ
وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ بھی عملاً
ہمارے قوانین کی تکذیب کریں گے
اور ان سے سرکشی برتیں گے
وہ کبھی زندگی کی ان خوشگواریوں سے بہرہ یاب نہیں ہو سکیں گے
جو اللہ کے متعین کردہ آسمانی نظام کے اتباع کا فطری نتیجہ ہے
ان کا معاشرہ کبھی جنّتی معاشرہ نہیں بن سکے گا
یہ ایسا ہی ناممکن ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا
مجرمین کی غلط روش کے نتائج ایسے ہی ہوتے ہیں۔
ایسی قوموں کا بچھونا بھی جہنّم کا ہو گا
اور اوڑھنا بھی جہنّم کا۔
یاد رکھو ظلم اور سرکشی کا نتیجہ یہی کچھ ہوا کرتا ہے
ان کے برعکس جو قوم ہمارے قوانین کی صداقت کو تسلیم کر لے گی
اور ہمارے مقرر کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہو گی

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ	تو ہمارے قوانین کی پیروی سے ان کی ذات کی وسعتیں بڑھ جائیں گی
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	یہ لوگ جنتی معاشرہ کے لوگ ہوں گے اس دُنیا میں بھی
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○	اور آخرت میں بھی ہمیشہ جنت میں رہنے والے
وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ	اس جنتی معاشرہ کی خصوصیت یہ ہو گی کہ ان کے دلوں میں سے
مِّنْ غِلٍّ	بغض، کینہ، عداوت، سازش اور مکر و فریب وغیرہ نکل جائیں گے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ	کیوں کہ اس معاشرہ کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہونگے
وَقَالُوا "الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ	اور وہ بے ساختہ پکار اٹھیں گے کہ کس قدر حمد و ستائش کے قابل ہے
هَدٰنَا لِهٰذَا ۴۳-۳۲	وہ ذات جس نے ہماری رہنمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی۔

نظامِ خداوندی کی راہ میں حائل موانع کو دُور کرکے اسے وجہ ہزار حمد و ستائش بنایا جاتا ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ	دیکھو ہم رسول بھیجتے رہے ہیں
اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ	تم سے پہلے بھی دیگر اقوام کی طرف
فَاَخَذْنٰهُمْ	اور وہ اقوام ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں
بِالْبَاْسَآءِ وَ	عام مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہوتی رہیں
لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○	یہ ابتدائی تنذیر ہوتی ہے تاکہ لوگ محتاط ہو جائیں
فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا	لیکن اس تنذیر سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے
وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ	ان کے دل اور زیادہ سخت ہو جاتے
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ	اس لیے کہ ان کی مفاد پرستیوں کے جذبات ان کی کارگزاریوں کو
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○	ان کی نگاہوں میں بڑا خوشنما بنا کر دکھاتے
فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ	بہرحال ہمارے قوانین کو پس پشت ڈال دینے کے باوجود
فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ	جب ہمارے قانونِ مہلت کی بنا پر
اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ	خوشحالیوں کے دروازے ان پر کھلے رہتے تو وہ
حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا	قوت اور دولت کے نشہ میں اور بھی بدمست ہوتے چلے جاتے

أَخَذْنٰهُم بَغْتَةً	تاآنکہ ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج کے ظہور کا وقت آ جاتا
فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ○	اور ان پر ایسا زوال آتا کہ ان کی بازآفرینی کی کوئی صورت باقی نہ رہتی
فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ	لہٰذا اس قوم کی جڑ کٹ جاتی
الَّذِينَ ظَلَمُوا	جس نے انسانیت پر ظلم کیے تھے
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ	سو اس طرح نظامِ ربوبیت کی راہ میں حائل موانع دور ہو جاتے
رَبِّ الْعٰلَمِينَ ○ ۶/۴۴-۴۵	تو یہ نظام دُنیا کے لیے وجہ ہزار حمد و ستائش بن جاتا۔

۳۵ کائنات

سَمَآءٌ

مادہ۔ س م و

ہر وہ چیز جو اُوپر ہو۔ یا اوپر چھائی ہُوئی ہو۔ سَمَاءٌ کہلاتی ہے لہٰذا سَمَاءٌ جمع سَمٰوٰتٌ آسمان کو کہتے ہیں کیونکہ وہ زمین پر بلند اور سایہ فگن ہوتا ہے اور آسمان سے مراد وُہ اجرامِ فلکی ہیں جو فضا کی بلندیوں میں پھیلے ہُوئے ہیں۔ نیز سَمَاءٌ سے مراد کائناتی زندگی اور اس کا نظام بھی ہوتا ہے اور فضا کی بلندیوں میں پھیلی ہُوئی تمام توانائیاں مثلاً ایتھر اور ایٹم وغیرہ بھی یعنی فضا معہ اپنے مشمولات کے۔

اَرْضٌ

مادہ۔ ارض

ہر وہ چیز جو نیچے ہو۔ ارض کہلاتی ہے۔ عام طور پر زمین کو کہتے ہیں۔ اَرْضُ النَّعْلِ جوتے کے تلے کو کہتے ہیں۔ نیز ٹانگوں کا وہ حصّہ جو گھٹنوں سے نیچے ہوتا ہے اَرْضٌ کہلاتا ہے زمین کو بھی اَرْضٌ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ پاؤں کے نیچے رہتی ہے۔ نیز اَرْضٌ سے مراد انسان کی معاشی، معاشرتی اور تمدنی زندگی بھی ہوتی ہے

الارضُ والسّمٰوٰت

اِس پُوری کائنات اور اس کی پستیوں و بلندیوں اور تمام اجرامِ فلکی کے لیے الاَرضُ والسّمٰوٰت کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

تخلیق میں ارتقائی انداز

کائنات اور انسان کی تخلیق ارتقائی انداز سے عمل میں آئی ہے کائنات میں جو کچھ نظر آرہا ہے وہ جھٹ سے ایک ہی دفعہ اس شکل میں منظرِ عام پر نہیں ہوگیا۔ بلکہ ان کی تخلیق کا آغاز ایک معمولی نکتہ سے ہُوا پھر وہ نشو نما پاتے ہوئے منزل بہ منزل ارتقائی منازل طے کرتے ہُوئے اپنی موجودہ شکل میں پہنچے ہیں۔

اللہ کا اندازِ تخلیق

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ — اللہ کے عالمِ مشیت میں ایک اسکیم سامنے آتی ہے
اِلَى الْاَرْضِ — وہ اس اسکیم کا آغاز اس کے پست ترین نقطہ سے کرتا ہے
ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ — پھر وہ ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی نقطۂ تکمیل کی طرف بڑھتی جاتی ہے
فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ — اور ان ارتقائی منازل کی مدت تمہارے حساب و شمار کے مطابق
اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ ۳۲/۵ — ہزار ہزار سال (اور بعض حالتوں میں پچاس پچاس ہزار سال) ہوتی ہے۔

نقطۂ آغاز

اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا — اللہ جب کسی چیز کی تخلیق کا ارادہ کرتا ہے
اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ — تو اس کے لیے کہتا ہے کہ
كُنْ — ہو جائے (اور اس کے ساتھ ہی تخلیق کا عمل شروع ہو جاتا ہے)
فَيَكُوْنُ ۝ ۳۶/۸۲ — اور پھر وہ چیز بن کر سامنے آ جاتی ہے۔

یہ کائنات عدم سے وجود میں لائی گئی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ — تعریف ہے اس اللہ کے لیے
فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۳۵/۱ — جو اس کائنات کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔

پہلی بار

بَدِيْعُ — پہلی بار عدم سے وجود میں لائے گئے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۲/۱۱۷ — یہ آسمان و زمین۔

اللہ تخلیق کو گردشیں دے دے کر تکمیل تک پہنچاتا ہے

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ — اللہ تخلیق کی ابتدا کرتا ہے
ثُمَّ يُعِيْدُهٗ — پھر اسے گردشیں دے دے کر
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ۳۰/۱۱ — اپنے مقررہ نکتہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔

اللہ کائنات کو گردشیں دیتا ہوا نئی نئی زندگیاں عطا کرتا چلا جا رہا ہے

اَوَلَمْ یَرَوْا — کیا تم غور نہیں کرتے کہ
كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ — اللہ اشیائے کائنات کی ابتدائی تخلیق کیوں کر کرتا ہے
ثُمَّ يُعِيْدُهٗ — اور پھر کس طرح گردشیں دے دے کر انہیں ارتقائی منازل طے کراتا ہے
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ — یہ سب کچھ قوانینِ خداوندی کی رُو سے نہایت آسانی سے ہوتا چلا جا رہا ہے
قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا — لوگوں سے کہو کہ وہ دُنیا میں گھوم پھر کر دیکھیں اور غور کریں کہ
كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ — اللہ نے تخلیقِ کائنات کی ابتدا کس طرح کی ہے
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ — اور پھر کس طرح اسے نئی نئی زندگیاں عطا کرتا چلا جا رہا ہے
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۹/۱۹-۲۰ — یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔

تخلیقِ کائنات کی تکمیل چھ مراحل میں ہوئی

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ — تمہارا پروردگار وہ اللہ ہے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — جس نے اس کائنات کی تخلیق کو
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ — چھ مراحل میں مکمل کیا
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ — اور پھر اس پورے نظام کے کنٹرول کو اپنے ہاتھ میں رکھا
يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۱۰/۳ — ہر معاملہ میں اس کا تدبّر کارفرما ہے۔

زمین و آسمان پہلے ایک ہی ہیولیٰ تھے پھر انہیں الگ کر دیا گیا

اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — یہ زمین و آسمان
كَانَتَا رَتْقًا — پہلے ایک ہی ہیولہ تھے
فَفَتَقْنٰهُمَا ۲۱/۳۰ — پھر ہم نے انہیں الگ الگ کر دیا۔

زمین کو الگ کرنے کا انداز

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ	اس کے بعد زمین کو پھینک کر الگ کیا
دَحٰىهَا ۝ ۷۹/۳۰	اور اس میں مزید تغیرات سے ہمواری پیدا کی گئی۔

کششِ ثقل یا نظر نہ آنے والی ٹیک

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	اجرامِ فلکی کی تخلیق کی گئی
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا	جو نظر آنے والی کسی ٹیک کے بغیر ہی فضا میں معلق ہیں
وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ	اور زمین کا توازن قائم رکھنے کے لیے اس پر پہاڑ بنا دیے گئے
اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ ۳۱/۱۰	تاکہ وہ گردش کرتے ہوئے تمہارے سمیت کسی طرف کو ڈول نہ جائے۔

اور کائنات کا مرکزی کنٹرول اللہ کے اپنے ہاتھ میں ہے

اَللّٰهُ الَّذِيْ	اللہ وہ ہے جس نے
رَفَعَ السَّمٰوٰتِ	اجرامِ فلکی کو فضا کی بلندیوں میں معلق کر رکھا ہے
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا	بغیر کسی نظر آنے والی ٹیک کے
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ	اور کائنات کا مرکزی کنٹرول اللہ کے اپنے دستِ قدرت میں ہے
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط	اس نے سورج اور چاند کو اپنے قانون کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے
كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط ۱۳/۲	یہ سب ایک معینہ مدت کے لیے اپنے اپنے مدار پر چلے جا رہے ہیں۔

وہ مرحلہ جب اجرامِ فلکی میں گیس اور دھواں چھایا ہوا تھا

ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ	اللہ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا
وَهِيَ دُخَانٌ	جہاں اس وقت دھواں اور گیس چھایا ہوا تھا
فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ	پھر ہم نے آسمان و زمین سے کہا
ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ط	ہمارے قوانین کے تابع چلو خواہ خوشی سے خواہ ناخوشی سے
قَالَتَا اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ	انہوں نے کہا ہم خوشی سے آپ کے قوانین کی اطاعت کریں گے

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ	لہٰذا متعدد اجرامِ فلکی کی تخلیق دو مراحل میں کر دی گئی
وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ	اور سب کو ان کے قوانین کی وحی دے دی گئی
وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا	اور آسمانِ دُنیا کو ہم نے جگمگاتے چراغوں سے مزین کر دیا
بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ	اور انہیں ایسا محفوظ کیا گیا (کہ نہ آپس میں ٹکرائیں نہ تم پہ گریں)
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ	اور یہ سب کچھ ان پیمانوں کے مطابق ہو رہا ہے
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ ۱۲/۴۱	جو اس زبردست اور صاحبِ علم ہستی نے مقرر کیے ہیں۔

وُہ مرحلہ جب صرف پانی ہی تھا

وَهُوَ الَّذِيْ	اسی کی ذات ہے جس نے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	اس کائنات کی تخلیق
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ	چھ مختلف مراحل میں کی
وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ ۷/۱۱	اور ایک مرحلہ پر اللہ کی حکومت پانی پر تھی۔

زمین کی تخلیق دو مراحل میں ہُوئی

خَلَقَ الْاَرْضَ	زمین کی تخلیق کی گئی
فِيْ يَوْمَيْنِ ۹/۴۱	دو مراحل میں۔

تمام اجرامِ فلکی اپنے اپنے مستقر پر رواں دواں

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ	تم نے غور کیا کہ اللہ کس طرح
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ	رات کو دن میں داخل کرتا ہے
وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ	اور دن کو رات میں
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	اس گردش کے لیے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا گیا ہے
كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۲۹/۳۱	اور یہ تمام ایک میعادِ مقررہ تک کے لیے برابر چلے جا رہے ہیں۔

نظامِ فلکی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق چل رہا ہے

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ — اور سورج اپنے مستقر پر چلا جا رہا ہے

ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ — یہ سب کچھ ان پیمانوں کے مطابق ہو رہا ہے

الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ — جو اس زبردست اور صاحبِ علم ہستی نے مقرر کر دیے ہیں

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ — اور چاند کی منزلیں مقرر کر دی گئی ہیں۔

حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ○ — وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں سے سوکھی ٹہنی کی طرح نظر آتا

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ — نہ سورج اپنی حدود سے آگے بڑھ کر ایسا کر سکتا ہے کہ

اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ — چاند کو جا پکڑے

وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ — اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے

وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ○ ۳۶/۳۸-۴۰ — یہ تمام اجرامِ فلکی اپنے اپنے مدار میں تیرتے چلے جا رہے ہیں

اجرامِ فلکی کی گردش سے مہینوں کی گنتی کا تعلق

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ — اللہ کے قانون کی رُو سے مہینوں کی گنتی بارہ ہے

اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ — یہ گنتی اس قانونِ فطرت کے مطابق ہے

یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۹/۳۶ — جو اللہ نے تخلیقِ ارض و سما کے وقت مقرر کیا تھا۔

اجرامِ فلکی میں سے کوئی بھی اپنے مدار سے اِدھر اُدھر نہیں ہٹ سکتا

اِنَّ اللّٰهَ — بلاشبہ اللہ نے

یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — اجرامِ فلکی کو اپنے قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے

اَنْ تَزُوْلَا — ان میں سے کوئی بھی اپنے مقام سے بال برابر اِدھر اُدھر ہٹ نہیں سک

وَلَئِنْ زَالَتَاۤ — اور اگر ان میں سے کوئی اپنے مقام سے ہٹ جاتے

اِنْ اَمْسَكَهُمَا — تو اسے اس کے اصل مقام پر لانے والی

مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ — کوئی اور قوت نہیں ہے

اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا — یہ اللہ ہی ہے جو اس قدر تحمل کے ساتھ

غَفُوْرًا ○ ۳۵/۴۱ — اس کائنات کی حفاظت کر رہا ہے۔

اجرامِ فلکی کے گردش کرنے کی شہادت

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۸۶/۱۱	قسم ہے اجرامِ فلکی کے گردش کرنے کی۔

یہ باتیں اہلِ علم اقوام کی سمجھ میں آسکتی ہیں

هُوَ الَّذِیْ	یہ اللہ کا قانون ہے جس نے
جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً	سورج کو ایسا درخشندہ بنایا
وَّالْقَمَرَ نُوْرًا	اور چاند کو ایسی تابناکی عطا کی
وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ	اور ان کی منازل متعین کر دیں
لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ	تاکہ ان سے تم برسوں کا حساب و گنتی معلوم کر لیا کرو
مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ	اللہ نے یہ سب کچھ مثبت اور تعمیری انداز میں بنایا ہے
یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ	اور اپنے قوانین و حقائق کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے
لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○ ۱۰/۵	ان اقوام کے لیے جو اہلِ علم ہیں۔

کائنات کی ہر شے ٹھوس تعمیری انداز میں پیدا کی گئی ہے

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	ہم نے اس کائنات کو
وَمَا بَیْنَهُمَآ	اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اس سب کو
اِلَّا بِالْحَقِّ	ٹھوس تعمیری انداز میں پیدا کیا ہے
وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۴۶/۳	ایک وقتِ معینہ تک چلنے کے لیے۔

اس کائنات کو محض شغل یا کھیل تماشے کے طور پر پیدا نہیں کیا گیا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	اور ہم نے اس کائنات کو
وَمَا بَیْنَهُمَا	اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس سب کو
لٰعِبِیْنَ	محض کھیل تماشا یا شغل کے طور پر پیدا نہیں کر دیا ہے
مَا خَلَقْنٰهُمَآ	بلکہ جو کچھ بھی یہاں پیدا کیا گیا ہے وہ سب
اِلَّا بِالْحَقِّ ۴۴/۳۸-۳۹	تعمیری اور مثبت مقاصد کے لیے ہے۔

کائنات کی کوئی چیز تخریبی یا بیکار پیدا نہیں کی گئی

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا
بَاطِلًا ؕ ۳۸/۲۷

اور ہم نے اس پوری کائنات کو
اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس میں سے کسی چیز کو بھی
تخریبی یا بےکار اور بےمقصد پیدا نہیں کیا ہے۔

کائنات کے بالحق پیدا کیے جانے کا مقصد

وَخَلَقَ اللّٰهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ
وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ ۴۵/۲۲

اور اللہ نے اس کائنات کو
بالحق اس لیے پیدا کیا ہے
تاکہ ہر کسی کو اس کے کام کا پورا پورا نتیجہ مل جائے
اور کسی پر کسی قسم کی زیادتی اور ظلم نہ ہو۔

متعدّد آسمان اور متعدّد زمینیں

اَللّٰهُ الَّذِىْ
خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ ۶۵/۱۲

اللہ وہ ہے جس نے
متعدّد آسمان پیدا کیے
اور ان کے مطابق زمینیں بھی۔

بروج

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِى السَّمَآءِ
بُرُوْجًا
وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ ۱۵/۱۶

ہم نے فضا کی بلندیوں میں
اُبھرے ہوئے کُرے پھیلا رکھے ہیں
جو دیکھنے والوں کو خوشنما نظر آتے ہیں۔

آسمانِ دُنیا

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ۝ ۳۷/۶

ہم نے آسمانِ دُنیا یا قریبی فضا کو
ستاروں سے مزیّن کیا۔

آسمانی کروں میں ذی حیات کی نشاندہی

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ	اور آیاتِ الٰہی میں سے ہے
خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	تخلیق آسمانوں کی اور زمین کی
وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ	اور ان کروں میں ذی حیات آبادیاں پھیلا دی گئی ہیں
وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ	اور اللہ اس پر بھی قادر ہے کہ
اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ۴۲/۹	جب چاہے انہیں آپس میں ملا دے۔

کائنات کی ہر شے نے قوانینِ خداوندی کے آگے سرِ تسلیم خم کیا ہوا ہے

وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ	اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا ہوا ہے ہر اس چیز
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	نے جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے
طَوْعًا وَّكَرْهًا ۳/۸۳	خوشی سے بھی اور ناخوشی سے بھی۔

کائنات کی ہر چیز اللہ کے قوانین کے سامنے سر بسجود ہے

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ	اللہ کے قوانین کے سامنے سربسجود ہے ہر وہ چیز
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے
طَوْعًا وَّكَرْهًا ۝ ۱۳/۱۵	خوشی سے بھی اور ناخوشی سے بھی۔

پوری کائنات پر اللہ کا قانون چھایا ہوا ہے

وَهُوَ اللّٰهُ	اللہ کا قانون چھایا ہوا ہے
فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ ؕ ۝ ۶/۳	آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی۔

قوانینِ خداوندی کی محسوس شہادت

وَكَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ	قوانینِ خداوندی کی کس قدر محسوس شہادات موجود ہیں
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی

يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا
وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ○ ۱۲/۱۰۵

جن پر سے لوگ گذرتے رہتے ہیں
لیکن نہ توجہ دیتے ہیں اور نہ غوروفکر ہی کرتے ہیں۔

غور و فکر کی دعوت

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۱۰/۱۰۱

کہو گہری نظر سے مطالعہ کرو اور غوروفکر کرو اس پر
جو کچھ کہ ان آسمانوں اور زمین کے اندر موجود ہے۔

تم رحمٰن کی تخلیق میں کہیں کوئی نقص نہیں پاؤ گے

الَّذِيْ
خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا
مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ
فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ
يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ
خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ○ ۶۷/۳-۴

اللہ کی ذات وہ ہے
جس نے اجرام فلکی کے متعدد تہہ در تہہ طبقے پیدا کیے
کیا تمہیں رحمٰن کی تخلیق میں کہیں کوئی بے ترتیبی نظر آتی ہے؟
پھر پلٹ کر دیکھو کہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟
بار بار دیکھنے کی کوشش کرو اور خوب جانچ پڑتال کے بعد غور کرو
ہر بار تمہاری نگاہیں ناکام لوٹیں گی
اور تمہیں کوئی نقص اس نظام میں نظر نہیں آئے گا

کائنات کی ہر شے انسان کے تابع تسخیر کر دی گئی

وَسَخَّرَ لَكُمْ
مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا مِّنْهُ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ ۴۵/۱۳

دیکھو تمہارے تابع تسخیر کر دیا گیا ہے
جو کہ آسمانوں میں ہے اور جو کہ زمین میں ہے
سب کچھ اس کی طرف سے
اور ان امور میں بڑی نشانیاں ہیں
ان اقوام کے لیے جو غوروفکر سے کام لیتی ہیں۔

۳۶ ملائکہ

فرشتے یا کائناتی قوتیں

اللہ تعالٰی اس کائنات کو اپنی پیدا کردہ ان قوتوں کی رو سے چلا رہے ہیں جنھیں ملائیکہ کہا گیا ہے۔

ان ملائیکہ یا قوتوں کو خود کوئی اختیار و ارادہ حاصل نہیں یہ اللہ کے مقرر کردہ پروگراموں کو اس کی مشیت کے مطابق تکمیل تک پہنچاتے ہیں ان میں سے بعض وُہ ہیں جن کا تعلق عالم امر سے ہے یعنی وہ عالم جہاں۔ اللہ کے تدبیری امور طے پاتے ہیں۔ ہم اس عالم کے متعلق صرف اتنا ہی جان سکتے ہیں جتنا قرآن نے بتایا ہے اس لیے ہم ان ملائیکہ کے متعلق بھی اس سے زیادہ کچھ کہہ نہیں سکتے جتنا قرآن میں آیا ہے۔

لیکن جو ملائیکہ ہماری محسوس کائنات میں کارفرما ہیں جنھیں فطرت کی قوتیں کہا جاتا ہے۔ انسان ان قوتوں کا علم حاصل کر سکتا ہے اور اس علم کے ذریعہ سے انہیں مسخر کیا جا سکتا ہے اور یہی وہ ملائیکہ ہیں جو انسان کے سامنے سجدہ ریز ہیں یعنی انسان ان سے کام لے سکتا ہے ان میں سے بعض قوتیں خود انسان کے اندر کارفرما ہوتی ہیں۔ انہیں نفسیاتی قوتیں کہا جا سکتا ہے۔

انسان کے دورِ جہالت میں فطرت کی ان قوتوں کو دیوی دیوتا سمجھ کر ان کی پرستش کی جاتی تھی قرآن کریم نے ان توہم پرستیوں کو مٹایا اور ملائیکہ کے صحیح مقام و منصب سے انسان کو آگاہ کیا اور بتایا کہ ملائیکہ یا دیوی دیوتا انسان کے سامنے سجدہ ریز ہیں اس کے مطیع اور فرمانبردار ہیں لہٰذا انسان کا یہ منصب نہیں ہے کہ وہ ان ملائیکہ یا کائناتی قوتوں کے آگے جھکے اور انہیں دیوی دیوتا بنالے یہ شرفِ انسانیت کے خلاف بات ہوگی اس سے انسان اپنے مقام بلند سے گر کر خس و خاشاک میں مل جائے گا۔

کائناتی قوتیں اللہ کی سکیموں کی تکمیل کا ذریعہ ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	قابلِ حمد و ستائش ہے وہ ذات جو تمام سلسلہ کائنات کو عدم سے وجود میں لائی
جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا	اس نے کائناتی قوتوں کو اپنی اسکیموں کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے
اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ	ان میں سے کئی قوتیں دو دو تین تین چار چار خواص رکھتی ہیں
يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ	وہ اپنے قانونِ مشیت کے مطابق کائناتی تخلیق میں نت نئے اضافے کرتا رہتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ۳۵	اور اس نے ہر شے کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں جس پر اس کا اپنا کنٹرول ہے۔

مختلف قوتوں کا ذکر

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا	قسم ہے اُن قوتوں کی جو اُڑانے یا پھیلانے والی ہیں
فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا	اور اُن کی جو اُٹھانے والی ہیں
فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا	اور اُن کی جو سبک رفتاری سے چلنے والی ہیں
فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ ۵۱	اور اُن کی جو تقسیم امور کرنے والی ہیں۔

مختلف قوتوں کا ذِکر

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا	قسم ہے اُن قوتوں کی جو ڈوب کر کھینچتی ہیں
وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا	اور جو آہستگی سے نکال لے جاتی ہیں
وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا	اور اُن کی جو تیزی سے تیر رہی ہیں
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا	اور اُن کی جو حکم بجا لانے میں سبقت کرتی ہیں
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ ۷۹	اور اُن کی جو تدبیر اُمور کرتی ہیں۔

مختلف قوتوں کا ذِکر

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ	وہ قوتیں جو کائنات کے مرکزی کنٹرول اور اس کے تضمنات
وَمَنْ حَوْلَهٗ	کے پروگرام کو بروئے کار لانے پر مامور ہیں
يُسَبِّحُوْنَ ۝ ۴۰	اور جو اپنے فرائض کی تکمیل میں سرگرم عمل ہیں۔

پیغام رساں قوتیں

اَللّٰہُ یَصۡطَفِیۡ	اور اللہ ملائکہ میں سے بعض کو
مِنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا ۲۲/۷۵	پیغام رسانی کےلیے منتخب کر لیتا ہے۔

روح القدس

قُلۡ نَزَّلَہٗ رُوۡحُ الۡقُدُسِ	کہو قرآن کو روح القدس تمہارے پروردگار کی طرف سے
مِنۡ رَّبِّکَ بِالۡحَقِّ ۱۶/۱۰۲	بطور حقیقت ثابتہ لے کر اترا ہے۔

روح الامین

وَ اِنَّہٗ لَتَنۡزِیۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ	یہ قرآن تمہارے پروردگار کا نازل کردہ ہے
نَزَلَ بِہِ الرُّوۡحُ الۡاَمِیۡنُ عَلٰی قَلۡبِکَ ۲۶/۱۹۳-۱۹۲	جسے روح الامین نے تمہارے قلب پر اتارا ہے۔

جبریلؑ

قُلۡ مَنۡ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِیۡلَ	کہو جبریل پر خفا ہونے کی کیا بات ہے
فَاِنَّہٗ نَزَّلَہٗ عَلٰی قَلۡبِکَ	اس نے قرآن کو قلبِ محمد پر
بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۲/۹۷	اللہ کے حکم کے مطابق اتارا ہے۔

نگران قوتیں

وَ یُرۡسِلُ عَلَیۡکُمۡ	اللہ نے ایسی قوتیں مقرر کر رکھی ہیں
حَفَظَۃً ؕ ۶/۶۱	جو تم پہ نگراں رہتی ہیں۔

اعمال کا ریکارڈ رکھنے والی قوتیں

اِنَّ رُسُلَنَا	اللہ کی مقررکردہ قوتیں
یَکۡتُبُوۡنَ مَا تَمۡکُرُوۡنَ ۝ ۱۰/۲۱	تمہاری ایک ایک تدبیر کو ریکارڈ کرتی رہتی ہیں۔

تقویت دینے والی قوتیں

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۴۱/۳۰

جو لوگ اللہ کے نظامِ ربوبیت کو قبول کر لیتے ہیں
اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔
تو اللہ کی کائناتی قوتیں ان کا ساتھ دیتی ہیں اور ان کے لیے باعثِ تقویت بنتی ہیں۔
اس طرح ان کے خوف و پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں۔
یہ اس جنتی معاشرہ میں ہوتا ہے
جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔

دلوں پر سکون طاری کرنے والی قوتیں

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۹/۲۶

پھر اللہ نے دل کا سکون و قرار نازل فرمایا
اپنے رسول اور مومنین پر
اور تمہارے قلوب کی دُنیا میں وہ لشکر اُتارے
جنہیں تم اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے تھے۔

ملک الموت

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ۳۲/۱۱

کہو وہ فرشتہ تمہیں وفات دیتا ہے۔
جو اس کام کے لیے تم پر متعین کیا گیا ہے۔

رعد و دیگر ملائکہ

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۱۳/۱۳

یہ رعد اور دوسری تمام کائناتی قوتیں قانونِ خداوندی کی ہیبت سے
اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف رہتی ہیں۔

سب کچھ قوانینِ خداوندی کے سامنے سربسجود ہیں

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

اور اللہ کے قانون کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہے
یہ پوری کائنات اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب کا سب

مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ — خواہ وہ جاندار مخلوق ہو یا کائناتی قوتیں ہوں
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ ۱۶/۴۹ — ان میں سے کسی کو بھی مجال سرتابی نہیں۔

کائناتی قوتیں اللہ کے پروگراموں کو پچاس پچاس ہزار برس کے مراحل میں مکمل کرتی ہیں

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ — ارتقائی منازل طے کرانا اللہ کی طرف سے ہے
تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ — اور کائناتی قوتیں اللہ کی سکیموں کو تکمیل تک پہنچاتی ہیں
وَالرُّوْحُ — اور الوہیاتی توانائی بھی۔
اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ — یہ مراحل بڑے بڑے طویل المیعاد وقفوں میں طے پاتے ہیں
خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ ۷۰/۴ — جن کی مدت پچاس پچاس ہزار برس کی بھی ہو سکتی ہے۔

راہنمائی کے لیے اگر انسان کی بجائے ملائکہ آتے

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ — یہ لوگ کہتے ہیں ہمیں اگر ہدایت دینی ہی تھی
عَلَيْهِ مَلَكٌ — تو اس کے لیے کسی فرشتہ کو کیوں نہیں بھیجا گیا۔
وَلَوْ اَنْزَلْنَا — دیکھو! اس کام کے لیے اگر ہم فرشتہ بھیجتے تو معاملہ کچھ مختلف ہو جاتا
مَلَكًا — فرشتے چونکہ خود حکم کے پابند ہوتے ہیں لہٰذا انہوں نے آکر حکم کی تعمیل ہی کرانی تھی۔
لَّقُضِيَ الْاَمْرُ — اور حکم عدولی کی صورت میں تمہارا کام ہی تمام ہو جانا تھا۔
ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ ۶/۸ — اور اب جو مہلت تمہیں ملی ہوئی ہے وہ ہرگز نہ ملتی۔

اہل زمین کی حفاظت کرنے والی قوتیں

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ — تمہاری کارستانیوں کی وجہ سے ہو سکتا تھا کہ
يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ — تمہارے سروں پر آسمان پھٹ پڑتا
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ — لیکن اللہ کی کائناتی قوتیں اس کی ربوبیت کو
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ — موجب حمد و ستائش بنانے میں ہمہ تن سرگرم عمل ہیں
وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۝ ۴۲/۵ — اور یوں قدرت کی طرف سے اہل زمین کی حفاظت ہو جاتی ہے۔

ملائکہ انسان کے سامنے سربسجود

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اور جب ہم نے کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ	وہ انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں یعنی اس کی مطیع وفرمانبردار بن جائیں
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۲/۳۴	تو انہوں نے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا سوائے ابلیس کے۔

ابلیس یعنی انسان کے اپنے سرکش جذبات کا اسکے آگے جھکنے سے انکار

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ	پھر ہم نے کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ وہ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ	انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں یعنی اس کی مطیع وفرمانبردار بن جائیں
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ	تو انہوں نے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا سوائے اس کے اپنے سرکش جذبات کے
لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۞ ۷/۱۱	وہ اطاعت کرنے والوں میں شامل نہیں ہوئے۔

ساجد کو مسجود نہ بنالو

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ	اور ایسا نہ کرو کہ ملائکہ کی پرستش شروع کر دو
وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۳/۸۰	یا انبیاء کو خدائی کا درجہ دینے لگ جاؤ۔

○

۳۷ شیطٰن اِبلیس

شَیطٰن
مادہ۔ ش ط ن

بنیادی معنی دُور ہو جانا۔ محروم ہو جانا۔ اشتعال میں آکر سرکشی اختیار کرنا اس کے علاوہ۔

۱ انسان کے مشتعل و سرکش جذبات کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔

۲ عقل خود بین جو بخل کی ترغیب دیتی ہے۔ کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔

۳ عقل بیباک جو سرکش جذبات کو بروئے کار لاتی ہے بھی شیطان سے تعبیر کی گئی ہے۔

۴ غلط نظام زندگی کے لیڈروں اور مذہبی پیشواؤں کو بھی شیطان کہہ کر پکارا گیا ہے۔

۵ غیر متمدن اور وحشی قبائل جو تمدنی زندگی کے اصول و قیود سے باغی ہوتے ہیں کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔

۶ عربوں کے ہاں ایک قسم کے سانپ کو بھی شیطان کہا جاتا ہے اور اسی نسبت سے ناگ پھنی تھوہر کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔

۷ پیاس کی شدت سے جو جلن اور اضطرابی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اسے بھی شیطان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اِبلیس
مادہ۔ ب ل س

بنیادی معنی ناامیدی و مایوسی

قرآن حکیم میں شیطان و ابلیس کو ایک ہی سکہ کے دو رُخ اور ایک ہی حقیقت کے دو پہلو قرار دیا گیا ہے انسان اور اس کے جذبات اگر بیباک ہو کر حدود اللہ سے باہر نکل جائیں تو شیطنت اور اگر یہ مایوسی و ناامیدی طاری کر لیں تو ابلیسیت۔

قرآن کریم میں اکثر مقامات پہ ایک ہی بات کو کبھی شیطان سے منسوب کر دیا گیا اور کبھی ابلیس سے۔

ابلیس و شیطان
انسانی جذبات کے روپ میں

ابلیس یعنی انسان کے تند و تیز جذبات کی تمثیلی انداز میں وضاحت

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ — پھر ہم نے تمام کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ — انسان کے آگے جھک جائیں اس کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں

فَسَجَدُوْٓا — لہٰذا ان سب نے انسان کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ — لیکن انسان کے اپنے تند و سرکش جذبات نے اس کے آگے جھکنے سے انکار کر دیا

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ — اُن سے پوچھا گیا تم نے اس کے آگے جھکنے سے انکار کیوں کیا

اِذْ اَمَرْتُكَ — باوجودیکہ ہم نے حکم دیا تھا

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ — انہوں نے کہا انسان کو جو کچھ ملا ہے اس میں سب سے بلند درجہ ہمارا ہے

خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ — ہماری تخلیق میں تیزی۔ تندی اور آتش فشانی شامل ہے

وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ — اور اس کے علاوہ جو کچھ انسان میں ہے وہ تو نرا مٹی کا ڈھیر ہے۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ — اُن سے کہا گیا اس زعمِ باطل کی وجہ سے تم اپنے مقام سے گر گئے۔

لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا — تمہاری تندی و سرکشی تمہاری بڑائی کی دلیل نہیں ہو سکتی

فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ ۱۳:۷ — لہٰذا دور ہو جاؤ۔ تم نے اپنے آپ کو ذلیل و خوار کر دیا۔

ابلیسی جذبات کی انسان پر یورش کا ذکر

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ — ان ابلیسی جذبات نے کہا ہمیں اس وقت تک انسان کے ساتھ رہنے کی مہلت دیجیے

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ — جب تک کہ یہ اپنے راستہ کے موانعات ہٹا کر حیاتِ نو نہیں حاصل کر لیتا

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ — جواب ملا ہاں تمہیں اس وقت تک کی مہلت ہو گی۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ — اُنہوں نے کہا آپ نے ہم پر سعادت کی راہ بند کر کے ہمیں تباہ و برباد کر دیا ہے

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ — اب ہم انسان کو متوازن روشِ زندگی کی طرف جانے سے روکنے کے لیے اس کی گھات میں

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ وَعَنۡ اَیۡمَانِهِمۡ وَعَنۡ شَمَآئِلِهِمۡ ؕ وَلَا تَجِدُ اَکۡثَرَهُمۡ شٰکِرِیۡنَ ۝ قَالَ اخۡرُجۡ مِنۡهَا مَذۡءُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ؕ لَمَنۡ تَبِعَکَ مِنۡهُمۡ لَاَمۡلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنۡکُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ۝

بیٹھے رہیں گے اور اس پر ہر طرف سے یورش کریں گے سامنے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اس پر آئیں گے اور آپ ان میں سے اکثر کو اپنی عنایات کا قدرشناس نہ پائیں گے۔ ان سے کہا گیا تمہاری یہ حرکات ذلت وخواری کا سبب بنیں گی اور جو لوگ تمہارے پیچھے لگ کر ابلیسی روشِ زندگی اپنا لیں گے وہ حیوانی سطح پر جئیں گے اور ان کی اعلیٰ صلاحیتیں جھلس جائیں گی۔

قوانینِ خداوندی کو چھوڑ کر مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے پیچھے لگنے والی قوم کا انجام عبرت

وَاتۡلُ عَلَیۡهِمۡ نَبَاَ الَّذِیۡۤ اٰتَیۡنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانۡسَلَخَ مِنۡهَا فَاَتۡبَعَهُ الشَّیۡطٰنُ فَکَانَ مِنَ الۡغٰوِیۡنَ ۝ وَلَوۡ شِئۡنَا لَرَفَعۡنٰهُ بِهَا وَلٰکِنَّهٗۤ اَخۡلَدَ اِلَی الۡاَرۡضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الۡکَلۡبِ ۚ اِنۡ تَحۡمِلۡ عَلَیۡهِ یَلۡهَثۡ اَوۡ تَتۡرُکۡهُ یَلۡهَثۡ ؕ ذٰلِکَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقۡصُصِ الۡقَصَصَ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَکَّرُوۡنَ ۝

اور لوگوں کو اس قوم کا حال سناؤ جسے ہم نے اپنے قوانین سے نوازا تھا لیکن وہ انہیں چھوڑ کر صاف الگ ہو گئی اور اپنے مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے پیچھے لگ کر غلط راہوں پر چل پڑی۔ ہم اپنے قوانین کے ذریعہ سے اس کے درجے بلند کرنا چاہتے تھے لیکن وہ پستیوں کے ساتھ ہی چپک کر رہ گئی اور ہوس پرستیوں نے اس کی حالت اس کتے کی سی کر دی جو ہر حال میں زبان نکالے ہانپتا ہی رہتا ہے۔ یہ حالت ہو جاتی ہے اس قوم کی جو ہمارے قوانین کی عمل کے ذریعہ سے تکذیب کرتی ہے لوگوں کو یہ باتیں سناؤ تاکہ وہ ان پر غور وفکر کریں۔

مفاد پرستانہ شیطانی جذبات نے انہیں بڑی دور کی گمراہیوں میں ڈال دیا۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ یَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ

اُن کی حالت پر غور کیا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور کتبِ سابقہ پر بھی

يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا — لیکن عملاً اپنے مسائل کے حل کے لیے وہ
إِلَى الطَّاغُوتِ — انسانوں کے خودساختہ باطل اصول و ضوابط کو اپناتے ہیں
وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ — حالانکہ انہیں ایسا کرنے سے روکا گیا تھا۔
وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ — ان کے مفاد پرستانہ شیطانی جذبات نے انہیں
أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ ۴/۶۰ — بہت ... بڑی دُور کی گمراہیوں میں ڈال دیا ہے۔

ابلیسی جذبات کی پیروی کرنے والوں کی راہنمائی پُرعذاب زندگی کی طرف ہو جائے گی

وَمِنَ النَّاسِ — اور انسانوں میں ایسے بھی ہیں
مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ — جو قوانینِ خداوندی کے بارے میں یونہی جھگڑے نکالتے ہیں
بِغَيْرِ عِلْمٍ — بغیر علم و بصیرت کے
وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ — اور اپنے سرکش جذبات کے پیچھے چلتے ہیں
كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ — حالانکہ یہ طے شدہ بات ہے کہ جو ان کے پیچھے چلا
فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ — وہ گمراہ ہی ہو گا
وَيَهْدِيهِ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ ۲۲/۳-۴ — اور اُس کی رہنمائی پُرعذاب زندگی کی طرف ہو جائے گی

شیطانی جذبات سے بچ کر اللہ کی پناہ میں آنے کی خواہش کرو

ادْفَعْ بِالَّتِي — اور دیکھو بُرائی کی مدافعت بُرائی سے نہیں
هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ — بلکہ احسن اور مثبت انداز میں کرو۔
نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ — لوگوں کی تخریبی باتوں سے ہم خوب واقف ہیں
وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ — لہذا کہو اے پروردگار میں اپنے تخریبی و منفی جذبات کے
مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ۝ ۲۳/۹۶-۹۷ — شر سے بچ کر آپ کے قوانین کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں۔

اے نوعِ انسانی مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے بہکاوے میں نہ آجانا

يَا بَنِي آدَمَ — اے نوعِ انسان
لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ — دیکھنا کہیں اپنے مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے بہکاوے میں نہ آجانا
كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ — ورنہ یہ مفاد پرستیاں تمہیں بھی اسی طرح محروم کر دیں گی
مِنَ الْجَنَّةِ — جس طرح تمہارے آباواجداد کو جنتی معاشرے سے محروم کر دیا تھا
يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا — انہیں شرفِ انسانیت کے لباس سے عریاں کر کے
لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۚ — اُن کے معاشرہ کی ناخوشگواریاں و ناہمواریاں عیاں کر دی تھیں۔

ابلیس و شیطان

عقلِ فریب کار و عقلِ خود بین کے رُوپ میں

عقلِ فریب کار غلط کاموں کو اچھا بنا کر دکھاتی ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ	تم سے قبل بھی ہم قوموں کی طرف اپنی رہنمائی بھیجتے رہے ہیں
فَاَخَذْنٰهُمْ	وہ جب ہمارے قوانین پر عمل کرنا چھوڑ دیتے
بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ	تو نتیجہ میں مشکلوں و مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے۔
لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○	چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اس ابتدائی تنذیر پر محتاط ہو جاتے
فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا	اور اپنی اصلاح کر کے قانونِ خداوندی کے سامنے جھک جاتے
وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ	لیکن اس تنذیر سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے ان کے دل اور بھی سخت ہو جاتے۔
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ	اس لیے کہ ان کی عقلِ فریب کار نے ان کے کاموں کو
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ۶/۴۲-۴۳	ان کی نظروں میں بڑا خوشگوار بنا کر دکھا دیا تھا۔

عقلِ فریب کار مفاد پرستیوں کو خوشنما بنا کر دکھاتی ہے

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ	حیرت ہے کہ یہ لوگ قرآن میں غور و تدبر نہیں کرتے
اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ○	کیا ان کے قلوب پر قفل لگ گئے ہیں
اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ	دراصل ان لوگوں نے قوانینِ خداوندی سے منہ موڑ لیا ہے
مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى	باوجود اس کے کہ انہیں واضح رہنمائی حاصل ہو چکی تھی
الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ	لیکن ان کی عقلِ فریب کار نے ان کی مفاد پرستیوں کو بڑا خوشنما بنا کر
وَاَمْلٰى لَهُمْ ○ ۴۷/۲۴-۲۵	دکھایا اور انہیں طرح طرح کی فریب انگیز امیدیں دلائیں۔

عقلِ خود بین ناداری کا خوف دلا کر بخل جیسی فحاشی کی ترغیب دیتی ہے

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ	تمہاری عقلِ خود بین ناداری کا خوف دلا کر

وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۚ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ ۲۶۸

تمہیں بخل جیسی فحاشی کی ترغیب دیتی ہے
اور اللہ کا نظام تمہیں ہر قسم کی احتیاج سے محفوظ رکھنے
اور خوشحالی کی زندگی بسر کرانے کی ضمانت دیتا ہے۔

ابلیس و شیطان
مذہبی پیشواؤں کے روپ میں

اللہ کی وحی میں آمیزش کرنے والے شیاطین

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ

تم سے قبل ہمیشہ ایسا ہوتا رہا کہ ہمارا فرستادہ نبی ہمارا پیغام لے کر آتا اور اس کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کرتا لیکن اس کے جانے کے بعد مفاد پرست مذہبی پیشوا اس کی وحی میں آمیزش کر کے اسے کچھ کا کچھ بنا دیتے

فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۲۲/۵۲

لہٰذا ان مفاد پرست شیطانوں کی آمیزش کردہ وحی کو اللہ منسوخ کر دیتا۔
اور ایک نئے رسول کے ذریعہ سے اپنے احکام و قوانین کو پھر سے محکم کر دیتا۔
اس لیے کہ اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے اور اس کے سب کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرنیوالے شیاطین

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ

اے نوعِ انسان
دُنیا میں حلال اور پاکیزہ ذرائع سے حاصل کردہ روزی کھاؤ
اور شیطان کے نمائندہ ان مذہبی پیشواؤں کے پیچھے نہ لگ جانا
یہ تمہارے کھُلے ہوئے دُشمن ہیں
یہ لوگ ایسے قانون بناتے ہیں کہ معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا ہو جاتی ہیں
اور افرادِ معاشرہ بخل اور مال جمع کرنے کی فحاشیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں

وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ (۲/۱۶۸-۱۶۹)
اور یہ لوگ اپنی اس خودساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرتے اور اللہ کے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں جن کا انہیں علم ہی نہیں ہے۔

ان پر شیطان نازل ہوتے ہیں

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ — کیا ہم تمہیں بتائیں کہ
مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ — شیطان کن لوگوں پر نازل ہوتے ہیں
تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ — ان جھوٹے اور فریب کار مذہبی پیشواؤں پر
يُلْقُونَ السَّمْعَ — جن کا تکیہ ہی محض سنی سنائی باتوں پر ہے
وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ۝ (۲۶/۲۲۱-۲۲۳) — اور اکثریت تو جھوٹوں کی ہے۔

لوگوں کو توہمات میں پھنسا کر یہ اپنا الّو سیدھا کرتے ہیں

وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۝ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ۝ (۴/۱۱۸-۱۲۱)

یہ مذہبی پیشوا لوگوں کو توہمات میں اس لیے پھنساتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کی کمائی میں سے ایک مقررہ حصہ مفت مارلے جائیں، چند پیسوں کی خاطر اتنی بڑی قبیح حرکت اور ملعونیت وہ اپنے ان مقاصد کے حصول کے لیے لوگوں میں طرح طرح کے باطل عقائد پھیلاتے ہیں کہ اس طرح سے جانوروں کے کان چیرنے سے اور اس طرح اشیائے فطرت میں تغیر و تبدل کرنے سے ان کی مرادیں پوری ہوں گی اور ان کی آرزوئیں بر آئیں گی۔ ظاہر ہے کہ جو قوم قوانینِ خداوندی کو چھوڑ کر ان مفاد پرستوں کو اپنا پیشوا بنالے تو اس کا نتیجہ کھلی ہوئی بربادی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ شیطان کے یہ نمائندے لوگوں کو جنت کے وعدے دیتے اور ان کی آرزوئیں بر آنے کے مژدے سناتے ہیں جو سب دھوکا اور فریب ہے ان سب کا ٹھکانا جہنم ہو گا جس سے خلاصی کی کوئی صورت یہ نہ پائیں گے۔

مذہبی پیشوا اور ان کے متبعین یعنی ابلیس کا سارا لاؤ لشکر جہنم رسید ہوگا

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ — اس روز جہنم اُبھر کر گمراہ لوگوں کے سامنے آ جائے گی

وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ○	اور ان سے پوچھا جائے گا کہاں ہیں وہ ہستیاں جن کی تم
مِن دُونِ اللَّهِ	اللہ کے قوانین کی بجائے اطاعت کیا کرتے تھے
هَلْ يَنصُرُونَكُمْ	آج کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں
أَوْ يَنتَصِرُونَ ○	یا کیا وہ اپنا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں
فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ○	اس روز یہ پیشوا اور ان کے متبعین سب جہنّم رسید کر دیے جائیں گے
وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ○	یعنی ابلیس کا سالے کا سارا لاؤ لشکر
قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ○	وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے
تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○	متبعین اپنے پیشواؤں سے کہیں گے اللہ کی قسم تمہارے پیچھے لگ کر تو ہم گمراہ ہو گئے
إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○	ہم نے تمہیں اپنا ان داتا سمجھا اور خدائی کا درجہ دے دیا تھا۔
وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ○	لیکن تم سخت مجرم لوگ تھے جنہوں نے ہمیں اس طرح غلط راستوں پر ڈال دیا
فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ○	آج نہ کوئی ایسا ہے کہ ہماری سفارش کر سکے
وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ○	اور نہ کوئی غم خوار دوست ہی ہے
فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً	کاش ہمیں ایک بار پھر واپس دُنیا میں جانے کا موقع مل جاتے
فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ ۲۶ / ۹۱-۱۰۲	تو ہم پوری طرح قوانینِ خداوندی پر عمل کرنے والے لوگ بن جائیں۔

ان ابلیسوں کی پیروی کرنے والوں کے لیے مقامِ عبرت

وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا	قیامت کے روز جب سب لوگ اللہ کی عدالت میں حاضر ہوں گے
فَقَالَ الضُّعَفَاءُ	تو وہ جو کمزور تھے اور دوسروں کے پیچھے چلتے تھے
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا	اپنے مذہبی پیشواؤں اور رہنماؤں سے کہیں گے
إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا	دُنیا میں ہم تمہارے پیچھے چلا کرتے تھے
فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ	آج کیا تم ایسا نہیں کرو گے کہ
عَذَابِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ	اس عذاب سے بچاؤ کی کوئی سبیل پیدا کر دو۔
قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ	وہ کہیں گے اگر ہمیں اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نظر آ جاتی
لَهَدَيْنَاكُمْ	تو ہم تمہارے بچاؤ کی بھی کوئی شکل بناتے
سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا	اب ہم خواہ روئیں پیٹیں خواہ اسے جھیل لیں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ — اب ہمارے لیے چھٹکارہ کی کوئی صورت نہیں ہے

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ — بہرحال جب فیصلہ ہو چکے گا تو مذہبی پیشواؤں کے رُوپ میں یہ شیطان

اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ — اپنے متبعین سے کہیں گے ایک وعدہ اللہ نے تم سے کیا تھا جو سچا ثابت ہُوا

وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ — اور ایک وعدہ ہم نے تم سے کیا تھا جو پُورا نہ ہو سکا

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ — بہرحال ہمارا تم پر کوئی زور تو نہیں تھا

اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ — ہم نے تمہیں اپنی طرف بُلایا اور تم نے ہمارا بلاوہ قبول کر لیا

فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ — اب ہمیں الزام دینے کی بجائے اپنے آپ کو الزام دو

مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ — آج نہ ہم تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں نہ تم ہماری مدد کر سکتے ہو

اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ — ہم اس بات پر سخت بیزار ہیں کہ تم دُنیا میں

اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ — اللہ کے قوانین کی اطاعت کے بجائے ہماری اطاعت کرتے رہے

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۱۴/۲۲-۲۱ — حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کا نتیجہ المناک عذاب ہوتا ہے۔

ابلیس و شیطان نجومیوں کے بھیس میں

علمِ نجوم کا چکر

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا — علمِ نجوم کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ فضا کی یہ بلندی جو تمہیں قریب تر نظر آتی ہے

بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ — اس میں مختلف کُرّے ہیں جو چمک سے تمہیں خوشنما دکھائی دیتے ہیں

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ — اور ہم نے انہیں ہر قسم کے تخریبی عناصر سے محفوظ رکھا ہے

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى — اس عالمِ امر تک جہاں اشیائے کائنات کے قوانین اور پیمانے بنتے ہیں کسی کی رسائی

وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ — نہیں۔ انسانی قیاس آرائیوں کو وہاں ہر طرف سے دھکے پڑتے ہیں

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ — وہ مقام سرحدِ عقلِ انسانی سے ماوراء ہے۔ جو لوگ اس قسم کی توہم پرستیوں میں

عَذَابٌ وَّاصِبٌ — مبتلا رہتے ہیں ان کے لیے سفرِ زندگی میں ذلتوں اور پستیوں کا عذاب ہے

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ — ان کی قیاس آرائیاں بعض اوقات درست بھی ثابت ہو جاتی ہیں

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ	لیکن اب روشنی کے اس دَور میں ہر ظن و تخمین کے پیچھے علم کا چمکتا ہوا شعلہ موجود
فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا	رہے گا لہٰذا ان سے پوچھو کہ تخلیق کے اعتبار سے یہ جامد کرے زیادہ قوتوں
اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۳۷/۱۱-۱۲	کے مالک ہو سکتے ہیں یا انسان جسے ہم نے صاحبِ عقل و ارادہ بنایا ہے۔

اللہ نے نظامِ فلکی کو مفاد پرستوں کے شر سے محفوظ رکھا ہے

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ	ستاروں سے قسمت کا حال بتانے والوں کی حقیقت یہ ہے کہ فضا میں پھیلے
زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ	ہوئے کروں سے جو روشنی منعکس ہوتی ہے وہ دیکھنے میں خوشنما دکھائی دیتی ہے
وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ	اور ہم نے اس نظامِ فلکی کو اِن مفاد پرستوں کے شر سے محفوظ رکھا ہے
اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ	ان لوگوں کی پیشگوئیاں محض قیاس آرائیاں ہوتی ہیں
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِیْنٌ ۝ ۱۵/۱۶-۱۸	اور روشنی کے اِس دَور میں ایسی قیاس آرائیوں کے پیچھے علم کا چمکتا ہوا شعلہ

ستارہ تو خود انسان کے تابعِ تسخیر ہے

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ	اور تمہارے تابعِ تسخیر کر دیا گیا ہے رات اور دِن کو
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	اور سورج اور چاند کو
وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۱۶/۱۲	اور ستارے بھی اس کے حکم سے تمہارے تابع تسخیر کر دیے گئے ہیں۔

ہوسِ زر کا شیطانی روپ

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا	جو لوگ سرمایہ کا منافع کھاتے ہیں
لَا یَقُوْمُوْنَ ۝	اُن کے معاشرہ کو استحکام و توازن حاصل نہیں ہو سکتا
اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ	اس معاشرہ کے افراد کو ہوسِ زر کا خبط ہو جاتا ہے
الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۲/۲۷۵	جیسے کہ انہیں شیطان نے چھو لیا ہو۔

خود پرستانہ جذبات کی تسکین کا شیطانی روپ

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ	جو لوگ اپنا مال محض نمود و نمائش کے لیے خرچ کرتے ہیں
وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	سمجھ لو کہ اُن کا نہ تو اللہ پر ایمان ہوتا ہے

وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ	اور نہ یوم آخرت پر۔
وَ مَنْ یَّکُنِ الشَّیْطٰنُ	ان کا جذبۂ محرکہ محض اپنے خود پرستانہ جذبات کی تسکین ہوتا ہے
لَہٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ۝	ظاہر ہے کہ جس عمل کی بنیاد اس قسم کے پست جذبات پر ہو اس کا نتیجہ خوشگوار کیسے ہو گا

خرچ بیجا کا شیطانی روپ

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ	اور دیکھو حقوق ادا کرو اپنے قریب والوں کے
وَالْمِسْکِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ	معذوروں بیروزگاروں اور مسافروں کے
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا	اور مال کو فضولیات میں خرچ نہ کر دو
اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ	یاد رکھو جو لوگ فضولیات میں مال خرچ کر دیتے ہیں
کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ۝	وہ شیطانوں کے بھائی بند ہیں۔

حسد کا شیطانی روپ

قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ	(حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ سے) کہا بیٹے اپنا خواب بھائیوں کے سامنے
عَلٰٓی اِخْوَتِکَ	بیان نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ وہ حسد میں آ کر
فَیَکِیْدُوْا لَکَ کَیْدًا	تمہارے خلاف کوئی خفیہ منصوبہ بنا ڈالیں
اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝	کیوں کہ انسان کے حاسدانہ جذبات اس کے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

عمل الشیطٰن

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنَّمَا الْخَمْرُ	ہر قسم کا نشہ اور نشہ آور اشیاء
وَالْمَیْسِرُ	ہر قسم کا جوا اور جوئے کی طرح بغیر محنت کے حاصل ہو جانے والی دولت
وَالْاَنْصَابُ	اور تمام متبرک آستانے اور استھان وغیرہ
وَالْاَزْلَامُ	رمل۔ فال۔ استخارہ اور قرعہ اندازی وغیرہ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ	یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں
فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝	ان سے بچو تاکہ تمہاری زندگی کامیاب ہو سکے۔

اسلاف پرستی کا شیطانی روپ

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ	اِن لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ
اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ	اللہ کے نازل کردہ قوانین کا اتباع کرو
قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا	تو کہتے ہیں ہم تو اس روش پر چلیں گے جس پر اپنے بزرگوں کو پایا
أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ	خواہ یہ روش شیطان کی وضع کردہ ہو اور وہ انہیں ایسی تباہی
إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ ۳۱/۲۱	کی طرف لے جائے جس سے سب کچھ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے۔

منافقت کا شیطانی روپ

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا	یہ مفاد پرست لوگ جب ایمان والوں سے ملتے ہیں
قَالُوا آمَنَّا	تو کہتے ہیں ہم نے تمہارے نظام کو قبول کر لیا ہے
وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ	اور تنہائی میں جب اپنے مذہبی پیشواؤں اور علاوہ رہناؤں کے پاس ہوتے ہیں
قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ	تو کہتے ہیں اصل میں تو ہم تمہارے ہی ساتھ ہیں
إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ۝ ۲/۱۴	اُن لوگوں کو تو ہم محض بیوقوف بناتے ہیں۔

بڑی بڑی سیاسی قوتوں کا شیطانی روپ

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ	یہ ابلیسی قوتیں پروپیگنڈا کے زور پر لوگوں کو اپنا ہمنوا بنا لیتی ہیں
وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ	اور جو ان کے پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہوتے ان پر لشکر کشی کر دیتی ہیں
وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ	اور بعض مقامات پر کمزور قوموں کو مالی امداد دے کر اقتصادی تغلب
وَالْأَوْلَادِ	سے انہیں اور انکی آنے والی نسلوں کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرتی ہیں
وَعِدْهُمْ	وہ ان سے بڑے بڑے وعدے کرتی ہیں
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ	لیکن یاد رکھو ان شیطانی قوتوں کے وعدے اس کے سوا کچھ نہیں، کہ
إِلَّا غُرُورًا ۝ ۱۷/۶۴	سراسر فریب اور دھوکا ہیں۔

شیطان بمعنی وحشی قبائل

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً	اور ہم نے سلیمانؑ کے لیے تند ہواؤں کو مسخر کر دیا تھا
تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ	وہ اس کے پروگرام کے مطابق ان کی کشتیوں کو لے جاتی تھیں
اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ	اس سرزمین کی طرف جس میں ہم نے
بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ	زندگی کی خوشحالیوں کا بہت سا سامان رکھ چھوڑا تھا
وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ	اور ہم ہر بات کا علم رکھتے ہیں
وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ	اور ہم نے بڑے بڑے وحشی قبائل کو ان کے تابع کر دیا تھا
مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ	وہ ان کے لیے سمندروں میں غوطہ زنی کرتے تھے
وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ	اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے کام کرتے تھے
ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۝ ۲۱/۸۱-۸۲	اور ہم ان کی نگہبانی کرتے تھے کہ سرکش نہ ہو جائیں۔

شیطان تخریبی قوتوں کے روپ میں

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ	اور میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ
يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ	جو بات بھی کریں نہایت متوازن اور حسین انداز میں کریں
اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ	کیوں کہ معاشرہ کی تخریبی قوتیں تمہارے درمیان فساد پیدا کرنے کی تاک میں رہتی ہیں
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ ۱۷/۵۳	خبردار رہو کہ یہ شیطانی قوتیں انسان کی کھلی ہوئی دشمن ہوتی ہیں۔

حزب الشیطان

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ	جن لوگوں پر مفاد پرستیوں کے جذبات نے تسلط جما لیا ہے
فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ	اور انہوں نے ضابطہ خداوندی کو پس پشت ڈال دیا ہے
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ	یہی لوگ ہیں جو حزب الشیطن ہیں
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ۵۸/۱۹	اور اچھی طرح جان لو کہ شیطانی پارٹی والے ہی خسارہ میں رہتے ہیں۔

متقی لوگوں کو اگر شیطانی جذبات کا ذرا سا لمس بھی محسوس ہو تو فوراً چونک جاتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ۝ ۲۰۱/۷

ایسے محتاط لوگ جو تباہی سے بچنا چاہتے ہیں اپنے اندر اگر منفی جذبات کی لمس بھی محسوس کریں تو فوراً چونک جاتے ہیں اور پھر آنکھیں کھول کر معاملہ کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

شیطانی جذبات سر اٹھائیں تو قوانینِ خداوندی کی پناہ میں آجایا کرو

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ۲۰۰/۷

اور اگر کبھی تمہارے اندر مفاد پرستانہ جذبات سر اُبھارنے کی کوشش کریں تو فوراً اللہ کے قوانین کی پناہ میں آ جایا کرو بلاشبہ وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

(۳۸) جِنّ

(مادّہ۔ ج ن ن)

اس لفظ کے بنیادی معنی ہیں ہر وُہ شے جو نگاہوں سے اوجھل ہو۔
قرآن کریم میں لفظ جن مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے مثلاً

۱ ایک ایسی مخلوق کو جن کہا گیا ہے جو انسان سے قبل اس زمین پر آباد تھی اور جس کے متعلق قرآن میں ہے کہ اسے آگ سے پیدا کیا گیا تھا غالباً یہ اس دور میں ہوگی جب یہ زمین سُورج سے علیحدہ ہو کر ہنوز جل رہی تھی اور اس کا درجہ حرارت بہت تیز تھا۔

اور جب زمین کا درجہ حرارت کم ہوا تو وہ مخلوق (جن) ناپید ہو گئی لہٰذا اس کی جگہ انسان کو پیدا کر دیا گیا۔ اس لیے قرآن میں انسان کو خلیفہ یا جانشین کہا گیا ہے یعنی انسان زمین پر اس پہلی مخلوق (جن) کا جانشین ہے۔

۲ غیر متمدن، غیر مہذب، غیر ترقی یافتہ اور وحشی قبائل یا اقوام کے لیے بھی قرآن میں "جن" کی اصطلاح استعمال ہُوئی ہے۔

اور جہاں "جن و انس" کا اکٹھا ذکر آیا ہے وہاں "انس" سے مراد متمدن اور ترقی یافتہ اقوام یا لوگ ہیں اور "جن" سے مراد غیر متمدن اور غیر ترقی یافتہ اقوام یا لوگ ہیں۔

۳ انسان کے بھڑک اٹھنے والے باغی جذبات کے لیے قرآن میں شیطان و ابلیس کے علاوہ "جن" کی اصطلاح بھی استعمال کی گئی ہے۔

۴ جاہل اقوام جن دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتی ہیں انہیں بھی قرآن میں "جن" کہا گیا ہے۔

انسان سے قبل کی کوئی مخلوق

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ	اور ہم نے انسان کو پیدا کیا
مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ	سیاہ کیچڑ میں سے
وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ	اور اس سے قبل جنّوں کو پیدا کیا تھا۔
مِنْ نَارِ السَّمُومِ ۝ ۱۵ / ۲۶-۲۷	سخت تیز آگ میں سے۔

بھڑکتے ہُوئے شعلوں میں پیدائش

خَلَقَ الْإِنْسَانَ	اور انسان کو پیدا کیا گیا
مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ	کھنکھناتے کیچڑ سے
وَخَلَقَ الْجَانَّ	اور جنّوں کو پیدا کیا گیا
مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ۝ ۵۵ / ۱۴-۱۵	آگ کے بھڑکتے شعلوں سے۔

اور انسان کے بھڑک اٹھنے والے جذبات بھی جن ہیں

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ	اور جب ہم نے کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ
اسْجُدُوا لِآدَمَ	انسان کے سامنے سرِتسلیم خم کر دیں اس کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں
فَسَجَدُوا	تو وہ سب اس کے سامنے سجدہ ریز ہو گئیں۔
إِلَّا إِبْلِيسَ	سوائے انسان کے باغی جذبات کے
كَانَ مِنَ الْجِنِّ ۱۸ / ۵۰	کہ وہ بھڑک اُٹھنے والے تھے۔

سلیمانؑ کے دَور کے جنّ

وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ	اور سلیمانؑ نے لشکر جمع کیے
مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ	وحشی قبائل میں سے بھی اور متمدن لوگوں میں سے بھی (جن وانس)
وَالطَّيْرِ	اور قبیلہ طیر کے شاہسوار بھی ساتھ شامل تھے۔
فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ ۲۷ / ۱۷	اور انہیں کیمپوں میں روک کر مناسب تربیت وٹریننگ دی جاتی تھی۔

وحشی اور بادیہ نشین قبائل کے معنوں میں

وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ	اور سلیمانؑ کو ہواؤں کے رُخ کا ایسا علم حاصل تھا کہ
غُدُوُّهَا شَهْرٌ	اس کے بادبان جہاز مہینوں کا سفر
وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ	صبح و شام میں طے کر لیتے تھے
وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ	اور ہم نے اس کے لیے معدنیات کے چشمے بہا دیے تھے
وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ	اور وحشی قبائل (جن) اس کی ہدایت کے مطابق
بَیْنَ یَدَیْهِ ۳۴/۱۲	اس کی زیرِ نگرانی کام کرتے تھے۔

ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ لوگوں کے لیے

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ	اور جہنمی معاشرہ میں زندگی بسر کرتے ہیں
كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ	بیشتر ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ اقوام کے لوگ (جن و انس)
لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا	یہ لوگ دل و دماغ تو رکھتے ہیں لیکن ان سے سوچ سمجھ کا کام نہیں لیتے
وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا	ان کی آنکھیں بھی ہوتی ہیں لیکن ان سے بصیرت حاصل نہیں کرتے
وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا	ان کے کان بھی ہیں لیکن ان سے سماعت کا کام نہیں لیتے
اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ	یہ لوگ حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں
بَلْ هُمْ اَضَلُّ	بلکہ ان سے بھی زیادہ پست
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۷/۱۷۹	یہی لوگ ہیں جو غفلتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

جن و انس پسماندہ اور ترقی یافتہ اقوام کے معنوں میں

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا	اور جس دن تم سب کو جمع کیا جائے گا
یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ	اور پسماندہ اقوام سے کہا جائے گا کہ (تم نظامِ خداوندی اپنانے کی بجائے)
قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ	ان ترقی یافتہ اقوام سے استفادہ کی کوشش کرتے رہے
وَقَالَ اَوْلِیٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ	اور ترقی یافتہ اقوام میں سے ان کے دوست کہیں گے
رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ	پروردگار ہم دونوں ہی اپنے اپنے مفاد کی خاطر ایک دوسرے کو استعمال کرتے رہے
وَبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۶/۱۲۹	اور اس طرح سے ہم آپ کے ٹھہرائے ہوئے انجام کو پہنچ گئے۔

اِن پسماندہ اور ترقی یافتہ اقوام سے باز پرس ہو گی

یٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ
اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ
یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِیۡ
وَیُنۡذِرُوۡنَکُمۡ لِقَآءَ یَوۡمِکُمۡ ھٰذَا ؕ
قَالُوۡا شَہِدۡنَا عَلٰۤی اَنۡفُسِنَا
وَغَرَّتۡہُمُ
الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا ۱۳۰

پوچھا جائے گا اے پسماندہ و ترقی یافتہ اقوام
کیا تمہارے پاس تمہارے اندر ہی کے رسول
ہمارے قوانین سنانے کے لیے نہیں آئے تھے
اور تمہیں اس انجام سے آگاہ نہیں کر دیا تھا
وہ کہیں گے ہم اپنی ان کوتاہیوں کا اقرار کرتے ہیں
دراصل ہم طبعی زندگی کے پیش پا اُفتادہ
مفادات کے چکر میں پھنس گئے تھے۔

جنّ دیوی دیوتاؤں کے معنوں میں

بَلۡ کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ الۡجِنَّ
اَکۡثَرُہُمۡ بِہِمۡ مُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ ۳۴/۴۱

یہ لوگ جنوں کو دیوی دیوتا سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں
اور بیشتر ان پر ایمان رکھتے ہیں۔

انہیں اللہ کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے

وَجَعَلُوۡا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ الۡجِنَّ
وَخَلَقَہُمۡ وَخَرَقُوۡا لَہٗ
بَنِیۡنَ وَبَنٰتٍۭ
بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ ۱۰۰/۶

وہ لوگ جنوں کو اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں
اور انہیں دیوی دیوتا کہہ کر ان کے بُت تراشتے ہیں
اور انہیں اللہ کے بیٹے بیٹیاں کہتے ہیں۔
بغیر علم و بصیرت کے ہی۔

۲۹ انسان

اِنْسٌ
مادہ ا ن س

اِنْسٌ مانوس ہونا یہ وحشت کی ضد ہے۔ اِسْتَانَسَ الوَحْشِیُّ کے معنے ہیں وحشی جانور مانوس ہو گیا اِنْسُ فَلَانٍ فلاں شخص کا خاص دوست یا رفیق۔ الأنَسُ وہ قبیلہ جو کسی جگہ مقیم ہو انسؔ کے برعکس وہ خانہ بدوش قبائل جو جگہ جگہ پھرتے ہیں اور اس طرح عام نگاہوں سے اوجھل رہتے ہیں "جن" کہلاتے ہیں۔

بَشَرٌ
مادہ ب ش ر

بَشَرَةٌ کے معنے انسانی جلد کی اوپر کی سطح کے ہیں چنانچہ اَبْشَرَۃٌ کے معنے ہیں کھال کو چھیل دینا۔ یعنی اس کے بال صاف کر دینا۔ پھر اَلبَشَرُ کے معنے خود انسان کے ہو گئے۔

آدَمُ
مادہ۔ ادم

اُدْمَةٌ کے معنے ہیں قرابت۔ موافقت مل جل کر رہنے کی صلاحیت یا خود میل جول ادمۃ اور اُدْمَۃٌ کے معنے ہیں۔ مخلوط ہونا موافق ہونا ایک دوسرے میں میل محبت ہونا الادمُ ہر موافق چیز کو کہتے ہیں جو مل جل کر رہ سکے۔

تخلیق انسانی کی ابتدا

قرآن میں بتایا گیا ہے کہ انسان زمین پر آباد پہلی کسی مخلوق کا جانشین ہے انسان سے قبل زمین پر کوئی اور مخلوق آباد تھی جسے قرآن میں "جن" کہا گیا ہے اور جن کے متعلق بتایا ہے کہ اسے آگ سے پیدا کیا گیا تھا یہ غالباً اس وقت ہوا ہو گا۔ جب زمین سورج سے علیحدہ ہو کر ہنوز جل رہی تھی اور اس کا درجہ حرارت بہت تیز تھا۔ پھر جب زمین کا درجہ حرارت کم ہوا تو وہ مخلوق "جن" ناپید ہو گئی اور اس کی جگہ انسان کو پیدا کر دیا گیا اسی لیے قرآن میں انسان کو خلیفہ یا جانشین کہا گیا ہے یعنی انسان زمین پر اس پہلی مخلوق جن کا جانشین ہے۔

انسانی زندگی کی ابتدا جس جرثومہ حیات سے ہوتی وہ پانی اور کیچڑ میں پیدا ہوا پھر اس سے اگلے مرحلہ پر تخلیق نطفہ کے ذریعے ہونے لگی۔ ابتدائی تخلیق کے وقت انسان کوئی قابل ذکر شے نہ تھا لیکن گردشیں دے دے کر اور مختلف مراحل سے گذار کر اسے سماعت بصارت اور عقل و فکر کی حامل شخصیت بنا دیا گیا۔

اللہ کا اندازِ تخلیق

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ
مِنَ السَّمَآءِ
اِلَى الْاَرْضِ
ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ
فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ
اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ
ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ الَّذِيْٓ
اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۳۲/۵-۷

اللہ کا اندازِ تخلیق یہ ہے کہ
اس کے عالمِ مشیّت میں ایک اسکیم آتی ہے
وہ اس اسکیم کا آغاز اس کے پست ترین نقطہ سے کرتا ہے
پھر آہستہ آہستہ اسے ارتقائی منازل طے کراتا ہوا نقطۂ تکمیل کی طرف بڑھاتا جاتا ہے
اور ان ارتقائی منازل کی مدت تمہارے حساب و شمار کے مطابق
ہزار ہزار سال (بعض حالات میں پچاس پچاس ہزار سال ۷۰/۴) ہوتی ہے۔
یہ سلسلہ تخلیق و ارتقا اس اللہ کی طرف سے کارفرما ہے جو ہر شے کی مضمر
ممکنات سے بھی واقف ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ ان میں کیا کچھ مشہود ہو چکا ہے
اور یہ سب کچھ قوانینِ خداوندی کی رُو سے ہوتا ہے جن میں قوت بھی ہے اور رحمت بھی
اس مقصد کے لیے اُس نے ہر شے کی تخلیق میں بہترین حُسن و توازن رکھا ہے۔

انسانی تخلیق کی ابتدا

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ
مِنْ طِيْنٍ
ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ
مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝
ثُمَّ سَوّٰىهُ
وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
وَالْاَفْـِٕدَةَ ۳۲/۸-۹

اللہ کی انہی اسکیموں میں سے ایک اسکیم انسان کی تخلیق بھی ہے
اس کا آغاز بے جان مادہ یا مٹی سے ہوا
پھر اگلے مرحلہ پر اس کی افزائشِ نسل
بذریعہ تولید ہونے لگی۔
اور اس میں تناسب و توازن پیدا کیا جاتا رہا
پھر اس کے اندر اپنی طرف سے اختیار و ارادہ کی حامل ذات ڈال دی گئی
جس سے وہ حیوانات سے مختلف علم و بصیرت اور
دل و دماغ کی حامل شخصیت بن گیا۔

انسان سے قبل زمین پر کوئی آتشی مخلوق آباد تھی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ — سیاہ کیچڑ میں سے

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ — اور اس سے قبل جنوں کو پیدا کیا تھا

مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ ۱۵/۲۶-۲۷ — سخت تیز آگ میں سے۔

انسان اس مخلوق کا زمین پر جانشین ہوا

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ — اور جب تمہارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا کہ

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ — ہم زمین پر ایک مخلوق پیدا کرنے لگے ہیں

خَلِیْفَةً — جو پہلی آبادیوں کی جانشین اور صاحبِ اختیار و ارادہ ہوگی

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا — تو انہوں نے تعجب سے عرض کیا بارالٰہا کیا آپ یہاں ایسی مخلوق پیدا کریں گے

مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ — جو بااختیار ہو کر دُنیا میں ناہمواریاں و خونریزیاں بپا کرے گی

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ — اس کے برخلاف ہم ہیں کہ سپردکردہ فرائض کی انجام دہی میں مشغول رہتے ہیں

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ — اور آپ کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرم ہیں۔

قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ — ربِّ کائنات نے فرمایا اس معاملہ میں جو کچھ ہم جانتے ہیں

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۲/۳۰ — وہ تم نہیں جانتے۔

مسجودِ ملائکہ

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ — اور جب ہم نے ملائکہ یعنی کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ — انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں

فَسَجَدُوْٓا ۲/۳۴ — تو انہوں نے اس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا۔

زندگی کی ابتدا پانی سے ہوئی

وَاللّٰهُ خَلَقَ — اور اللہ نے پیدا کیا

كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ — ہر جاندار کو پانی سے

فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ — ان میں وہ بھی ہیں جو پیٹ کے بل رینگتے ہیں

وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ — اور وہ بھی جو دو پاؤں پر چلتے ہیں

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ — اور وہ بھی جو چار پاؤں سے چلتے ہیں
يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ — اللہ نے ان سب کی تخلیق اپنے قانونِ مشیّت کے مطابق کی
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۴۵/۲۴ — اور ہر چیز کےلیے پیمانے و قوانین مقرر کر دیے۔

پانی میں مٹی یا کیچڑ سے زندگی پھوٹی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ — انسانی زندگی کی ابتدائی تخلیق
مِنْ صَلْصَالٍ — سیاہ کیچڑ میں سے ہوئی
مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۲۶/۱۵ — جو سوکھ کر کھنکھنانے لگتا ہے۔

انسانی تخلیق کی ابتدا مٹی یا مادّے سے ہوئی

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ — وہی ہے جس نے تمہاری تخلیق کی ابتدا
مِّنْ طِيْنٍ — گیلی مٹی سے کی
ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۲/۶ — اور پھر تمہاری طبعی زندگی کےلیے میعاد مقرر کر دی۔

انسان کو زمین سے اُگایا گیا

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ — اور اللہ نے اُگایا تم کو
مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۱۷/۷۱ — زمین سے نباتات کی طرح۔

نفسِ واحدہ سے

وَهُوَ الَّذِيْٓ — اللہ وہ ہے جس نے
اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ — واحد جرثومہ حیات سے تمہاری زندگی کو آگے بڑھایا
فَمُسْتَقَرٌّ — پھر تمہاری زندگی کا کارواں منزل بہ منزل بڑھتا ہوا
وَّمُسْتَوْدَعٌ ۹۸/۶ — مقامِ آدمیت تک پہنچ گیا۔

اگلے مرحلے میں افزائش نسل نطفہ سے ہونے لگی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ — بلاشبہ ہم نے انسانی تخلیق کی ابتدا

آیت	ترجمہ
مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ	مٹی کے خلاصہ یا بے جان مادہ سے کی
ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً	پھر یہ تخلیقی پروگرام اس کڑی تک پہنچا جہاں افزائش نسل نطفہ
فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ۲۳ / ۱۲-۱۳	سے ہوتی ہے جو رحم مادر میں قرار پاتا ہے۔

افزائش نسل انسانی میں گردش

آیت	ترجمہ
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	ہم نے انسان کی تخلیق کی (مختلف مراحل میں)
مِنْ نُّطْفَةٍ	ایک مرحلہ پر اس کی پیدائش نطفہ سے شروع ہوئی
اَمْشَاجٍ	جو تھا تو ایک قطرہ لیکن گوناگوں ممکنات کا مجموعہ
نَّبْتَلِيْهِ	جس کے بعد گردشیں دے دے کر
فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ ۷۶ / ۲	اُسے ایک صاحب بصیرت انسان بنا دیا۔

ان مراحل تک انسان کی کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں تھی

آیت	ترجمہ
هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ	انسان تخلیق کے سلسلہ میں ایسے مراحل سے بھی گذرا ہے
حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ	جب دنیا میں اس کی
لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝ ۷۶ / ۱	کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں تھی۔

رحم مادر کے مراحل

آیت	ترجمہ
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	بلاشبہ ہم نے انسان کی تخلیق کی ابتدا
مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ	مٹی کے خلاصہ یا بے جان مادہ سے کی
ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً	پھر مختلف گردشوں کے بعد اس کی افزائش نسل نطفہ سے ہونے لگی
فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝	جو رحم مادر میں قرار پاتا ہے
ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً	پھر اس نطفہ کو خون کے لوتھڑے میں تبدیل کیا
فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً	پھر خون کے لوتھڑے کو گوشت کا لوتھڑا بنایا
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا	پھر اس میں ہڈیوں کا ڈھانچہ ابھارا
فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا	پھر اس ڈھانچے پر گوشت کی تہہ چڑھائی
ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۲۳ / ۱۲-۱۴	پھر آخرکار یہ انسان کی صورت اختیار کر گئے

صورت دی

لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ — ہم نے تمہاری تخلیق کی

ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ۷/۱۱ — اور پھر تمہیں صورت دی۔

حسین و متوازن پیکر دیا

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ — اور تمہیں حسین و متناسب پیکر عطا کیا

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۴۰/۶۴ — اور تمہاری نشوونما کےلیے خوشگوار سامانِ زیست دیا۔

احسن تقویم سے پیدا کیا

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ — یقیناً ہم نے انسان کی تخلیق کی

فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ۹۵/۴ — بہترین حُسن و توازن کے ساتھ۔

قوتِ گویائی دی

خَلَقَ الْاِنْسَانَ — انسان کو پیدا کیا

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ ۵۵/۳-۴ — اور اُسے قوتِ گویائی دی۔

حصولِ علم کی استعداد دی

اَلَّذِيْ — اللہ وہ ہے جس نے

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ — انسان کو تحریر کی استعداد دی

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ ۹۶/۴-۵ — اور اسے ان حقائق کا علم دیا جنہیں وہ نہیں جانتا تھا۔

سماعت و بصارت دی اور عقل و فکر کی حامل شخصیت بنایا

خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ — انسان کی ابتدائی تخلیق کیچڑ سے ہوئی

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ — پھر اگلے مرحلہ میں اس کی افزائشِ نسل کا سلسلہ نطفہ سے چلا

ثُمَّ سَوّٰىهُ	پھر مزید ارتقائی منازل طے کر کے اس میں تناسب و توازن پیدا ہوا
وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ	اور ہم نے اپنی توانائی کا شمہ ڈال کر اسے صاحب اختیار و ارادہ بنا دیا
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ	اور وہ سماعت و بصارت اور
وَالْاَفْـِٕدَةَ ۹-۳۲	عقل و فکر کی حامل شخصیت بنا دیا گیا۔

عزت و فضیلت دی

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ	اور ہم نے انسان کو عزت دی
وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	اور خشکیوں و تریوں پر تسلط دیا
وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	اور خوشگوار سامانِ زیست دیا
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ	اور اپنی مخلوق میں سے بیشتر پر
خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ؀ ۱۷	فضیلت و برتری دی۔

اختیار و ارادہ جیسی انقلابی چیز دی

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	ہم نے انسان کو پیدا کیا
مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ	نطفہ سے جو گوناگوں مخلوط ممکنات کا مجموعہ ہے
نَّبْتَلِيْهِ	پھر اُسے گردشیں دی جاتی رہیں
فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا	حتاکہ اُس نے ایک صاحب بصیرت انسان کی صورت اختیار کر لی
اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ	ہم نے اُسے صحیح راہ کی طرف رہنمائی دی
اِمَّا شَاكِرًا	اور پھر اُسے اختیار دیا کہ چاہے تو قبول کر لے
وَّاِمَّا كَفُوْرًا ؀ ۷۶-۳-۲	اور چاہے تو انکار کر دے۔

عمل کی آزادی دی

وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ	اللہ اگر چاہتا تو
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً	تمام انسانوں کو ایک ہی اُمت بننے پر مجبور کر دیتا
وَّلٰكِنْ	لیکن اس نے تمہیں عمل کی آزادی دی

يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ	تم اپنی مرضی سے گمراہی بھی اختیار کر سکتے ہو
وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	اور اپنی مرضی سے ہدایت کی راہ پر بھی چل سکتے ہو
وَلَتُسْئَلُنَّ	یہ اس لیے کہ تم سے جواب طلب کیا جا سکے
عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۱۶/۹۳	اس کے متعلق کہ جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

عمل کی آزادی لیکن نتیجہ قانون کے مطابق

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ	تمہیں اختیار دے دیا گیا ہے کہ جو کچھ چاہو وہ کرو
اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ	لیکن یاد رکھو جو کچھ بھی تم کرتے ہو
بَصِيْرٌ ۴۱/۴۰	اُسے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

تم نے منزل بمنزل بلند ہوتے جانا ہے

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝	قسم ہے شام کی سُرخی کی
وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝	اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے اس کی
وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝	اور چاند کی جب وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے
لَتَرْكَبُنَّ	کہ تم نے ضرور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف
طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ ۸۴/۱۶-۱۹	منزل بمنزل بلند ہوتے چلے جانا ہے۔

لیکن آگے بڑھنے کی رفتار تمہارے اپنے ہاتھ میں ہو گی

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ	تم میں سے جو چاہے اپنی کوششوں سے
اَنْ يَّتَقَدَّمَ	زندگی کے ارتقائی منازل میں آگے بڑھ جائے
اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝	اور جو پیچھے رہنا چاہے پیچھے رہ جائے
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۷۴/۳۷-۳۸	یاد رکھو! یہاں ہر کوئی اپنے عمل کے شکنجہ میں جکڑا ہوا ہے۔

اور ارتقائی منازل میں آگے بڑھنے کے لیے کائناتی قوتیں انسان کے تابع کر دی گئیں

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اور جب تمہارے پروردگار نے کائناتی قوتوں سے کہا

إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا	ہم ایک نئی مخلوق انسان پیدا کرنے کو ہیں
مِّن طِينٍ	جس کی ابتدا بے جان مادہ مٹی سے ہو گی
فَإِذَا سَوَّيْتُهُ	اور جب ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد اس میں تناسب و توازن پیدا ہو جائے
وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي	اور ہم اپنی توانائی کا شمہ ڈال کر اسے صاحب اختیار و ارادہ بنا دیں
فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ	تو تم اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا۔ اس کے مطیع و فرمانبردار بن جانا
فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ	لہٰذا تمام کائناتی قوتوں نے اس حکم کی تعمیل کی
كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ○ ۳۸/۷۱-۷۳	اور انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو گئیں۔

دریاؤں سمندروں سورج اور چاند جیسی چیزوں کو انسان کے لیے مسخر کر دیا گیا ہے

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ	اللہ نے جہازوں اور کشتیوں کو تمہارے لیے مسخر کر دیا
لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ	تاکہ وہ اس کے قانون کے مطابق سمندروں میں چلتے رہیں
وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ	اور تمہارے لیے دریا بھی مسخر کر دیے (کہ ان سے آبپاشی کا کام لو)
وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	اس نے سورج اور چاند کو بھی تمہارے لیے مسخر کر دیا
دَائِبَيْنِ ○	کہ وہ ایک مقررہ قاعدے کے مطابق برابر چلے جا رہے ہیں
وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۱۴/۳۲-۳۳	اور رات اور دن کو تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے۔

اس کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے سب انسان کے لیے مسخر کر دیا گیا ہے

أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم	اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے
مَّا فِي السَّمَاوَاتِ	ہر اس چیز کو جو آسمانوں میں ہے
وَمَا فِي الْأَرْضِ	اور ہر اس چیز کو جو زمین میں ہے
وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ	اور تمہاری نشوونما کے لیے ہر طرح کی نعمتیں مہیا کر دی ہیں
ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۳۱/۲۰	خواہ وہ محسوس اور مرئی اشیاء ہوں یا کائنات کے پردے میں چھپی ہوئی توانائیاں

تسخیر کائنات اہلِ علم و عقل اقوام ہی کر سکتی ہیں

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ بِاَمْرِهٖ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
۱۶/۱۲

اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے رات اور دن کو
اور سورج و چاند کو
اور ستارے بھی اس کے قانون کی رُو سے تمہارے تابع تسخیر ہیں
دیکھو ان تمام امور میں بڑی نشانیاں موجود ہیں
ان اقوام کے لیے جو علم و عقل سے کام لیتی ہیں۔

آدم کی جنّت

انسان کو جملہ صلاحیتوں کے ساتھ دُنیا میں بسا دیا گیا۔ اس کی ابتدائی زندگی کا نقشہ یہ تھا کہ اس کی ضروریات بہت محدود تھیں اور سامانِ نشو و نما کی بڑی فراوانی تھی۔ اس لیے ان میں نہ باہمی تصادم تھا نہ اختلاف تھا نہ افتراق تمام انسان ایک برادری کی طرح رہتے تھے۔ لہٰذا اس پُر آسائش و پُر سکون معاشرہ کو جنت کہا گیا ہے۔

شجرِ ممنُوعہ

شَجَرَ کے بُنیادی معنی ہیں۔ ہر وُہ چیز جو مجتمع ہو کر پھر کسی وجہ سے منفرق ہو جائے اسی سے شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۴/۶۵ باہمی اختلافات کے معنوں میں آیا ہے۔

اَلشَّجَرَ درخت کو بھی کہتے ہیں۔ غالباً اس لیے کہ اس کا تنا ایک ہونے کے باوجود اس کی شاخیں منتشر اور بکھری ہُوئی ہیں۔

قصہ آدم میں انسان کو جس شجر سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے وُہ کوئی درخت نہیں تھا بلکہ انفرادی مفاد پرستیوں کی وجہ سے انسانوں کے درمیان جن اختلافات و فسادات کے پیدا ہو جانے کا خدشہ تھا۔ اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

انسان سے کہا گیا کہ اگر تم نے انفرادی مفاد پرستیوں میں پڑ کر باہمی اختلاف و افتراق شروع کر دیا۔ تو یہ جنتی زندگی تم سے چھِن جائے گی اور تم زندگی کے بلند مقاصد تو ایک طرف سامانِ زیست کے حصول میں بھی جان کاہ مشقتوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

○

جنتی معاشرہ میں جہاں سے جی چاہے کھاؤ پیو لیکن انفرادی مفاد پرستیوں کے شجرِ ممنوعہ سے بچنا

وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ	بنی آدم سے کہا گیا کہ تم باہمی رفاقت اور
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	ہم آہنگی سے اس جنتی معاشرہ میں رہو
وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا	اور فراغت سے کھاؤ پیو
حَيْثُ شِئْتُمَا	جہاں سے جی چاہے
وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	لیکن انفرادی مفاد پرستیوں کے اختلافات سے بچنا (شجرہ)
فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۲/۳۵	ورنہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر زیادتی کر بیٹھو گے۔

اس جنتی معاشرہ میں تمہاری روٹی، کپڑے اور مکان کا مسئلہ حل کر دیا گیا ہے

فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا	بنی آدم سے کہا گیا بلاشبہ انفرادی مفاد پرستیاں
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ	تم سب رفقاء کی دشمن ہیں
فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ	خیال رکھو کہ یہ تمہیں کہیں اس جنتی زندگی سے محروم نہ کر دیں
فَتَشْقٰى ۝	اور تم مشکلوں و مصیبتوں میں مبتلا ہو جاؤ
اِنَّ لَكَ اَلَّا	یہ جنتی معاشرہ جو تمہیں حاصل ہے
تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝	اس میں نہ تو تمہیں بھوک کی فکر ستاتی ہے نہ لباس کی
وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا	نہ پیاس کا خوف ہے
وَلَا تَضْحٰى ۝ ۲۰/۱۱۷-۱۱۹	نہ موسموں کی شدت کا۔

دیکھو اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر ظلم نہ کر بیٹھنا

يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ	اے نوعِ انساں تم سب رفقاء
الْجَنَّةَ	اس جنتی معاشرہ میں رہو
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا	اور جہاں سے جی چاہے فراغت سے کھاؤ پیو
وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	لیکن انفرادی مفاد پرستیوں کے اختلافات سے بچنا (شجرۃ)
فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۷/۱۹	ورنہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھو گے۔

ہبوطِ آدم

ہبوط کے معنی ہیں اُترنا۔ ایک حالت سے دُوسری حالت کی طرف تبدیلی جب کہ دُوسری حالت میں پہلی حالت کے مقابلہ میں کچھ کمی ہو۔

قرآن کریم میں ہے کہ اگر انسان وحی کی رہنمائی میں اُمّتِ واحدہ بن کر رہیں تو یہ زندگی شرفِ انسانیت کی زندگی ہو گی جو اسے ارتقاء کی طرف لے جاتی ہے لیکن اگر وُہ مفاد پرستیوں میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں تو یہ اس مقام سے پستی کی طرف تبدیلی (ہبوط) ہو گی۔

انسان کو عروج وارتقار کے لیے پیدا کیا گیا ہے جمود یا انحطاط کے لیے نہیں لیکن جب یہ قانونِ خداوندی سے سرکشی برتتا ہے تو یہ بلند ہونے کے بجائے پستی کے گڑھوں میں گر جاتا ہے۔

انسانی زندگی کے ابتدائی دَور کی کیفیت یہ تھی کہ سامانِ زیست کی فراوانیاں تھیں اور کوئی انسان ان پر قبضہ جمانے کی کوشش نہیں کرتا تھا ہر کوئی جہاں سے جی چاہے بافراغت کھاتا تھا۔ پھر انسان کے اندر ابلیس یعنی اس کے مفاد پرستانہ جذبات اُبھرے اور انسان کو اس شجرِ ممنوعہ کے پاس لے گئے جس کے پاس اسے جانے سے روکا گیا تھا اس نے مشاجرت شروع کر دی۔ اور وُہ زمین جو تمام انسانوں کے لیے سامانِ زیست مہیا کرنے کا ذریعہ تھی۔ اسے مختلف لوگوں نے اپنی ملکیت میں لینا شروع کر دیا۔ جن کے پاس طاقت ہوتی یا جن کا جتھہ مضبوط ہوتا وُہ زمین کے بڑے بڑے ٹکڑوں پر قبضہ جما لیتے اور کمزور اور تنہا لوگ محروم رہ جاتے اس طرح انسانی معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے اسے جہنم بنا دیا گیا۔

اس ابلیس نے انسان کے کانوں میں یہ افسوں بھی پھونکا کہ اولاد اور جائیداد کے ذریعہ سے انسان کو حیاتِ جاوداں حاصل ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اس چکر میں پھنس کر انسان حیوان سے بھی پست سطح پر چلا گیا۔ حیوان تو صرف اپنا پیٹ بھرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس جذبہ کے تحت انسان کا پیٹ کبھی بھرتا ہی نہیں وُہ اپنے بعد اپنا نام باقی رکھنے کے لیے اولاد در اولاد کے لیے بھی مال و دولت کے انبار جمع کرتا چلا جاتا ہے ظاہر ہے کہ جس معاشرہ میں ہر کوئی اپنے لیے زیادہ سے زیادہ مال سمیٹنا شروع کر دیے تو اس معاشرہ میں ناہمواریاں ہی پیدا ہوں گی اور باہمی کشمکش سے جہنم کا سماں بندھ جائے گا۔

ابلیس نے انسان کو جس چکر میں ڈال دیا

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ	انسان کے سرکش جذبات نے اس کے دل میں وسوسے پیدا کرنے شروع کر دیے
لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ	تاکہ ان کے دلوں میں پنہاں خواہشات و جذبات کو اُبھار کر
عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا	معاشرہ میں ناہمواریاں و ناخوشگواریاں پیدا کر دے
وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا	انسان کے اندر کے اس ابلیس نے اس کے کان میں یہ افسوں بھی پھونکا کہ
عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا	اللہ نے جو ایک عالمگیر برادری بن کر رہنے کی تاکید کی ہے تو اس سے اس کا مقصد یہ ہے کہ
مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ○	تم اپنے مال و اولاد کے ذریعہ سے حیاتِ جاوید حاصل نہ کر سکو
وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ	ہر انسان کے اس قسم کے جذبات قسمیں کھا کھا کر اُسے یقین دلاتے ہیں
لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ○ ۷ / ۲۰-۲۱	کہ اس کا اپنا فائدہ انکی پیروی کرنے میں ہے اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں۔

مفاد پرستیوں کے چکر میں پڑ کر انسان اپنے مقامِ بلند سے گر گیا

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا	انسان پر انفرادی مفاد پرستیوں کے جذبات غالب آ گئے اور اس نے مفاد پرستانہ
فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ	طرزِ زندگی شروع کر دی جس سے اس کی وہ جنتی زندگی چھن گئی۔
وَقُلْنَا اهْبِطُوْا	انسان اس بلند مقام سے گر کر گروہوں میں بٹ گیا اور ہر گروہ دوسرے کا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۲ / ۳۶	دشمن بن گیا۔ ان میں مفادِ خویش کی پیچریں حائل ہو گئیں۔

اور اس کا علاج

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	اللہ نے کہا اے بنی آدم
اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ	اب تمہاری رہنمائی کیلیے ہمارے رسول آیا کریں گے
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۷ / ۳۵	اور ہمارے قوانین تم تک پہنچایا کریں گے
فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ	اگر تم نے انکی پیروی کر کے اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لی
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○	تو تمہارے معاشرہ سے ہر قسم کا خوف اور پریشانیاں نکل جائیں گی۔

۴۰ خلیفہ

(مادّہ: خ ل ف)

خلیفۃٌ فی الارض

خَلفٌ کے معنے ہیں پیچھے نیز یہ بعد کے لیے بھی بولا جاتا ہے ایک قرن کے بعد دوسرا قرن، ایک نسل کے بعد دُوسری نسل۔ نیز ان انسانوں کو کہتے ہیں جو پہلے لوگوں کے جانشین ہوں۔ جیسے رسُول اللہؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ ان کے جانشین یا خلیفۃ الرسُول ہُوئے اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ کوئی کسی کی موجودگی میں اس کا جانشین نہیں ہو سکتا۔ اس کی عدم موجودگی میں ہی ہو سکتا ہے لہٰذا قرآن میں انسان کے متعلق جو کہا گیا ہے کہ اِنّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً تو اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ انسان اللہ کا جانشین ہو گیا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے لہٰذا اس کی جانشینی کا تصور ہی باطل ہے۔ نہ انسان کو قرآن میں کسی جگہ خلیفۃ اللہ ہی کہا گیا ہے۔

انسان کو جو خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ کہا گیا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ دنیا میں اپنے سے پہلی کسی مخلوق کا جانشین (SUCCESSOR) ہے اور دوسرے یہ کہ انسان کو زمین میں بڑے اختیارات کا مالک بنایا گیا ہے۔ کائنات کی ہر شے اس کے تابع تسخیر کر دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ یہ نظریہ بھی درست نہیں ہے کہ انسان اللہ کی نیابت کرتا ہے۔ نیابت کے معنے ہوتے ہیں اپنے اختیارات کسی کو تفویض کر دینا اللہ اپنے اختیارات کسی کو تفویض نہیں کرتا۔ دنیا میں کسی کو خدائی اختیارات (DIVINE RIGHTS) حاصل نہیں نہ کسی بادشاہ کو نہ مذہبی پیشوا کو حتیٰ کہ نبی کو بھی نہیں۔ اللہ نے اپنے مطلق اختیارات سے قوانین مرتب کیے ہیں۔ اور اللہ کے بندے ان قوانین کو پہلے اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں اور پھر باقی دنیا پر انسان کا فریضہ قوانینِ خداوندی کی تنفیذ ہے قوانین سازی نہیں اللہ کا رسُول بھی اللہ کا دین دنیا تک پہنچاتا اور اسے نافذ کرتا ہے دین بناتا نہیں لہٰذا ان معنوں میں انسان اللہ کا نائب نہیں البتہ اس سے اگر مفہوم "اللہ کے قوانین نافذ کرنے والا" لیا جائے تو اور بات ہے لیکن اس کے لیے "نائب" کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے تفویض اختیارات کا باطل مفہوم ذہن میں آجاتا ہے۔

خلیفۃٌ فی الارض کا مفہوم

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اور جب تمہارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ	ہم زمین پر ایک مخلوق پیدا کرنے لگے ہیں
خَلِیْفَةً ۲/۳۰	جو پہلی آبادیوں کی جانشین اور صاحبِ اختیار و ارادہ ہو گی۔

استخلافٌ فی الارض کا مفہوم

قَالَ عَسٰی رَبُّكُمْ	موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا دیکھو عنقریب تمہارا پروردگار
اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ	تمہارے دُشمن کو ہلاک کر دے گا
وَیَسْتَخْلِفَكُمْ فِی الْاَرْضِ	اور دُنیا میں تمہیں ان کا جانشین بنا دے گا
فَیَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۷/۱۲۹	اور پھر دیکھے گا کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

اور وراثتِ ارض کی وضاحت

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ	اور جس قوم کو اس قدر کمزور اور ذلیل و حقیر بنا دیا گیا تھا
الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ	اسے مختلف مراحل سے گذار کر ہم نے وارث بنا دیا
مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا	اس سرزمین کے مشرق و مغرب کا
الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا	جو ہمارے قدرتی خزائن اور پیداوار سے مالامال تھی۔
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰی	یوں تمہارے پروردگار کا پروگرام حسن و خوبی کے ساتھ
عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	تکمیل تک پہنچا۔ بنی اسرائیل کے حق میں
بِمَا صَبَرُوْا ۷/۱۳۷	اس لیے کہ اس تمام جدّوجہد میں انہوں نے بڑی استقامت کا ثبوت دیا تھا۔

قوموں کی جانشینی کا اصول

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ	اللہ کا قانونِ مکافات قوموں کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق
خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ	دُنیا میں ایک دوسری کا جانشین بناتا رہتا ہے
فَمَنْ كَفَرَ	سو جو قوم اللہ کے قوانین سے انکار کرتی ہے

فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۚ
وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ
وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ ۝
كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝ ۳۵/۳۹

اسے اس کے تباہ کن نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔
یاد رکھو قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
وہ قوم انعاماتِ خداوندی سے محروم ہو جاتی ہے
اور جوں جوں وہ اس روش میں آگے بڑھتی جاتی ہے
اس کے نقصانات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

اللہ کا وعدہ استخلافِ ارض

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ
الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ
يَعْبُدُوْنَنِيْ
لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۚ ۲۴/۵۵

اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں کے لیے
جو قوانینِ خداوندی کی صداقت پر یقین رکھیں گے
اور ان کے مطابق اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح کریں گے
کہ انہیں دُنیا میں اقتدار و حکومت عطا کی جائے گی
جس طرح کہ ہم نے اقوامِ سابقہ کو اقتدار و حکومت عطا کیے تھے
اور ان کے نظامِ زندگی کو مستحکم کر دیا جائے گا
اس نظامِ زندگی کو جسے ہم نے ان کے لیے پسند کیا ہے
اور ان کی خوف کی حالت کو امن و آشتی میں بدل دیا جائے گا
اور وہ نہایت اطمینان سے ہمارے اور صرف ہمارے قوانین کی اطاعت کریں گے
اور ان پر کوئی جبر یا دباؤ نہیں ہوگا کہ وہ اس کے ساتھ کسی اور کی بھی اطاعت کریں۔

تاکہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ
فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ
لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۰/۱۴

اقوامِ سابقہ کے بعد ہم نے تمہیں
دُنیا میں ان کا جانشین بنایا
تاکہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو۔

قوموں کے لیے سوچنے کا مقام

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ بجج

یہ لوگ جو پہلی قوموں کی تباہی کے بعد ان کے ملک اور دولت کے وارث ہوئے ہیں۔ کیا ان پر یہ بات اب بھی واضح نہیں ہوئی کہ وہ بھی اپنے جرائم کی بنا پر ہمارے قانون کی گرفت میں آ سکتے ہیں؟ لیکن اسلاف کی اندھی تقلید اور مفاد پرستیوں کے اندھے جذبات نے ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو سلب کر رکھا ہے۔

(۱۷) کلمہ یا نظریۂ حیات

(مادہ: ک ل م)

کلمہ کے بنیادی معنی ہیں ایک لفظ ایک بات ایک جملہ ایک قصیدہ یا ایک خطبہ قرآن حکیم میں یہ لفظ ان معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے جسے موجودہ اصطلاح میں نظریۂ حیات یا نظام زندگی یا آئیڈیالوجی (IDEOLOGY) کہتے ہیں۔ کلمۃ اللہ کے معنی ہیں۔ وہ نظریہ حیات یا نظام زندگی جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو بذریعہ وحی دیا اور جس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تاکید کی اور جس کے نتیجہ میں دُنیا و آخرت کی خوشگواریوں کی بشارت دی۔

اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" جسے عام طور پر ہم کلمہ کہتے ہیں درحقیقت اس نظریہ حیات کا عنوان (TITLE) ہے جس کی تفصیل و تشریح قرآن مجید میں پھیلی ہوئی ہے۔ اسی لیے خود قرآن کو بھی بعض مقامات پر کلمہ کہا گیا ہے۔

○

کلمۂ طیبہ

مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً	ایک خوشگوار اور مثبت نظریہ حیات کی مثال ایسی ہے
كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ	جیسے ایک عمدہ اور تناور درخت
اَصْلُهَا ثَابِتٌ	اُس کی جڑیں پاتال میں مضبوط اور شاخیں فضاؤں میں بلند
وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ	(یعنی اُسے مادی زندگی کا تمکن بھی حاصل ہوتا ہے اور اخلاقی بلندی بھی)
تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ	وہ اپنے رب کے قانون کے مطابق سدا پھل دیتا چلا جاتا ہے۔
بِاِذْنِ رَبِّهَا ۱۴/۲۴	اور اس کا فیض ہر دور اور ہر زمانہ میں جاری رہتا ہے۔

کلمۂ خبیثہ

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ	اور ایک ناقص نظریۂ حیات کی مثال ایسی ہے
كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ	جیسے ایک ناقص و نکما درخت
اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ	اس کی جڑیں زمین کے اوپر ہی اوپر ہیں جب جی چاہے اُکھاڑ پھینکو
مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ ۱۴/۲۶	غلط نظامِ حیات کو نہ مضبوطی حاصل ہوتی ہے نہ ٹھہراؤ نصیب ہوتا ہے۔

کلمۂ طیبہ و عمل صالح

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ	جو لوگ عزّت و تکریم سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں
فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا	انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ تمام عزّتیں نظامِ خداوندی میں ملتی ہیں
إِلَيْهِ يَصْعَدُ	عروج و ارتقا کے لیے ضروری ہے کہ
الْكَلِمُ الطَّيِّبُ	ایک تو ایسا خوشگوار بڑھنے پھولنے والا نظریہ حیات ہو
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۳۵/۱۰	اور دوسرے وہ صلاحیت بخش عمل جو اس نظریہ کو عملی شکل دے۔

اللہ چاہتا ہے اس کے نظام کی سچائی بھی ظاہر ہو جائے اور باطل کا جھوٹ بھی

وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ	اللہ چاہتا ہے حق کی حقیقت اور اس کے دیے ہوئے
بِكَلِمَاتِهِ	نظامِ حیات کی سچائی ظاہر ہو جائے
يَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ	اور اس کے مخالفین کی جڑ کٹ جائے
لِيُحِقَّ الْحَقَّ	حق کی سچائی بھی دُنیا کو معلوم ہو جائے
وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ	اور باطل کا جھوٹ بھی سب پر کھُل جائے۔
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝ ۸/۸	خواہ یہ بات مجرمین پر کیسی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے

نبی اُمّی خود بھی اسی نظام کی پیروی کرتے تھے

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ	پوری نوعِ انسان کے سامنے اعلان کر دو کہ
إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ	میں وطنی، نسلی اور مذہبی گروہ بندیوں سے بلند ہو کر

اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا	پوری انسانیت کے لیے پیغمبر بن کر آیا ہوں
الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اُس اللہ کا پیغمبر جس کی حکومت تمام کائنات پر ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اور جس کے سوا کوئی اور صاحب اقتدار نہیں
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ	زندگی اور موت کے فیصلے اُسی کے قانون کے مطابق ہوتے ہیں
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ	لہٰذا اللہ اور اس کے قوانین پر ایمان لاؤ
وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ	اور اس کے رسول پر جو نزولِ قرآن سے قبل لکھنا پڑھنا نہیں جانتا تھا
الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ	وہ نبی خود بھی اللہ پر اور اس کے دیے ہوئے نظام پر ایمان رکھتا ہے
وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۷/۱۵۸	لہٰذا اس کا اتباع کرو تاکہ ہدایت پا سکو۔

تمہارے رب کا کلمہ یا نظامِ زندگی مکمل طور پر قرآن میں دے دیا گیا ہے

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ	تمہارے پروردگار نے جو نظام حیات دینا تھا
صِدْقًا وَّعَدْلًا	وہ قرآن میں صدق و عدل کے ساتھ مکمل طور پر دے دیا گیا ہے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ	اب اس نظامِ حیات میں کوئی تبدیلی کرنے والا نہیں
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۶/۱۱۶	یاد رکھو! اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور وہ سب کچھ سنتا ہے۔

اللہ کے نظام کے سوا تمہارے لیے اور کوئی جائے پناہ نہیں

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ	اس نظامِ حیات کا اتباع کرو جو تمہارے
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ	پروردگار نے اپنی کتاب میں دے دیا ہے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ	اللہ کے نظام میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۱۸/۲۷	اور نہ اس کے سوا کوئی اور جائے پناہ ہی تمہیں مل سکے گی۔

کلمۃ اللہ یا اللہ کے نظام سے تمہاری دنیا بھی خوشگوار ہوگی اور آخرت بھی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا
وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ	اور اس طرح اپنے آپ کو زندگی کے خطرات سے بچا لیا
لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	اُن کی دنیا کی زندگی بھی خوشگوار ہوگی

وَفِی الْاٰخِرَةِ	اور آخرت کی زندگی بھی خوشگوار
لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰهِ	اللہ کے اس قانون میں کبھی تبدیلی نہیں ہو گی
ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۱۰/۶۳-۶۴	لہٰذا یہ بڑی ہی عظیم کامیابی ہے۔

قیام نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اللہ کی مدد

فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ	قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اللہ تمہاری ایسے مدد کرے گا
اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا	جیسے رسولؐ کی اس حالت میں کی تھی کہ مخالفوں نے اسے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس بے سروسامانی میں کہ اس کے ساتھ صرف ایک رفیق تھا
ثَانِیَ اثْنَیْنِ	
اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ	اور وہ دونوں اپنی حفاظت کےلیے غار میں چھپے بیٹھے تھے
اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ	اور وہ اپنے رفیق کو غمزدہ نہ ہونے کی تسلیاں دے رہا تھا
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا	اور کہتا تھا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ	ایسے اضطراب انگیز حالات میں اللہ نے انہیں سکون و قرار دیا
وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا	اور دکھائی نہ دینے والی قوتوں سے اُن کی مدد کی
وَجَعَلَ کَلِمَةَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی	حتیٰ کہ کافرانہ نظامِ زندگی کو سرنگوں کر دیا گیا
وَکَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا	اور اللہ کا نظام (کلمہ) سربلند و سرفراز ہوتا چلا گیا
وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ ۹/۴۰	اور اللہ بڑا ہی قوتوں اور حکمتوں والا ہے۔

ذکر (۴۳)

(مادہ: ذ ک ر)

اَلذِّکْرُ وَالتَّذْکَارُ کسی چیز کو محفوظ کر لینا کسی بات کا دل میں حاضر کر لینا۔ یہ لفظ نَسیٌ کے مقابلہ میں آیا ہے نَسیٌ کے معنی ہوتے ہیں کسی بات کو بھلا دینا لہٰذا ذِکرٌ کے معنی ہوتے کسی بات کو یاد رکھنا

ذِکر اللّٰہ

قرآن حکیم میں ذکر کی اصطلاح قوانین خداوندی۔ نظام خداوندی اور خود قرآن کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یعنی قرآن میں دیئے گئے احکام و قوانین کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا اس کے دیتے ہوئے نظام کو عملاً نافذ کرنا ذکر اللہ کہلائے گا۔ اسی کے نتیجہ میں جنت ملتی ہے یا جنتی معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

ذکر کے غلط معنی

اور اگر نہ تو نظام خداوندی قائم کیا جائے اور نہ اس کے احکام و قوانین کو ہی زندگی کے معاملات میں اپنے سامنے رکھا جائے لیکن ذکر اللہ کے طور پر تسبیح کے دانوں پر اللہ کے نام کا ورد کرتے رہیں تو وہی نتیجہ نکلے گا جو آج کل ہمارے یہاں نکل رہا ہے۔

قرآن اور نظامِ خداوندی ذکر ہے جس کے نفاذ سے جنتی معاشرہ قائم ہوتا ہے

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا	اللہ نے تمہاری طرف یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے
رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ	رسولؐ تمہارے سامنے اس کے واضح اور صاف قوانین پیش کرتا ہے
لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لہٰذا جو لوگ ان قوانین کو قبول کر لیں گے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور ان کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کریں گے
مِنَ الظُّلُمٰتِ	انہیں یہ قوانین زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ	علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آئیں گے
وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ	یاد رکھو! جو لوگ بھی ان قوانین کی صداقت پر یقین رکھ کر
وَيَعْمَلْ صَالِحًا	ان کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوں گے
يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ	وہ ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہو جائیں گے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا	اور یہ سدابہار معاشرہ انہیں ہمیشہ ہمیشہ
قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۶۵/۱۰-۱۱	خوشگوار سامانِ زیست مہیا کرتا رہے گا۔

خوشگواریوں کی ضامن کتاب

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ	زندگی کی خوشگواریوں کا ضامن یہ ذکر (قرآن)
اَنْزَلْنٰهُ	ہماری طرف سے نازل کردہ ضابطہ حیات ہے
اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۲۱/۵۰	کیا تم اس سے انکار کرتے ہو؟

ہر دور کی راہنمائی کے لیے

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا	کہو میں اس کے عوض تم سے کسی اجر کا طلبگار نہیں
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۶/۹۱	یہ ذکر (قرآن) تو تمام جہانوں کی رہنمائی کے لیے ہے۔

تاکہ اسے سمجھ سکو اور عقل و فکر سے کام لو

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ	قسم ہے اس واضح اور صاف کتاب کی کہ
اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا	ہم نے قرآن کی زبان عربی اس لیے رکھی کہ
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ	تم اسے سمجھ سکو اور عقل و فکر سے کام لو
وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ	اس کا سرچشمہ و بنیاد ہمارا وہ علم ہے
لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ ۴۳/۲-۴	جو بڑا ہی بلند مرتبہ اور پُرحکمت ہے۔

اگر تم نے اس کا نفاذ چھوڑ بھی دیا تو اللہ اس کا نفاذ جاری رکھے گا

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ	کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم اس ذکر یا نظام کے نفاذ سے رُک جائیں گے
صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا	اس بات سے بیزار ہو کر کہ تمہاری قوم نے
مُّسْرِفِيْنَ ۝ ۴۳/۵	حد سے تجاوز کرتے ہوئے اس کا نفاذ چھوڑ دیا ہے؟

۴۳ تسبیح

مادّہ س ب ح

سَبَحَ کے معنی ہیں تیرنا اَلسَّوَابِحُ وہ گھوڑے جو دوڑتے وقت تیرنے والے کی طرح اپنے ہاتھ پاؤں آگے بڑھاتے ہیں۔

تلاشِ معاش کے لیے تگ و دو کرنے اور دوڑنے یا چلنے میں دور تک نکل جانے کو بھی سَبْحٌ کہتے ہیں اس لفظ کے بنیادی معنی کسی کام کی تکمیل کے لیے پوری پوری تگ و دو کرنا امکان بھر جدوجہد کرنا ہر وقت سرگرمِ عمل رہنا ہیں۔

لہٰذا قرآن کریم کی رُو سے تسبیح کا مفہوم اللہ کے قوانین کی اطاعت میں سرگرمِ عمل رہنا اور قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے پوری پوری جدوجہد کرنا ہیں محض تسبیح کے دانوں پر خدا کا نام گننا قرآنی تعلیم کا مفہوم ہرگز نہیں۔

○

کائنات کی ہر شے اللہ کے پروگراموں کی تکمیل یا تسبیح میں سرگرمِ عمل ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۵۷/۱ — اللہ کے متعین فرمودہ۔ پروگرام کی تکمیل میں سرگرمِ عمل ہے۔ ہر وہ چیز جو اِس کائنات کی پستیوں و بلندیوں میں موجود ہے۔

لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ۱۷/۴۴

اللہ کے متعین فرمودہ پروگرام۔ کی تکمیل میں سرگرمِ عمل ہیں۔ یہ تمام اجرامِ فلکی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ سب کچھ یہاں کوئی شے ایسی نہیں جو اسکے پروگرام کی تکمیل کیلئے سرگرداں نہ ہو اور اسے وجہِ تحسین و آفریں نہ بناتی ہو۔
لیکن تم ان کی۔ اِس تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔
بلاشبہ اللہ کے نظام میں بڑی حلیمی اور تحفظ ہے۔

اجرامِ فلکی کی تسبیح

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ	اور سورج اپنے مقررہ مستقر پر چلا جا رہا ہے
ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ	یہ سب کچھ ان پیمانوں کے مطابق ہو رہا ہے
الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ؕ	جو اس زبردست اور صاحب علم ہستی نے مقرر کر دیئے ہیں
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ	اور چاند کی منزلیں مقرر کر دی گئی ہیں
حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ	وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں سے سوکھی ٹہنی کی طرح نظر آتا ہے
لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ	نہ سورج اپنی حدود سے آگے بڑھ کر
اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ	ایسا کر سکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے
وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ	اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے
وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ○ ٣٦ / ٣٨-٤٠	یہ تمام اجرامِ فلکی اپنے اپنے مدار میں تیرتے چلے جا رہے ہیں۔

پرندوں، بادلوں اور دیگر تمام اشیائے کائنات کی صلوٰۃ و تسبیح

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ	تم نے غور کیا کہ کس طرح اللہ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	انجام دہی میں مصروف ہے ہر وہ چیز جو اس کائنات میں موجود ہے
وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ	ان پرندوں کو دیکھو کس طرح فضا میں پر پھیلائے مصروفِ کار ہیں
كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ	کائنات کی ہر شے اپنے فرائضِ زندگی (صلوٰۃ) کو
وَتَسْبِیْحَهٗ ؕ	اور اپنے دائرہ عمل (تسبیح) کو پہچانتی ہے
وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ○	اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اس پوری کائنات پر اللہ ہی کی حکومت ہے
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ○	اور ہر شے کا قدم اللہ کے قانون کی طرف اُٹھ رہا ہے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا	تم نے غور کیا کہ اللہ کا قانون کس طرح بادلوں کو ہنکاتا ہے
ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ	اور پھر کس طرح ان کا ایک ٹکڑا دوسرے میں مدغم ہو جاتا ہے
ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا	اور جب یہ اس طرح تہ بہ تہ ہو جاتے ہیں تو
فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ٢٤ / ٤١-٤٣	ان میں سے بارش برسنے لگتی ہے۔

تربیت جماعت کی تسبیح

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ
قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝
نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ
وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ
تَرْتِيْلًا ۝
اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝
اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً ۝
وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝
اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝ ۷۳ / ۱-۷

اے وہ کہ جس نے اس عظیم انقلاب کے لیے اپنے رفیقِ کار تیار کرنے ہیں
اپنے رفقاء کار کی تعلیم و تربیت کے لیے رات کا کچھ حصّہ بھی صرف کیا کرو
نصف رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ
رات کی ان مجالس میں قرآنی احکام و قوانین کی اچھی طرح وضاحت کی جائے
پھر اسی ترتیب اور نظم و ضبط کے ساتھ اسے عمل میں لاتے جاؤ
اس لیے کہ تم پر ایک عظیم ذمہ داری ڈالی جا رہی ہے۔
شب بیداری میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ سہل انگاری کے جذبہ پر قابو پالو گے
اور دوسرے یہ کہ رات کے سکون میں معاملات پر اچھی طرح غور و فکر کر سکو گے
دن کے اوقات میں تو تمہارے لیے بہت لمبی مصروفیات (تسبیح) ہوتی ہیں۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے جدوجہد یا تسبیح

وَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ
وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ
لَعَلَّكَ تَرْضٰى
وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ
اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ
وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ ۲۰ / ۱۳۰-۱۳۱

اور اپنی جدوجہد (تسبیح) عزم و استقلال سے جاری رکھو
اور اللہ کے نظامِ ربوبیت کو وجہ تحسین و آفرین بنا دو۔
اس پروگرام کی تکمیل کے لیے صبح سے شام تک اور کچھ حصّہ رات کا بھی۔
جدوجہد جاری رکھو گویا دن رات اسی کام میں مصروف رہو
تاکہ تمہاری کوششیں بارآور ہو کر تمہارے لیے خوشیوں کا باعث بنیں
اور ان خوشحالیوں کی طرف نگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھو
جو متاعِ دُنیا کے طور پر مختلف لوگوں کو حاصل ہیں
یہ عارضی خوشحالیاں تو ان لوگوں کے لیے محض آزمائش ہیں
دیرپا اور باقی رہنے والی خوشحالیاں تو صرف نظامِ خداوندی سے حاصل ہوتی ہیں

اس جدوجہد یا تسبیح سے قوموں کی بگڑی ہوئی حالت کو سنوارا جاتا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ

اللہ کے متعین فرمودہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرمِ عمل ہے (تسبیح)

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	ہر وہ چیز جو کائنات کی پستیوں و بلندیوں میں موجود ہے
الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ	اس کی حکومت ہر طرح کے نقص سے پاک ہے
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ	وہ غالب ہے اور اس کا غلبہ سراسر مبنی بر حکمت ہے
هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ	وہی ہے جس نے رہنمائی سے محروم اس قوم میں اپنا رسولؐ پیدا کیا
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ	جو ان کے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے
وَيُزَكِّيْهِمْ	اور ایسا پروگرام دیتا ہے جس سے انکی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جائے
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ	وہ انہیں قوانینِ خداوندی کی تعلیم بھی دیتا ہے
وَالْحِكْمَةَ	اور ساتھ ہی ان قوانین کی غرض و غایت و حکمت بھی بتاتا جاتا ہے
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ	اس حکمتِ عملی سے اس قوم کی اصلاح ہوتی گئی جو اس سے
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ	قبل سخت گمراہیوں و جہالتوں میں پھنسی ہوئی تھی
وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ	اور یہ پیغام و پروگرام بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے بھی ہے
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ۶۲/۱-۳	اور یہ سب کچھ اللہ کے غلبہ و حکمت کی بنا پر کیا گیا ہے۔

تسبیح یہ ہے کہ اللہ کا پیدا کردہ سامانِ زیست اس کے بندوں کو بطورِ حق ملتا رہے

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ	کیا تم نے اپنے کھیتی باڑی کے نظام پر کبھی غور کیا؟
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ	اور دیکھا کہ اس کی انجام دہی میں تمہارا حصہ کس قدر ہے
اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ	اور ہم اس کی انجام دہی میں کیا کچھ کرتے ہیں
لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطٰمًا	اس سلسلہ میں جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ اگر نہ کریں تو یہ کھیتیاں خس خس ہو
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ	جائیں اور تم صرف ہاتھ ملتے اور باتیں کرتے رہ جاؤ
اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ	کہ ہم پر تو اُلٹی چٹی ہی پڑ گئی
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ	اور ہمارے تو نصیب ہی پھوٹ گئے
اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ	اور یہ پانی جسے تم پیتے (اور کھیتیاں سینچتے) ہو
ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ	کیا اسے بادلوں سے تم اُتارتے ہو
اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝	یا ہم اُتارتے ہیں۔
لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا	اگر ہم نہ چاہتے تو یہ کھارا ہی رہ جاتا

آیات	ترجمہ
فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ	پھر تم ہمارا حق کیوں تسلیم نہیں کرتے ہو
اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ	کیا تم نے کبھی غور کیا کہ جو آگ تم سلگاتے ہو
ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا	اس کے ایندھن کے لیے درخت تم اُگاتے ہو
اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ	یا ہم اُگاتے ہیں۔
نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً	یہ سب کچھ تمہیں اس بات کی یاددہانی کراتا ہے کہ
وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝	اللہ نے یہ سب کچھ حاجت مندوں کےلیے سامانِ زیست بنایا ہے
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝	لہٰذا اللہ کا نظام قائم کرنے میں سرگرمِ عمل ہو جاؤ (تسبیح)
فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ	ہم ستاروں کی گذرگاہوں کی قسم کھا کر کہتے ہیں
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝	اگر سمجھ سکو تو یہ بہت بڑی قسم ہے کہ
وَاِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ ۵۶/۷۵-۷۷	قرآن نوعِ انسان کے لیے بڑا ہی کریم ہے۔

انقلابی جماعت کی تسبیح اور اس کے نتیجہ میں قائم ہونے والا معاشرہ

آیات	ترجمہ
اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ	ہمارے قوانین پر ایمان لانے والے لوگ وہ ہیں
اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا	کہ جب ان کے سامنے یہ قوانین پیش کیے جاتے ہیں (تو ان پر غور کرتے ہیں)
خَرُّوْا سُجَّدًا	پھر ان کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں
وَّسَبَّحُوْا	اور ان کے مطابق نظام کی عملی تشکیل میں سرگرمِ عمل ہو جاتے ہیں
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	اور اس طرح سے اپنے رب کے نظام کو قابلِ ستائش و تحسین بنا دیتے ہیں
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝	وہ کسی حال میں بھی اس نظام سے سرتابی نہیں کرتے
تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ	ان کی مسلسل جدوجہد اور سعیٔ پیہم کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ
عَنِ الْمَضَاجِعِ	ان کے پہلو بستر سے ناآشنا ہو جاتے ہیں
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ	وہ نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں تاکہ معاشرہ کو تباہی کا خوف نہ رہے
خَوْفًا وَّطَمَعًا	اور یہ طمع رکھتے ہیں کہ انسانی زندگی خوشیوں سے بھر جائے
وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝	اس کے لیے وہ ہمارا دیا ہوا رزق اللہ کی راہ میں دے دیتے ہیں
فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ	لہٰذا کسے معلوم کہ اس کے نتیجہ میں انہیں وہ کچھ ملنے والا ہے
مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ	جس سے دلوں کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہو جائے گی۔
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۳۲/۱۵-۱۷	اور یہ جزا ہو گی اس جدوجہد کی جو قیامِ نظامِ خداوندی کےلیے انہوں نے کی۔

نظامِ خداوندی کا زیادہ سے زیادہ چرچا (ذکر) کیا کرو اور اس کے قیام کیلیے جد و جہد (تسبیح) کرتے رہو

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا	اس نظام کا زیادہ سے زیادہ چرچا کرتے رہو (ذکر)
وَّ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا	اور اس کی عملی تنفیذ کےلیے دن رات سرگرداں رہو (تسبیح)
ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ	اگر تم ایسا کرتے رہے تو قوانین خداوندی کی برکات
وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ	تمہارے ساتھ ہوں گی اور کائناتی قوتوں کی تائید بھی۔
لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	یہ نظام تمہیں ہر طرح کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَی النُّوْرِ	علم و آگاہی کی روشنیوں میں لے آئے گا
وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۳۳/۴۱-۴۳	اور تمہاری تمام صلاحیتوں کی نشوونما کرتا چلا جائے گا۔

۴۴ دینِ خداوندی یا اللہ کا دیا ہوا نظامِ حیات

دین مادہ د ی ن

لفظ دین بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

غلبہ، اقتدار، حکومت، مملکت، آئین، قانون، نظم و نسق، فیصلہ، ٹھوس نتیجہ، جزا و سزا، بدلہ، اطاعت و فرمانبرداری وغیرہ قرآن حکیم میں یہ لفظ ان تمام معانی میں استعمال ہوا ہے۔

دنیا میں نظامِ معاشرہ، ضابطہ زندگی، آئینِ مملکت، قانونِ حکومت، عدل وغیرہ کی مختلف اصطلاحات رائج ہیں لیکن قرآنِ کریم نے ان سب کی جگہ ایک جامع اصطلاح دی ہے اور وہ ہے **اَلدِّیْن**

یہی ہمارے معاشرہ کا نظام، ہماری زندگی کا ضابطہ، ہماری حکومت کا قانون اور ہماری مملکت کا آئین ہو گا اس آئین کی رو سے انسانوں کی آزادی اور پابندی کی حدود مقرر کرنے کا پورا اقتدار اللہ کو حاصل ہوتا ہے کسی اور کو نہیں ہوتا اسی لیے اَلدِّیْن میں اقتدارِ اعلیٰ اللہ کا ہوتا ہے اور اس کا یہ اقتدارِ اعلیٰ اس کی کتاب (قرآن) کے ذریعے بروئے کار آتا ہے۔ لہٰذا اس دین یا نظام کی بنیاد قرآن میں دیئے گئے اصولوں اور قوانین پر رکھی جائے گی۔ یہ اصول و قوانین تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غیر متبدل ہوں گے لیکن ان کی جزیات تشریحات اور طریقہ کار زمانے کے ساتھ بدلتے رہیں گے جنھیں ہر دور میں انسانی معاشرہ اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق خود طے کرے گا۔

تمام انبیائے کرامؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ہی دین یا نظامِ حیات لے کر آتے رہے لیکن ان کے جانے کے بعد معاشرہ کے مفاد پرست عناصر اللہ کے دیئے ہوئے اس نظامِ حیات کو کچھ رسوم پر مشتمل خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر لیتے اور اسے اپنے مقاصد اور مفاد کے لیے استعمال کرنے لگ جاتے چنانچہ دنیا میں اس وقت جس قدر مذاہب موجود ہیں وہ تمام کے تمام انسانوں کے خود ساختہ ہیں اللہ کے دین سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

جس دور میں انسان اپنے آپ کو اللہ کے دیئے ہوئے نظامِ حیات یا دین کے تابع لے آئیں گے تو وہ تمام دوسرے انسانوں کی محکومی سے آزاد ہو کر صرف قوانینِ خداوندی کے تابع ہوں گے اس لیے کہ "مالک یوم الدین" اللہ کے سوا کوئی اور نہیں۔

دین ملکی قانون کے معنوں میں

.... مَا كَانَ	یوسفؑ ایسا نہیں کر سکتے تھے کہ
لِيَأْخُذَ أَخَاهُ	اپنے بھائی کو روک لیں
فِي دِينِ الْمَلِكِ ۱۲/۷۶	مصر کے شاہی قانون کی رُو سے۔

دین ضابطہ کے معنوں میں

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ	اللہ کے قانون کی رُو سے مہینوں کی گنتی
اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	سال میں بارہ مہینے ہے۔
فِي كِتَابِ اللَّهِ	یہ چیز اس قانونِ فطرت کے مطابق ہے
يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ	جو تخلیقِ ارض و سما کے وقت مقرر کیا گیا تھا
مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ	ان میں چار مہینے ایسے رکھے جائیں جن میں جنگ کی ممانعت ہو
ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۹/۳۶	یہی ٹھیک ضابطہ ہے۔

دین نظامِ حیات کے معنوں میں

وَلَهُ مَا	اللہ کے قوانین کی پیروی میں سرگرمِ عمل ہے وہ سب کچھ
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں موجود ہے
وَلَهُ الدِّينُ	لہٰذا انسانی دُنیا میں بھی اللہ ہی کے دیے ہوئے نظامِ حیات
وَاصِبًا	کی پیروی ہونی چاہیے التزاماً اور دواماً۔
أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ۞ ۱۶/۵۲	پھر کیا تم اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کے قوانین کی پیروی کرو گے؟

دینِ فطرت

فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي	اللہ کا ابتدائی اور بنیادی قانون وہی ہے
فَطَرَ النَّاسَ	جس پر انسان کو پیدا کیا گیا
لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ	اللہ کا یہ تخلیقی قانون غیر متبدل ہے

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ — یہی ہے اللہ کا متوازن و متناسب دین
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۳۰ — لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

دین القیمۃ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا — اپنے خودساختہ مذاہب کی زنجیروں سے آزادی حاصل نہیں کر سکتے تھے
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ — وہ لوگ جو اپنے آپ کو اہلِ کتاب کہتے ہیں
وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ ۝ — اور وہ بھی جو کسی آسمانی کتاب کے مدعی نہیں
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ — جب تک ان کی طرف واضح طور پر وحی خداوندی نہ آ جاتی
رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ — انہیں یہ وحی اس رسولؐ کی وساطت سے ملی ہے
يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ — جو ہر نقص سے پاک آیات قرآنی کو ان کے سامنے پیش کرتا ہے
فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ — یعنی اس قرآن کو جس میں اللہ کے غیر متبدل قوانین اور محکم اقدار درج ہیں
وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ — لیکن ان اہلِ کتاب کی حالت یہ ہے کہ ایسے واضح قوانین آ جانے
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ — کے بعد وحدتِ انسانیہ کی راہ ہموار کرنے کی بجائے
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ — اُنہوں نے اُلٹی تفرقہ کی راہ اختیار کر لی
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا — حالانکہ قرآن میں اس کے سوا اور کیا تعلیم پیش کی گئی ہے
لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ — کہ لوگ اطاعت صرف قوانینِ خداوندی کی اختیار کریں۔
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ — اپنے نظامِ حیات کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے
حُنَفَآءَ — اور ہر طرف سے ہٹ کر اس ایک نقطہ پر جمع ہو جائیں
وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ — اور نظامِ خداوندی قائم کریں اور اس کے ذریعہ سے
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ — نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں
وَذٰلِكَ دِيْنُ — بس یہی وہ نظامِ زندگی یا دین ہے
الْقَيِّمَةِ ۝ ۹۸ — جو انسانیت کے قیام و استحکام کا ضامن ہو سکتا ہے۔

تمام انبیاء کرام ایک ہی دین لے کر آتے رہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ — تمہارے لیے بھی دین کا وہی راستہ مقرر کیا گیا ہے

مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا	جو کہ نوحؑ کے لیے مقرر کیا گیا تھا
وَّالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ	اور اب وہی نظام ہے جو تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے
وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ	اور یہی دین تھا جو ہم نے ابراہیمؑ کو دیا تھا
وَمُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ	اور یہی تھا جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا تھا
اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا	اس تاکید کے ساتھ کہ وہ اس دین کو قائم کریں
تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ ۴۲/۱۳	اور اس میں تفرقہ بازی پیدا نہ کریں۔

تمام رسول وحدتِ انسانیت کا پیغام لیکر آتے رہے مذہبی گروہ بندیاں بعد کی پیداوار ہیں

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ	ہم نے تمام رسولوں کے لیے ایک ہی طرح کا پروگرام تجویز کیا تھا
كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ	اور ان سے کہا گیا تھا کہ پاکیزہ زندگی کی خوشگواریوں سے فائدہ اُٹھائیں
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ	اور اصلاحِ معاشرہ کے کام کریں
اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝	ہمارا قانونِ مکافات تمہارے اعمال سے باخبر ہے
وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ	ان رسولوں کی تعلیم یہ تھی کہ
اُمَّةً وَّاحِدَةً	تمام انسان ایک اُمّتِ واحدہ سے تعلق رکھتے ہیں
وَّاَنَا رَبُّكُمْ	اور ان سب کی پرورش کرنے اور نشوونما دینے والا ایک اللہ ہے
فَاتَّقُوْنِ ۝	لہٰذا اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ	لیکن رسولوں کے بعد ان کے متبعین نے ان کی تعلیمات کو
بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ	فراموش کر کے اپنی اپنی خودساختہ شریعتیں وضع کر لیں
كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا	اور الگ الگ گروہ بن گئے اور ہر گروہ
لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ ۲۳/۵۱-۵۳	اپنے خودساختہ مذہب میں مگن ہو گیا۔

دین کا مقصد

وَيَضَعُ عَنْهُمْ	نبیؐ اس لیے آیا ہے کہ انسانیت پر سے جور و استبداد
اِصْرَهُمْ	کے آئینی و شرعی بوجھ اُتار دے
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ	اور تقلید و اوہام کی جن زنجیروں میں
كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ ۷/۱۵۷	انسانی ذہن جکڑے ہوئے ہیں انہیں توڑ ڈالے۔

دین اپنی تعلیمات پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ
وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۞ ۱۶/۴۴

ہم نے یہ قرآن تمہاری طرف اس لیے نازل کیا ہے کہ
اس کی تعلیم نوعِ انسان پر واضح کر دو
تاکہ وہ اس پر غور و فکر کریں۔

دین کی دعوت علیٰ وجہ البصیرۃ ہوتی ہے

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ
اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
عَلٰي بَصِيْرَةٍ
اَنَا وَ
مَنِ اتَّبَعَنِيْ ۱۲/۱۰۸

کہو میرا راستہ تو یہ ہے کہ
مَیں نظامِ خداوندی کی طرف
علیٰ وجہ البصیرت دعوت دیتا ہوں
مَیں خود بھی ایسا کرتا ہوں
اور میرے جو متبعین ہوں گے وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

دین میں اللہ کے قوانین کو بھی علیٰ وجہ البصیرۃ قبول کیا جاتا ہے

وَالَّذِيْنَ
اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا
صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۲۵/۷۳

یہ دعوت ان باہوش لوگوں کے لیے ہے
کہ ان کے سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کیے جاتے ہیں
تو وہ انہیں بھی علیٰ وجہ البصیرت قبول کرتے ہیں
ان پر بہرے اور اندھے ہو کر گر نہیں پڑتے۔

کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمام طرف سے منہ موڑ کر دینِ خداوندی کی طرف رجوع کرو

وَاُمِرْتُ
اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا
وَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞ ۱۰/۱۰۴-۱۰۵

کہو مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ
اپنے آپ کو جماعتِ مومنین میں شامل رکھوں
اور تمام طرف سے منہ موڑ کر دینِ خداوندی کی طرف رجوع کروں
اور ان لوگوں میں شامل نہ رہوں
جو اللہ کے قوانین میں دوسرے قوانین کو شامل کر دیتے ہیں۔

کہو میں تو اللہ کے قوانین کی اطاعت کرتا ہوں اپنے دین کو اسکے لیے خالص کر کے

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ	کہو میں تو صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کرتا ہوں
مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِىْ	اپنے دین یا نظامِ حیات کو اس کے لیے خالص کر کے
فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ	لیکن تم اگر اللہ کے قوانین کے سوا کسی اور کی
مِّنْ دُوْنِهٖ	اطاعت کرنا چاہتے ہو تو یہ تمہاری اپنی مرضی ہے
قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ	اس کا نقصان تم خود اُٹھاؤ گے یاد رکھو اصل نقصان
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	میں وہ لوگ رہیں گے جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین
وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	کو مستقبل میں اور قیامت کے روز خسارے میں رکھا
اَلَا ذٰلِكَ هُوَ	یاد رکھو یہ ایسا نقصان ہے جس کے فی الواقعہ
الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ ۳۹ / ۱۴-۱۵	نقصان ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔

دین میں حقِ حکومت صرف اللہ کو حاصل ہے

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ	دیکھو حکومت کا حق صرف اللہ کو حاصل ہے
اَمَرَ اَلَّا	اس کا فرمان ہے کہ
تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ	اللہ کے سوا کسی اور کی محکومیت اختیار نہ کی جائے
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ	یہی ہے اللہ کا متناسب و متوازن دین
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ	لیکن اکثر لوگ اس بات کا
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۱۲ / ۴۰	علم نہیں رکھتے۔

اللہ کی حکومت سے مراد اللہ کے قوانین کی حکومت ہے

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِىْ حَكَمًا	کہو! کیا میں اس اللہ کی بجائے کسی اور کو حاکم بنا لوں
وَّهُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ	جس نے تمہاری طرف قوانین کی یہ
الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۶ / ۱۱۴	مفصل کتاب نازل کی ہے۔

اور اللہ کے قوانین اس کی نازل کردہ کتاب میں ہیں

كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ
تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ
وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ۳/۷۹

تم سب اللہ کے نظامِ ربوبیت کے علمبردار بن جاؤ
جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے
جسے تم پڑھتے ہو اور جس پر غور و تدبر کرتے ہو۔

نظامِ حکومت کتاب اللہ کے مطابق

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ
بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۴/۱۰۵

تمہاری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی گئی ہے
تاکہ تم نوعِ انسان کے درمیان ایسا نظامِ حکومت قائم کرو
جیساکہ اللہ نے تمہیں اس کتاب کے ذریعے سوجھایا ہے۔

اور اپنا نظامِ حکومت کتاب اللہ سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہونے دو

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم
بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ
وَاحْذَرْهُمْ أَن
يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا
أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۵/۴۹

اور لوگوں کے درمیان نظامِ حکومت
اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق قائم کرو
اور اس سلسلہ میں لوگوں کے ذاتی مفادات اور خواہشات کی قطعاً رعایت نہ کرو
اور ہوشیار رہو کہ ان کے ذاتی مفادات اور میلانات
ایسی صورت پیدا نہ کر دیں کہ تمہارا نظام
اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر ہو جائے۔

اب دین مکمل طور پر قرآن میں دے دیا گیا ہے۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۵/۳

اب دین مکمل طور پر قرآن میں دے دیا گیا ہے
اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے
اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

اپنے دین یا نظامِ حیات کو خالصتاً اللہ کے قوانین کے تابع کر دو

تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ	یہ ضابطہ قوانین اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے
الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝	جو ہر شے پر غالب ہے اور تمام سلسلہ کائنات کو نہایت حکمت سے چلا رہا ہے
إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ	دیکھو ہم نے اس ضابطہ قوانین کو تمہاری طرف
بِالْحَقِّ	صحیح تعمیری نتائج پیدا کرنے کے لیے نازل کیا ہے
فَاعْبُدِ اللّٰهَ	لہٰذا تم اللہ کے ان قوانین کی اطاعت کرو
مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۳۹/۲	اپنے نظامِ حیات کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے۔

یہ نظامِ زندگی انسانیت کے لیے مضبوط سہارا ہے

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ	دیکھو جو کوئی غلط نظامہائے زندگی سے منہ موڑ کر
وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ	اللہ کے دیے ہوئے نظامِ زندگی کو اپناتا ہے
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى	تو وہ ایک ایسے مضبوط سہارے کو تھام لیتا ہے
لَا انْفِصَامَ لَهَا	جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں
وَاللّٰهُ	اس لیے کہ یہ نظام اس اللہ کا دیا ہوا ہے
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ۲/۲۵۶	جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

قیامِ دین کے نتیجہ میں استخلاف فی الارض کا وعدہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ	دیکھو اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں سے
اٰمَنُوا مِنْكُمْ	جو نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کریں گے
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ	کہ انہیں استخلاف فی الارض عطا کیا جائے گا
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ	جس طرح قبل ازیں ایسے لوگوں کو عطا کیا جاتا رہا ہے
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ	اور ان کے اس نظامِ زندگی یا دین کو مستحکم کر دیا جائے گا
الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ	جسے ہم نے ان کے لیے پسند کیا ہے۔

وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ
أَمْنًا ۚ [24/55]

اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کے خوف کی حالت
امن و اطمینان میں بدل جائے گی۔

دیکھو اللہ کی زمین وسیع ہے دُنیا کے جس خطہ میں بھی حالات سازگار ہوں وہاں اللہ کا نظام قائم کرو

قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ
آمَنُوا
اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ
وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ
إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ
أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ
قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ
مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ
وَأُمِرْتُ لِأَنْ
أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ○
قُلْ إِنِّي أَخَافُ
إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ [39/10-13]

میرے ان بندوں سے کہو
جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
کہ وہ صرف اپنے پروردگار کے قوانین کی پیروی کریں
دیکھو جو لوگ اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں
ان کی دُنیاوی زندگی حسین و خوشگوار بن جاتی ہے
لہٰذا اگر ایک مقام پر حالات سازگار نہ ہوں تو اللہ کی زمین وسیع ہے
دُنیا کے جس خطہ میں بھی حالات سازگار پاؤ وہاں قیامِ نظامِ خداوندی
کے لیے جدوجہد کرو تمہاری اس استقامت کا اجر تمہیں بے حد و حساب ملے گا
کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں
اپنے نظامِ حیات کو اللہ کے لیے خالص کر کے۔
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
سب سے پہلے مَیں خود اس نظام کے آگے سرِ تسلیم خم کر دوں
کہو مَیں خود بھی قانونِ مکافاتِ عمل سے ڈرتا ہوں کہ
اگر مَیں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو
ظہورِ نتائج کے وقت اس کے عذاب سے بچ نہ سکوں گا۔

دینِ خداوندی کی دُشوار گزار گھاٹی

وَهَدَيْنَاهُ
النَّجْدَيْنِ ○
فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ○
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ

ہم نے انسان کو غلط اور صحیح دونوں راستے بتا دیے ہیں
ایک راستہ ذاتی مفاد پرستیوں کا ہے اور دوسرا پوری نوعِ انسانی کے مفاد کا
انسان اس دوسرے راستہ کی مشکل گھاٹی پر چڑھنے کی ہمت نہ کر سکا
تم کیا جانو کہ دینِ خداوندی کی یہ گھاٹی کس قدر دُشوار گزار ہے

فَكُّ رَقَبَةٍ ۝
أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ
ذِي مَسْغَبَةٍ ۝
يَتِيمًا
ذَا مَقْرَبَةٍ ۝
أَوْ مِسْكِينًا
ذَا مَتْرَبَةٍ ۝
ثُمَّ كَانَ
مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ ۹۰:۱۳-۱۸

اس میں دُنیا جہان کی غلامی کی زنجیریں کاٹنی ہوتی ہیں
اور جس دَور میں مستبد قوتیں رزق کے سرچشموں پر قابض ہو کر
عوام النّاس کو بھوکا مارنے لگیں تو ان کی روزی کا انتظام کرنا ہوتا ہے
کمزور اور بے آسرا لوگ جب انسانوں کے قریب رہتے ہوئے بھی اپنے آپ کو
تنہا اور بے آسرا محسوس کریں تو ان کا آسرا بننا ہوتا ہے
اور معذور و بیروزگار لوگ جو روزی کی خاطر مٹی میں رُل رہے
ہوں ان کے رزق کا انتظام کرنا ہوتا ہے
گو یہ راستہ بڑا دُشوار اور یہ منزل بڑی کٹھن ہے
لیکن یہ ان لوگوں کا راستہ ہے جو اللہ کے نظام پر یقین رکھتے ہیں
اور ایک دوسرے کو تاکید کرتے ہیں کہ اس نظام کے قیام کے سلسلہ میں
ثابت قدم رہیں اور نوعِ انسان پہ رحم و کرم کا رویہ جاری
رکھیں۔ یہی لوگ ہیں جو صاحبان یُمن و سعادت ہوں گے۔

یہ نظامِ زندگی انسانیت کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی میں لے آئے گا

اَللّٰهُ وَلِيُّ
الَّذِينَ آمَنُوا
يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ ۲:۲۵۷

اللہ ان کا رفیق اور دوست بن جاتا ہے
جو نظامِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
یہ نظام انہیں ظلم اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر
علم و آگہی کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔

اور اللہ کی دی ہوئی یہ روشنی دنیا بھر میں پھیل کر رہے گی

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا
نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ
وَاللَّهُ
مُتِمُّ نُورِهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

یہ مخالفین نظامِ خداوندی چاہتے ہیں کہ
اللہ کی دی ہوئی اس روشنی کو پھونکیں مار مار کے بجھا دیں
اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ
اس کی دی ہوئی یہ روشنی دُنیا بھر میں پھیل کے رہے گی
خواہ یہ بات مخالفین نظامِ خداوندی کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
اللہ نے اس مقصد کے لیے اپنے رسولؐ کو بھیجا

بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ
رہنمائی دے کر دین الحق کے ساتھ۔

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
تاکہ اللہ کا دیا ہوا یہ نظام دیگر تمام نظامہائے زندگی پر غالب آجائے

وَلَوْ كَرِهَ
خواہ یہ بات ان لوگوں کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے

الْمُشْرِكُوْنَ ۝
جو اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کرنا چاہتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
سو اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ
آؤ ہم تمہیں ایسی تجارت کا پتہ نشان بتائیں

تُنْجِيْكُمْ
جو تمہیں نجات دلا دے

مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝
زندگی کی تمام مشکلوں، مصیبتوں اور عذابوں سے۔

تُؤْمِنُوْنَ
وہ تجارت یہ ہے کہ پورا پورا یقین رکھو

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
نظامِ خداوندی کی صداقت و محکمیت پر

وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور اس نظام کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کرو

بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ
اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعے بھی

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
یہی تجارت ہے جو تمہارے لیے حقیقتاً فائدہ مند ہو گی

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
اگر تم علم و بصیرت سے کام لے کر غور کرو

يَغْفِرْ لَكُمْ
یہ نظام تمہیں ہر طرح کا تحفظ دے گا۔

ذُنُوْبَكُمْ
ان تمام خرابیوں سے جو تمہارے پیچھے لگی رہتی ہیں

وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ
اور تمہیں ایسی جنتی زندگی میں داخل کر دے گا

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً
اس معاشرہ میں تمہاری رہائش گاہیں نہایت ہی خوشگوار ہوں گی

فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ
اور اس جنتی معاشرہ کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آئے گی

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۶۱/۸-۱۲
یہ زندگی کی ایک بہت ہی عظیم کامیابی ہو گی۔

دین داری کا معیار

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
دیکھو مومن انہیں کہتے ہیں

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا
وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○
قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ
بِدِيْنِكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ۴۹/۱۵-۱۶

جو نظامِ خداوندی پر دل کے پورے یقین سے ایمان لائیں
اور ان کے دل میں ذرا سا بھی اضطراب اور شک باقی نہ رہے
پھر وہ اس نظام کے قیام و استحکام کے لیے مسلسل جدّوجہد کرتے رہیں
اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے دعوئ ایمان میں سچے ہیں
ان سے کہو کیا تم اس کے بغیر ہی محض زبانی جمع خرچ سے
اللہ پر اپنا دیندار ہونا ثابت کرنا چاہتے ہو
یاد رکھو تم اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ اسے سب معلوم ہوتا ہے
جو کچھ کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں ہو رہا ہے
اللہ ہر بات سے باخبر رہتا ہے۔

دین الحق کے دشمن

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ ○
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ
لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ
وَيَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۹/۳۳-۳۴

اللہ نے اپنے رسولؐ کو بھیجا
رہنمائی دے کر دین الحق کے ساتھ
تاکہ اللہ کا دیا ہوا یہ نظام غالب آ جائے
دیگر تمام نظامہائے زندگی پر
خواہ یہ بات ان لوگوں کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے
جو اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کرنا چاہتے ہیں
سو اے اہلِ ایمان
خبردار رہنا ملّاؤں اور پیروں سے
جن کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ
کھا جاتے ہیں لوگوں کا مال
جھوٹ اور فریب سے
اور ان کا وجود رکاوٹ بنا ہوا ہے
نظامِ خداوندی کی راہ میں۔

اور دین میں فرقے پیدا کرنے والے، ان کا تعلق نبیؐ سے ٹوٹ چکا ہے

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيَعًا
لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ
إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ
ثُمَّ يُنَبِّئُهُم
بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ ۶/۱۶۰

جن لوگوں نے دین میں فرقے پیدا کر لیے
اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے
اے رسولؐ تمہارا ان کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہیں رہا
ان کا معاملہ اللہ کے قانونِ مکافات کے سپرد ہے
وہ انہیں اس نتیجہ سے دوچار کر دے گا
جو کچھ وہ کرتے رہے۔

اور دین میں فرقے پیدا کرنے والے مشرک ہیں

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيَعًا
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا
لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ ۳۰/۳۲

اور دیکھو مشرکین میں سے نہ ہو جانا
یعنی ان میں سے جنہوں نے دین میں فرقے پیدا کر لیے
اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے
اور پھر جس گروہ کے ہاتھ جو کچھ لگا
وہ اسی میں مگن ہو گیا۔

اور اللہ کے دیے ہوئے نظام یا دین سے منحرف ہو جانے والوں کا انجام

وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ
عَن دِينِهِ
فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ
فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ۲/۲۱۷

جو لوگ مرتد ہو جائیں گے یعنی پھر جائیں گے
اللہ کے دیے ہوئے نظامِ حیات سے
اور پھر اسی کفر کی حالت میں ان کی موت واقع ہو جائے
تو ان کے تمام اعمال ضائع چلے جائیں گے
اس دُنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی
یہ لوگ اہلِ جہنم ہیں
جہاں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

دین میں جبر نہیں

لَآ اِكْرَاهَ	دیکھو کوئی جبر یا زبردستی نہیں
فِي الدِّيْنِ	نظامِ حیات یا دین کے بارے میں
قَدْ تَّبَيَّنَ	پوری طرح نشاندہی کر دی گئی ہے
الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ ٢/٢٥٦	صحیح راستے کی بھی اور غلط راستے کی بھی۔

جس کا جی چاہے قبول کرے جس کا جی چاہے انکار کر دے

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ	کہو تمہارے پروردگار کی جانب سے یہ ضابطہ حق و صداقت آ گیا ہے
فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ	اب جس کا جی چاہے اسے قبول کر لے
وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ١٨/٢٩	اور جس کا جی چاہے اس سے انکار کر دے۔

دین میں جبر کو روکو

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى	تم ان لوگوں کے خلاف اس وقت تک جنگ کرو
لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ	کہ جو فتنہ انہوں نے اُبھار رکھا ہے وہ فرو ہو جائے
وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ٢/١٩٣	اور ایسی فضا پیدا ہو جائے کہ دین کے معاملہ میں کسی پر کسی کا جبر نہ ہو۔

تمام لوگوں کے عقائد اور ان کی عبادت گاہوں وغیرہ کو تحفظ حاصل ہونا چاہیے

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ	اگر اللہ ایسا انتظام نہ کرتا کہ
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ	انسانوں کے ایک گروہ کی ڈال تھام دوسرے گروہ سے ہو سکے
لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ	تو دُنیا میں کسی قوم کی عبادت گاہیں تک محفوظ نہ رہتیں
وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ	یہ خانقاہیں، گرجے، یہودیوں کے معبد اور مسجدیں وغیرہ
فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ ٢٢/٤٠	جہاں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے سب گرا دیے جاتے۔

دیکھو دین کے معاملات میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لو

لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ	دیکھو دین کے معاملہ میں مبالغہ سے کام نہ لو
وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ	اور اللہ سے کوئی ایسی بات منسوب نہ کرو
اِلَّا الْحَقَّ ۴/۱۷۱	جو حق کے مطابق نہیں۔

اور نہ ان کے پیچھے لگو، جو خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر گئے

لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ	دیکھو دین کے معاملات میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لو
غَیْرَ الْحَقِّ	کہ وہ حق کے خلاف ہو جائے
وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَھْوَآءَ قَوْمٍ	اور ان لوگوں کے جذبات و تصورات کے پیچھے نہ لگو
قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ	جو اس سے پہلے خود بھی گمراہ ہوئے۔
وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا	اور اپنے ساتھ اور بہت سوں کو گمراہ کر دیا
وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۵/۷۷	اور سب سیدھے راستہ سے بھٹک کر کہیں سے کہیں چلے گئے۔

اور تربیتِ قوم کے پروگرام بناؤ

وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ	جماعتِ مومنین کے لیے مناسب نہیں ہے کہ
لِیَنْفِرُوْا کَآفَّۃً	وہ سب کے سب ایک ہی کام کے لیے نکل کھڑے ہوں
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ	چاہیے یہ کہ ہر شعبہ زندگی میں سے کچھ لوگ مخصوص مراکز میں
طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ	جا کر کورسز کے ذریعے اس نظامِ حیات کے متعلق سوجھ بوجھ حاصل کریں
وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا	اور پھر اپنی جماعت کے پاس جا کر انہیں اس کی تربیت دیں
اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ ۹/۱۲۲	اس طرح پوری کی پوری قوم اپنے آپ کو غلط باتوں سے محفوظ رکھ سکے گی۔

۲۵ شریعت

اَلشَّرِیْعَةُ پانی کے اس گھاٹ کو کہتے ہیں جس کا پانی مسلسل بہنے والے چشمہ سے آرہا ہو جو بند نہ ہو کھلا ہوا اور سطح زمین پر جاری ہو یعنی اسے حاصل کرنے کے لیے رسی وغیرہ کی ضرورت نہ پڑے اگر بارش کا جمع شدہ پانی ہو تو وہ شریعۃ نہیں بلکہ کَرَعُ کہلائے گا اسی سے اَلشَّارِعُ عام راستہ کو کہتے ہیں جس پر سب لوگ چل سکتے ہوں اَلشَّرْعُ اس سیدھے راستہ کو کہتے ہیں جو واضح اور کھلا ہو۔

ہمارے ہاں دین اور شریعت الگ الگ معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ دین سے مراد وہ غیر متبدل اصول اور قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی قرآن حکیم میں دیئے۔ اور شریعت سے مراد وہ جزیات ہونگی جو ہر زمانہ کے انسان ان اصول و قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے۔ اپنے زمانہ کے تقاضوں کے مطابق باہمی مشاورت سے خود مرتب کریں گے۔

لہٰذا اَلشَّرِیْعَةُ کا مفہوم ہوگا قرآنی معاشرہ کی مرتب کردہ وہ جزیات جن کی بنیاد قرآن حکیم کے اصول و قوانین ہوں قرآنی اصول و قوانین تو غیر متبدل رہیں گے لیکن یہ جزئی احکام و قوانین یا شریعت زمانہ کے تقاضوں کے ساتھ بدلتے رہیں گے۔

لہٰذا یہ شریعت ایسی ہوگی جس میں جمود و تعطل نہ ہو اس میں تسلسل ہو اور یہ زمانہ کے بہتے اور بدلتے ہوئے تقاضوں کا ساتھ دے سکے اگر یہ جہتے رواں ہونے کے بجائے بند پانی کی طرح ہوگی تو اس میں کچھ عرصہ کے بعد فساد کی بو۔ پیدا ہو جائے گی اور یہ زندگی بخش نہیں رہے گی لہٰذا یہ پانی مسلسل اور متواتر آگے بڑھتا چلا جائے گا کسی ایک جگہ رُک کر جوہڑ نہیں بن جائے گا۔

قوانینِ خداوندی کی جزئیات ایک ہی دفعہ ہمیشہ کے لیے متعین نہیں کی جا سکتیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	ایمان والو! دین کے سلسلہ میں جو کچھ دینا ضروری تھا وہ
لَا تَسْـَٔلُوْا	قرآن میں دے دیا گیا ہے اور جو کچھ دینا ضروری نہیں تھا اس کے
عَنْ اَشْيَآءَ	متعلق مت پوچھو۔ قوانینِ خداوندی کی جو جزئیات انسان نے
اِنْ تُبْدَ لَكُمْ	اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق طے کرنی ہیں وہ اگر
تَسُؤْكُمْ	ابھی دے دی جائیں تو تم مشکل میں پھنس جاؤ گے
وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا	جس صورت میں کہ نزولِ وحی کا سلسلہ جاری ہے
حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ	تمہارے اصرار پر اگر ہم نے ان جزئیات کو بھی متعین کر دیا
تُبْدَ لَكُمْ	تو مختلف ادوار میں ان کا نباہنا ممکن نہیں ہو گا
عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا	بہرحال اللہ نے تمہاری اس لغزش سے درگزر کیا لیکن آئندہ محتاط رہو
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○	اللہ بڑا ہی بُردبار اور حفاظت دینے والا ہے
قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ	تم سے قبل بھی ایک قوم نے اس قسم کی جزئیات طلب کی تھیں
ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا	جن کا نباہنا ان کے لیے جب ممکن نہ رہا
كٰفِرِيْنَ ○ ۵/۱۰۱-۱۰۲	تو دین سے ہی منحرف ہو گئے۔

بُنیادی قانون تو ایک ہی ہے لیکن اس کے عملی نفاذ کی شکلیں مختلف اَدوار میں مختلف ہوتی ہیں

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا	دیکھو ہمارا بنیادی قانون تو شروع سے ایک ہی ہے
مَنْسَكًا هُمْ	لیکن اس کے عملی نفاذ کی شکلیں مختلف ادوار میں
نَاسِكُوْهُ	زمانہ کے تقاضوں کے مطابق مختلف قوموں میں مختلف رہی ہیں
فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِى الْاَمْرِ	لہٰذا یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر جھگڑا کیا جائے
وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ	تم نظامِ خداوندی کی طرف دعوت دیتے جاؤ
اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ○ ۲۲/۶۷	بلاشبہ تم ایک متوازن اور سیدھی روشِ زندگی پر ہو۔

دیکھو تمھاری شریعت کی بنیاد اللہ کی کتاب قرآن ہونی چاہیے

وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ	دیکھو ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے
بِالْحَقِّ	جو حق لے کر آئی ہے۔
مُصَدِّقًا لِّمَا	یہ ان تمام دعووں اور وعدوں کو سچ کر کے دکھانے والی ہے
بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ	جو کُتبِ سابقہ میں کیے گئے تھے
وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ	اور اس اصولی تعلیم کی جامع اور نگران و نگہبان ہے جو پہلے دی جاتی رہی
فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ	لہٰذا تم اپنے معاملات کے فیصلے اللہ کی نازل کردہ اس کتاب کی بنیاد پر کرو
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ	اور اس سلسلہ میں لوگوں کے خیالات اور خواہشات کے پیچھے مت چلو
عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ	اس حق کو چھوڑ کر جو تمہارے پاس آ چکا ہے۔
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ	دیکھو ہم نے انسان کو صاحب اختیار و ارادہ پیدا کیا ہے لہٰذا ہم
شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا	ہر کسی کو اس کی اختیار کردہ شریعت اور راہِ عمل پر چھوڑ دیتے ہیں
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ	اور سب کو ایک ہی راستہ پر چلنے کے لیے مجبور نہیں کرتے
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً	اور نہ زبردستی اُمتِ واحدہ بناتے ہیں
وَّلٰكِنْ لِّیَبْلُوَكُمْ	اس لیے کہ اللہ چاہتا ہے کہ تم اپنے اختیار و ارادہ سے
فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ	اس نظام کو اپناؤ جو ہم نے تمہیں دیا ہے
فَاسْتَبِقُوا	لہٰذا سبقت لے جانے کی کوشش کرو سابقہ ادوار پر
الْخَیْرٰتِ ؕ $\frac{48}{5}$	فلاحِ انسانی کے کاموں میں۔

قوانین خداوندی کے خلاف شریعتیں، انسانی معاشرہ کے لیے عذاب بن جاتی ہیں

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا	ان لوگوں نے اپنے مذہبی پیشواؤں کو اللہ کا شریک ٹھہرا رکھا ہے
شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّیْنِ	جو ان کے دین میں ایسی شریعتیں وضع کرتے ہیں
مَا لَمْ یَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ	جو اللہ کے قوانین کے خلاف ہیں لہٰذا ان کی اجازت نہیں
وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ	اگر اللہ کا قانون مہلت کارفرما نہ ہوتا تو ان کی اس روش کے
لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ	نتائج فوراً ان کے سامنے آ جاتے اور قصہ تمام ہو جاتا
وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ	بلاشبہ وقفہ مہلت کے بعد ان ظالمین کے لیے
عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ $\frac{42}{21}$	ان کی خود ساختہ شریعتیں عذاب کی صورت اختیار کر لیں گی۔

۴۶ مذہب

قرآن حکیم میں اسلام کے لیے دین کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی ضابطہ حیات یا نظام زندگی کے ہیں۔
اسلام کے لیے مذہب کا لفظ قرآن میں نہیں آیا مذہب درحقیقت اس زمانہ کی یادگار ہے جب ذہن انسانی اپنے عہد طفولیت میں تھا وہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ کائنات میں فطرت کے جو حوادث رونما ہوتے ہیں وہ اللہ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہوتے ہیں۔ وہ چونکہ ان کی علت (CAUSE) کو نہیں سمجھتا تھا اس لیے ان سے ڈرتا تھا۔ اور خوشامد سے انہیں راضی کرنے کے لیے ان کے سامنے جھکتا اور گڑگڑاتا تھا ان تک اپنی درخواست پہنچانے کے لیے وسیلے تلاش کرتا اور سفارشیں ڈھونڈتا تھا۔

انسان کی انہی توہم پرستیوں نے دیوی دیوتاؤں کی تخلیق کی اور اس سے ان کی بھگتی یا پرستش کا تصور پیدا ہوا۔ ان میں جو لوگ زیادہ ہوشیار تھے انہوں نے عوام کی اس سادہ لوحی سے فائدہ اٹھایا اور اپنے آپ کو ان دیوتاؤں کے نمائندہ یا مقرب بنا کر اپنے لیے بھی اونچا مقام پیدا کر لیا اور اس طرح مذہبی پیشوایت اور رُوحانی اقتدار کے ادارے وجود میں آ گئے۔

حکمران طبقہ نے ان "خدائی نمائندگان" سے گٹھ جوڑ پیدا کیا تو انہوں نے ان حکمرانوں کو بھی "ایشور کے اوتار" اور "ظِل اللہ علی الارض" اور خدائی اختیارات کے حامل قرار دیا اور عوام کو ان کے حضور بھی جھکنا سکھایا۔
اس سارے گورکھ دھندے کا نام "مذہب" (RELIGION) ہے جو انسانوں میں اب تک متوارث چلا آ رہا ہے۔ اور جسے قائم و دائم رکھنے کے لیے مختلف مفاد پرست قوتوں نے گٹھ جوڑ کر کے اللہ کے نام پر طرح طرح کے جال پھیلا رکھے ہیں اور سادہ لوح عوام کو ان پھندوں سے نکلنے نہیں دیتے۔
اللہ نے قرآن نازل کرنے کا مقصد ہی یہ بتایا ہے کہ انسانیت مذہب کی پھیلائی ہوئی تاریکیوں سے نکل کر دین کی روشنیوں میں آ جائے اور اللہ کے قوانین کا علم حاصل کر کے کائنات کی قوتوں کو مسخر کرے اور انہیں نوع انسان کی نشو و نما اور بہبود و ترفع کے لیے استعمال میں لائے اور اللہ کے قوانین کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کر کے عدل و مساوات کو رائج کرے اور اس طرح ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی اپنے مقصد زندگی کو پا لے۔
اس سلسلہ میں اس حقیقت کو اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ اللہ کا دیا ہوا دین اسی صورت میں آ سکتا ہے۔ جب کہ انسانوں کے خود ساختہ مذہب سے صاف انکار کر دیا جائے کیوں کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ مذہب کو کسی طرح کی پیوندکاری کے ذریعہ سے دین میں تبدیل کیا جا سکے۔

مذہب میں اللہ کی حیثیت

ظِھْرِیًّا

ظِھْرِیًّا وہ فالتو اونٹ جسے سفر میں احتیاطاً بطور EXTRA ساتھ رکھ لیا جاتا ہے کہ اگر کسی وقت ضرورت پڑ جائے تو اسے استعمال کر لیا جائے یعنی اس کی حیثیت مقدم نہیں ہوتی ثانوی ہوتی ہے اسی سے اس کے معنی کسی کو پس پشت ڈال دینے یا نظر انداز کر دینے کے آتے ہیں۔

سورۃ ھود میں ہے کہ حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم نے اللہ کو محض بطور ظِھْرِیًّا رکھ چھوڑا ہے (۱۱/۹۲) یعنی تمہارے نزدیک اہمیت تو تمہارے اپنے فیصلوں کی اور انسانوں کے خود ساختہ قوانین کی ہے لیکن اللہ کو محض بطور EXTRA ساتھ اس لیے رکھ چھوڑا ہے کہ اگر کبھی ضرورت پڑے تو اسے بھی اپنے مفاد کے لیے استعمال کر لیا جائے یوں تو دنیا کے تمام مذاہب میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے اس کے ورد اور جاپ کیے جاتے ہیں۔ اسکے نام پر قسم قسم کی رسوم ادا کی جاتی ہیں جنہیں عبادت، پرستش یا پوجا وغیرہ کا نام دیا جاتا ہے لیکن زندگی کے باقی تمام امور میں اللہ یا اس کے قوانین کا کوئی دخل نہیں ہوتا اور یہ سب کچھ اپنی مفاد پرستیوں کے تحت طے کیا جاتا ہے۔

اللہ کے دیئے ہوئے دین میں انسانی زندگی کے تمام امور اللہ کے قوانین کے مطابق طے کیے جاتے ہیں تمام رسل اللہ کی طرف سے یہی دین لے کر آتے اور اس کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کرتے رہے لیکن ان کے بعد جب دنیا کی مفاد پرست قوتیں اس دین کو مذہب میں تبدیل کر لیتیں تو پھر انسانی زندگی کے تمام امور تو ان مفاد پرست قوتوں کی اپنی مرضی اور مفاد کے مطابق طے ہونے لگ جاتے لیکن اللہ کو بھی بطور ظِھْرِیًّا ساتھ رکھ لیا جاتا کہ بوقت ضرورت استعمال کیا جا سکے۔

آج دنیا کے تمام مذاہب مع مسلمانوں کے مذہب (دین نہیں مذہب) پر نظر ڈال کر دیکھئے کہ ان کے ماننے والوں نے اللہ کے قوانین کو تو پس پشت ڈال دیا ہے اور اپنی زندگی کے تمام امور اپنی مفاد پرستیوں کے مطابق انسانوں کے خود ساختہ قوانین کی رو سے طے کر رہے ہیں لیکن اللہ کو بھی بطور ظِھْرِیًّا ساتھ رکھا ہوا ہے کہ اپنی مفاد پرستیوں میں جہاں ضرورت پڑے اسے بھی استعمال کر لیا جائے۔

مذہب میں لوگوں کی کیفیت

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ	بلاشبہ جہنمی زندگی بسر کرتے ہیں
كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ	کتنے ہی صحرائی اور شہری آبادیوں کے لوگ
لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا	ان کے پاس عقل ہے لیکن اس سے سوجھ بوجھ کا کام نہیں لیتے
وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا	ان کی آنکھیں ہیں لیکن ان سے حقائق کو دیکھتے نہیں
وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا	وہ کان بھی رکھتے ہیں لیکن ان سے سننے کا کام نہیں لیتے
أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ	یہ لوگ حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں
بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۷/۱۷۹	بلکہ ان سے بھی گئے گذرے۔

اہلِ مذہب ایسے ہیں جیسے جانوروں کا ریوڑ

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا	خودساختہ مذہب میں لوگوں کی کیفیت ایسی ہوتی ہے
كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ	جیسے جانوروں کا ریوڑ ہو
بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا	جس میں ماسوا چرواہے کی بےمعنی آوازوں کے
دُعَاءً وَنِدَاءً	اور کچھ سننے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ	بہرے۔ گونگے اور اندھوں کا یہ ہجوم ہے
فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ ۲/۱۷۱	جو عقل و فکر سے کچھ کام نہیں لیتا۔

مذہب میں اندھی تقلید کے طوق

إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا	مذہب نے لوگوں کی گردنوں میں اندھی تقلید کے طوق ڈال دیے ہیں
فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ	اور وہ ٹھوڑیوں تک اس دلدل میں پھنسے ہوتے ہیں
فَهُم مُّقْمَحُونَ	اور اُن کے سر اُوپر اُٹھے رہ گئے ہیں
وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا	مذہب نے ان کے سامنے دیوار کھینچ دی ہے لہٰذا وہ مستقبل کو نہیں دیکھ سکتے
وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا	اور ان کے پیچھے بھی دیوار کھنچ گئی ہے جس سے انہیں ماضی نظر نہیں آتا
فَأَغْشَيْنَاهُمْ	اور ان کی آنکھوں پر ایسے پردے ڈال دیے ہیں
فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ ۳۶/۹-۸	کہ انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔

مذہب کھوکھلی رسومات اور بے حقیقت معتقدات کا مجموعہ ہوتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ	ان مذہب پرست لوگوں کی حالت پر غور کیا
اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ	جنہیں کتاب کی کچھ شُد بُد بھی حاصل ہے
يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ	یہ کھوکھلی رسومات اور بے حقیقت معتقدات پر ایمان رکھتے ہیں
وَالطَّاغُوْتِ ۵۱/۴	اور خودساختہ باطل قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

اہلِ مذہب نے دین کو کھیل تماشہ بنا دیا ہے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ	اہلِ مذہب نے دین کو
لَهْوًا وَّلَعِبًا	کھیل تماشہ بنا دیا ہے
وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	اور دُنیاوی زندگی کے فریب میں مبتلا ہیں
فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ ۵۱/۷	جس کے نتیجہ میں یہ بلند انسانی زندگی کے شرف و اعزاز سے محروم رہ جائیں گے

مذہب میں اسلاف پرستی کے طوق

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ	ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ
اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کے نازل کردہ قوانین کی پیروی کرو
قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ	تو کہتے ہیں ہم تو صرف اس مسلک کی پیروی کریں گے
اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ	جس پر اپنے اسلاف کو پایا
اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا	خواہ ان کے اسلاف نے نہ تو عقل و فکر سے کچھ کام لیا ہو
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ ۱۷۰/۲	اور نہ وحی خداوندی سے ہی رہنمائی حاصل کی ہو۔

مذہب میں مذہبی پیشواہی سب کچھ ہوتے ہیں

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ	اہل مذہب نے اپنے مذہبی پیشواؤں کو ہی
اَرْبَابًا	خدائی کا درجہ دے رکھا ہے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۳۱/۹	اللہ کو چھوڑ کر۔

مذہب میں شریعتیں وضع کرنے والے اللہ کے شریک

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ
شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ
مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
وَإِنَّ الظَّالِمِينَ
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۱﴾ ۴۲/۲۱

کیا اہلِ مذہب نے اپنے مذہبی پیشواؤں کو اللہ کا شریک ٹھہرا لیا ہے
جو ان کے لیے دین میں شریعتیں وضع کرتے ہیں
ایسی شریعتیں جو اللہ کے قوانین کے خلاف ہیں۔
اگر اللہ کا قانونِ مہلت کارفرما نہ ہوتا تو زندگی کی ان غلط راہوں
کے نتائج ان کے سامنے فوراً آ جاتے اور قصہ تمام ہو جاتا
لیکن ظہورِ نتائج کا وقت مہلت کے بعد آتا ہے
اس وقت ان ظالمین کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔

مذہب شخصیات پرستی کا نام ہے

مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ
إِلَّا أَسْمَاءً
سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم
مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ
إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ
أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ
ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۱۲/۴۰

قوانینِ خداوندی کے بجائے جن کی اطاعت تم کرتے ہو
وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ کچھ نام ہیں
جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لیے ہیں
اور جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اُتاری
یاد رکھو فرمانروائی کا اقتدار اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں
اور اس کا فرمان ہے کہ اطاعت صرف اس کے قوانین کی کرو
یہی دینِ قیم اور زندگی کا سیدھا اور سچا راستہ ہے۔

مذہب میں انسانی ارتقا رک جاتی ہے

ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ
لَإِلَى الْجَحِيمِ
إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ
فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿۷۰﴾ ۳۷/۶۸-۷۰

پھر ان کی ارتقا رک جاتی ہے
اور پسماندگی کے جہنم میں جا گرتے ہیں
کیوں کہ انہوں نے اپنے اسلاف کو جس گمراہی میں مبتلا پایا
اسی پر آنکھیں بند کر کے چلتے چلے گئے۔

یہ مذہبی پیشوا اور اُن کے متبعین

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ — اور ان مذہبی پیشواؤں کے متبعین وہ جہلا ہیں
لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ — جو خود تو اللہ کے احکام و قوانین کے متعلق کچھ نہیں جانتے
إِلَّا أَمَانِيَّ — اور خوش عقیدگی کی جھوٹی آرزوؤں کو پلے باندھے رکھتے ہیں
وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ — اور توہم پرستیوں اور قیاس آرائیوں میں مست رہتے ہیں
فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ — اور بربادی ہے ان مذہبی پیشواؤں کے لیے
يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ بِأَيْدِيهِمْ — جو اپنے ذہن سے شریعت کے احکام وضع کرتے ہیں
ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ — اور ان سے کہتے ہیں "یہ اللہ کی طرف سے ہیں"
لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا — اس طرح اپنے لیے حقیر حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں
فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ — ہلاکت ہے اس شریعت کے لیے جسے یہ لوگ اپنے ہاتھ سے تصنیف کرتے ہیں
وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۲/۷۸-۷۹ — اور صد ہلاکت ہے اس کمائی پر جسے یہ اس کے بدلے حاصل کرتے ہیں۔

فیصلے کے روز مذہبی پیشواؤں کی طوطا چشمی

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ — اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو یہ شیطان صفت پیشوا اپنے متبعین سے
إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ — کہیں گے ایک بات اللہ نے تم سے کی تھی جو درست ثابت ہوئی
وَوَعَدْتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ — اور ایک بات ہم نے تم سے کی تھی جو غلط ثابت ہوئی
وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ — بہرحال ہمارا تم پر کوئی زور تو نہیں تھا
إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ — ہم نے تمہیں صرف اپنی طرف آنے کی دعوت دی تھی
فَاسْتَجَبْتُمْ لِي — اور تم نے اسے بخوشی قبول کر لیا
فَلَا تَلُومُونِي — لہٰذا اب ہمیں کوئی الزام مت دو
وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ ۱۴/۲۲ — خود اپنے آپ کو الزام دو۔

قیامت کے روز اسلاف کی حقیقت کا پتہ چلے گا

قَالَتْ أُخْرٰهُمْ لِأُولٰهُمْ — بعد میں آنے والے اپنے سے پہلے والوں کے متعلق کہیں گے

رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا	پروردگار ان کی پیروی کر کے ہم بھی گمراہ ہوئے تھے
فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ	لہٰذا انہیں دُگنا عذاب دیجیے
قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ ۷/۳۸	ان سے کہا جائے گا تم سب کے لیے ہی دُگنا عذاب ہے۔

قیامت کے روز لاتعلقی کا اظہار

اِذْ تَبَرَّاَ	قیامت کے روز لاتعلقی کا اظہار کر دیں گے
الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا	وہ پیشوا اور رہنما دُنیا میں جن کی پیروی کی جاتی تھی
مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا	ان لوگوں سے جو ان کی پیروی کیا کرتے تھے
وَرَاَوُا الْعَذَابَ	وہ دیکھیں گے کہ عذاب کے آتے ہی ان لوگوں سے وابستہ تمام
وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ	رشتے اور سہارے کس طرح ٹوٹتے چلے جا رہے ہیں۔
وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا	اس وقت وہ لوگ جو آنکھیں بند کر کے دوسروں کی پیروی کرتے تھے
لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً	کہیں گے کاش وقت کا دھارا ایک بار پھر پیچھے کو مُڑ جائے
فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ ۲/۱۶۶–۱۶۷	تو ہم بھی ان پیشواؤں اور رہنماؤں سے آنکھیں پھیر کر بتائیں۔

گمراہ کرنے والے بھی ظالم اور گمراہ ہونے والے بھی ظالم

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ	کاش تم ان ظالموں کی اس وقت کی حالت کا اندازہ کر سکو
مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ	جب یہ اپنے پروردگار کے حضور کھڑے ہوں گے
يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨالْقَوْلَ	اس وقت یہ ایک دوسرے کے خلاف الزام دھریں گے
يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا	جو لوگ دُنیا میں دبا کر رکھے گئے تھے
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا	ان سے جو دُنیا میں بڑے بنے ہوتے تھے کہیں گے
لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ○	اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والے ہوتے
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا	اس کے جواب میں وہ مذہبی اور سیاسی وڈیرے
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا	ان دبے ہوئے لوگوں سے کہیں گے
اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى	کیا ہدایتِ خداوندی کے آ جانے کے بعد
بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ	ہم نے تمہیں اس پر عمل کرنے سے روکا تھا؟

بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝	تم تو خود ہی مجرمانہ ذہنیت کے لوگ تھے
وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا	اس پر وہ کمزور اور دبے ہوئے لوگ
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا	ان مذہبی اور سیاسی وڈیروں سے کہیں گے
بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	تم دن رات ایسی فریب کاریوں اور چالبازیوں کے جال
اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ	پھیلاتے رہتے تھے اور ایسے قوانین بناتے تھے
اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ	کہ ہم نظامِ خداوندی کے قریب بھی نہ پھٹک سکیں۔
وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۝ ۳۴ / ۳۳-۳۱	اور غیر خدائی قوانین کو بھی اللہ کے قوانین کے برابر سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔

اصل وجہ تو مفاد پرستی تھی

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ	اس دن لوگوں سے پوچھا جائے گا
فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ	کہ بتاؤ کہاں ہیں تمہارے وہ مذہبی پیشوا اور رہنما جنہیں تم نے
الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ	ہماری خدائی میں شریک ٹھہرا لیا تھا اور جن کا تمہیں زعم تھا
قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ	اور وہ مذہبی پیشوا اور رہنما جن کے خلاف جُرم ثابت ہو چکا ہو گا
رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا	کہیں گے پروردگار بے شک یہی لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا
اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا	لیکن یہ اس لیے ہوا کہ ہم خود گمراہ تھے اس کا تو ہمیں اعتراف ہے
تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ مَا كَانُوْٓا	لیکن ہم یہ ماننے کے لیے تیار نہیں کہ یہ لوگ ہماری اطاعت محض
اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝ ۲۸ / ۶۳	ہماری خاطر کرتے تھے یہ تو اپنے مفاد کی خاطر اس روش پر چلتے تھے۔

ابلیس کا لاؤ لشکر

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ	اس دن لوگوں سے پوچھا جائے گا کہاں ہیں تمہارے وہ پیشوا اور رہنما
تَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	جن کی تم اطاعت کیا کرتے تھے اللہ کے قوانین کو چھوڑ کر
هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ	کیا آج وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں
اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝	یا اپنا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں چونکہ ایسا نہیں ہو سکے گا
فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا	لہٰذا انہیں اوندھے منہ جہنم رسید کر دیا جائے گا
هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝	ان پیروی کرنے والوں کو بھی اور جن کی پیروی کرتے تھے انہیں بھی

وَجُنُوۡدُ اِبۡلِيۡسَ اَجۡمَعُوۡنَ ؕ
گویا ابلیس کے سارے لاؤ لشکر کو

قَالُوۡا وَهُمۡ فِيۡهَا يَخۡتَصِمُوۡنَ ۙ
وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے اور کہیں گے

تَاللّٰهِ اِنۡ كُنَّا لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۙ
اللہ کی قسم تمہارے پیچھے لگ کر ہم بڑی سخت گمراہی میں مبتلا ہو گئے

اِذۡ نُسَوِّيۡكُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ‏
کہ تمہیں پروردگارِ عالم کا درجہ دینے لگ گئے تھے

وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ‏
تم بڑے سخت مجرم لوگ تھے جنہوں نے ہمیں اس طرح گمراہ کر دیا

فَمَا لَنَا مِنۡ شَافِعِيۡنَ ۙ
اب اس مصیبت کے وقت کوئی ایسا نہیں جو ہماری سفارش کر سکے

وَلَا صَدِيۡقٍ حَمِيۡمٍ‏
اور نہ کوئی غم خوار دوست ہی ہے

فَلَوۡ اَنَّ لَنَا كَرَّةً
کاش ہمیں ایک بار پھر واپس جانے کا موقع مل جائے

فَنَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ‏ ۲۶/۹۲-۱۰۲
تو ہم قوانینِ خداوندی کے پکے تابعدار بن جائیں۔

یہ خانہ ساز شریعت کامیاب نہیں ہو سکتی

قُلۡ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ
کہو جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو

عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ
جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں

لَا يُفۡلِحُوۡنَ
وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے

مَتَاعٌ فِى الدُّنۡيَا
اس قسم کی خانہ ساز شریعت سے انہیں کچھ دنیاوی مفادات تو حاصل ہو جائیں گے

ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ
لیکن آخرکار انہیں ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہو گا

ثُمَّ نُذِيۡقُهُمُ الۡعَذَابَ الشَّدِيۡدَ
اور شدید ترین عذاب کا مزا چکھنا پڑے گا

بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۱۰/۶۹-۷۰
اس کافرانہ روش کے نتیجہ میں جس پر وہ کاربند رہے۔

یہ لکیر کے فقیر ہیں

فَلَا تَكُ فِىۡ مِرۡيَةٍ
ان کے انجام کے متعلق ذرا سا شبہ بھی دل میں پیدا نہ ہونے دے

مِّمَّا يَعۡبُدُ هٰٓؤُلَاۤءِ
جو قوانینِ خداوندی کے بجائے دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں

مَا يَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا كَمَا
یہ تو محض لکیر کے فقیر ہیں اور انہی کی اطاعت کرتے چلے جا

يَعۡبُدُ اٰبَآؤُهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ
رہے ہیں جن کی اطاعت ان کے باپ دادا کرتے رہے تھے

وَاِنَّا لَمُوَفُّوۡهُمۡ نَصِيۡبَهُمۡ
بہرحال ان کا انجام بھی وہی ہو گا جو ان کے باپ دادا کا ہوا

غَيۡرَ مَنۡقُوۡصٍ ۱۱/۱۰۹
ہمارا قانونِ مکافات ہر عمل کا نتیجہ بلا کم و کاست نکال دیا کرتا ہے۔

اہلِ مذہب کے دل طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بنے رہتے ہیں

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ	خودساختہ مذاہب کے پیروکاروں کے دل
الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ	طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بنے رہتے ہیں
بِمَآ اَشْرَكُوْا	کیوں کہ یہ لوگ اللہ کے ساتھ اور ہستیوں کو بھی
بِاللّٰهِ ۳ﷺ ۱۵۱	اپنا آقا و مولا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

اُمّتِ راہِ گم گشتہ، جو دین کی روشنیوں سے نکل کر مذہب کے اندھیروں میں گم ہوگئی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا	جن لوگوں نے راہِ ہدایت چھوڑ کر
الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى	اس کے بدلے گمراہی خرید لی
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ	ان کے اس سودے نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ	اور وہ زندگی کی سیدھی روش سے محروم ہو گئے
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى	ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے
اسْتَوْقَدَ نَارًا	تاریکی دُور کرنے کے لیے آگ روشن کی
فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ	اور جب اردگرد کا ماحول روشن ہو گیا
ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ	تو اُن کی شامت اعمال نے اُسے بُجھا دیا
وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ	اور وہ پھر گھپ اندھیروں میں ڈوب گئے
لَّا يُبْصِرُوْنَ	اب انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا اور وہ
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ	بہروں، گونگوں اور اندھوں کی طرح ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں
فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۲ﷺ ۱۶-۱۸	لیکن اس منبع نور کی طرف واپس نہیں آتے۔

ان ظالموں نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو کفر میں بدل ڈالا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ	ان کی حالت پر غور کیا
بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ	جنہیں اللہ نے اپنا نظام و دین دے کر ایک بڑی نعمت سے نوازا تھا
كُفْرًا	لیکن انہوں نے اسے کفر میں بدل ڈالا

وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ؕ
وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ ۱۴/۲۸-۲۹

اور اپنے کاروانِ ملت کو تباہیوں کے گھاٹ جا اُتارا
اور انہیں بربادیوں کے جہنم میں جھونک دیا
کیسے بُرے مقام پر وہ اپنی ملت کو لے گئے۔

اہلِ مذہب کی مسجدیں

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا
ضِرَارًا
وَّكُفْرًا
وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
وَاِرْصَادًا لِّمَنْ
حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ
وَلَيَحْلِفُنَّ
اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ
اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝
لَا تَقُمْ فِيْهِ
اَبَدًا ؕ ۹/۱۰۷-۱۰۸

یہ لوگ مسجد تعمیر کرتے ہیں کہ
نظامِ خداوندی کو نقصان پہنچائیں
اور کفر کی راہیں کشادہ کریں
اور مومنین کے درمیان تفرقہ بازی پیدا کر دیں
اور کمین گاہ مہیا کریں
نظامِ خداوندی کے دُشمنوں کو۔
یہ لوگ ہزار تسلیاں دیں گے کہ
ان کا مقصد نیک ہے
لیکن اللہ شہادت ہے کہ
یہ لوگ جھوٹے ہیں۔
خبردار ایسی کسی مسجد میں قدم نہ رکھنا
ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

اہلِ مذہب کی نمازیں

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ
يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝
فَذٰلِكَ الَّذِيْ
يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى
طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝

دین کے ان دعویداروں کی حالت پر غور کیا
جو عملاً ہمارے دین کی تکذیب کر رہے ہیں
یہ وہ لوگ ہیں
جن کے معاشرہ میں کمزور و بے آسرا کو دھکے پڑتے ہیں
اور جن کے ہاں کوئی انتظام نہیں
معذور و بیروزگار کی روزی کا

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ	لہٰذا بربادی ہے ایسے نمازیوں کے لیے
هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ○	جو صلوٰۃ کی حقیقت سے بے خبر ہیں
الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ○	یہ لوگ ایک طرف تو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں
وَيَمْنَعُونَ	اور دوسری طرف رزق کے سرچشموں کے آگے بند لگا کر
الْمَاعُونَ ○ ۱۰۷/۷	نوعِ انسان کو سامانِ زیست سے محروم کر دیتے ہیں۔

مُنہ میں رام بغل میں چھُری

	یہ لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں
وَإِذَا جَاءُوكُمْ	
قَالُوا آمَنَّا	تو کہتے ہیں ہم نظامِ خداوندی پر ایمان لے آئے
وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ	حالانکہ یہ کفر کی حالت میں آئے تھے
وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ	اور کفر کی حالت میں ہی واپس گئے
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ	جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے
وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ	ان کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ
يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ	جرائم، سرکشی اور حرام خوری میں
وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ	سب سے زیادہ تیز ہیں۔
لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	کیا ہی بُرے ہیں یہ کام جنہیں یہ لوگ کرتے چلے جاتے ہیں
لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ	اور دیکھو کہ ان کے مذہبی پیشوا بھی انہیں
عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ	ان جرائم اور حرام خوری سے نہیں روکتے
وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ	(انہوں نے تو مذہب کو کاروبار بنا لیا ہے)
لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ○ ۵/۶۱-۶۳	کس قدر گھناؤنا ہے ان کا یہ کاروبار۔

مذہب پرستوں کو اگر اقتدار مل جائے

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ	ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو تمہیں ورطۂ حیرت میں ڈال
قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	دیں اگر دُنیاوی معاملات پر گفتگو کریں
وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ	وہ اپنی نیک نیتی پر بار بار اللہ کو گواہ ٹھہرائیں گے

وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ
حالانکہ ان کے دل انسان دشمنی اور خصومت سے لبریز ہوتے ہیں

وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ
انہیں جب دنیا میں اقتدار و حکومت مل جاتا ہے تو ایک سرے سے دوسرے سرے تک فساد برپا کر دیتے ہیں

لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ
اور اپنے مفاد کے مقابلہ میں انہیں نہ تو انسان کے معاشی نظام کے تباہ ہونے کی پروا ہوتی ہے نہ عمرانی نظام کے برباد ہونے کی

وَاللَّهُ
حالانکہ جس اللہ کو یہ بات بات پر گواہ بناتے ہیں

لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۲ / ۲۰۴-۲۰۵
وہ تو ایسے فساد کو پسند نہیں کرتا۔

اہلِ مذہب کی دعائیں بے نتیجہ

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ
دیکھو تعمیری نتیجہ پیدا کرنے والی ہر دعا اس کے قوانین سے وابستہ ہوتی ہے

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ
جو لوگ باطل نظام سے تعمیری نتائج حاصل کرنا چاہتے ہیں

لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ
ان کی دعائیں اور آرزوئیں اسی طرح بے نتیجہ رہ جاتی ہیں

إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ
جس طرح کوئی پیاسا پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر چاہے کہ

لِيَبْلُغَ فَاهُ
پانی خود بخود اس کے حلق میں چلا جائے

وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ
حالانکہ اس طرح کبھی بھی پانی اس کے ہونٹوں تک پہنچنے والا نہیں

وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ
اسی طرح قوانینِ خداوندی کے خلاف عمل کرنے والوں کی دعائیں

إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝ ۱۳ / ۱۴
بے نتیجہ بھٹکتی رہتی ہیں۔

اہلِ مذہب کی نذر نیازیں، فدیئے اور خیراتیں نامقبول

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
یاد رکھو جو لوگ اپنے خودساختہ مذاہب کی پیروی کریں گے

وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ
اور اسی کافرانہ روش پر انہیں موت آ جائے گی

فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ
تو ان میں سے کوئی اگر اپنی نجات کے لیے

مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا
دنیا بھر کی دولت بھی دے دینا چاہے

وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ
تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
ان کے لیے المناک عذاب ہو گا

وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝ ۳ / ۹۱
اور وہاں اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

یہ لوگ اللہ اور آخرت کو ماننے کے باوجود اہلِ ایمان نہیں ہوتے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ	اہلِ مذہب اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	اللہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں
وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اور یوم آخرت پر بھی
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۲/۸	لیکن اس کے باوجود یہ لوگ اہلِ ایمان نہیں ہیں۔

اہل مذہب اللہ کو ماننے کے باوجود مشرک کے مشرک ہیں

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ	لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ
بِاللّٰهِ	وہ اللہ کو مانتے تو ہیں
اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ ۱۲/۱۰۶	لیکن اس کے باوجود مشرک کے مشرک رہتے ہیں۔

اہل مذہب کے ساتھ رشتہ رفاقت ہرگز استوار مت کرو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ	تم ان لوگوں کے ساتھ اپنا رشتہ رفاقت ہرگز استوار نہ کرنا
اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا	جنہوں نے اپنے دین کو بے معنی رسوم میں تبدیل کر کے مذاق بنا لیا ہے
مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ	ایسے لوگ خواہ ان میں سے ہوں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی
وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۵/۵۷	یا ان میں سے جو موجودہ کتاب سے کفر کرتے ہیں۔

اور اہل مذہب سے کنارہ کش ہو جاؤ

وَذَرِ الَّذِيْنَ	اور دیکھو ایسے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لو
اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا	جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا دیا ہے
وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	اور دنیاوی زندگی کے فریب میں آ گئے ہیں۔
وَذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ	بہرحال قرآنی تعلیمات ان کے سامنے پیش کرتے رہو
نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۶/۷۰	کیوں کہ اللہ نہیں چاہتا کہ لوگ اپنے کرتوتوں کے وبال میں پھنسیں۔

اور ان دھوکہ بازوں سے بچو جو اللہ کے نام پر فریب دیتے ہیں

وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ ۳۵/۵

اور دیکھو ان دغابازوں کے فریب میں نہ آنا جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

صراطِ مستقیم

قرآنِ حکیم نے جس روش زندگی کی طرف انسان کی رہنمائی کی ہے اسے "صراطِ مستقیم" سے تعبیر کیا گیا ہے (۱/۵) یعنی سیدھی اور توازن بدوش راہ۔ یہ چیز ایک عظیم حقیقت کی طرف دلالت کرتی ہے قرآنِ کریم سے پہلے اربابِ فکر اور اہلِ مذہب زندگی کی حرکت کو دَوری (CYCLIC) تسلیم کرتے تھے۔ حکمائے یونان نے جب یہ دیکھا کہ آسمان کے مختلف کُرّے گول ہیں تو انہوں نے یہ خیال کیا کہ مقصودِ فطرت "دائرہ" ہے سیدھا چلنا نہیں۔ اس اعتبار سے انہوں نے سب سے پہلے یہ نظریہ ایجاد کیا کہ کائنات کی حرکت دَوری ہے یعنی وہ ایک متعین دائرے میں گردش کر رہی ہے آگے نہیں بڑھ رہی اس سے فیثا غورث نے تناسخ کا نظریہ قائم کیا یعنی یہ نظریہ کہ انسانی رُوح جون بدل بدل کر بار بار اس دنیا میں مختلف قالبوں میں آتی ہے رُوح کر اس چکر سے نجات مل جانا مقصودِ حیات ہے یہی تصور ہندوؤں کے فلسفہ کی بھی بنیاد ہے اور اسی پر ان کے تصوف (یوگ) کی عمارت استوار ہوتی ہے یعنی انسانی رُوح درحقیقت اللہ کی رُوح (پرم آتما) کا ایک جزو ہے جو اپنی اصل سے الگ ہو کر زندگی کے چکر میں پھنس چکی ہے اس کا ان چکروں سے آزادی حاصل کر لینا اور پھر سے اپنے کُل سے جا ملنا مقصودِ زندگی ہے۔ یہی تصور مجوسیوں کے ہاں پایا جاتا ہے اور اسی سے "وحدت الوجود" کا نظریہ مستعار لیا گیا ہے جو ہمارے ہاں تصوف کی بنیاد ہے۔ یہی چکر عیسائیت اور یہودیت میں ملتا ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر انسانی بچہ اپنے اوّلین ماں باپ (آدم و حوا) کا گناہ پیدائشی طور پر اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اگر وہ حضرت مسیحؑ کے کفارہ پر ایمان لے آتا ہے تو وُہ گناہ اس سے دھل جاتا ہے اور وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے اسلاف سے جو چند دنوں کے لیے گوسالہ پرستی کی غلطی ہو گئی تھی اس کی پاداش میں انہیں چند دنوں کے لیے جہنم میں جانا پڑے گا۔ اس کے بعد ان کی شفاعت ہو جائے گی۔

آپ نے دیکھا کہ ان تمام نظریات کا ماحصل یہ ہے کہ انسانی زندگی کا منتہیٰ اور مقصود وہ کچھ ہو جانا ہے جو وہ پہلے تھی یعنی اس میں آگے بڑھنے یا ترقی کرنے کا سوال نہیں (AS YOU WERE) ہو جانا مقصودِ حیات ہے۔ دوری حرکت (CYCLIC MOVEMENT) سے یہی مُراد ہے یعنی ایک دائرے میں گردش کرتے ہوئے جہاں سے چلے تھے وہیں پہنچ جانا۔

قرآنِ کریم نے اربابِ فکر اور اہلِ مذہب کے اس غلط نظریہ کی تردید کی اور کہا کہ زندگی کولھو کے بیل کی طرح ایک دائرے میں گردش کرنے کا نام نہیں آگے بڑھنے اور بلند ہونے کا نام ہے اللہ کائنات کو صراطِ مستقیم پر لیے جا رہا ہے اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (۱۱/۵۶) اس میں نت نئے اضافے ہوتے رہتے ہیں۔

یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ۳۵/۱ اور انسان کو صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس میں زندگی کی ممکنات (POSSIBILITIES) ودیعت کر دی گئی ہیں اور جدّوجہد کا وسیع میدان دے دیا گیا ہے جو کوئی قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے گا اس کی ممکنات مشہود ہوتی جائیں گی اور وُہ سفرِ زندگی میں آگے بڑھتا جائے گا اس طرح اس کا سفر ایک دائرے میں نہیں بلکہ سیدھے اور متوازن راستے پر ہوگا اس سے اس کی زندگی کی سطح بلند ہوتی جائے گی اور وُہ ارتقائی منازل طے کرتا آگے بڑھتا جائے گا۔ لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۸۴/۲۰ "تم ضرور منزل بہ منزل درجہ بہ درجہ بلند ہوتے جاؤ گے" اس لیے کہ اللہ صرف صراطِ مستقیم ہی کا مالک نہیں وُہ ذِی الْمَعَارِجِ ۷۰/۳ بھی ہے یعنی "سیڑھیوں والا"؛ بلندیوں کی طرف لے جانے والا۔ لہٰذا قرآنِ کریم کی رو سے زندگی کا منتہٰی (AS YOU WERE) ہو جانا نہیں بلکہ ارتقائی منازل طے کرکے آگے بڑھتے چلے جانا ہے کائنات میں اللہ تعالےٰ کا قانونِ ارتقاء کارفرما ہے۔

زندگی کے دوری حرکت کا تصور عہدِ کہن کے انسانی ذہن ہی کا مغالطہ نہیں تھا اس زمانے میں بھی جہاں انسانی فکر نے وحی سے روشنی نہیں لی وُہ اسی چکر میں پھنس گیا ہے۔ جرمنی کے مشہور فلاسفر نٹشے کا "تکرارِ ازلی" (ETERNAL RECURRENCE) کا نظریہ اسی مغالطہ کا رہینِ منت ہے۔ ہیگل (HEGAL) کا نظریہ اضداد بھی اسی کا مظہر ہے وُہ کہتا ہے کہ دنیا میں ایک تصور (I D E A) پیدا ہوتا ہے پروان چڑھتا ہے جب وُہ اپنے شباب پر پہنچتا ہے تو اس میں سے اس کی ضد دوسرا نظریہ پیدا ہو جاتا ہے جو پہلے نظریہ کو ختم کر دیتا ہے پھر جب یہ دوسرا نظریہ پروان چڑھتا ہے تو اس میں سے اس کی ضد پیدا ہوتی ہے تصورات (IDEAS) کا یہی چکر ہے جو کائنات میں کارفرما ہے۔ ہیگل کے متبع مارکس (MARX) نے کہا کہ یہ چکر تصورات ہی میں نہیں بلکہ نظامہائے زندگی (SOCIAL ORDERS) میں بھی کارفرما ہے دنیا میں ایک معاشی نظام پیدا ہوتا ہے جو پہلے نظام کے لیے پیغامِ مرگ بن جاتا ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ جاری ہے پہلے نظام سرمایہ داری کا دور تھا جب وُہ نظام شباب تک پہنچ گیا تو اس میں سے اس کی ضد نظامِ اشتراکیت پیدا ہو گیا اب اس کی باری ہے

آپ نے غور کیا کہ تنہا عقلِ انسانی نے جب بھی زندگی کے متعلق کوئی تصور قائم کرنا چاہا ہے تو اس نے اس میں کس قدر ٹھوکریں کھائی ہیں یہ صرف وحی کی روشنی ہے جو انسان کو صحیح نظریہ زندگی عطا کر سکتی ہے چنانچہ وحی نے اس سلسلہ میں جو نظریہ دیا وُہ صراطِ مستقیم کا نظریہ ہے یعنی نہ ایک مقام پر کھڑے ہو کر جامد اور متصلب ہو جانا اور نہ دائرے میں ہی گردش کرتے رہنا بلکہ زندگی کے سیدھے اور متوازن راستے پر چلتے جانا اور اس طرح آگے بڑھتے چلے جانا "حرکت اور ارتقا" یہ ہے قرآنی نظریہ زندگی کا ماحصل جسے اس نے "صراطِ مستقیم" سے تعبیر کیا ہے۔

صراطِ مستقیم

سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف جانے والی راہ

اللہ صراطِ مستقیم پر ہے

اِنَّ رَبِّیْ	بلاشبہ میرا پروردگار
عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ ۱۱/۵۶	صراطِ مستقیم پر ہے۔

تمام انبیاءِ کرامؑ صراطِ مستقیم پر تھے

.... وَهَدَیْنٰهُمْ	اور تمام انبیاء کو ہم نے رہنمائی دی۔
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ ۶/۸۸	صراطِ مستقیم کی طرف۔

نبیِّ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے صراطِ مستقیم پر ہونے کی شہادت

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ	قسم ہے قرآنِ حکیم کی کہ
اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ	تم بلاشبہ رسولوں میں سے ہو
عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ ۳۶/۲-۴	سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف لے جانیوالی راہ پر۔

قرآن صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی دیتا ہے

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ	بلاشبہ یہ قرآن رہنمائی دیتا ہے
لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ۱۷/۹	اس روشِ زندگی کی طرف جو سب سے زیادہ سیدھی اور متوازن ہے۔

اور اللہ کے قوانین کا اتباع ہی صراطِ مستقیم ہے

وَاتَّبِعُوْنِ	اور میرے قوانین کا اتباع کرو
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ ۴۳/۶۱	یہی صراطِ مستقیم ہے۔

اللہ کی طرف سے دی گئی روشنی ہی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتی ہے

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	اللہ کی جانب سے تمہاری طرف روشنی آ گئی ہے۔
وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝	یعنی ایک کھلا ہوا واضح ضابطہ قوانین
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ	جس کے ذریعہ سے اللہ ہر اُس قوم کو سلامتی کی راہ دکھاتا ہے۔
رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ	جو اپنی زندگی کو قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ رکھے
وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اور انہیں جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ	اپنے قوانین کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔
وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ۵ / ۱۵-۱۶	اور انہیں متوازن روشِ زندگی کی طرف رہنمائی دیتا ہے۔

اللہ کے قوانین کے ذریعے سے ہی صراطِ مستقیم نصیب ہو سکتی ہے

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا	اور یہ توازن بدوش راہ، تمہارے پروردگار کی راہ ہے
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ	جس کے لیے اُس نے اپنے قوانین واضح طور پر بیان کر دیے ہیں
لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝	ان لوگوں کے لیے جو انہیں پیشِ نظر رکھنا چاہیں۔
لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ	انہیں پروردگار کی جانب سے ہر طرح کی سلامتی نصیب ہو جاتی ہے
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ	اور وہ ان کا رفیق و مددگار بن جاتا ہے
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۶ / ۱۲۶-۱۲۷	ان کے حسنِ عمل کے نتیجہ میں۔

اللہ کی دی ہوئی راہ ہی سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف جانے والی ہے

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ	اے نبی تم بلاشبہ رہنمائی کرتے ہو۔
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف جانے والی راہ کی طرف۔
صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ	یہ اس اللہ کی راہ ہے
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	جس کے پروگراموں کی تکمیل کے لیے کائنات کی ہر شے مصروفِ عمل ہے
اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ ۴۲ / ۵۲-۵۳	اور جس کے قانون کے مطابق تمام امور سرانجام پاتے ہیں۔

صراطِ مستقیم، سلامتی کی روش

وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی	جس روشِ زندگی کی طرف اللہ دعوت دیتا ہے
دَارِ السَّلٰمِ	وہ سلامتی کی روش ہے۔
وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ	اور جو کوئی رہنمائی حاصل کرنا چاہے اُسے اللہ کا قانون
اِلٰی صِرٰطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ ۱۰/۲۵	اس متوازن روشِ زندگی کی طرف رہنمائی دیتا ہے۔

جو کوئی بھی چاہے، اللہ کے قوانین سے، صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی پا سکتا ہے

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ	ہم نے نہایت ہی واضح انداز میں اپنے قوانین نازل کر دیے ہیں
وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ	اب جو کوئی ان سے رہنمائی حاصل کرنا چاہے تو یہ
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ ۲۴/۴۶	اس کی رہنمائی متوازن روشِ زندگی کی طرف کر دیں گے۔

جو قوم بھی چاہے، اللہ کے قوانین سے، صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی پا سکتی ہے

اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ	یہ ضابطہ قوانین تمام نوعِ انسان کے لیے ہے
لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ	لہٰذا تم میں سے جو قوم بھی چاہے
اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ○ ۸۱/۲۷-۲۸	اس کے ذریعہ سے زندگی کی متوازن اور سیدھی راہ پر چل سکتی ہے۔

صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی اللہ کی کتاب سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ	دیکھو جس کسی نے اللہ کی کتاب کو محکم طور پر تھام لیا
فَقَدْ ھُدِیَ	تو اُسے رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ ۳/۱۰۱	صراطِ مستقیم کی طرف۔

صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرنے والی روشنی

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ	دیکھو تمہارے پاس اللہ کی جانب سے روشنی آ گئی ہے
وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ	یعنی ایک کھلا ہوا واضح ضابطہ قوانین

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ
رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ
وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ
إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ ۵/۱۶-۱۵

جس کے ذریعے اللہ ہر اس قوم کو جو اپنی زندگی کو قوانین
خداوندی سے ہم آہنگ رکھے سلامتی کے راستے دکھاتا ہے
اور جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر
علم و عقل کی روشنیوں میں لاتا ہے اور اپنے قانون کے مطابق
سیدھے اور توازن بدوش راستے کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

اللہ کی رحمتوں کا سایہ

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ
وَاعْتَصَمُوا بِهِ
فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ
وَفَضْلٍ
وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ
صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ ۴/۱۷۶

جو لوگ اللہ کے قوانین کو قبول کر لیں گے
اور پھر ان کے ساتھ محکم طور پر وابستہ رہیں گے
تو یہ لوگ اللہ کی رحمت کے سایہ تلے آ جائیں گے۔
اور ان کے لیے ہر طرح کی خوشحالیوں کے دروازے کھل جائیں گے
اور انہیں رہنمائی مل جائے گی
زندگی کی سیدھی اور متوازن راہ کی طرف۔

یہی صراطِ مستقیم ہے

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ
أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝
وَأَنِ اعْبُدُونِي
هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ ۳۶/۶۱-۶۰

اے بنی آدم کیا ہم نے تمہیں ہدایت نہیں کی تھی کہ
مفاد پرست قوتوں اور اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی نہ کرنا
اس لیے کہ یہ تمہارے کھلے دشمن ہیں
اور یہ کہ اطاعت صرف ہمارے قوانین کی کرنا۔
یہی صراطِ مستقیم ہے۔

صراطِ مستقیم اور وحدتِ انسانیت

كَانَ النَّاسُ
أُمَّةً وَاحِدَةً
فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ

انسانی زندگی کے ابتدائی دور میں تمام انسان
ایک برادری اور ایک قوم کی حیثیت سے رہتے تھے
پھر ان کے باہمی مفادات میں ٹکراؤ شروع ہوا تو اللہ نے نبیوں کو

مُبَشِّرِيْنَ	بھیجنا شروع کیا جو انہیں وحدتِ انسانیت کے خوشگوار نتائج سے آگاہ کرتے
وَمُنْذِرِيْنَ	اور اختلافی زندگی کے نتائج و عواقب سے ڈراتے
وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ	ہر نبی اپنے ساتھ قوانینِ خداوندی کا ضابطہ الکتاب لاتا
بِالْحَقِّ	جو حق پر مبنی ہوتا
لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ	تاکہ اس کے مطابق نوعِ انسان کے
فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ	اختلافی امور کے فیصلے کیے جائیں۔
وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ	ہر نبی اس ضابطہ کی رُو سے وحدت پیدا کر کے چلا جاتا لیکن اس کے
اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ	بعد وہ لوگ جنہیں یہ ضابطہ دیا گیا تھا باوجود ایسی واضح تعلیم کے
الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ	آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کی خاطر اختلافات میں مبتلا ہو جاتے
فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا	لیکن ان میں سے جو لوگ اس ضابطہ کی حقیقت پر یقین رکھتے
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ	اللہ انہیں اپنے قانون کے مطابق اختلافات سے بچنے کی راہ دکھا دیتا۔
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ	لہٰذا جو لوگ اختلافات سے بچنا چاہیں وہ اللہ کے قوانین کے
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ۲/۲۱۳	ذریعہ سے ہی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

دُعا

اِهْدِنَا	پروردگار ہماری رہنمائی فرمائیے۔
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝	سیدھی اور متوازن روشِ زندگی کی طرف
صِرَاطَ الَّذِيْنَ	ان لوگوں کی روشِ زندگی کی طرف
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	جو آپ کے انعامات کے مستحق ہوئے۔
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ	پروردگار ہم ان لوگوں کی روش سے بچنا چاہتے ہیں
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ۱/۵-۷	جو آپ کے قانونِ مکافات کی زد میں آ گئے۔

(۲۴۸) اللہ کی ہدایت یا رہنمائی

(مادہ: ھ د ی)

ہدایت کے بنیادی معنی ہیں واضح نمایاں اور روشن ہونا اس کے علاوہ اس کے دُوسرے معنی ہیں کسی کے آگے آگے چلنا جس سے اس کا مفہوم رہنمائی ہوتا ہے یعنی خود آگے آگے چل کر راستہ دکھانا۔

لہٰذا ہدایت سے مُراد ایسی رہنمائی ہے جو نہایت واضح اور روشن ہو اس میں کسی قسم کا ابہام الجھاؤ یا پیچیدگی نہ ہو اللہ تعالےٰ نے کائنات کو پیدا کیا تو ہر شے کو بتا دیا کہ اس کی منزل مقصود کیا ہے اور اس تک پہنچنے کا راستہ کون سا اشیائے کائنات میں یہ ہدایت ان کے اندر رکھ دی گئی ہے جسے ان کی فطرت یا جبلت کہا جاتا ہے۔

لیکن انسان کے اندر ایسی کوئی رہنمائی نہیں رکھی گئی اسے یہ راہنمائی وحی کے ذریعے عطا کی گئی جو عام انسانوں تک حضرات انبیائے کرام کے ذریعے پہنچی اور اب دنیا بھر میں یہ رہنمائی صرف قرآن حکیم میں اپنی اصل حالت میں موجود ہے

○

اللہ نے ہر شے کی تخلیق کی، پھر اسے رہنمائی دی

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیٓ — کہا میرا پروردگار وہ ہے

اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ — جس نے ہر شے کی تخلیق کی

ثُمَّ ھَدٰی ۲۰/۵۰ — اور پھر اُسے ہدایت دی۔

اللہ نے ہر شے کی تخلیق کی، اسے سنوارا، پیمانے دیئے اور رہنمائی دی

الَّذِیۡ خَلَقَ — اللہ وہ ہے جس نے ہر شے کی تخلیق کی

فَسَوّٰی — پھر اسے سنوارا

وَالَّذِیۡ قَدَّرَ — اور اس کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے

فَھَدٰی ۸۷/۳-۲ — اور پھر اسے رہنمائی دی۔

اور انسان سے کہا گیا تمھیں رہنمائی بذریعہ وحی ملتی رہے گی

فَاِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ — بنی نوع انسان سے کہا گیا ہماری طرف سے تمہیں

مِّنِّیۡ ھُدًی — ہدایت و رہنمائی بذریعہ وحی ملتی رہے گی۔

فَمَنِ اتَّبَعَ ھُدَایَ — پھر جنہوں نے اس ہدایت کی پیروی کی

فَلَا یَضِلُّ — تو وہ نہ گمراہ ہوں گے

وَلَا یَشۡقٰی ○ — اور نہ مشکلوں و مصیبتوں میں ہی پھنسیں گے

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِکۡرِیۡ — اور جو اس رہنمائی سے رُوگردانی کریں گے

فَاِنَّ لَہٗ مَعِیۡشَۃً ضَنۡکًا ۲۰/۱۲۴-۱۲۳ — تو ان کی معیشت تنگ ہو جائے گی۔

انسان سے کہا گیا، اللہ کی رہنمائی تمھیں خوف اور پریشانیوں سے محفوظ کر دے گی

فَاِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ — بنی نوع انسان سے کہا گیا ہماری طرف سے تمہیں

مِّنِّیۡ ھُدًی — رہنمائی و ہدایت ملتی رہے گی

فَمَنۡ تَبِعَ ھُدَایَ — لہٰذا جو اس ہدایت کی پیروی کریں گے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ٢/٣٨

وہ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے
اور ان کی تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔

اور ہدایتِ خداوندی انسانی معاشرے کو جنّت میں تبدیل کر دے گی

وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا
وُسْعَهَا
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝
وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ
مِنْ غِلٍّ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ٧/٤٢-٤٣

جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
اُس کے مطابق اپنے معاشرہ کی اصلاح کریں گے
تو اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات سے
ان کی ذات میں وسعتیں پیدا ہو جائیں گی
اور وہ ایک جنّتی معاشرہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے
جس کی شادابیاں سدا بہار ہوں گی۔
یہ جنّتی معاشرہ ان کے ذہنوں سے
منفی جذبات و رُجحانات نکال دے گا
کیونکہ اس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے۔
وہ لوگ بے ساختہ پُکار اُٹھیں گے کہ کس قدر قابلِ حمد و ستائش ہے وہ ذات
جس نے ہماری رہنمائی اُس حسین منزل کی طرف کر دی
اگر ہمیں یہ رہنمائی نہ ملتی تو ہم کبھی اس منزل تک نہ پہنچ سکتے۔

بہر حال وحی کی رہنمائی کو قبول کرنا یا نہ کرنا انسان کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ
إِمَّا شَاكِرًا
وَإِمَّا كَفُورًا ٧٦/٣

ہم نے انسان کو راہِ حق کی طرف رہنمائی دے دی
اب اس کی مرضی ہے کہ چاہے تو اسے قبول کر لے
اور چاہے تو انکار کر دے۔

اب یہ رہنمائی قرآن کے اندر ہے

نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ
يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ
مَنْ يَشَاءُ ٢٤/٣٥

یہ قرآن روشنیوں کا ایک تہہ دار مینار ہے
اللہ اپنے اس نور کی طرف رہنمائی دیتا ہے ہر اس کو
جو اس سے رہنمائی لینا چاہے۔

اور قرآن ایک نہایت ہی واضح کتاب ہے

تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ	یہ آیات قرآن کی ہیں
وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ	جو ایک نہایت ہی واضح کتاب ہے
هُدًى وَّبُشْرٰى	اس میں رہنمائی اور بشارت ہے اُن کے لیے
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۲۷/۲-۱	جو اس کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔

یہ ضابطہ ہدایت اُن کے لیے ہے جو اس سے رہنمائی لینا چاہیں

اَللّٰهُ نَزَّلَ	اللہ نے اس کلام کو نازل کیا ہے
اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ	بہترین حُسن و توازن کے انداز میں
كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا	یہ ایسی کتاب ہے جس کے تمام اجزا ہم رنگ ہیں
مَّثَانِيَ	اور جس کے مطالب کی دُہرا دُہرا کر وضاحت کی گئی ہے
تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ	اور جس کے مضامین سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے اُن پر
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ	جو اپنے رب کے قانونِ مکافات سے ڈرتے ہیں
ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ	پھر ان کے دل و دماغ نرم پڑ جاتے ہیں
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ	قوانینِ خداوندی کی اطاعت کے لیے
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ	یہ ہے اللہ کا وہ ضابطہ ہدایت
يَهْدِيْ بِهٖ	جو رہنمائی کرتا ہے ہر اُس کی
مَنْ يَّشَآءُ ۳۹/۲۳	جو اُس سے رہنمائی حاصل کرنا چاہے۔

اے بنی نوع انسان اس ضابطہ حیات کی پیروی کرو گے تو فائدے میں رہو گے ورنہ نقصان میں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	تمام بنی نوع انسان سے کہہ دو کہ
قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ	تمہارے پروردگار کی جانب سے حقیقت پر مبنی ضابطہ حیات آ گیا
فَمَنِ اهْتَدٰى	اگر تم اُس کی رہنمائی میں سفرِ زندگی طے کرو گے
فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ	تو اس کا فائدہ تمہیں ہی حاصل ہو گا

وَمَنْ ضَلَّ — اور اگر اس کی خلاف ورزی کر کے دوسری راہیں اختیار کرو گے
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ — تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہو گا
وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ ۱۰۸/۱۰ — اور میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا گیا کہ وہ خود بھی قرآنی احکام و قوانین کی پیروی کرتے ہیں

وَاُمِرْتُ — اے نبیؐ کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ — اللہ کے اطاعت گذاروں میں شامل رہوں
وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ — اور قرآنی احکام و قوانین کی پیروی کروں
فَمَنِ اهْتَدٰى — سو جو کوئی ہدایت و رہنمائی حاصل کرتا ہے
فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ — تو یہ ہدایت و رہنمائی اس کے اپنے ہی کام آتی ہے
وَمَنْ ضَلَّ — اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے (تو اس کا نقصان بھی اسے ہی ہوتا ہے)
فَقُلْ اِنَّمَا اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ ۲۷/۹۱-۹۲ — لہٰذا کہو میرا کام تو خطرات سے آگاہ کر دینا ہے۔

ہدایت کے سلسلے میں دوسروں سے پہلے اپنی فکر کرو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — اے اہل ایمان
عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ — اپنے اعمال کے نفع نقصان کے مالک تم خود ہو لہٰذا اپنی فکر کرو۔
لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ — دیکھو دوسروں کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا
اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ — اگر تم خود راہِ راست پر قائم رہے۔
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا — تم سب کے اعمال اللہ کے قانونِ مکافات کے سامنے پیش ہوتے ہیں
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ۵/۱۰۵ — اور وہیں سے فیصلہ ہوتا ہے کہ کس کے اعمال کس قسم کے ہیں۔

ہدایت یافتہ وہ ہے جس نے اس ضابطۂ ہدایت کی پیروی کی

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ — اور جو اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر عمل پیرا ہو گیا
فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ — وہی ہدایت یافتہ کہلائے گا
وَمَنْ يُّضْلِلْ — اور جس نے گمراہی اختیار کر لی

فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ	تو اسے کوئی دوست و مددگار نہیں مل سکے گا۔
مِنْ دُونِهٖ ۱۷/۹۷	سوائے اس کے۔

انسان اس ہدایت سے محروم رہ کر اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

وَمِنْهُمْ مَنْ	ایسے لوگ بھی ہیں جو
يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ	ہمارے قوانین سُنتے تو ہیں لیکن دل کے کانوں سے نہیں
أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ	کیا ایسے بہروں کو تم سُنا سکتے ہو۔
وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۝	جو عقل و فکر سے کام ہی نہ لیں
وَمِنْهُمْ مَنْ	اور ایسے لوگ بھی ہیں جو بظاہر
يَنْظُرُ إِلَيْكَ	تمہاری تعلیمات کی طرف متوجہ ہیں لیکن دل سے نہیں
أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ	کیا ایسے اندھوں کی رہنمائی تم کر سکتے ہو
وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ	جو بصیرت سے کام ہی نہ لیں
إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا	یاد رکھو اللہ ہرگز انسانوں پر ظلم نہیں کرتا
وَلٰكِنَّ النَّاسَ	یہ تو انسان خود ہی ہے
أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ ۱۰/۴۲-۴۴	جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

اور جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی

أُولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا	یہ وہ ہیں جنہوں نے خرید لی
الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى	گمراہی بدلے ہدایت کے
فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ	لیکن ان کی یہ تجارت فائدہ مند ثابت نہ ہوئی
وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ ۲/۱۶	اور وہ ہدایت سے محروم ہو گئے۔

۴۹ سلسلۂ نبوّت و رسالت

نبی
مادہ۔ ن ب ا

نَبَاءٌ کے معنی ہیں خبر دینا نَبَاَ نَبُوْءٌ ۔ کے معنی ہیں بلند ہونا اَلنَّبَاۃُ اونچی جگہ کو کہتے ہیں اَلنَّبِیءُ مرتفع جگہ اور واضح راستہ کو کہتے ہیں جو ابھر کر سامنے آجاتے۔

نبی اس مقام بلند پر ہوتا ہے جہاں اسے عالم الغیب وَالشَّھَادَۃ (دنیائے محسوس و غیر محسوس) دونوں کا مشاہدہ کرا دیا جاتا ہے وُہ ایک طرف وحی کے ذریعہ سے کائنات کے بنیادی حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے اور دوسری طرف ان حقائق کو دنیائے محسوسات تک پہنچاتا ہے اور انسان کی تمدنی زندگی پر منطبق کرتا ہے۔

نبوت اللہ کا ایک عطیہ ہوتی ہے جسے وہ اپنے منتخب بندے کو عطا کرتا ہے کوئی انسان اپنی کوششوں سے نبوت کے مقام پر نہیں پہنچ سکتا اور اب نبوت کا سلسلہ حضرت محمدؐ پر ختم ہوگیا ہے۔ جس قدر وحی کی ضرورت تھی وہ آخری بار قرآن کریم میں دے دی گئی اور قرآن کی حفاظت خود اللہ نے اپنے ذمے لے لی لہٰذا اب کوئی انسان اللہ کی طرف سے وحی نہیں پا سکتا اور نہ ہی نبی ہو سکتا ہے۔

رسول
مادہ۔ رس ل۔

رِسْلٌ کے بنیادی معنی ہیں رکاوٹ دور کر کے اطمینان نرمی اور سکون کے ساتھ چل پڑنا۔ وُہ حضرات جنھیں اللہ کی طرف سے وحی ملتی ہے اور اس وحی کو وہ دوسروں تک پہنچاتے ہیں کو اللہ کے رسول کہا جاتا ہے قرآن کریم نے انہیں انبیاء بھی کہا ہے اور رسول بھی نبی اور رسول میں کوئی فرق نہیں ہوتا یہ ایک ہی ذات کے دو منصب ہیں۔ نبوت اللہ کی طرف سے وحی کا ملنا۔ اور رسالت اس وحی کو آگے پہنچانا نہ نبوت بغیر رسالت کے ہو سکتی ہے اور نہ رسالت بغیر نبوت کے نبی اور رسول بھی عام انسان ہوتے تھے اور دوسروں کی طرح ان کے بیوی بچے بھی ہوتے تھے اور وُہ خود بھی اللہ کے قوانین کا اتباع کرتے تھے وُہ اپنے حکم کی اطاعت کسی سے نہیں کراتے تھے۔

اللہ کی رہنمائی کا مقصد

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	انسان کو اس کی تمدنی زندگی کے ابتدا میں ہی بذریعہ وحی بتا دیا گیا تھا
اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ	کہ ان کی طرف ہمارے رسول آتے رہیں گے
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ	جو ہمارے قوانین ان تک پہنچائیں گے
فَمَنِ اتَّقٰى	سو جو لوگ ان قوانین کی پیروی کرتے ہوئے
وَاَصْلَحَ	اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	وہ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۷/۳۵	اور ان کی تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔

سلسلہ نبوت و رسالت کا مقصد

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً	ابتدا میں سب لوگ ایک برادری اور اُمتِ واحدہ کی صورت میں رہتے تھے
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ	پھر ان کے باہمی مفادات کا ٹکراؤ شروع ہو گیا تو ہم نے انکی رہنمائی کے لیے نبیوں کے بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا جو انہیں ایک برادری بن کر رہنے کے خوشگوار
مُبَشِّرِيْنَ	ثمرات کی خوشخبری دیتے
وَمُنْذِرِيْنَ	اور اختلافی زندگی کے نتائج و عواقب سے آگاہ کرتے
وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	ہر نبی اپنے ساتھ حق پر مبنی قوانینِ خداوندی کا ضابطہ لاتا
لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ	تاکہ وہ لوگوں کے اختلافی امور کا فیصلہ کرے
وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا	ہر نبی اس ضابطہ کی رو سے وحدت پیدا کر کے چلا جاتا
الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ	لیکن اس کے بعد وہ لوگ جنہیں یہ ضابطہ دیا گیا تھا
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ	باوجود ایسی واضح تعلیم کے
بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۲/۲۱۳	آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنے لگ جاتے

دنیا کی ہر قوم کو اللہ کی رہنمائی ملی

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ ۱۳/۷	اور ہر قوم کو رہنمائی دی گئی۔

سلسلۂ نبوّت و رسالت کی تشریح

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ۵۲/۲۲

تم سے قبل ہمیشہ یہ ہوتا رہا کہ
ہمارے نبی و رسول ہمارا پیغام لے کر آتے
اور اس کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کرتے لیکن ان کے بعد
مفاد پرست لوگ وحی میں ملاوٹ کر کے اسے کچھ کا کچھ بنا دیتے
چنانچہ مفاد پرستوں کے اس ملاوٹ شدہ کو اللہ منسوخ کر دیتا
اور پھر سے ایک رسول کے ذریعے اپنے قوانین کو محکم کر دیتا
اس لیے کہ اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے
اور اس کے سب کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

تمام انبیاء کا ایک ہی مشن تھا

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۴/ ۱۶۳ - ۱۶۵

ہم نے اپنا ضابطہ قوانین تمہاری طرف اسی طرح وحی کیا ہے
جس طرح قبل ازیں نوحؑ کی طرف وحی کیا گیا تھا
اور اس کے بعد دیگر انبیاء کرام کو دیا گیا
اور پھر یہ وحی کیا گیا ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کی طرف
اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد کی طرف
اور عیسٰیؑ و ایوبؑ و یونسؑ کی طرف
اور ہارونؑ و سلیمانؑ کی طرف
اور یہی ضابطہ قوانین داؤدؑ کو بھی دیا گیا
اور ان رسولوں کو بھی جن کا ذکر کیا جا چکا ہے
اور ان رسولوں کو بھی جن کا ذکر نہیں کیا گیا
اور موسٰیؑ سے ہم نے اس طرح گفتگو کی جس طرح گفتگو کی جاتی ہے
یہ تمام رسول لوگوں کو قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے
کے خوشگوار نتائج بتاتے اور ان کی خلاف ورزی کے نقصانات سے آگاہ کرتے تھے
تاکہ انسان کو اللہ کے خلاف کوئی حجت نہ رہے
اس کی طرف سے رسولوں کے آ جانے کے بعد۔

رسولوں کو دی جانے والی راہنمائی کا بنیادی نکتہ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ	قبل ازیں ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا
اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ	تو اس کی طرف یہی وحی کی گئی کہ
اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا	کائنات میں اقتدار و اختیار صرف اللہ کو حاصل ہے
فَاعْبُدُوْنِ ○ ۲۱/۲۵	لہٰذا اسی کے قوانین کی اطاعت و محکومی اختیار کی جائے

وحدتِ انسانیت کا سبق

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ	اور رسولوں سے کہا جاتا تھا کہ پوری انسانیت تمہاری ہی قوم
اُمَّةً وَّاحِدَةً	کے افراد ہیں جو ایک اُمّتِ واحدہ کی حیثیت رکھتے ہیں
وَّاَنَا رَبُّكُمْ	اور پوری انسانیت کا پرورش کرنے والا اللہ ہے۔
فَاتَّقُوْنِ ○ ۲۳/۵۲	لہٰذا اس کے قوانین کی پیروی کرو

رسول آکر ظلم کو مٹاتے اور عدل و انصاف قائم کر دیتے

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ	ہر قوم کی طرف ہمارے رسول آتے رہے۔
فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ	سو جب کسی قوم کی طرف ان کا رسول آ جاتا
قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ	تو ان کے معاملات عدل و انصاف سے طے ہونے لگتے
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ ۱۰/۴۷	اور وہاں سے ظلم کو مٹا دیا جاتا۔

رسول کا فریضہ

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ	اے رسولؐ اپنے رب کی طرف سے نازل کردہ
مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ	ضابطہ حیات کو تمام انسانوں تک یکساں طور پر پہنچاتے رہو
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ	اگر تم نے ایسا نہ کیا
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۵/۶۷	تو یہ فریضہ رسالت کی عدم ادائیگی ہو گی۔

رسول قوانینِ خداوندی کے ذریعے انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کرتے تھے

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ	یہ سلسلہ رسالت اسی طرح جاری رہا جس طرح ہم نے تمہارے درمیان
يَتْلُوا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا	یہ رسول بھیجا ہے جو ہمارے قوانین تمہارے سامنے پیش کرتا ہے
وَيُزَكِّيكُمْ	اور ایک عملی نظام کے ذریعہ سے تمہاری ذات و صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ	وہ تمہیں قوانینِ خداوندی کی تعلیم دیتا ہے
وَالْحِكْمَةَ	اور ان کی غرض و غایت اور حکمت سے آگاہ کرتا ہے۔
وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ	وہ تمہیں ایسے امور کی تعلیم بھی دیتا ہے
تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ ۲/۱۵۱	جن سے تم پہلے واقف نہ تھے۔

رسول کی ذمہ داری

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ	رسول معاشرہ میں اللہ کے قوانین کو نافذ کرتا ہے
وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ	اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتا ہے
وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ	تمام پاکیزہ و خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے
وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ	اور تمام خبائث کو حرام ٹھہراتا ہے۔
وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ	وہ انسانیت پر پڑے ہوئے جبر و استبداد کے بوجھ اتارتا ہے
وَالْأَغْلٰلَ الَّتِي	اور غلامی تقلید اور اوہام کی جن زنجیروں میں انسانیت جکڑی
كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۷/۱۵۷	ہوئی ہے، اُن زنجیروں کو کاٹتا ہے۔

لیکن رسول لوگوں پر اللہ کا نظام زبردستی نہیں ٹھونستا

فَذَكِّرْ	تم لوگوں کے سامنے قرآنی تعلیمات پیش کرتے رہو
إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ	اس لیے کہ تمہارا منصب ان تعلیمات کو پیش کرنا ہی ہے
لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝ ۸۸/۲۱-۲۲	زبردستی منوانا نہیں۔ تمہیں ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا

انبیاء کے بعد ان کے نام لیوا فرقوں میں بٹ جاتے

فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم	انبیا کے بعد ان کے نام لیوا ان کی تعلیمات کو فراموش کر دیتے

بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۔ اور خودساختہ شریعتیں بنا کر مختلف فرقوں میں بٹ جاتے
كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ ۔ اور پھر ہر فرقہ اپنے مسلک پر
فَرِحُونَ ۝ ٢٣/٥٣ ۔ مطمئن ہو کر بیٹھ جاتا۔

مفاد پرستوں نے ہمیشہ نبیوں کی مخالفت کی

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِىْ قَرْيَةٍ ۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی علاقہ کے لوگوں کی طرف
مِّنْ نَّذِيْرٍ ۔ ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرنے والا رسول بھیجا ہو
اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۔ اور وہاں کے مفاد پرست طبقہ نے جو دوسروں کی کمائی پر عیش
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ ۔ کرتا تھا یہ نہ کہا ہو کہ ہم تمہارے لائے ہوئے نظام کی
بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ ٣٤/٣٤ ۔ مخالفت کرتے ہیں۔

انسانیت کے مجرم ہمیشہ نبیوں کے دشمن ہوتے تھے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ ۔ ہر نبی کے ساتھ ہمیشہ یہ ہوتا رہا کہ
عَدُوًّا مِّنَ ۔ وہ لوگ ان کے دشمن ہوتے
الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ٢٥/٣١ ۔ جو انسانیت کے مجرم ہیں۔

یہ فرقہ بندیاں اس لیے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے ہیں

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا ۔ یہ جو مختلف مذاہب اور گروہ نظر آتے ہیں
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۔ اللہ کی طرف سے علم پا لینے کے بعد بھی تو اس لیے ہیں کہ
بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ٤٢/١٤ ۔ وہ لوگ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے ہیں۔

رسول کا انتخاب اللہ خود کرتا تھا

اَللّٰهُ اَعْلَمُ ۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کسے
حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ٦/١٢٤ ۔ رسالت جیسے بلند منصب کے لیے منتخب کرنا چاہیے۔

اور رسُولؐ پر وحی نازل ہوتی ہے

یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِہٖ	اللہ اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے
عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ	اپنے قانونِ مشیّت کے مطابق
مِنْ عِبَادِہٖ ۴۰/۱۵	اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے۔

انبیاء کا اِنتخاب عام اِنسانوں میں سے کیا جاتا تھا

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ	انبیاءؑ لوگوں کو بتاتے تھے کہ
اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	ہم بھی تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ	لیکن نبوّت تو اللہ کا وہ عطیہ ہے کہ جسے وہ چاہتا ہے۔
مِنْ عِبَادِهٖ ۱۴/۱۱	اپنے بندوں میں سے عطا کر دیتا ہے۔

جس کا اِنتخاب کیا جاتا تھا اسے اِنتخاب سے قبل اس کا عِلم تک نہیں ہوتا تھا

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا	تم اس بات کے ہرگز اُمیدوار نہیں تھے کہ
اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ	نبی بنو گے "اور" تم پر کتاب نازل کی جائے گی
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۲۸/۸۶	یہ سب کچھ تو اللہ کی رحمت سے ہُوا ہے۔

نبی کبھی وحی میں خیانت نہیں کرتا

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ	کسی نبی سے ایسا ممکن ہی نہیں کہ
اَنْ يَّغُلَّ ۳/۱۶۱	وہ اپنی وحی میں خیانت کرے۔

۵۰ آدمؑ

قرآنِ حکیم میں جس آدم کے جنت سے نکلنے کا قصہ بیان ہُوا ہے وہ کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ یہ خود انسانیت یا آدمی کی داستان ہے جو تمثیلی انداز میں بیان کی گئی ہے۔

البتہ قرآنِ کریم میں ایک مقام ایسا ہے جس میں آدم کا لفظ اس انداز سے آیا ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ کسی فرد کا نام ہے وُہ آیت اس طرح ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰیٓ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۳/۳۳ "یقیناً اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمرانؑ کو ان کی ہم عصر اقوام پر فضیلت دی تھی" یہاں آدم کا ذکر حضرت نوحؑ کے ساتھ آیا ہے جس سے ذہن اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ اس سے مُراد کوئی خاص فرد تھا جو نبی بھی تھا اگرچہ اصطفیٰ کا لفظ قرآن میں غیر نبی کے لیے بھی آیا ہے۔ بہرحال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ نبی ہوں اور ان کا نام آدمؑ ہو لیکن قرآن نے ان کا مزید تعارف نہیں کرایا۔

۵۱ نوح علیہ السلام

قرآن کریم نے کہا ہے کہ اللہ نے دنیا کے ہر ملک و قوم میں اپنے رسول بھیجے ان میں سے بعض کا خصوصی ذکر قرآن میں آیا ہے اور باقیوں کا اس طرح ذکر نہیں آیا جن رسولوں کا خصوصیت سے ذکر آیا ہے وُہ سامی اقوام کی طرف مبعوث شدہ تھے جن سے زمانہ نزولِ قرآن کی اوّلین مخاطب قوم پہلے سے شناسا تھی قرآن میں اس سلسلہ کی ابتدا نوحؑ سے کی گئی ہے۔

قرآن بالعموم قوموں کی زندگی اور موت کے اصولوں کے متعلق گفتگو کرتا ہے وُہ ان معاملات میں زمان و مکان یا تاریخی جزیات سے بحث نہیں کرتا بہرحال تاریخی تحقیق بتاتی ہے کہ نوحؑ آج سے قریب چھ، سات ہزار سال قبل دجلہ و فرات کی وادیوں میں مبعوث ہوئے تھے۔

حضرت نوحؑ کا پیغام وہی تھا جو تعلیمِ ربانی کا اصل الاصول ہے اور اس پیغام کی مخالفت بھی قوم کے آسودہ حال اور سرمایہ دار طبقہ نے ہی کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعوت ایسی تھی جس میں طبقہ مترفین (اوروں کی محنت پر عیش کرنیوالے) اپنی ہلاکت دیکھتے تھے اور غریبوں کے طبقہ نے اس دعوت کو قبول کیا جس کا مطلب ہے کہ یہ طبقہ اس دعوت میں اپنے لیے زندگی کے آثار پاتا تھا لہٰذا مترفین کے طبقہ نے اس دعوت کی سخت مخالفت کی نوحؑ کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں اور یہ مخالفت اس حد تک بڑھ گئی کہ حضرت نوحؑ نے محسوس کیا کہ وہ مغلوب ہو جائیں گے اس کے بعد طوفان آیا۔ مخالفین غرق ہو گئے اور نوحؑ اور ان کے متبعین کشتی میں سوار ہو کر صحیح و سلامت خشکی پر اتر گئے۔

اس سلسلہ میں ایک بڑی اہم اور بنیادی حقیقت کی بھی وضاحت کی گئی کہ ملت کی تشکیل نظریہ حیات یا آئیڈیالوجی کے اشتراک سے ہوتی ہے وطن اور خون کے رشتوں سے نہیں لہٰذا اس سلسلہ میں "اپنے" اور "غیر" کی تفریق بھی بتا دی اس نقطہ نگاہ سے حضرت نوحؑ کی بیوی اور بیٹا غیر قرار پا گئے اور وُہ "غیر" جنھوں نے نوحؑ کی دعوت کو قبول کر لیا تھا "اپنوں" میں شمار ہوئے۔

ایسا نظر آتا ہے کہ اس زمانہ میں ذہنِ انسانی ہنوز اپنے عالمِ طفولیت میں تھا اور وُہ لوگ تمدنی زندگی کی چھوٹی چھوٹی ضروریات بھی اپنی عقل سے پوری نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ نوحؑ کو وحی کے ذریعے بتایا گیا کہ وہ کشتی کس طرح بنائیں۔

قرآنِ کریم میں نوحؑ کے متعلق ہے کہ آپؑ ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کے درمیان رہے اس سے ایک مفہوم تو یہ لیا جاتا ہے کہ آپؑ کی عمر ساڑھے نو سو سال یا اس سے زائد تھی اور دوسرا مفہوم یہ لیا جاتا ہے کہ ساڑھے نو سو سال کا زمانہ وُہ مدت ہے جس میں شریعتِ نوحؑ کا دَور دَورا رہا۔

نوحؑ کی طرف کی گئی وحی

اِنَّآ اَوۡحَیۡنَآ اِلَیۡکَ کَمَآ اَوۡحَیۡنَآ اِلٰی نُوۡحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ ۚ ۴/۱۶۳

تمہاری طرف کی گئی وحی اسی طرح کی ہے
جس طرح کی وحی نوحؑ کی طرف
اور ان کے بعد آنے والے انبیاء کرام کی طرف کی گئی تھی۔

نوحؑ کا لایا ہوا دین یا نظامِ حیات

شَرَعَ لَکُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوۡحًا ۴۲/۱۳

جو نظامِ حیات تمہارے لیے تجویز کیا گیا ہے
یہ وہی ہے جو قبل ازیں نوحؑ کے لیے تجویز کیا گیا تھا۔

نوحؑ اپنی قوم کو نظامِ خداوندی کی پناہ میں لانا چاہتے تھے

اِنَّآ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ○ قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ○ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوۡہُ وَاَطِیۡعُوۡنِ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَیُؤَخِّرۡکُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ ۷۱/۱-۴

ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ
وہ انہیں ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرے
قبل اس کے کہ دردناک تباہی کا عذاب ان کے سروں پر آ جائے۔
لہٰذا اس نے اپنی قوم کو ان کی روش کے تباہ کن نتائج سے واضح طور پر آگاہ کیا
اور کہا کہ تم اللہ کے قوانین کی محکومیت اختیار کرو
اور ان قوانین کی پوری پوری پیروی کرو
اور جو نظام میں تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں اس کی اطاعت کرو
اگر تم اس نظام کی پناہ میں آ گئے تو تمہاری سابقہ غلطیوں کا مداوا بھی ہو جائے گا
اور جب تک تم اس نظام کی پناہ میں رہو گے تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل رہے گا
اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارے اعمال کے نتائج کو کوئی ٹال نہیں سکے گا
کاش تم اللہ کے قانونِ مکافات کو سمجھ سکتے۔

نوحؑ کا مدِ مقابل دوسروں کی محنت پر عیش کرنے والا استحصالی طبقہ تھا

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ

ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ	اور اس نے انہیں انکی غلط روشِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے خبردار کیا
اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ	اور کہا اپنی اس روش کو چھوڑ کر اللہ کے قوانین کی اطاعت و محکومیت اختیار کرو
اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۝	اگر تم نے ایسا نہ کیا تو مجھے خطرہ ہے کہ تمہیں بہت بڑی تباہی گھیر لے گی
فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ	اس پر اُس کی قوم کے بااقتدار اور دولتمند طبقہ نے جو
کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ	انکار و سرکشی کی راہ پر گامزن تھے، کہا
مَا نَرٰىکَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا	ہم تو دیکھتے ہیں کہ تم ہمارے ہی جیسے ایک انسان ہو
وَمَا نَرٰىکَ اتَّبَعَکَ اِلَّا	اور جو لوگ تمہارے پیچھے لگ گئے ہیں ان میں بھی ہمیں
الَّذِیْنَ ھُمْ اَرَاذِلُنَا	سوائے غریب اور رزیل لوگوں کے اور کوئی نظر نہیں آتا
بَادِیَ الرَّاْیِ	جو بے سوچے سمجھے تمہارے پیچھے ہو لیے ہیں
وَمَا نَرٰی لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۢ	ہمیں تو تمہارے اندر کوئی برتری والی بات نظر نہیں آتی
بَلْ نَظُنُّکُمْ کٰذِبِیْنَ ۝ ۲۷-۲۵/۱۱	ہمارے خیال میں تو تم محض جھوٹے ہو۔

اور ساری کشمکش استحصال زدہ پسے اور کچلے ہوئے لوگوں کے متعلق تھی

وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ	نوحؑ نے کہا میں تم پر اپنی کسی ذاتی برتری کا دعویٰ ہرگز نہیں کرتا
عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ	نہ یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ	نہ غیب کا علم جاننے کا دعویٰ کرتا ہوں
وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَکٌ	نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیرمعمولی قوتوں کا مالک کوئی فرشتہ ہوں
وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ اَعْیُنُکُمْ	میں تو تم سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم نے رزیل و حقیر
لَنْ یُّؤْتِیَھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا	بنا رکھا ہے وہ اللہ کی دی ہوئی خیر و برکت سے محروم نہیں کیے جا سکتے
اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ	اللہ لوگوں کی ظاہری پوزیشنوں کو نہیں بلکہ ان کے دلوں کو دیکھتا ہے
اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ۳۱/۱۱	اگر میں ان کے حقوق کے مطالبہ سے دستبردار ہو جاؤں تو میرا شمار بھی ظالموں میں ہوگا

استحصالی طبقہ کی رعونت

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَکَ	انہوں نے کہا کیا ہم تمہارے اس نظام کو قبول کر لیں
وَاتَّبَعَکَ الْاَرْذَلُوْنَ	جس میں معاشرہ کے رزیل اور گھٹیا کام کرنیوالے لوگ شامل ہو گئے ہیں

قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ
لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝
وَمَا اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ
لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ ۲۶ / ۱۱۱–۱۱۶

نوحؑ نے کہا لوگوں کے کاموں اور پیشوں کا جائزہ لینا میرا کام نہیں
یہ حساب کتاب میرے پروردگار کے ذمہ ہے
کاش تم ان باتوں کا شعور رکھتے۔
بہرحال ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ مَیں ان مظلوم اہلِ ایمان کا ساتھ چھوڑ دوں
تمہاری غلط روش کے نتائج سے مَیں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا تھا سو میں نے کر دیا۔
انہوں نے کہا اے نوحؑ ان ادنیٰ درجہ کے لوگوں کو مساوات کا درس دے کر تم
معاشرہ میں فساد بپا کر رہے ہو اگر تم اس سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے۔

نوحؑ کا مظلوم طبقہ کا ساتھ چھوڑنے سے انکار

وَيٰقَوْمِ
مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ
اِنْ طَرَدْتُّهُمْ
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ۱۱ / ۳۰

نوحؑ نے کہا اے قوم
مجھے اللہ کی پکڑ سے کون بچائے گا۔
اگر مَیں ان لوگوں کے حقوق سے دستبردار ہو کر انہیں دھکا دے دوں
کیا تم اس بات پر غور نہیں کرو گے۔

استحصالی طبقہ نے مکر و فریب کا جال پھیلا رکھا تھا

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ
اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ
وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ
مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۝
وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ ۷۱ / ۲۱–۲۲

نوحؑ نے کہا پروردگار
میں سب کوششیں کر چکا لیکن یہ لوگ میری ایک نہیں مانتے
یہ لوگ ان وڈیروں اور مذہبی پیشواؤں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں
جنہیں ان کے مال و دولت اور جتھہ کی کثرت نے اور بھی نامراد بنا دیا ہے
ان مالدار لوگوں اور مذہبی پیشواؤں نے مکر و فریب کا بڑا زبردست جال پھیلا رکھا ہے

اور معالج کی نا امیدی

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ
قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝
فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ

نوحؑ نے کہا پروردگار میں نے اپنی قوم کے مفاد پرستوں کو
شب و روز نظامِ خداوندی کی طرف دعوت دی
مگر مَیں انہیں جس قدر اس نظام کی طرف بلاتا ہوں

اِلَّا فِرَارًا ○	یہ اسی قدر اس سے دور بھاگتے ہیں
وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ	میں انہیں اس نظام کی پناہ میں لا کر
لِتَغْفِرَ لَهُمْ	ہر طرح کا تحفظ دینا چاہتا ہوں
جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ	لیکن یہ لوگ میری کوئی بات سُننا ہی نہیں چاہتے
وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ	اور جو سُنتے بھی ہیں وہ محض منافقانہ طور پر دل کے کانوں سے نہیں
وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا	ہزار سمجھانے کے باوجود یہ لوگ اپنی روش سے باز نہیں آتے
اسْتِكْبَارًا ○ ۷۱/۷	بلکہ ان کی سرکشی بڑھتی ہی جا رہی ہے۔

اس طریقۂ علاج کی حد

قَالَ رَبِّ	نوحؑ نے گذارش کی پروردگار
اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ	یہ لوگ میری ہر بات کی تکذیب کیے جا رہے ہیں
فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ ۲۶/۱۱۷-۱۱۸	اب مجھ میں اور ان میں ایک فیصلہ کر دیجیے۔

اور ناسور کو کاٹ پھینکنے کی تجویز

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ	اور نوحؑ نے کہا پروردگار
لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ○	ان سرکشوں کے کسی ایک گھرانے کو بھی دُنیا میں باقی نہ رہنے دیجیے
اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ	اگر ان میں سے کوئی باقی رہ گیا
یُضِلُّوْا عِبَادَكَ	تو وہ آپ کے بندوں کو گمراہ کرتا رہے گا
وَلَا یَلِدُوْٓا	پھر ان کی اولاد بھی ان کے زیرِ تربیت پرورش پا کر انہی جیسی
اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ○ ۷۱/۲۶-۲۷	سرکش و نافرمانبردار ہو گی لہٰذا بُرائی کے ان جراثیموں کو ختم ہی کر دیجیے

وحی کے ذریعے کشتی بنانا سکھایا گیا

وَاُوْحِیَ اِلٰى نُوْحٍ	اس پر ہم نے نوحؑ کی طرف وحی کی کہ
اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ	تمہاری قوم میں سے اب مزید لوگ ایمان نہیں لائیں گے
اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ	جن لوگوں نے ایمان لانا تھا وہ لا چکے

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝	یہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اب اس پر غم نہ کھاؤ
وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا	اور ہماری وحی کے مطابق ہماری زیرِ نگرانی کشتی بنانا شروع کر دو
وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	اور ان ظالم لوگوں کے بارے میں اب ہم سے کچھ عرض معروض نہ کرنا
اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ	یہ سب غرق ہوں گے۔
وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ	چنانچہ نوحؑ نے کشتی بنانا شروع کر دی
وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ	اور اس قوم کے وڈیرے جب وہاں سے گزرتے
سَخِرُوْا مِنْهُ ۱۱ ۳۸-۳۶	تو اس کا تمسخر اڑاتے۔

اور پھر طوفان آگیا

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا	اور جب وہ وقت آ گیا کہ ہماری ٹھہرائی ہوئی بات ظہور میں آئے
وَفَارَ التَّنُّوْرُ	تو اردگرد کی پہاڑیوں سے بارش کا پانی جوش مارتا ہوا وادی میں آنا
قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ	شروع ہوا۔ ہم نے نوحؑ سے کہا ہر ضرورت کی شے کے دو دو جوڑے کشتی
اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ	میں رکھ لو اور اپنے اہل و عیال کو بھی ساتھ لے لو
اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ	سوا ان کے جن پر اللہ کی بات پوری ہو چکی ہے
وَمَنْ اٰمَنَ	اور ان سب کو ساتھ لے لو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ ۱۱	البتہ تھوڑے سے لوگ ہی تھے جنہوں نے اس نظام کو قبول کیا تھا

اور اس طرح اس معاشرہ سے برائی کے جراثیم ختم کر دیے گئے

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ	چنانچہ ہم نے نوحؑ اور ان کے ساتھیوں کو بچا لیا
فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ	بھری ہوئی اس کشتی میں
ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۝ ۲۶	اور باقی ماندہ لوگ غرق ہو گئے۔

نوحؑ کا بیٹا

وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ	اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا
وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ	جو ان کی جماعت میں شامل نہیں ہوا تھا الگ رہا تھا

يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا — اے میرے بیٹے آ اور ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ○ — اور ان منکرینِ نظامِ خداوندی کے ساتھ نہ رہ

قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ — اس نے کہا آپ جائیے میں آپ کے ساتھ جانا نہیں چاہتا

يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ — میں سیلاب سے بچنے کے لیے کسی پہاڑی ٹیلے پر پناہ لے لوں گا

قَالَ لَا عَاصِمَ — نوحؑ نے کہا بیٹا تم کس غلط فہمی میں مبتلا ہو

الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ — آج اس طوفان سے جو قانونِ خداوندی کے مطابق آ رہا ہے

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ — اللہ کے دامنِ رحمت کے سوا کہیں پناہ نہیں

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ — اور پھر ایک موج آئی اور ان کے درمیان حائل ہو گئی

فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○ ۱۱/۴۲-۴۳ — اور وہ بھی دوسروں کے ساتھ ڈوب گیا۔

اور یوں ظالم قوم انجام کو پہنچی

وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ — زمین سے کہا گیا وہ اپنا پانی چوس لے

وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ — اور بادلوں سے کہا گیا وہ تھم جائیں

وَغِيْضَ الْمَآءُ — اور پانی کا چڑھاؤ ختم ہو گیا

وَقُضِيَ الْاَمْرُ — اور یوں وہ حادثہ انجام پا گیا

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ — اور کشتی "جودی" پر ٹھہر گئی

وَقِيْلَ بُعْدًا — اور یوں زندگی اور اُس کی کامرانیوں سے محروم ہوئی

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ۴۴ — ایک ظالم قوم۔

اللہ کے قانون کی رُو سے "اپنے" اور "غیر" کا معیار

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ — نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا

فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ — پروردگار میرا بیٹا میرے اہل میں سے تھا اور آپ کا وعدہ تھا کہ

وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ — میرے اہل کو بچا لیا جائے گا۔ آپ کے وعدے تو ہمیشہ سچے ہوتے ہیں

وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ○ — اور آپ احکم الحاکمین بھی ہیں۔

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ — کہا گیا اے نوحؑ تم نے "اہل" کا صحیح مفہوم نہیں سمجھا

لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ — وہ تمہارا بیٹا تو تھا لیکن تمہارا "اہل" نہیں رہا تھا
اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۱۱/۴۵-۴۶ — اپنے غیر صالح اعمال کی وجہ سے۔

رسول کی قرابت بھی قانونِ مکافات کے سامنے کچھ کام نہیں دیتی

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا — اللہ مثال پیش کرتا ہے
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا — ان لوگوں کے لیے جو قوانینِ خداوندی سے انکار کرتے ہیں
امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ — نوحؑ کی بیوی کی اور لوطؑ کی بیوی کی
كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ — وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں
فَخَانَتٰهُمَا — لیکن انہوں نے قانونِ خداوندی کے ساتھ خیانت کی تو
فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا — ان کے لیے رسول کی بیوی ہونا کچھ کام نہ آیا
مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا — اللہ کے قانونِ مکافات کے سامنے
وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ — اور وہ جہنم کی حقدار ٹھہریں
مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۶۶/۱۰ — دوسرے تمام جہنمیوں کے ساتھ۔

نوحؑ کی عمر یا اُن کی تعلیمات کا دور

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ — ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا
فَلَبِثَ فِيْهِمْ — اور وہ ان میں رہا
اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۲۹/۱۴ — بچاس کم ایک ہزار سال تک۔

۵۲ قومِ عاد

قوم عاد قوم نوحؑ کی جانشین تھی ان کی طرف حضرت ہودؑ مبعوث ہوئے یہ لوگ جسمانی طور پر مضبوط طاقتور اور بڑے ڈیل ڈول والے تھے ان کی زمینیں بڑی زرخیز تھیں تہذیب و تمدن کے اعتبار سے بھی یہ لوگ قوم نوحؑ سے آگے تھے۔ بڑے بڑے مضبوط قلعے بناتے اور پہاڑوں کی بلندیوں پر یادگاریں تعمیر کرتے تھے۔

سام کے بیٹے ارم کی نسبت سے انہیں عادِ ارم بھی کہا جاتا ہے ان کی پہلی نسل کو عاد اولیٰ کہا گیا ہے اور اس کی تباہی کے بعد اگلی نسل کو عادِ ثانیہ یہ احقاف کے علاقہ میں بستے تھے جس کے معنی ریگستانی صحرا کے ہیں یہ عرب کا وہی علاقہ ہے جسے اب ربعِ خالیہ کہا جاتا ہے۔

حضرت ہودؑ نے انہیں اللہ کا وہی پیغام دیا جو اس سے قبل حضرت نوحؑ اپنی قوم کو دے چکے تھے اور حسب معمول قوم کے سرداروں اور استحصالی طبقہ نے اس دعوت کی مخالفت کی اور اپنی ظالمانہ روش کے نتیجہ میں یہ لوگ ایسے تباہ ہوئے کہ ان کی جڑ تک کٹ گئی اور نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔

○

عاد، قوم نوحؑ کی جانشین اور بڑی قوتوں اور فراخیوں کی حامل قوم تھی

جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۷/۶۹

قوم عاد کو جانشین بنایا گیا تھا
قوم نوح کے بعد
یہ لوگ بڑے تنومند اور قدآور تھے
اور انہیں بڑی فراخیاں حاصل تھیں۔

یہ قوم احقاف کے علاقہ میں آباد تھی اور اس کی طرف ہودؑ بحیثیت پیغمبر بھیجے گئے

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ — لوگوں کو قوم عاد کی سرگزشت سناؤ
إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ — جب ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرنے کے لیے
بِالْأَحْقَافِ — ان کا بھائی ہودؑ ان کی طرف احقاف کے علاقہ میں آیا تھا
وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ — یہ رسولوں کے اس سلسلہ سے تعلق رکھتا تھا جو اس سے پہلے بھی
بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ — کئی قوموں کی طرف آچکے تھے اور اس کے بعد بھی آتے رہے
أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ — اُس نے اپنی قوم سے کہا اللہ کے قوانین کے سوا کسی کی اطاعت نہ کرو
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ — مجھے خطرہ ہے کہ اپنی غلط روش کے نتیجہ میں تم
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ ۴۶/۲۱ — اپنے آپ کو سخت عذابوں میں مبتلا کر لو گے۔

حضرت ہودؑ کی دعوت

كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ — قوم عاد نے بھی ہمارے رسولوں کی تکذیب کی
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ — ان کے بھائی ہودؑ نے جب ان سے کہا
أَلَا تَتَّقُونَ ○ — کیا تم اپنی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے بچنا چاہتے ہو
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ○ — مَیں تمہاری طرف اللہ کے ہاں سے امن و سلامتی کا پیغام لے کر آیا ہوں
فَاتَّقُوا اللَّهَ — لہٰذا تم اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
وَأَطِيعُونِ ○ — اور اس نظام کی اطاعت کرو جو مَیں تمہارے لیے قائم کرنا چاہتا ہوں
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ — اور دیکھو مَیں اس نظام کے قیام کے سلسلہ میں تم سے کسی صلہ کا طلبگار نہیں ہوں
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ ۲۶/۱۲۴-۱۲۷ — میرا صلہ تو مجھے اللہ کی عالمگیر ربوبیت سے مل جائے گا۔

غلط روش کی نشاندہی

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ — ہودؑ نے ان سے کہا تم اونچے مقامات پر ایسی یادگاریں تعمیر کرتے ہو جن کا کوئی مصرف نہیں عام آدمی کو جن کا کوئی فائدہ نہیں
وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ — تم طرح طرح کا سازوسامان اور اسلحہ وغیرہ بناتے ہو

لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝	تاکہ تمہارا غلبہ و اقتدار اور جور و استبداد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم رہے
وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ	اور کمزوروں پر تمہارے آہنی پنجہ کی گرفت ڈھیلی نہ ہونے پائے۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ	تم اس روش کو چھوڑ کر اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
وَأَطِيْعُوْنِ ۝ ۲۶/۱۲۸-۱۳۱	اور جو نظام میں تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں اس کی اطاعت کرو۔

ہُودؑ کا اولین مخالف، مفاد پرست اور سرمایہ دار طبقہ تھا

وَإِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوْدًا	اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہُودؑ کو رسول بنا کر بھیجا
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اس نے کہا اے میری قوم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو۔
مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ	اس کے سوا کوئی ایسی قوت نہیں جس کی محکومیت اختیار کی جائے۔
أَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝	کیا تم زندگی کی تباہیوں سے بچنا نہیں چاہتے
قَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ	اس پر اس کی قوم کے صاحبِ دولت و اقتدار طبقہ نے جن کے پاس
كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ	سامانِ زیست کی فراوانی تھی اور جنہوں نے انکار و سرکشی کی راہ اختیار کر رکھی
إِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ	تھی کہا ہمیں تو ایسا نظر آتا ہے کہ تم عقل و خرد کھو بیٹھے ہو
وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ ۷/۶۵-۶۶	اور ہماری دانست میں تو جو کچھ تم کہتے ہو وہ بڑا جھوٹ ہے۔

وہ حق کے بغیر بڑے بن بیٹھے تھے

فَأَمَّا عَادٌ	قوم عاد کا یہ حال تھا کہ
فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْأَرْضِ	وہ زمین پر بڑے بن بیٹھے تھے
بِغَيْرِ الْحَقِّ ۴۱/۱۵	بغیر کسی حق کے۔

اور قوموں کی احمقانہ روش

قَالُوْا أَجِئْتَنَا	انہوں نے کہا کیا تم اس لیے آئے ہو کہ
لِتَأْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا	ہمیں ہمارے معبودوں سے برگشتہ کر دو
فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا	اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ ہماری روش کا نتیجہ تباہی
إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝	ہے تو اس تباہی کو لے آؤ دیر کیوں کرتے ہو

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۔ اس نے کہا تمہارے اعمال کا نتیجہ کب نکلے گا اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے

وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ ۔ میرا فریضہ تو اس کا پیغام تم تک پہنچا دینا ہے

وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ ۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم

قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ ۴۶ / ۲۲-۲۳ ۔ بڑی ہی احمق قوم ہو۔

اور پھر ہلاکت آگئی

وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ ۔ اور پھر ہلاکتوں سے دوچار ہو گئی

عَادَا الْاُوْلٰى ۝ ۵۳ / ۵۰ ۔ عادِ اولیٰ۔

ہم عصر اقوام پر برتری کے باوجود وہ اپنے انجام سے بچ نہ سکے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ۔ تاریخ میں عادِ ارم کا انجام دیکھو کہ

فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ۔ اللہ کے قانونِ مکافات نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا

ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِيْ ۔ وہ بڑی عالیشان عمارتیں بناتے اور اپنی بلند یادگاریں تعمیر کرتے تھے

لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ ۸۹ / ۶-۸ ۔ اور انہیں اپنی ہم عصر اقوام میں بے نظیر مقام حاصل تھا۔

ان کا علم و دانش بھی ان کے کسی کام نہ آیا

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ ۔ قومِ عاد کو جیسا اقتدار و تمکن حاصل تھا

اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ ۔ ویسا تمہیں بھی حاصل نہیں

وَجَعَلْنَا لَهُمْ ۔ نیز وہ غیر مہذب اور وحشی قوم بھی نہیں تھی

سَمْعًا وَّاَبْصَارًا ۔ انہیں علم و دانش کے تمام ذرائع حاصل تھے

وَّاَفْـِٕدَةً ۔ اور وہ سوچ سمجھ اور غور کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ ۔ لیکن ان پر چونکہ مفاد پرستی کے جذبات غالب تھے

سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ ۔ لہٰذا ان کے عقل و دانش اور فہم و فراست

وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۔ ان کے کسی کام نہ آئے

اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۔ اور وہ ہمارے قوانین کی مخالفت کرتے رہے

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا ۔ لہٰذا ان نتائج نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ۴۶ / ۲۶ ۔ جن کی وہ ہنسی اُڑایا کرتے تھے۔

۵۳ قومِ ثمود

محققینِ علم الاقوام نے دنیا کی قوموں کو تین بڑی بڑی شاخوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ آریائی ، ۲۔ منگولی ، ۳۔ سامی

حضرت نوح کے ایک بیٹے کا نام سام تھا۔ ان کی اولاد سامی کہلائی۔ سامی اقوام میں عرب آرامی، عبرانی، سریانی کلدانی وغیرہ شامل ہیں۔ اقوامِ سامیہ کا اوّلین وطن عرب تھا جہاں سے نکل کر وہ بابل، شام اور مصر تک پھیل گئیں ان میں سے جنھوں نے اندرونِ عرب میں حکومتیں قائم کیں۔ ان میں سب سے مشہور قبیلہ ثمود تھا۔

قومِ ثمود عرب کے شمال مغربی علاقہ پر حکمران تھی جسے وادیٔ قرای کہتے ہیں حجر ان کا دارالحکومت تھا جو اس قدیم راستے پر واقع تھا جو حجاز سے شام کی طرف جاتا ہے۔ وادیٔ قرای کے گرد و پیش کا علاقہ بڑا سرسبز تھا لیکن آتش فشاں مادہ سے لبریز یہ قوم میدانوں میں وسیع و رفیع محلات تعمیر کرتی اور پہاڑوں کے گوشوں میں مستحکم قلعے بناتی تھی جو فنِ سنگ تراشی کے نمونے تھے۔ اس قوم کی طرف حضرت صالحؑ مبعوث ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو اس کے ساتھ ہی اس کے لیے سامانِ رزق زمین کے دسترخوان پر باافراط بچھا دیا تاکہ ہر کوئی اپنی اپنی ضرورت کے مطابق لے لے لیکن مستبد قوتیں رزق کے سرچشموں کو اپنی ملکیت بنالیتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کمزور انسان بھوکے مرجاتے ہیں۔ حضرت انبیائے کرام کی بعثت کا مقصد یہ بھی ہوتا تھا کہ وہ رزق کے سرچشموں کو مستبد قوتوں کے ہاتھوں سے چھڑا کر نوعِ انسان کے لیے عام کر دیں قوم ثمود کے ہاں بھی یہی حالت تھی قوم کے بڑے بڑے سرداروں نے چراگاہوں اور پانی کے چشموں پر قبضہ جما رکھا تھا اور کمزور انسان ان کے دست نگر تھے حضرت صالحؑ نے معاشرہ کے اس فساد کو مٹانے کی کوشش کی تو قوم کے سرداروں اور دولت مند طبقہ نے ان کی سخت مخالفت کی لیکن جب حضرت صالحؑ کی قوت مستحکم ہوگئی تو سردارانِ قوم ان کے ساتھ معاہدہ کرنے پر مجبور ہو گئے اس معاہدہ کی رو سے تمام لوگوں کے لیے چراگاہوں اور پانی کے چشموں پر یکساں حقوق مقرر کر دیئے گئے۔

حضرت صالحؑ نے کہا کہ اس بات کے ثبوت کے لیے کہ تم اپنے معاہدہ پر قائم رہتے ہو یا نہیں میں اپنی اونٹنی چھوڑتا ہوں اگر تم نے اسے چراگاہوں میں چرنے اور چشموں سے پانی پینے دیا تو سمجھا جائے گا کہ تم اپنے معاہدہ پر قائم ہو لیکن ان مفسدین نے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اس طرح اپنی بات سے پھر گئے۔

یہ لوگ عیش کی زندگی بسر کر رہے تھے کہ ایک رات آتش فشاں پہاڑوں میں دھماکے اور زلزلے شروع ہو گئے جس سے قومِ ثمود کی بستیاں راکھ کا ڈھیر بن گئیں۔

حضرت صالحؑ کی دعوت

وَاِلٰى ثَمُوْدَ
ہم نے قوم ثمود کی طرف

اَخَاهُمْ صٰلِحًا
ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا

قَالَ يٰقَوْمِ
انہوں نے کہا اے میری قوم

اعْبُدُوا اللّٰهَ
تم صرف اللہ کے قوانین کی محکومیت اختیار کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
اس کے سوا تمہارے لیے کوئی صاحبِ اقتدار نہیں

هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
اسی نے تمہیں اس ملک میں اُٹھا کھڑا کیا

وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا
اور اچھی طرح آباد کیا

فَاسْتَغْفِرُوْهُ ۱۱/۶۱
لہٰذا اس کے قوانین کی حفاظت میں آ جاؤ۔

معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد بپا نہ کرو

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ
دیکھو تم قوم عاد کی سرکشی کا نتیجہ دیکھ چکے ہو

خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ
ان کے بعد اللہ نے تمہیں ان کا جانشین بنایا

وَّبَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ
اور تمہیں ملک میں اس طرح متمکن کر دیا کہ

تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا
تم اس کے میدانوں میں محلات تعمیر کرتے ہو

وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا
اور پہاڑوں کو تراش کر ان میں مکانات بناتے ہو

فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ
اللہ کی ان نعمتوں کو اور اس کے قانون کی قوتوں کو اپنے پیشِ نظر رکھو

وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ
اور ملک میں ناہمواریاں پیدا کر کے

مُفْسِدِيْنَ ۝ ۷/۷۴
فساد مت برپا کرو۔

اور اسلاف کی آڑ

قَالُوْا يٰصٰلِحُ
انہوں نے کہا اے صالحؑ

قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا
تم سے تو ہمیں بڑی اُمیدیں وابستہ تھیں

قَبْلَ هٰذَاۤ
کہ تم اپنے اسلاف کے سچے جانشین بنو گے

اَتَنۡهٰىنَاۤ اَنۡ نَّعۡبُدَ مَا يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا ۱۱/۶۲

کیا تم ہمیں ان کی اطاعت سے روکنا چاہتے ہو جن کی اطاعت ہمارے بزرگ کرتے رہے ہیں۔

وحی کے مقابلہ میں اسلاف کے مسلک کی کوئی حیثیت نہیں

قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ وَاٰتٰىنِىۡ مِنۡهُ رَحۡمَةً فَمَنۡ يَّنۡصُرُنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اِنۡ عَصَيۡتُهٗ ۱۱/۶۳

صالحؑ نے کہا اے میری قوم غور تو کرو کہ اللہ نے مجھے وحی جیسی نعمتِ کبریٰ سے نوازا ہے اور اس کی بنا پر میں صحیح راستہ کی طرف رہنمائی دینے والی روشن قندیل لیے کھڑا ہوں اگر اس کے باوجود مَیں اس کے احکام سے سرکشی اختیار کروں تو مجھے اس کے قانونِ مکافات کی گرفت سے کون بچائے گا۔

اور دولت و اقتدار میں بدمست لوگ

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لِلَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِمَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ اَتَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرۡسَلٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلَ بِهٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ۝ قَالَ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا بِالَّذِىۡۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ۝ ۷/۷۵-۷۶

اس پر قوم کے صاحبِ دولت و اقتدار طبقہ کے لوگوں نے جو دولت اور قوت کے نشہ میں بدمست ہو رہے تھے ان کمزور و نادار لوگوں سے جنہیں یہ ذلیل و حقیر سمجھتے تھے اور جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا تھا کہا کہ کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ صالحؑ کو اس کے رب نے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے
انہوں نے کہا ہاں ہم نے صالحؑ کے ذریعے بھیجے گئے نظام کو قبول کر لیا ہے۔
اس پر ان متکبر سرداروں اور وڈیروں نے کہا تمہارا اس نظام کو تسلیم کرنا ہمیں قبول نہیں ہے۔

(دو مخالف گروہ

(لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰى ثَمُوۡدَ

اور ہم نے قومِ ثمود کی طرف بھیجا

اَخَاهُمْ صٰلِحًا	ان کے بھائی صالحؑ کو
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اس نے انہیں اللہ کے قوانین کی محکومیت اختیار کرنے کے
فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ○ ۲۷/۴۵	لیے کہا جس پر اس قوم میں دو مخالف گروہ بن گئے۔

حضرت صالحؑ کے لائے ہوئے نظام کے ساتھ مخالفین کا معاہدہ

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ	اور قوم ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اس نے کہا اے میری قوم اللہ کے قوانین کی محکومیت اختیار کرو
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ	اس کے سوا کوئی اور قوت ایسی نہیں جس کی محکومیت اختیار کی جائے
قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ	تمہارے پاس نظامِ خداوندی کے واضح قوانین آ چکے ہیں جنکی رُو سے کسی کو
مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ	رزق کے سرچشموں پر قبضہ جمانے کی اجازت نہیں اُن سے ہر کوئی یکساں طور پر
هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ	فیضیاب ہو گا اس سلسلہ میں اللہ کے نام پر ایک اونٹنی چھوڑی جا رہی ہے
لَكُمْ اٰيَةً	جو اس بات کی نشانی ہو گی کہ تم اپنے عہد پر پابند ہو
فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ	یہ اُونٹنی اللہ کی زمین پر جہاں سے چاہے چر کر پیٹ بھرے گی
وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ	اور کوئی اسے ایسا کرنے سے رُکے گا نہیں۔
فَيَاْخُذَكُمْ	یاد رکھو اگر تم نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی تو
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ۷/۷۳	سخت عذاب میں مُبتلا ہو جاؤ گے۔

اور معاہدہ کی خلاف ورزی

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ	پھر انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا
وَعَتَوْا عَنْ	اور اس بات کا ثبوت دے دیا کہ وہ
اَمْرِ رَبِّهِمْ	قانونِ خداوندی سے سرکش ہیں
وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا	اور صالحؑ سے کہا لے آؤ اُس عذاب کو
بِمَا تَعِدُنَاۤ	جس کی تم دھمکی دیتے تھے
اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ ۷/۷۷	اگر تم واقعی اللہ کے رسول ہو۔

آخری مہلت

قَالَ تَمَتَّعُوا — اس پر صالحؑ نے کہا

دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ — تمہیں تین دن تک گھروں میں رہنے کی اور مہلت ہے

لِكَ وَعْدٌ — یاد رکھو یہ ایسا انتباہ ہے

رُ مَكْذُوْبٍ ○ 11/65 — جو ہرگز غلط ثابت نہیں ہو گا۔

اور پھر ظہورِ نتائج کا وقت آ گیا

لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا — چنانچہ جب ظہورِ نتائج کا وقت آ گیا

جَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ — تو ہم نے صالحؑ کو اور ان لوگوں کو

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا — جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے

خِزْيِ يَوْمِئِذٍ — اس دن کے رسواکن عذاب سے بچا لیا

اَنَّ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ○ — بلاشبہ تیرے رب کا قانون بڑا ہی طاقتور اور غالب ہے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوا — اور جن لوگوں نے ظلم کیے تھے

ـة — انہیں سخت دھماکے نے آن پکڑا

فِيْ دِيَارِهِمْ — اور صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں

ـيْنَ ○ — بےحس و حرکت اوندھے پڑے ہوئے تھے

لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا — اور وہ گھر اس طرح ویران ہو گئے گویا کبھی آباد ہی نہ تھے

اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ — یاد رکھو قوم ثمود نے قوانینِ خداوندی سے انکار و سرکشی اختیار کر

بُعْدًا لِّثَمُوْدَ 11/66-68 — رکھی تھی جس کے نتیجہ وہ زندگی کی خوشگواریوں سے محروم ہو گئے۔

لیکن کیا کروں کہ تمھیں اپنے خیر خواہ پسند ہی نہیں

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ — پھر ایک شدید زلزلہ نے انہیں آن پکڑا

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ — اور صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں

جٰثِمِيْنَ ○ — اوندھے پڑے ہوئے تھے

فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ	اور صالحؑ وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ
يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ	اے میری قوم میں نے پروردگار کا پیغام
رِسَالَةَ رَبِّيْ	تمہیں پہنچا دیا تھا
وَنَصَحْتُ لَكُمْ	اور تمہاری خیرخواہی چاہی تھی
وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ	لیکن کیا کروں کہ تمہیں
النّٰصِحِيْنَ ۝ ۷-۷۹	اپنے خیرخواہ پسند ہی نہیں ہیں۔

۵۴ حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیمؑ ترتیب زمانی کے اعتبار سے نوحؑ، ہودؑ اور صالحؑ کے بعد آتے ہیں تورات کا بیان ہے کہ نوحؑ کی آٹھویں پشت میں لحور پیدا ہوئے ان کے بیٹے آزر اور آزر کے بیٹے ابراہیمؑ تھے۔

آزر کا خاندان کلدانیوں کے شہر اُور میں آباد تھا اس زمانے میں کلدانیوں (بابل)، کا تمدن اپنے اوجِ کمال پر تھا اس تاریخی قیاس کے مطابق آپ کا زمانہ قریب ۲۲۰۰ ق م قرار دیا جا سکتا ہے۔

آپؑ کی قوم بُت پرست تھی اور ستارہ پرستی میں مشہور تھی خود آپؑ کے والد ایک بہت بڑے پجاری تھے آپؑ نے اپنی دعوت کا آغاز اپنے ہی گھر سے کیا۔ والد نے سخت مخالفت کی پھر آپؑ نے قوم کو مخاطب کیا اور واضح الفاظ میں انہیں بتایا کہ وہ کس ضلالت میں مبتلا ہیں یہ کشمکش اس حد تک بڑھی کہ ایک دن آپ نے مندر میں جا کر بتوں کو توڑ دیا اس دوران میں بادشاہ کے ساتھ بھی آپؑ کا مکالمہ ہوا جس میں آپ نے اسے دلائل و براہین سے لاجواب کر دیا۔

ان پے در پے شکستوں سے قوم کے دل میں آتش انتقام بھڑک اٹھی اور وہ آپ کی جان کے لاگو ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام تر تدابیر کو ناکام کر دیا اور آپؑ اپنے بھتیجے حضرت لوط کے ساتھ اس مقام سے شام کی طرف ہجرت کر گئے اور پھر فلسطین میں اقامت پذیر ہو گئے۔

آپؑ نے اپنے بیٹے اسحاقؑ کو فلسطین میں آباد کیا اور دوسرے بیٹے اسمٰعیلؑ کو ساتھ لیکر اللہ کے حکم سے وادیٔ غیر ذی زرع حجاز میں مکہ کے مقام پر خانہ کعبہ تعمیر کیا اور اس کی تولیت اسمٰعیلؑ کے سپرد کی اسحاقؑ کی شاخ سے تمام انبیاءِ بنی اسرائیل مبعوث ہوتے اور شاخِ اسمٰعیلؑ سے حضرت محمدؐ وجہِ شادابیٔ عالم ہوتے۔

یہ تھے حضرت ابراہیمؑ جن کے متعلق قرآن کا کہنا ہے کہ وہ اپنی ذات میں ایک فرد نہیں بلکہ پوری اُمت تھے ۱۶/۱۲۰

حضرت ابراہیمؑ سچائی کا پیکر تھے

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ۝ ۱۹/۴۱

اور کتاب میں ابراہیمؑ کا ذکر کر
بلاشبہ وہ سچائی کا پیکر اور اللہ کا نبی تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کی جامع و متوازن شخصیت

اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً
قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ
وَلَمۡ يَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ
شَاكِرًا لِّاَنۡعُمِهٖ ؕ
اِجۡتَبٰهُ وَهَدٰٮهُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ
وَاٰتَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً ؕ
وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝ ۱۶/۱۲۰-۱۲۲

بلاشبہ ابراہیمؑ اپنی جامع شخصیت میں ایک پوری قوم تھا
ہر غیر خدائی نظام سے منہ موڑ کر قوانین خداوندی کے سامنے جھکا ہوا
وہ ایسے لوگوں میں سے نہ تھا جو قوانین خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین بھی شامل کر لیتے ہیں
نعمائے خداوندی کی یہی قدرشناسی تھی جس کی بنا پر
اللہ نے اسے چن لیا تھا اور اس کی رہنمائی کر دی تھی
اپنے توازن بدوش نظام کی طرف
جس کے ذریعہ سے اس کی دنیاوی زندگی بھی حسن و توازن کی حامل ہو گئی تھی
اور اخروی زندگی میں بھی اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کی صلاحیتیں نشوونما پا گئیں۔

حضرت ابراہیمؑ کا انقلابی طرزِ عمل

قَدۡ كَانَتۡ لَكُمۡ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ
فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗ ۚ
اِذۡ قَالُوۡا لِقَوۡمِهِمۡ
اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنۡكُمۡ وَمِمَّا
تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
كَفَرۡنَا بِكُمۡ وَبَدَا بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمُ
الۡعَدَاوَةُ وَالۡبَغۡضَآءُ اَبَدًا
حَتّٰى تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗۤ ۶۰/۴

دیکھو! تمہارے لیے بہترین اور متوازن نمونہ ہے
ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل میں
انہوں نے صاف طور پر اپنے اقربا اور افرادِ قوم سے کہہ دیا تھا کہ
ہم تم سے بھی بیزار ہیں اور تمہارے ان معبودوں سے بھی
جن کی تم اللہ کے سوا تابعداری کرتے ہو
ہمارے اور تمہارے راستے الگ ہو گئے اور ہم تمہارے طرز زندگی سے کلیۃً انکار کرتے ہیں
ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت رہے گی
جب تک کہ تم خدائے واحد کے نظام کو قبول نہیں کر لیتے۔

قوموں کی اِصلاح کا پیغمبرانہ انداز

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ
رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ
قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ
قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ
لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ
قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ
فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ
ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا
ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ
وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ ۲/۲۶۰

اور ابراہیمؑ نے جب اپنی قوم کی مُردہ حالت کو دیکھا تو عرض کیا
پروردگار کیا ایسی مُردہ قومیں بھی حیاتِ نو حاصل کر سکتی ہیں؟
فرمایا گیا کیا تمہارا اس پر ایمان نہیں ہے؟
عرض کیا ایمان تو ہے لیکن اطمینان چاہتا ہوں کہ یہ کس طرح ہو گا۔
تاکہ پورے اطمینانِ قلب کے ساتھ اس پروگرام پر عمل پیرا ہو جاؤں
بتایا گیا مثال کے طور پر تم چند جنگلی پرندے لو، شروع میں وہ تم سے بھاگیں گے
لیکن آہستہ آہستہ انہیں اپنے سے مانوس کر کے سدھاؤ۔
پھر انہیں اگر علیحدہ علیحدہ ٹیلوں پر چھوڑ کر کے بلاؤ گے تو
دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آ جائیں گے اسی طرح اپنی قوم کو بھی سدھاؤ۔
اور جان لو کہ اللہ کے نظام میں بڑی قوت بھی ہے اور بڑی حکمت بھی۔

جابر حکمران کے سامنے کلمۂ حق

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ
حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ
اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ
اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ
یُحْیٖ وَیُمِیْتُ
قَالَ اَنَا اُحْیٖ
وَاُمِیْتُ ؕ
قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ
یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ
فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ
فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ
لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ۲/۲۵۸

اس حکمراں کے معاملہ پر غور کیا
جس نے اللہ کے بارے میں ابراہیمؑ سے بحث کی تھی
اور اُسکی بحث دلیل و برہان کے بجائے محض حکومت و طاقت کے گھمنڈ پر تھی
ابراہیمؑ نے اس سے کہا جس نظام کی طرف مَیں دعوت دیتا ہوں
اس میں زندگی اور موت کے فیصلے قوانینِ خداوندی کے مطابق ہوتے ہیں
اس نے کہا یہاں زندگی اور موت کے فیصلے میری مرضی کے مطابق ہوتے ہیں
میری مملکت میں میرے اوپر کسی اور کا اقتدار نہیں
ابراہیمؑ نے کہا اگر تمہاری مملکت میں اقتدارِ اعلیٰ تمہارا ہی ہے اس کے اوپر کسی
اور کا اقتدار نہیں تو اللہ کے قانون کے مطابق سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے
تم اُسے حکم دو کہ وہ تمہاری مملکت پر مغرب کی طرف سے نمودار ہوا کرے
جسے سُن کر وہ ہکابکا رہ گیا لیکن سیدھی راہ پر پھر بھی نہ آیا
اس لیے کہ جن لوگوں کو ظلم کا چسکا پڑ جائے وہ راہِ راست پر نہیں آیا کرتے

دلائل کا پیغمبرانہ انداز

	ابراہیمؑ نے جب اپنے والد آذر سے کہا یہ کیا ہے کہ آپ نے اپنے
وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ	ہاتھ کی تراشیدہ مورتیوں اور غیر خدائی قوتوں کو اپنا خدا بنا رکھا ہے
اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ	میرے نزدیک تو آپ اور آپ کی قوم کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں
اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○	ہم نے ابراہیمؑ کو کائناتی نظام کا مشاہدہ کرایا تھا
وَ كَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ	جس سے اسے یقین حاصل ہو گیا تھا کہ ساری کائنات میں
مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	فقط خدائے واحد کا قانون جاری و ساری ہے۔
وَ لِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ○	چنانچہ وہ مشاہداتی دلائل سے قوم کے باطل عقائد کا ابطال کرتا تھا
فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ	رات کے وقت جب ستارہ نمودار ہوتا تو
الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ	ابراہیمؑ کہتا اچھا تم کہتے ہو یہ میرا پروردگار ہے
قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ	اس کے بعد جب وہ ستارہ ڈوب جاتا
فَلَمَّاۤ اَفَلَ	تو کہتا کیا ایسی ناپائیدار چیز بھی خدا ہو سکتی ہے
قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ○	اسی طرح جب چمکتا ہوا چاند نکلتا
فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا	تو وہ کہتا تم کہتے ہو یہ میرا پروردگار ہے۔
قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ	اس کے بعد جب وہ غروب ہو جاتا تو کہتا
فَلَمَّاۤ اَفَلَ	اگر میرے اللہ نے میری رہنمائی نہ کی ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح گمراہ ہو جاتا
قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ	اور ایسے عناصر کو خدا ماننے لگ جاتا جنہیں اپنے آپ پر بھی اختیار نہیں
لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ○	جب سورج اپنی تابناکیوں کے ساتھ طلوع ہوتا تو کہتا
فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً	تمہارا کہنا ہے کہ یہ بہت بڑا ہے اس لیے اسے پروردگار تسلیم کر لوں،
قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ	اور جب وہ بھی غروب ہو جاتا تو کہتا دیکھ لو اپنے خدا کا حشر
فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ	اے میری قوم جنہیں تم خدائی اقتدار و اختیار میں شریک سمجھتے ہو خواہ وہ اجرام فلکی
یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ	ہوں یا دیوی دیوتا خواہ تمہارے مذہبی پیشوا ہوں یا تمہارا بادشاہ میں ان کے خدا ہونے کے تصور
مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○	سے بیزار ہوں میں اپنی توجہات کا مرکز اس ذات بے ہمتا کو سمجھتا ہوں جو اس
اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ	کائنات کو عدم سے وجود میں لائی اور تمام اجرام فلکی جس کے قانون کے تحت چل رہے ہیں
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ	اس لیے میں اس کے اقتدار میں کسی کو شریک نہیں کر سکتا یہ میرا دوٹوک فیصلہ ہے۔
حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○ ۶/۷۵-۸۰	

حضرت ابراہیمؑ و حضرت یعقوبؑ کی اپنی اولاد کو تلقین

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ ۲-۱۳۲

اور ابراہیمؑ و یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو تلقین کی تھی کہ
یہی وہ نظامِ زندگی ہے جسے اللہ نے تمہارے لیے منتخب کیا ہے
لہٰذا تم اپنی تمام زندگی اس کے مطابق بسر کرنا
اور مرتے دم تک اس کی اطاعت کرتے رہنا

گمراہوں کی دلیل کہ ہم نے بزرگوں کو ایسا کرتے ہوئے پایا

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ○ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ○ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ○ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ ۲۱ / ۵۱-۵۶

قبل ازیں ہم نے ابراہیمؑ کو وہ سوجھ بوجھ عطا کی تھی جو اس کے منصب کے شایانِ شان
تھی اور ہم اس کی حالت سے خوب واقف تھے۔
اس نے اپنے والد اور اپنی قوم سے کہا تھا
یہ کیا مورتیاں ہیں جن کی تم پرستش کر رہے ہو
اور جن کے مجاور بن کر بیٹھے ہو
اُنہوں نے کہا ہم نے اپنے بزرگوں کو انکی پرستش کرتے پایا لہٰذا ہم بھی کر رہے ہیں۔
ابراہیمؑ نے کہا تم بھی کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہو
اور تمہارے بزرگ بھی صریح گمراہی میں مبتلا تھے
انہوں نے کہا ابراہیمؑ کیا تم یہ کچھ سچ سچ کہہ رہے ہو
یا یونہی مذاق کرتے ہو
اُنہوں نے کہا جن مورتیوں کو تم خود بناتے ہو وہ خدا کس طرح ہو سکتی ہیں
تمہارا پروردگار تو وہ اللہ ہے جو اس کائنات کو عدم سے وجود میں لایا اور انکو نشو نما دے رہا ہے
میں اس بات کی جیسی چاہو شہادت پیش کر سکتا ہوں۔

پیغمبرانہ جرأت

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ

پھر ایک دن موقع پا کر ابراہیمؑ نے ان سب مورتیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا
اور صرف ایک بڑے بُت کو رہنے دیا

لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ○	تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کر سکیں
قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ	چنانچہ ان لوگوں نے اپنے خداؤں کا یہ حشر دیکھ کر کہا یہ کس کی کارستانی ہے
اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○	جس کسی نے بھی یہ کیا ہے وہ بڑا ہی ظالم اور سرکش ہے
قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ	کچھ لوگ بولے ابراہیم نامی ایک نوجوان کو ہم نے
يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ	ان مورتیوں کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتے سنا ہے
قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ	پجاریوں نے کہا ابراہیم کو سب لوگوں کے سامنے پکڑ کر لایا جائے
لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ○	تاکہ یہ لوگ اس کے خلاف شہادت دے سکیں
قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا	انہوں نے پوچھا اے ابراہیم
بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ	کیا ہمارے خداؤں کا یہ حشر تم نے کیا ہے
قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا	ابراہیمؑ نے کہا مجھے تو یہ اس بڑے بت کی کارستانی معلوم ہوتی ہے
فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ○	تم یہ سب اس سے پوچھ کیوں نہیں لیتے
فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	اس پر انہوں نے خجالت سے سر جھکا دیے
فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○	اور ایک لحظہ کے لیے سوچا کہ ظالم تو خود ہم ہی ہیں
ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ	پھر سر جھکا کر بولے
لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ○	تم تو جانتے ہو کہ یہ بول نہیں سکتے
قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اس پر ابراہیمؑ نے کہا ذرا ہوش کرو کہ تم اللہ کو چھوڑ کر انکی اطاعت کرتے ہو
مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ	جو تمہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان
اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ	تف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	جن کی تم اللہ کی بجائے تابعداری کرتے ہو
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ۲۱/۵۸–۶۷	کیا تم ذرا بھی عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

اور حضرت ابراہیمؑ مذہبی پیشواؤں کی آتش انتقام سے بچ کر نکل گئے

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ	مذہبی پیشوا ابراہیمؑ کے خلاف عداوت اور انتقام کی آگ بھڑکا رہے تھے
وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ	اور کہہ رہے تھے کہ اسے زندہ جلا کر اپنے خداؤں کا بول بالا کردو
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○	اگر تم میں کچھ کرنے کی ہمت ہے

قُلۡنَا یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا
وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ
وَ اَرَادُوۡا بِہٖ کَیۡدًا
فَجَعَلۡنٰہُمُ الۡاَخۡسَرِیۡنَ ۝
وَ نَجَّیۡنٰہُ وَ لُوۡطًا اِلَی الۡاَرۡضِ
الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا لِلۡعٰلَمِیۡنَ ۝ ۲۱/۶۸-۷۱

لیکن ہم ایسا انتظام کر رہے تھے کہ اس آگ کے شعلے سرد پڑ جائیں
اور ابراہیمؑ کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں
چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں ابراہیمؑ کے خلاف جو تدبیر سوچی تھی
ہم نے اُسے بیکار کر دیا اور یوں وہ سب اپنے منصوبوں میں ناکام رہ گئے
اور ابراہیمؑ اور اس کے ساتھی لوط کو ہم نے انکی سازشوں سے بچا کر
اس سرزمین کی طرف بھیج دیا جسے اقوامِ عالم کے لیے بڑا ہی بابرکت بنایا گیا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں آنے والے وہ تمام ہستیاں جن کی صلاحیتیں نشو ونما پا چکی تھیں

وَ وَہَبۡنَا لَہٗۤ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ
کُلًّا ہَدَیۡنَا ۚ وَ نُوۡحًا ہَدَیۡنَا مِنۡ قَبۡلُ
وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیۡمٰنَ وَ اَیُّوۡبَ
وَ یُوۡسُفَ وَ مُوۡسٰی وَ ہٰرُوۡنَ
وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝
وَ زَکَرِیَّا وَ یَحۡیٰی وَ عِیۡسٰی وَ اِلۡیَاسَ
کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ
وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ الۡیَسَعَ وَ یُوۡنُسَ وَ لُوۡطًا
وَ کُلًّا فَضَّلۡنَا عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ ۶/۸۵-۸۷

اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاق جیسا بیٹا اور یعقوب جیسا پوتا دیا
ان سب کو ہم نے اسی طرح راہِ راست کی طرف رہنمائی دی جسطرح قبل ازیں نوحؑ کو دی تھی
اور اس کی نسل میں سے داؤدؑ۔ سلیمانؑ۔ ایوبؑ۔
یوسفؑ موسیٰؑ اور ہارونؑ بھی اسی راہ پر چل کر کامیاب و کامران ہوئے تھے
یوں ہم ان لوگوں کی محنت کو بارآور کیا کرتے ہیں جو حُسن و توازن سے بھرپور زندگی بسر کرتے ہیں
اور اُس کی نسل میں سے ذکریاؑ یحییٰؑ۔ عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو راہ یاب کیا گیا
ان سب کی صلاحیتیں نشونما یافتہ تھیں
اور انہی میں سے اسمٰعیلؑ۔ الیسعؑ۔ یونسؑ اور لوطؑ تھے
اور سب کو زندگی کی خوشگواریوں میں اقوامِ عالم پر فضیلت حاصل تھی۔

انبیائے کرامؑ کے لائے ہوئے معاشی نظام کے بنیادی اصول

اَفَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی ۝
وَ اَعۡطٰی قَلِیۡلًا وَّ اَکۡدٰی ۝
اَعِنۡدَہٗ عِلۡمُ الۡغَیۡبِ فَہُوَ یَرٰی ۝
اَمۡ لَمۡ یُنَبَّاۡ بِمَا فِیۡ صُحُفِ
مُوۡسٰی وَ اِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی
اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ۝

ان کی حالت پر غور کیا جو نظامِ خداوندی سے روگردانی کر گئے
وہ محنت کرنیوالے کی محنت کا تھوڑا سا معاوضہ دے کر باقی اپنے لیے رکھ لیتے ہیں
وہ کس غیب کے علم سے اپنے ان پیمانوں کو درست تصور کرتے ہیں
انہیں کیا اُن قوانین و اُصولوں کی خبر نہیں جو ان صحائف میں دیئے گئے تھے
جو موسیٰؑ اور وفا کے پیکر ابراہیمؑ کی طرف نازل ہوتے
وہ اُصول یہ تھے کہ کوئی محنت کرنیوالا کسی دوسرے کے لیے محنت نہیں کریگا

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی	اور یہ کہ انسان کے لیے سوائے محنت کے اور کسی چیز کا معاوضہ نہیں
وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی ○	ہر کسی کی محنت کا جائزہ لیا جائے گا
ثُمَّ یُجْزٰہُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی	اور اس کے مطابق پورا پورا معاوضہ ادا کیا جائے گا
وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی ○	بلاشبہ انسانی زندگی کا منتہا و مقصود یہ ہے کہ اللہ کا نظام ربوبیت قائم ہو جائے
وَاَنَّہٗ ھُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی	یہ وہ معاشی اصول ہیں جن کی پیروی اور عدم پیروی سے قوموں کے حصہ میں خوشیاں و غم آتے ہیں
وَاَنَّہٗ ھُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا ○ ۵۳ / ۳۹-۴۴	اور یہی وہ اصول ہیں جن سے قوموں کی موت و حیات وابستہ ہے۔

اور جو فریبِ نفس میں مبتلا ہیں

وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّۃِ اِبْرٰھٖمَ	غور کرو کہ جو کوئی مسلکِ ابراہیمی سے روگردانی کر کے دوسرے راستوں پر چل نکلے
اِلَّا مَنْ سَفِہَ نَفْسَہٗ	وہ فریبِ نفس میں مبتلا نہیں تو اور کیا ہے
وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰہُ فِی الدُّنْیَا	یہی وہ نظامِ زندگی تھا جس کے ذریعہ سے اُسے دنیاوی زندگی میں بھی ایک خاص مقام حاصل ہو گیا تھا
وَاِنَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○	اور آخرت میں بھی اُس کا شمار اُن خوش بخت لوگوں میں ہو گا جن کی صلاحیتیں نشوونما پا گئیں۔
اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗ اَسْلِمْ	اُسے جب کہا گیا کہ اپنے پروردگار کے قوانین کے آگے جھک جاؤ
قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ۲ / ۱۳۰-۱۳۱	تو اُس نے کہا میں پروردگارِ عالم کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔

اللہ کا دیا ہوا نظامِ زندگی ایک ہی تھا جو مختلف انبیاءِ کرامؑ کی معرفت دیا جاتا رہا

وَقَالُوْا کُوْنُوْا ھُوْدًا	یہودی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں شامل ہو جاؤ راہِ راست پاؤ گے
اَوْ نَصٰرٰی تَھْتَدُوْا	اور عیسائی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں شامل ہو جاؤ ہدایت پاؤ گے
قُلْ بَلْ مِلَّۃَ اِبْرٰھٖمَ	ان سے کہو کیوں نہ ہم سب مل کر ابراہیمؑ کے مسلک کو اختیار کر لیں
حَنِیْفًا	جو ان تمام گروہ بندیوں سے بالا ہو کر خالصتاً نظامِ خداوندی کا پیروکار تھا
وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○	اور اس میں کسی غیر خدائی تصور کو شریک نہیں کرتا تھا
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ	کہو، آؤ ہم سب مل کر اللہ کے قوانین پر ایمان لائیں
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا	وہ قوانین جو اب ہماری طرف نازل ہوئے ہیں

وَمَآ اُنۡزِلَ اِلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ	یہی وہ قوانین ہیں جو قبل ازیں ابراہیمؑ پر نازل ہوئے تھے
وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ	اور یہی ہیں جو اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد کو ملے تھے
وَمَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَعِيۡسٰى	اور یہی قوانین موسٰیؑ اور عیسٰیؑ کو دیے گئے تھے
وَمَاۤ اُوۡتِىَ النَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ‌ۚ	اور پروردگار نے یہی قوانین دیگر تمام انبیاء کرام کو بھی دیے تھے
لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ	تمام انبیاء ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں ہم ان کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے
وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۝ ۲ / ۱۳۵-۱۳۶	یہ ہے وہ مسلک جس کی رُو سے ہم خالصِ قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں

حضرت ابراہیمؑ تمام گروہ بندیوں سے بالا ہو کر خالص نظامِ خُداوندی کے پیروکار تھے

مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا	دیکھو ابراہیمؑ کا نہ تو یہودیوں کی موجودہ گروہ بندی سے کوئی تعلق ہے
وَّلَا نَصۡرَانِيًّا	اور نہ وہ عیسائیوں کی موجودہ گروہ بندی سے ہی کوئی واسطہ رکھتا ہے
وَّلٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا	وہ تو ان تمام گروہ بندیوں سے بالا ہو کر خالصتاً نظامِ خداوندی کا پیروکار تھا
مُّسۡلِمًا ؕ	اور قوانینِ خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوئے تھا
وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝ ۳ / ۶۷	اور اس میں کسی غیر خُدائی تصوّر کو شریک نہیں کرتا تھا۔

ابراہیمؑ کا خواب اور قُربانی کی حقیقت

قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىۡۤ اَرٰى فِى الۡمَنَامِ	(ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے (اسمٰعیلؑ) سے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ
اَنِّىۡۤ اَذۡبَحُكَ	میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں
فَانْظُرۡ مَاذَا تَرٰى ؕ ۝	سو تم اس پر غور کر کے مجھے بتاؤ کہ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے۔
قَالَ يٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ	(بیٹے نے کہا ابّا جان اگر یہ اللہ کا حُکم ہے تو اسے پُورا کر ڈالیے
سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيۡنَ ۝	مجھے آپ انشاء اللہ ثابت قدم پائیں گے۔)
فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا	چنانچہ جب ان دونوں نے اسے اللہ کا حکم سمجھ کر اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا
وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِيۡنِ‌ ۝	اور باپ نے بیٹے کو ایک اونچی جگہ پر کنپٹی کے بل لٹا دیا۔
وَنَادَيۡنٰهُ اَنۡ يّٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ	تو ہم نے کہا اے ابراہیمؑ! تم نے ایک خواب کو حقیقت سمجھ کر اپنے بیٹے کو
قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡيَا ۚ	سچ مچ ذبح کرنے کیلئے لٹا دیا۔ یہ تو محض ایک خواب تھا، (ہمارا حکم نہیں تھا)
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى	ہم نے تمہیں اور تمہارے بیٹے کو اس سے بچایا ہے

الْمُحْسِنِيْنَ ۝
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝
وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
فِي الْاٰخِرِيْنَ
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۳۷/۱۰۳-۱۱۰

کیونکہ حسین انداز سے زندگی بسر کرنیوالوں کو ہم ایسے نقصانات سے بچا لیا کرتے ہیں
اللہ کی طرف سے یہ ایک واضح انعام تھا جو ابراہیمؑ پر کیا گیا
بیجو، ہم نے تمہارے بیٹے کو ایک نہایت ہی عظیم قربانی کے لیے بچایا ہے
جو قربانی ابراہیمؑ دینے جارہا تھا وہ تو اس کے بیٹے اسمٰعیل کی ذات تک محدود رہتی
لیکن جو کام ہم اس سے لینا چاہتے تھے اس کا سلسلہ رہتی دُنیا تک چلنا ہے
اس طرح ابراہیمؑ کو زندگی کے ہر مرحلہ میں سلامتی نصیب ہوتی رہے گی
حُسن و توازن سے زندگی بسر کرنیوالوں کو ایسی ہی جزا ملا کرتی ہے

تعمیرِ کعبہ

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا
وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝
رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ
وَمَنْ عَصَانِيْ
فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۱۴/۳۵-۳۶

تعمیرِ کعبہ کے دوران ابراہیمؑ دُعائیں مانگتے جاتے تھے کہ پروردگار میں اس
بستی میں جو مرکز قائم کر رہا ہوں اسے انسانیت کیلیے جائے امن بنا دیجیے
اور مجھے اور میری اولاد کو توفیق عطا فرمائیے کہ غیر اللہ کی اطاعت سے بچے رہیں
پروردگار ان غیر خدائی قوتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے
سو جو کوئی میری راہ پر چلا وہی میرا ہو گا
اور جس نے اس راہ سے رُوگردانی کی (تو اُس نے اپنے ساتھ زیادتی کر لی)
بہرحال آپ کی ذات بڑی حفاظت دینے والی اور رحم کرنیوالی ہے۔

تعمیرِ کعبہ کا مقصد

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ
مَثَابَةً لِّلنَّاسِ
وَاَمْنًا
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى
وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ

کعبہ کو بین الانسانی مرکز کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا
تاکہ تمام نوعِ انسان اپنے اختلافات کو دُور کرنے کے لیے اس مرکز پر
جمع ہو اور اس طرح دُنیا میں امن و سلامتی قائم ہو جائے
لہٰذا اس مرکز کے ساتھ منسلک ہو جاؤ
اور مسلکِ ابراہیمیؑ کی پیروی کرو۔
ہم نے معمارانِ حرم ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ سے تاکید کی تھی کہ اس مقام
کو انسانوں کے خود ساختہ تصوّرات و معتقدات سے پاک و صاف رکھا جائے

لِلطَّآئِفِيْنَ — ان لوگوں کے لیے جو اقوامِ عالم کی نگرانی و پاسبانی کرنے والے ہوں
وَالْعٰكِفِيْنَ — اور ان کے اُلجھے ہوئے معاملات کو سنواریں
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ ۲/۱۲۵ — اور قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہیں۔

اور وہ بڑی قربانی جس کے لیے اسمٰعیلؑ کو بچایا گیا تھا

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ — اور ابراہیمؑ نے کہا پروردگار مَیں نے اپنی اولاد کے ایک حصہ کو
بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ — اس بنجر اور غیر آباد علاقہ میں لا کر آباد کر دیا ہے
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ — آپ کے اس مرکزِ محترم کے قریب
رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ — تاکہ نظامِ خداوندی قائم کریں۔
فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ — سو اے پروردگار ان نامساعد حالات کے باوجود ایسا کر دیجیے کہ
النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ — لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں
وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ — اور انہیں زمین کی پیداوار سے روزی عطا فرمائیے
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○ ۱۴/۳۷ — تاکہ یہ پورے انہماک سے آپ کے نظام کو ثمربار کرتے رہیں۔

۵۵ قومِ لُوطؑ

(حضرت لوطؑ ابراہیمؑ کے برادر زادہ تھے اور ان کے ساتھ ہی ہجرت کر کے فلسطین کی طرف تشریف لائے تھے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بھی شرفِ نبوت سے سرفراز فرمایا اور سدوم کی طرف جانے کا حکم دیا۔)

یمن سے بحرِ احمر کے کنارے کنارے قدیمی تجارتی قافلوں کی ایک سڑک حجاز اور مدین سے گذر کر عقبہ وغیرہ تک چلی گئی ہے سدوم کی بستی اسی شاہراہ پر واقع تھی قیاس ہے کہ یہ علاقہ بحرِ میت (DEAD SEA) کے قریب تھا۔ جس قوم کی طرف حضرت لوطؑ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے وُہ اس علاقہ میں آباد تھی۔

قومِ سدوم کا علاقہ آتش فشاں پہاڑوں اور گندھک کی کانوں سے پٹا پڑا تھا جب یہ پہاڑ پھٹتے ہیں تو ان کے دہانے سے راکھ اور پتھروں کی بارش برسنے لگ جاتی ہے قومِ لوطؑ کی تباہی کے وقت بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آتش فشاں پہاڑوں سے اس قسم کی سنگباری ہوئی اور گندھک کی کانوں میں آگ بھڑک اٹھی پھر ایسے زلزلے آئے جن سے زمین نیچے دھنس گئی اور بحرِ میت کا پانی اوپر چڑھ آیا۔

یہ قوم لواطت کی شرمناک فحاشی میں مبتلا تھی اس کے علاوہ وُہ رہزنی اور قزاقی کے جرائم کی بھی مرتکب تھی لوطؑ نے انہیں ان اعمالِ شنیعہ سے رُکنے کی تلقین کی لیکن انہوں نے ایک نہ سنی اور تباہ ہو گئی۔

لوطؑ نے کہا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جو دُنیا جہان میں کسی نے نہیں کی

وَلُوطًا	اور لوطؑ کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ	اُس نے اپنی قوم سے کہا
اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ	کیا تم ایسی بے حیائی کے کام کرتے ہو
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ	جو تم سے پہلے دُنیا جہان میں
مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○	کسی نے نہیں کیے
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ	تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کیلیے مردوں کی طرف آتے ہو
شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ	اور اس طرح افزائشِ نسل کے مادہ کو بے محل ضائع کرتے ہو
بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ ۸۰-۸۱/۷	اور قانونِ فطرت کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرتے ہو۔

اور قوت کے نشہ میں بدمست قوم کا جواب

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ	اس قوم کے پاس اس کا کوئی معقول جواب نہیں تھا
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا	جواب تھا تو وہی جو قوت کے نشہ میں بدمست لوگوں کے پاس ہوتا ہے
اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ	کہ ان لوگوں کو بستی سے نکال باہر کرو
اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○ ۸۲/۷	یہ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔

اور پھر فیصلے کا وقت آ پہنچا

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا	پھر جب فیصلے کا وقت آ پہنچا
جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا	تو ہم نے اس بستی کو تل پٹ کر دیا
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً	اور اس پر پکے ہوئے پتھر مسلسل اور
مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ	پیہم بارش کی طرح برسنے لگے
مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ	اور اللہ کی طرف سے ان کیلیے موت کا پیغام بن گئے
وَمَا هِيَ مِنَ	دیکھو قانونِ مکافات کی رُو سے تباہی کا عذاب
الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ○ ۸۲-۸۳/۱۱	ظالمین سے کچھ دُور نہیں ہوتا۔

۵۶ حضرت یوسف علیہ السّلام

یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کے بیٹے اور حضرت ابراہیمؑ کے پڑ پوتے تھے۔ قرآن کریم نے آپکا تذکرہ جلیلہ ایک ہی سورۃ میں مسلسل بیان کیاہے۔ بچپن میں بھائیوں نے انہیں ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیا تھا جہاں سے انہیں ایک قافلے والے مصر لے گئے۔ وہاں آپؑ مختلف مراحل طے کرنے کے بعد مملکت کے اقتدار و اختیار کے مالک ہوگئے اور اپنے والدین اور دیگر اہل خاندان کو بھی وہیں بلا لیا۔

اس طرح حضرت یعقوبؑ کی اولاد جو بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئی کنعان سے مصر کی طرف منتقل ہوگئی۔

آپؑ کی داستان میں سب سے نمایاں پہلو آپؑ کے مومنانہ کردار کا ہے قرآن میں آپ کا نام انبیائے کرام کے زمرہ میں آیا ہے۔

حضرت یوسفؑ کا خواب

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ
یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ
اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ
رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۝ ۱۲/۴

یوسفؑ نے اپنے والد (یعقوبؑ) سے کہا
ابا جان میں نے خواب میں دیکھا کہ
گیارہ ستارے ہیں اور سورج و چاند
یہ سب میرے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔

خواب کی تعبیر

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ
وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ
كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن
قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ
إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ ۱۲/۶

والد نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ پروردگار تمہیں کسی بڑے مقصد کے لیے منتخب کر دے گا
اور تمہیں ایسی بصیرت و فراست عطا کرے گا کہ تمہاری نگاہ معاملات کے انجام تک فوراً پہنچ جائے
وہ تمہیں اور یعقوب کے گھرانے کو اسی طرح اپنی عنایات سے نوازے گا
جس طرح قبل ازیں تمہارے بزرگوں
ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر اتمامِ نعمت کیا تھا
بلاشبہ تمہارا پروردگار ہر بات سے واقف ہے اور اسکے فیصلے حکمت پر مبنی ہوتے ہیں

انسانی جذبات کا شیطانی رُوپ

قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ
رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ
فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا
إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ○ ۱۲/۵

یعقوبؑ نے کہا بیٹا اس بات کا دھیان رکھنا کہ
اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا
مبادا وہ حسد میں آ کر تیرے خلاف کوئی تدبیر کرنے لگیں
بلاشبہ انسان کے منفی جذبات (شیطان) اس کے صریح دشمن ہوتے ہیں۔

اور منفی جذبات جب غالب آ جاتے ہیں

اقْتُلُوا يُوسُفَ
أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا
يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ
وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ○
قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ
وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ
يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ
إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ○ ۱۲/۹-۱۰

یوسفؑ کے بھائیوں نے مشورہ کیا کہ اگر یوسفؑ کو قتل کر دیا جائے
یا اُسے کسی دُور دراز جگہ پر پھینک دیا جائے تو
ہمارے والد کی پوری توجہ ہماری طرف ہو جائے گی
اور اس طرح سے ہمارے سارے کام سنور جائیں گے۔
ان میں سے ایک نے کہا یوسفؑ کو قتل کرنا مناسب نہیں
بہتر ہے کہ اُسے کسی اندھے کنویں میں ڈال دیا جائے
جہاں سے کوئی راہ گیر قافلہ اُسے نکال کر لے جائے گا۔
اور اس طرح سے ہمارا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ کرنا ہے تو یہ کرو

اور وہ کر گزرے

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ — پھر ایک دن بھائی یوسفؑ کو اپنے ہمراہ لے گئے
وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ — اور سب اس بات پر متفق تھے کہ یوسفؑ کو اندھے کنوئیں میں ڈال دیں گے
وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ — اور جب وہ ایسا کر گزرے تو ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی کی کہ وہ بالکل نہ گھبرائے
لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا — ایک دن ایسا آئے گا کہ جب تم ان کا یہ معاملہ انہیں جتاؤ گے
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○ ۱۲/۱۵ — اور وہ سمجھ نہیں سکیں گے کہ کیا سے کیا بن گیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا تحمل

وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ○ — شام کے وقت وہ اپنے والد کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہا
قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ — ابا جان ہم جنگل میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لیے دوڑیں لگا رہے تھے
وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا — اور یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس بٹھا دیا تھا کہ
فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ — ایک بھیڑیے نے آ کر یوسفؑ کو پھاڑ کھایا۔
وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا — ہم جانتے ہیں کہ آپ ہماری بات پر یقین نہیں کریں گے
وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ○ — خواہ ہم کتنے ہی سچے ہوں
وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ — وہ یوسفؑ کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے تھے
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ — والد نے کہا یہ تو ایک بات ہے جو تمہارے نفس نے گھڑ کر
أَنفُسُكُمْ أَمْرًا — تمہیں خوشنما بنا کر دکھا دی ہے کہ چل جائے گی
فَصَبْرٌ جَمِيلٌ — بہرحال میں صبر و ہمت سے کام لوں گا اور اس بات پر گھر کا شیرازہ بکھرنے
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ○ ۱۲/۱۶-۱۸ — نہیں دوں گا اور جو کچھ تم کہتے ہو اس پر اللہ سے مدد مانگوں گا۔

مصر کے بازار میں

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ — اتنے میں وہاں سے ایک قافلہ کا گزر ہوا
فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ — اور قافلہ والوں نے پانی کے لیے اپنے سقہ کو کنوئیں پر بھیجا
فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ — اُس نے کنوئیں میں جب ڈول ڈالا

قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ	تو خوشی سے پکار اُٹھا کہ کنوئیں میں ایک لڑکا ہے
وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً	اور قافلہ والوں نے اُسے اپنا سرمایہ تجارت سمجھ کر چھپا لیا کہ کوئی
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○	دعویدار نہ نکل آئے۔ بہرحال اللہ تو ہر بات سے واقف ہوتا ہے
وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ	اور قافلہ والوں نے اُسے (مصر کے بازار میں) معمولی قیمت پر
دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ	جو گنتی کے چند درہم تھے فروخت کر دیا
وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ○ ۱۲ / ۱۹-۲۰	اور وہ اس مالِ مفت کے لیے کسی اچھی قیمت کے خواہشمند بھی نہ تھے۔

اور اس طرح سے مصر میں یوسفؑ کے پاؤں جما دیے گئے

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ	اور مصر کے جس آدمی نے یوسفؑ کو خریدا تھا اُس نے اپنی بیوی سے کہا
اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ	اسے عزت سے رکھنا یہ کسی شریف گھرانے کا لڑکا معلوم ہوتا ہے
يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا	ہو سکتا ہے یہ ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہو اور ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنا لیں۔
وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ	اور اس طرح ہم نے سرزمین مصر میں یوسفؑ کے پاؤں جما دیے۔
وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ	اور ایسا انتظام کر دیا کہ اس کی اچھی طرح سے تعلیم و تربیت ہو جائے
تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	اور اس میں معاملہ فہمی اور واقعات سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے
وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ	اللہ اپنی سکیموں کو کامیاب بنا کر رہتا ہے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○	لیکن اکثر لوگ سمجھ نہیں سکتے کہ ایسا کس طرح ہو رہا ہے
وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ	چنانچہ جب یوسفؑ اس ماحول میں تربیت پا کر جوان ہوا تو وہ
اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا	کارفرمائی اور جہانداری کے سلیقوں سے واقف اور علم و بصیرت سے مالامال تھا
وَكَذٰلِكَ نَجْزِى	(یہ وہ چیزیں تھیں جو اُسے اپنی صحرائی زندگی میں نہیں مل سکتی تھیں) لیکن اُسے
الْمُحْسِنِيْنَ ○ ۱۲ / ۲۱-۲۲	یہ حاصل اس لیے ہو گئیں کہ اُس نے یہاں حسین و متوازن انداز میں زندگی بسر کی تھی

کردار کی پختگی و بلندی

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ	اور جس عورت کے گھر میں یوسفؑ رہتا تھا یعنی عزیزِ مصر کی بیوی۔
بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ	وہ اس پر ریجھ گئی اور ڈورے ڈالنے لگی۔
وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ	ایک روز (اُس) نے تمام دروازے بند کر دیے اور یوسفؑ سے کہا اِدھر آؤ

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ
یوسفؑ نے کہا معاذاللہ (مجھ سے ایسی بات کبھی نہیں ہو سکتی)

اِنَّهٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ
تمہارا شوہر میرا آقا ہے اس نے عزت کے ساتھ مجھے گھر میں جگہ دی ہے۔

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ
اور حد سے گزرنے والے لوگ کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ
لیکن وہ عورت اس بات کا تہیہ کر چکی تھی اور اس نے ایسے حالات پیدا کر دیے

وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ
تھے کہ اگر یوسفؑ کے سامنے اپنے پروردگار کی درخشندہ اخلاقی قدر نہ ہوتی تو وہ بھی

رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ
اس کی طرف مائل ہو جاتا لیکن اس اخلاقی قدر کو سامنے رکھنے کے نتیجہ میں

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ
وہ اس بے حیائی سے مجتنب رہا اور برائی کا مرتکب نہ ہوا

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ○
اور یوں اس نے اپنے حسنِ سیرت سے ثابت کر دیا کہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہے۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ
چنانچہ یوسفؑ دروازے کی طرف بھاگا اور وہ عورت اس کو پکڑنے کے لیے لپکی

وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ ○
عورت نے یوسفؑ کی قمیص پیچھے سے پکڑ کر کھینچی اور وہ پھٹ گئی

وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ○
یوسفؑ نے لپک کر دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس عورت کا خاوند سامنے کھڑا ہے

قَالَتْ مَا جَزَآءُ
اس عورت نے فوراً بات بنا لی اور کہنے لگی ایسے آدمی کی کیا سزا ہونی چاہیے

مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا
جو تیری بیوی سے بدکاری کا ارادہ کرے۔

اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○
اسے قید میں ڈالا جائے یا کوئی اور دردناک سزا دی جائے

قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ
یوسفؑ نے کہا یہی مجھے پھانسنا چاہتی تھی میں تو اس سے جان چھڑا کر بھاگا تھا

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا
اس پر عورت کے کنبہ والوں میں سے ایک حق پسند نے فیصلہ دیا کہ

اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ
اگر یوسفؑ کا کرتا آگے سے پھٹا ہے تو یہ عورت سچی ہے

فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ○
اور یوسفؑ جھوٹا ہے۔

وَاِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
اور اگر کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو یہ عورت جھوٹی ہے

فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○
اور یوسفؑ سچا ہے۔

فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
چنانچہ جب کرتے کو دیکھا گیا تو وہ پیچھے سے پھٹا تھا

قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَیْدِكُنَّ
اس پر عورت کے خاوند نے کہا تم عورتیں بڑی مکار ہوتی ہو۔

اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ ○
تمہاری چالیں کس قدر گہری اور تمہارے فریب کس قدر خطرناک ہوتے ہیں

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا
اور یوسفؑ سے کہا میاں صاحبزادے اس معاملہ سے درگزر کرو۔

وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ
اور بیوی سے کہا تم اپنے قصور کی معافی مانگو

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِیْنَ ○ ۱۲/۲۳-۲۹
بلاشبہ تم ہی قصوروار ہو۔

قید ہونا قبول کرلیا لیکن کردار کو داغدار نہیں ہونے دیا

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ
امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا
عَنْ نَفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا
إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○
فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ
أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً
وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّينًا
وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ
فَلَمَّا رَأَيْنَهُ
أَكْبَرْنَهُ
وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ
وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا
إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ
قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ
وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ
وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ
وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ ○
قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ
مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ
وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ
أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ ○
فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ
فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

جب اس واقعہ کا چرچا ہُوا تو شہر کی عورتوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں
کہ عزیز کی بیوی نے اپنے غلام پر ڈورے ڈالنے شروع کیے ہیں
وہ اس کی چاہت میں دیوانی ہو رہی ہے
لیکن حصولِ مقصد کے لیے اس کا طریقہ غلط تھا جس سے وہ بدنام ہو گئی
عزیز کی بیوی نے جب اُن کی تدبیر سنی تو اُسے بھی آزمانے پر تیار ہو گئی
اس نے انہیں کھانے پر بلا لیا۔ ان کے لیے مسندیں بچھا دی گئیں
اور چھُریاں چمچے وغیرہ ہر ایک کے سامنے رکھ دیے گئے۔
پھر اس نے یوسفؑ کو بُلایا
اوران سب نے اپنی اپنی کوششیں کر دیکھیں لیکن کامیاب نہ ہو سکیں
اورانہیں جب اس کی بڑائی اور پاکیزگی نفس کا یقین ہو گیا تو
اُسے سزا دلوانے کے لیے اُنہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے
وہ کہنے لگیں پناہ بخدا اس میں تو بشریت والی کوئی بات ہی نہیں ہے
یہ تو پاکیزگی نفس میں فرشتوں سے بھی بڑھ کر ہے۔
عزیز کی بیوی نے کہا یہی ہے وہ جس کے لیے تم مجھے طعنے دیتی تھیں کہ میں ایک غلام کو
بھی نہ رام کر سکی۔ میں نے اُسے رام کرنے کی ہر کوشش کر دیکھی لیکن کامیابی نہ ہوئی
اگراب بھی اُس نے میرا کہنا نہ مانا تو اُسے ضرور قید کرا کے رہوں گی
اور اسے ذلیل وخوار ہونا پڑے گا۔
یوسفؑ نے کہا پروردگار مجھے جیل جانا منظور ہے لیکن میں ان عورتوں کی
بات مان کر اپنی سیرت کو داغدار کرنا نہیں چاہتا
پروردگار مجھے توفیق عطا فرمایئے کہ میں ان کے فریب سے بچ سکوں۔
اگر میں ان کے فریب میں آ گیا تو میرا شمار بھی جاہلین میں ہو جائے گا
سو اُس کے پروردگار نے اُس کی دُعا قبول کر لی۔
اور اُسے اُن کے فریب سے نجات دلا دی۔
بلاشبہ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ ۱۲ — ۳۰ — ۳۵

ان عورتوں نے یوسفؑ کے خلاف جھوٹا مقدمہ کھڑا کر دیا۔ اور ایسی شہادتیں پیش کیں کہ عدالت نے اسے ایک مدت کے لیے قید کر دیا۔

اور قید خانہ میں بھی اپنا مشن جاری رکھا

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ — اور یوسفؑ نے اپنے ساتھی قیدیوں سے کہا اے رفیقان بندی خانہ

ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ — ذرا غور کرو کیا یہ بہتر ہے کہ مختلف قسم کے کئی خدا بنا لیے جائیں

اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ — یا یہ بہتر ہے کہ سب پر غالب ایک اللہ کو خدا مانا جائے۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ — اللہ کے سوا جن ہستیوں کی تم تعبداری کرتے ہو

اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ — وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ چند نام ہیں

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ — جو تم نے اور تمہارے بزرگوں نے رکھ لیے ہیں

مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ — اللہ نے تو ان کے لیے کوئی سند نہیں اتاری۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ — یاد رکھو حکومت کا حق صرف اللہ کو حاصل ہے۔

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ — اسکا فرمان ہے کہ اس کے قوانین کے سوا اور کسی کی اطاعت نہ کی جائے

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ — یہ ہے محکم اور استوار نظام حیات

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۱۲ — ۳۹ — لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

قید خانہ کے دو ساتھیوں کا خواب

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ — یوسفؑ کے ساتھی قیدیوں میں سے دو نوجوانوں نے اپنے خواب کی تعبیر ان سے پوچھی

قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ — ایک نے کہا میں نے دیکھا کہ

اَعْصِرُ خَمْرًا — شراب کشید کر رہا ہوں۔

وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ — دوسرے نے کہا میں نے دیکھا کہ

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا — اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں

تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ — اور پرندے انہیں نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔

نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ — دونوں نے درخواست کی ہمیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دیں

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ — آپ بڑے سمجھدار اور نیک انسان معلوم پڑتے ہیں۔

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ○ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ○ ۱۲ / ۳۶-۳۸

یوسفؑ نے کہا گھبراؤ نہیں تمہارے کھانے کے وقت سے پہلے ہی میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا۔
یہ وہ علم ہے جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھے ملا ہے
میں نے ان لوگوں کا طرزِ زندگی ترک کر دیا ہے جو نہ اللہ کے قوانین کو مانتے ہیں اور نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔
میں اپنے بزرگوں ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے مسلک پر کاربند ہوں۔
ہم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کرتے۔
یہ اللہ کا فضل ہے جو اس نے ہم پر اور دوسرے انسانوں پر کیا ہے۔
لیکن اکثر لوگ اس کی قدرشناسی نہیں کرتے۔

ساتھی قیدیوں کے خواب کی تعبیر

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا ۖ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِ ۚ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ○ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ○ ۱۲ / ۴۱-۴۲

یوسفؑ نے کہا اے رفیقانِ قیدخانہ اب اپنے خوابوں کی تعبیر سُن لو
تم میں سے جس نے دیکھا کہ شراب کشید کر رہا ہے وہ چھوٹ جائے گا
اور بدستور اپنے آقا کے امورِ شراب پر تعینات ہو گا
اور دوسرے کو سولی پر چڑھا دیا جائے گا
اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے۔
سو یہ ہے تعبیر ان خوابوں کی
جو تم مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہو۔
اور یوسفؑ نے جس آدمی کی نسبت سمجھا تھا کہ چھوٹ جائے گا
اس سے کہا اپنے آقا کے پاس جب جاؤ تو مجھے یاد رکھنا
لیکن شیطان نے اُسے بھلا دیا کہ اپنے آقا سے اس کا ذکر کرتا
لہٰذا یوسفؑ کئی برس تک قید میں پڑا رہا۔

مصر کے بادشاہ کا خواب یُوسفؑ کی طرف سے اُس کی تعبیر اور قحط سے بچنے کی تدابیر

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ

پھر ایسا ہوا کہ وہاں کے بادشاہ نے اپنا ایک خواب دربار میں بیان کیا
اُس نے کہا میں نے دیکھا کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں

يَّأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ
وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ
يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ
اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ○
قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ
وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ
وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا
وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ
اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ
فَاَرْسِلُوْنِ ○
يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ
اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ
يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ
وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ
لَّعَلِّيْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○
قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا
فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ○
ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
سَبْعٌ شِدَادٌ
يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ○
ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ
فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ
وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ○ ۱۲/۴۳-۴۹

سات دُبلی پتلی گائیں نگل رہی ہیں
اور سات خوشے ہرے ہیں اور سات سُوکھے ہوئے
اے اہلِ دربار میرے اس خواب کی تعبیر بتاؤ
اگر تم خوابوں کی تعبیر بتا سکتے ہو۔
اُنھوں نے کہا یہ کوئی خواب نہیں محض پریشان خیالی ہے
اور اس قسم کی پریشان خیالیوں کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔
اِن دو قیدیوں میں سے جس نے رہائی پائی تھی
اُسے ایک مدّت کے بعد یوسفؑ کی یاد آ گئی
وہ بول اُٹھا میں تمھیں اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا
مجھے ذرا ایک جگہ سے ہو آنے دو۔
وہ قیدخانہ میں آیا اور کہا اے یوسفؑ اے کہ مجسّم سچائی ہو
ہمیں اس خواب کی تعبیر بتاؤ کہ سات موٹی تازی گائیوں کو
سات دُبلی پتلی گائیں نگل رہی ہیں
اور سات ہرے خوشے ہیں اور سات سوکھے ہوئے
ہیں، اس خواب کی تعبیر ان لوگوں کے پاس لے جاؤں گا
تاکہ وہ تمھاری قدروقیمت کو پہچان سکیں۔
یوسفؑ نے کہا دیکھیو تم سات سال تک خوب محنت سے کھیتی کرو
اور جو فصل کاٹو اُسے بالیوں کے اندر ہی رہنے دو (تاکہ کیڑوں وغیرہ سے محفوظ رہے)
صرف اتنی مقدار الگ کر لیا کرنا جو تمھارے کھانے کے لیے کافی ہو
کیوں کہ اس کے بعد سات سال بہت سختی کے آنے والے ہیں۔
جبکہ یہاں خشک سالی کی وجہ سے قحط پڑ جانے کا
اس قحط کے زمانہ میں وہ محفوظ غلّہ تمھارے کام آئے گا
لیکن اس میں سے اتنا ضرور بچا لینا جو تمھارے بیج کے کام آئے۔
کیونکہ اس کے بعد جو سال آئے گا اس میں خوب بارشیں ہوں گی
اور اناج و پھل وغیرہ کثرت سے پیدا ہوں گے
اور لوگ پھلوں اور دانوں سے عرق و تیل وغیرہ خوب نکالیں گے۔

بلندیٔ کردار کی انتہا

وَقَالَ الْمَلِكُ
ائْتُونِي بِهِ ۖ
فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ
قَالَ ارْجِعْ
إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ
مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ

اس آدمی نے جب یہ تعبیر اور تدبیر بادشاہ تک پہنچائی تو وہ دنگ رہ گیا
اُس نے کہا یوسفؑ کو رہا کر کے فوراً میرے پاس لایا جائے
چنانچہ جب بادشاہ کا قاصد یوسفؑ کے پاس پہنچا تو
اُس نے کہا مَیں اس طرح ترحمِ خسروانہ کی بنا پر رہائی حاصل کرنا نہیں چاہتا
تم اپنے آقا کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو پہلے میرے مقدمہ کی از سرِ نو تحقیق کرائے
تاکہ واضح ہو جائے کہ عورتوں کے ہاتھ کاٹ لینے کا ماجرا کیا تھا

إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ○
قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ
إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ
قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ
قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ
أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ
وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ○
ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ
أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ
وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ○ ۱۲ / ۵۰-۵۲

بلاشبہ میرا پروردگار اُن کے فریب کو خوب جانتا ہے۔
چنانچہ بادشاہ نے اس مقدمہ کی خود تحقیق کی اور اُن عورتوں سے پوچھا
سچ سچ بتاؤ کہ جب تم نے یوسفؑ کو اُس کے ارادے سے پھیرنا چاہا تو کیا بات پیش آئی
اُنہوں نے کہا حاشہ للہ ہم نے یوسفؑ میں کوئی بُرائی کی بات نہیں پائی وہ بے گناہ ہے
یہ سُن کر عزیز کی بیوی بھی بول پڑی کہ اب جب کہ حقیقت کھُل کر سامنے آگئی ہے
تو مَیں اقرار کرتی ہوں کہ مَیں نے ہی یوسفؑ کو پھسلانا چاہا تھا
بلاشبہ یوسف اپنے بیان میں سچّا ہے۔
یوسفؑ نے کہا میں نے اس مقدمہ کی از سرِ نو تحقیق اس لیے بھی کرائی کہ میرے مربّی اور
مہربان عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اُس کی امانت میں خیانت نہیں کی
اور اللہ کا قانونِ مکافات خیانت کرنیوالوں کی تدبیروں پر کامیابی کی راہ نہیں کھولتا۔

دیکھو اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سرزمینِ مصر میں صاحبِ اختیار بنا دیا

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ
أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۖ
فَلَمَّا كَلَّمَهُ
قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ
قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۖ

پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لایا جائے
مَیں اُسے دوسروں سے ممتاز کر کے اپنا مُشیرِ خاص بنا لینا چاہتا ہوں
چنانچہ جب بادشاہ نے یوسفؑ سے بات چیت کی تو اُس کے اور جوہر بھی اس پر نمایاں ہو گئے
اُس نے کہا آج سے تُم ہماری نگاہ میں بڑی عزت و تمکین کے مالک قرار پا چکے ہو
یوسفؑ نے کہا آپ زمین کے خزانے یعنی زمین کی پیداوار اور معاشی معاملات میرے سپرد

اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ○	کردیں اس لیے کہ میں جانتا ہوں کہ ان خزانوں کی کس طرح نگہداشت کی جاتی ہے۔
وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ	دیکھو اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سرزمینِ مصر میں صاحبِ اختیار بنا دیا۔
يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۱۲/۵۶-۵۴	ایسا صاحبِ اختیار کہ وہ اس کے نظم و نسق کو جس طرح چاہتا چلاتا۔

غلّہ کے ذخائر اور ان کی تقسیم کا کام نظام کے ہاتھ میں تھا

وَجَآءَ اِخْوَةُ	پھر جب قحط پڑا تو دور و نزدیک کے لوگ غلّہ لینے کے لیے
يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ	دارالحکومت آنے لگے۔ اس سلسلہ میں یوسفؑ کے بھائی بھی آئے۔
فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○	یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا لیکن وہ اسے پہچان نہ سکے۔
وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ	جب اُن کا غلّہ وغیرہ لادا جا چکا تو یوسفؑ نے اُنہیں اپنے پاس بُلا کر کہا
قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ	اب کی بار اپنے اُس بھائی کو بھی لے آنا جسے تم کہتے ہو کہ باپ کی طرف سے بھائی ہے
اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ	تم دیکھ رہے ہو کہ یہاں غلّہ لینے کے لیے آنے والوں کو نہ صرف غلّہ پورا دیا جاتا ہے
وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ○ ۱۲/۵۹-۵۸	بلکہ ان کی بہترین مہمان نوازی بھی کی جاتی ہے۔

پھر خاندانِ یعقوب علیہ السلام مصر میں آکر آباد ہو گیا

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوسُفَ	پھر یوسفؑ نے اپنے اہلِ خاندان کو بھی اپنے پاس بلا لیا
اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ	جب وہ پہنچے تو اپنے والدین کو اپنے پاس ٹھہرایا
وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ	اور اہلِ خاندان سے کہا تم سب مصر میں ہی رہو
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ○	یہاں تمہیں انشاءاللہ ہر طرح کا امن و سکون حاصل رہے گا
وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ	یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو بلند مسندوں پر بٹھایا
وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا	اور تمام متعلقین ان کی تعظیم بجا لائے۔
وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ	اُس نے کہا ابا جان یہ ہے تعبیر اس خواب کی جو [illegible]
مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا	پہلے میں نے دیکھا تھا اور پروردگار نے اسے حقیقت بنا کر دکھا دیا۔
وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ	اُس کا کتنا بڑا احسان ہے کہ مجھے قید سے نکال کر
اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ	اس مقام بلند تک پہنچا دیا
وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ	اور آپ سب کو صحرا سے نکال کر یہاں لے آیا

مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ ۱۲/۹۹-۱۰۰

مخالفت کی اس خلیج کو پاٹ کر جو شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان حائل کر دی تھی بلاشبہ میرا پروردگار اپنی اسکیموں کو بڑے ہی لطیف انداز سے بروئے کار لاتا ہے اور اس کی ہر بات علم و حکمت پر مبنی ہوتی ہے۔

۵۷ حضرت موسیٰؑ

موسیٰؑ کو بھیجا گیا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائیں۔ قرآن کریم میں آپ کی اس سلسلہ کی جدوجہد کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

مصر میں فراعنہ کی حکومت تھی فرعون کسی خاص بادشاہ کا نام نہیں تھا بلکہ مصر کے بادشاہوں کا لقب تھا مصر کے لوگ دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے آمن رع (سورج دیوتا) ان سب میں بڑا تھا مصر کے بادشاہ دیوتاؤں کے اوتار سمجھے جاتے تھے اس اعتبار سے ان کا لقب فارع یعنی سورج دیوتا کے اوتار قرار پا گیا تھا۔

قریب ۳۰۰۰ ق م سے لیکر اسکندر اعظم کے زمانہ ۳۳۲ ق م تک فراعنہ کے قریب تیس خاندان حکمران رہے مصر میں بنی اسرائیل کی ابتدا حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کے معزز گھرانہ سے ہوئی لیکن بڑھتے بڑھتے جب یہ گھرانہ ایک قوم بن گیا تو رفتہ رفتہ ان میں انحطاط آتا گیا۔ اور پھر یہ قوم فرعون کی محکوم بن گئی اور ان کے ساتھ وہی سلوک ہونے لگا جو دنیا کا ہر فرعون محکوم قوموں کے ساتھ کرتا ہے جب ان پر ظلم و تشدد کی انتہا ہو گئی تو ان میں حضرت موسیٰؑ پیدا ہوتے جو اللہ کے برگزیدہ رسول اور عظیم انقلاب کے داعی تھے۔

موسیٰؑ پیدا تو ہوتے محکوم بنی اسرائیل کے ایک گھرانہ میں لیکن مشیت ایزدی نے آپ کی تربیت کا انتظام فرعون کے محلات میں کر دیا تاکہ آپ اسرار و رموز مملکت و سیاست سے اچھی طرح باخبر ہو جائیں پھر ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ آپ کو مصر چھوڑنا پڑا۔ یہاں سے نکل کر آپؑ مدین کے علاقہ میں پہنچے جہاں آپؑ کی شادی ہوئی اور آپؑ نے مزید تربیت حاصل کی۔

مدین سے واپسی پر کوہ طور میں آپؑ نبوت سے سرفراز فرمائے گئے اور آپ کو فرعون کی طرف جانے کا حکم ملا کہ بنی اسرائیل کو اس کے پنجہ استبداد سے نجات دلائیں آپؑ وہاں سے مصر پہنچے اور اپنے بھائی ہارونؑ کو ساتھ لیکر فرعون کے دربار میں پہنچ گئے۔

فرعون اور اس کے پیشوایان مذہب کے ساتھ آپ کے معرکے رہے اور بالاخر آپؑ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر فلسطین کی طرف آ گئے جہاں آپؑ نے ان کی تعلیم و تربیت کی۔

تورات

موسیٰؑ پر جو کتاب نازل ہوئی تھی اس کا خاص نام تو قرآن میں درج نہیں البتہ قرآن میں تورات کا ذکر ہے لیکن تورات درحقیقت ان کتابوں کے مجموعہ کا نام ہے جو حضرت موسیٰؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ سے پہلے تک مختلف انبیائے بنی اسرائیل پر نازل ہوتی رہیں ان کے مجموعہ کو عہد نامہ عتیق OLD TESTAMENT کہتے ہیں یہودیوں نے اس کتاب میں تحریف کر دی تھی لفظی تحریف بھی معنوی بھی نیز اس میں اپنی طرف سے اضافے بھی کر دیئے تھے۔

اللہ کا پروگرام

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○
نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ
بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○
اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ
وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا
يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ
يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ
وَيَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ
اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○
وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ
وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً

یہ آیات ایک واضح اور روشن کتاب کی ہیں
اس میں ہم تمہیں موسیٰؑ و فرعون کی داستانِ آویزش کا کچھ حصہ سناتے ہیں
جو حقیقت پر مبنی ہے اُن لوگوں کے لیے جو ہمارے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں
واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے اپنی مملکت میں بڑی سرکشی اختیار کی ہوئی تھی۔
اس نے اپنی قوت کو مستحکم رکھنے کے لیے ملک کے باشندوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔
ان میں سے ایک گروہ کو وہ کمزور سے کمزور تر کرتا چلا گیا تھا
وہ اس گروہ کے بیٹوں کو قتل کروا دیتا یا انہیں بے وقعت بنا دیتا تھا۔
وہ ان کی بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتا یا اس گروہ میں سے جوہرِ مردانگی کو ختم کر دیتا تھا
اس طرح وہ اس قوم میں ناہمواریاں پیدا کر کے ان کی قوت کو توڑتا رہتا تھا
اور ہمارا پروگرام یہ تھا کہ ان لوگوں کو اُوپر اُٹھایا جائے۔
جنہیں ملک میں کمزور اور ذلیل کر دیا گیا تھا
اور ملک کی سرداری و لیڈرشپ ان کے حصہ میں آئے۔

وَنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ — انہیں اقتدار و حکومت کا وارث بنا دیا جائے۔
وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ — اور دُنیا میں انہیں تمکن و استحکام حاصل ہو۔
وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا — اور فرعون ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ کچھ دکھا دیا جائے جس کے دیکھنے سے وہ
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ ۲۸/۶-۴ — اس قدر خائف تھے اور جس سے بچنے کیلئے وہ ایسی سخت تدابیر اختیار کیا کرتے تھے۔

اور اس پروگرام کو عملی شکل دینے کیلئے موسیٰؑ کی پیدائش

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى — چنانچہ اس پروگرام کی تکمیل کیلئے ہم نے موسیٰ کو پیدا کر دیا
اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ — اور اس کی ماں کو کہلوایا کہ وہ سردست اس بچہ کو دودھ پلاتی جائے
فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ — اور جب کوئی خطرہ محسوس کرے تو
فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ — بچے کو کسی صندوق میں ڈال کر دریا میں بہادے۔
وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ — اور اس کی سلامتی کے متعلق کوئی خطرہ دل میں نہ رکھے
اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ — ہم اسے تمہاری ہی گود میں واپس لوٹا دیں گے۔
وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ۲۸/۷ — یہ صحیح و سلامت رہے گا۔ اور ہمارا رسول بنے گا۔

موسیٰؑ کی ماں کو حکم

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى — اور جب ہم نے موسیٰ کی ماں کو پیغام بھیجا کہ
اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ — اپنے بچے کو صندوق میں بند کر کے دریا میں بہا دے
فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ — دریا کی لہریں اسے کنارے پر لگا دیں گی
يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ — جہاں سے اُسے وہ شخص لے جائے گا جو ہمارے نظام کا دشمن ہے
وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۲۰/۳۸-۳۹ — لہٰذا خود موسیٰ کا بھی دشمن ہے۔

فرعون کے محلات میں

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ — بہرحال اس بچہ کو دریا سے فرعون کے گھر والوں نے نکال لیا
لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ — تاکہ ان کی کارستانیاں دیکھ کر وہ ان کا دشمن بنے اور ان کیلئے غم و حزن کا باعث ہو۔
اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـــِٕيْنَ — بلاشبہ فرعون، ہامان اور ان کے لاؤ لشکر سب مجرم اور غلط کار لوگ تھے

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ
فرعون کی بیوی نے اس سے کہا یہ بچہ میرے اور تمہارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا۔ لہٰذا اسے قتل نہ کیا جائے

عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ ۲۸ / ۹-۸
ہم اسے بیٹا بنالیں گے۔ ہو سکتا ہے یہ تمہارے لیے مفید ثابت ہو لیکن حقیقت کیا تھی اس کا وہ شعور نہیں رکھتے تھے۔

موسیٰؑ کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ
اور ہم نے اپنی عنایت سے اس بچہ میں محبت و کشش پیدا کر دی تھی

وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ
اور یہ سب انتظام اس لیے کیا گیا تھا کہ موسیٰ اس ماحول میں اسرار و رموز مملکت و سیاست سے واقف ہو جائے بہر حال اب فرعون کے اہل خانہ کو اس کی پرورش کی فکر ہوئی تو موسیٰ کی

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ
بہن وہاں پہنچ گئی اور کہا کیا میں تمہیں ایسی عورت کا پتہ بتاؤں جو اس کی پرورش کر سکے

فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ○ ۲۰ / ۳۹-۴۰
اس طرح ہم نے موسیٰ کو واپس اس کی ماں کی گود میں پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور بیٹے کی جدائی میں غمگین نہ ہو۔

عظیم انقلاب کے لیے تیاری

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى
اس طرح سے موسیٰ فرعون کے محلات میں پرورش پا کر جوان ہوا اور ہر طرح کی تعلیم و تربیت سے آراستہ اور ہر اعتبار سے متناسب و متوازن بنا دیا گیا

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا
ہم نے اسے معاملات میں فیصلہ کرنے کی صلاحیتوں سے بھی نوازا

وَّعِلْمًا
اور علم و دانش سے بھی آراستہ کر دیا۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ ۲۸ / ۱۴
دراصل جو بھی حسن و توازن سے زندگی بسر کرے اس کا نتیجہ ایسا ہی ہوتا ہے

موسیٰؑ کی شخصیت کی ایک جھلک

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا
ایک دفعہ ایسا ہوا کہ موسیٰ محلات سے نکل کر شہر میں گیا ایسے وقت جب اہل شہر آرام کرتے ہیں۔ لہٰذا گلی کوچوں میں آمد و رفت زیادہ نہیں تھی۔

فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ○
اس نے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں۔

هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ
ان میں سے ایک تو مظلوم طبقہ کا فرد تھا جن کے ساتھ موسیٰ کی رفاقت تھی

وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ
اور دوسرا ظالم طبقہ کا فرد تھا جن کے لیے اُس کے دل میں دشمنی تھی۔

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ
اس کے رفیق طبقہ کے فرد نے اس سے مدد مانگی۔

عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ
اُس کے دشمن طبقہ کے فرد کے خلاف۔

فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى
موسیٰ نے زیادتی کرنے والے کو ایک مکا مارا

فَقَضٰى عَلَيْهِ
جو ایسی جگہ پر لگا کہ اس کی موت واقع ہو گئی جس پر موسیٰ بڑا

قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ
نادم ہوا اور کہنے لگا غصہ میں یہ کیسا شیطانی کام مجھ سے سرزد ہو گیا۔

اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ○
دراصل غصہ میں انسان بہک کر آپ اپنا دشمن بن جاتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ
کہنے لگا پروردگار میں نے اپنی ذات پر زیادتی کر لی ہے۔

فَاغْفِرْ لِىْ
مجھے اس کے مضر اثرات سے حفاظت عطا فرمائیے۔

فَغَفَرَ لَهٗ ۭ
چنانچہ ایسا کر دیا گیا کہ اس کی ذات اس غلطی کے مضر اثرات سے محفوظ رہے۔

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○
اللہ کے قانون مکافات میں اپنے کیے پر نادم ہونے والوں کے لیے حفاظت اور رحمت کی گنجائش ہوتی ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ
اُس نے کہا پروردگار یہ احسان مجھ پر کر دیجیے۔

فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ○ ۲۸ / ۱۵-۱۷
اس کے بعد میں کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

موسیٰؑ کے مصر سے نکلنے کے اسباب

فَاَصْبَحَ فِى الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ
دوسری صبح وہ پھر شہر میں گیا۔ ڈرتا ہوا اور اندیشہ رکھتے واقعہ کی سن گن لیتا ہوا

فَاِذَا الَّذِى اسْتَنْصَرَهٗ
اُس نے دیکھا کہ کل جس کی اُس نے مدد کی تھی وہ پھر کسی کے ساتھ الجھ گیا ہے۔

بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ
وہ پھر موسیٰ کو مدد کے لیے پکارنے لگا۔

قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِيْنٌ ○
موسیٰ نے اُس سے کہا تم تو بڑے ہی لڑاکا اور بہکے ہوئے معلوم ہوتے ہو۔

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ
بہرحال اُس نے اس ارادہ سے کہ دونوں کو [illegible]

بِالَّذِىْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ
جیسے ہی دشمن طبقہ کے فرد کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ
تو وہ چلا اُٹھا کہ اے موسیٰ کیا آج تجھے بھی اسی طرح قتل کرنا چاہتے ہو

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ڰ
جس طرح تم نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا تھا۔

اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ
کیا تم ملک میں اپنی قوت کی دھاک بٹھانا چاہتے ہو

وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۲۸ / ۱۸-۱۹
اور اصلاح کرنا نہیں چاہتے۔

مصر سے نکل کر مدین کی طرف روانگی

وَجَاۤءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى
قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ
فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ
فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ
قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ
قَالَ عَسٰى رَبِّىْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ ۲۸ / ۲۰-۲۲

اسی اثنا میں ایک آدمی شہر کے مضافاتی علاقہ سے بھاگتا ہُوا آیا اور موسیٰ کو بتایا کہ اکابرینِ حکومت میں تمہارے قتل کے مشورے ہو رہے ہیں تم جلد ہی یہاں سے نکل جاؤ۔ مَیں تمہاری خیر خواہی کی خاطر یہ بات کہہ رہا ہوں۔
یہ سُن کر موسیٰ وہاں سے ڈرتا سِمٹتا نکل کھڑا ہُوا۔
یہ دُعا کرتا ہُوا کہ پروردگار مجھے اس ظالم قوم کی دست درازی سے محفوظ رکھیو۔
مصر سے نکل کر موسیٰ نے مدین کا رُخ کیا
اور کہا اُمید ہے میرا رب مجھے ٹھیک راستہ پر ڈال دے گا۔

مدین میں بھی وہی ظلم

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ
اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ
وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا
قَالَتَا لَا نَسْقِىْ
حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ
وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝
فَسَقٰى لَهُمَا
ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ
فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ
اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝ ۲۸ / ۲۳-۲۴

اور جب وہ مدین کے پیاؤ پر پہنچا تو دیکھا وہاں کچھ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں لیکن دو لڑکیاں ہیں جو اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں موسیٰ نے ان لڑکیوں سے پوچھا تمہیں کیا پریشانی ہے۔
انہوں نے کہا ہم اس وقت تک اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتیں جب تک کہ ان چرواہوں کے جانور پانی پی کر چلے نہیں جاتے کیونکہ یہ لوگ زبردست ہیں اور ہمارے والد بوڑھے اور اکیلے ہیں۔
موسیٰ یہ سُن کر آگے بڑھا اور ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا
پھر سائے میں بیٹھ کر سوچنے لگا یہاں بھی معاملہ وہی ہے زبردست کمزور کے حقوق چھینتا ہے
عرض کیا پروردگار مَیں تو ایسی جگہ کی تلاش میں نکلا تھا جہاں ظلم نہ ہوتا ہو۔
لہٰذا اب آپ کی طرف سے جو بھلائی بھی مجھے مل سکے مَیں اس کا محتاج ہوں۔

مدین میں ایک مردِ بزرگ کے یہاں قیام

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ

اتنے میں ان دو لڑکیوں میں سے ایک حیا سے سمٹتی ہوئی اُس کے پاس آئی

قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ
اور کہا ہمارے والد نے آپ کو بلایا ہے۔

لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا
کہ آپ نے ہمارے جانوروں کو پانی پلانے میں جو کچھ کیا ہے اس کا کچھ معاوضہ دے۔

فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ
چنانچہ موسیٰ جب اس مردِ بزرگ کے پاس پہنچا اور اپنی سرگزشت سنائی۔

قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
تو انہوں نے کہا ڈرو نہیں تم ان ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو۔

قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ
ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا ابا جان کیوں نہ ہم اسکو کام کاج کیلئے اپنے پاس رکھ لیں۔

إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ
یہ طاقتور بھی ہے اور دیانتدار بھی معلوم ہوتا ہے۔)

قَالَ إِنِّي أُرِيدُ
اس مردِ بزرگ نے موسیٰ کو اپنے پاس ٹھہرا کر جب اچھی طرح پرکھ لیا تو کہا

أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ
میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں

عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ
اس شرط پر کہ تم کم از کم آٹھ سال تک میرے ہاں گھر داماد کے طور پر رہو گے۔

فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ
اگر تم آٹھ سال کے بجائے دس سال تک رہو گے تو یہ تمہاری طرف سے اضافہ ہوگا۔

وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ
میں تمہارے ساتھ کسی قسم کی سختی کرنا نہیں چاہتا۔

سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۲۸/۲۵-۲۷
مجھے انشاءاللہ تم اصلاح یافتہ انسان پاؤ گے۔

مدین میں شادی

قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
موسیٰ نے کہا ٹھیک ہے میرے اور آپ کے درمیان یہ معاملہ طے پا گیا۔

أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ
ان دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کر دوں

فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ
اس کے بعد کوئی زیادتی مجھ پر نہ ہو۔

وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۲۸/۲۸
اور جو کچھ قول و قرار ہم کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

قبل از نبوت موسیٰ کی اللہ کے ایک بندے سے ملاقات

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ
موسیٰ جب تلاشِ حقیقت میں چلا تو اس نے اپنے نوجوان ساتھی سے کہا

لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ
ہم اس مقام تک اپنا سفر جاری رکھیں گے

مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا
جہاں دو دریاؤں کا سنگم ہے خواہ اس میں کتنا ہی عرصہ کیوں نہ لگ جائے۔

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا
پھر جب وہ اس مقام پر پہنچے جہاں دو دریا ملتے ہیں تو ناشتے کیلئے ٹھہر گئے۔

نَسِيَا حُوتَهُمَا
اور جب آگے روانہ ہوئے تو اس مچھلی کا خیال نہ رہا جسے انہوں نے بطور توشہ رکھ لیا تھا۔

فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ○
فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ
اٰتِنَا غَدَآءَنَا
لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ○
قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ
فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ
وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ
وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ○
قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ
فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ○
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ
اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ ۱۸/۶۰-۶۵

مچھلی (جو ہنوز زندہ تھی) چٹان سے پھسلتی ہوئی دریا میں پہنچ گئی۔
جب وہ آگے گئے تو ایک مقام پر موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا
آؤ اب ناشتہ کر لیں
آج کے سفر نے تو ہمیں بہت تھکا دیا ہے۔
اُس نے کہا ناشتہ کس چیز کا۔ جب ہم اُس چٹان پر سستانے کے لیے ٹھہرے تھے
تعجب ہے میں آپ سے اس کا ذکر کرنا بھول گیا۔
اب اس کے سوا کیا کہا جائے کہ شیطان نے یہ بات میرے ذہن سے نکال دی کہ
مچھلی تو پھسل کر دریا میں چلی گئی تھی۔
موسیٰ نے کہا میرا خیال ہے یہیں کہیں وہ مقام ہے جس کی ہمیں تلاش ہے۔
لہٰذا وہ اُلٹے قدموں واپس ہوتے
وہاں اُنہیں ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ مل گیا
جسے ہم نے اپنی رحمتوں سے نوازا ہُوا تھا۔
اور اُسے اپنی طرف سے ایک علم کی تعلیم دی تھی۔

اللہ کے اس بندے سے ہمراہی کی درخواست

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ
عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا
عُلِّمْتَ رُشْدًا ○
قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ○
وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ○
قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا
وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ○
قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ
فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ
حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ○ ۱۸/۶۶-۷۰

موسیٰ نے اس سے کہا آپ کی اجازت سے مَیں کچھ عرصہ آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں
تاکہ آپ سے اس علم و دانش میں سے کچھ سیکھ سکوں۔
جو آپ کو اس خوبی کے ساتھ دیا گیا ہے۔
انہوں نے جواب دیا میرا خیال ہے کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔
اور تم ایسی کسی بات پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہو جو تمہاری سمجھ سے باہر ہو۔
موسیٰ نے کہا مجھے تو حصولِ علم کی طلب ہے لہٰذا آپ مجھے انشاء اللہ باصبر پائیں گے۔
اور کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔
انہوں نے کہا اچھا اگر تمہیں میرے ساتھ چلنا ہے تو ایک بات کا خیال رکھنا
کہ مجھ سے کسی بات کی وضاحت طلب نہ کرنا
جب تک کہ میں خود اس کی وضاحت نہ کر دوں۔

رُوداد سفر

کشتی کا معاملہ

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ	بہرحال وہ چل پڑے اور آگے جا کر ایک کشتی میں سوار ہوئے تو اُس اللہ کے بندے نے کشتی میں سوراخ کر دیا۔
قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ○	یہ دیکھ کر موسٰی سے نہ رہا گیا۔ کہنے لگے یہ آپ نے کیا کر دیا اس طرح تو اہلِ کشتی ڈوب جاتے۔ آپ نے بڑا خطرناک کام کیا ہے۔
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا	اُنہوں نے جواب دیا میں نے کہا نہیں تھا کہ تم میرے ساتھ ضبط سے کام نہیں لے سکو گے۔
قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ○ ۱۸ ۔ ۷۳	موسٰی نے کہا مجھ سے بھول ہو گئی۔ مہربانی فرمایئے اور میری غلطیوں پر میری گرفت نہ کیجیے۔

قتل

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا ○ فَقَتَلَهٗ ۙ	بہرحال وہ پھر چل پڑے یہاں تک کہ ان کی ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی اور اللہ کے اس بندے نے اُسے قتل کر دیا۔
قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ	موسٰی پھر بول پڑا اور کہنے لگا یہ آپ نے کیا کر دیا۔ ایک بے گناہ کی جان لے لی۔ حالانکہ اس نے کسی کا خون نہیں کیا تھا۔
لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ○	آپ نے یہ بہت ہی ناخوش آئند بات کر دی۔
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ○	اُنہوں نے کہا میں نے کہا نہیں تھا کہ تمہیں میرے ساتھ ضبط نہیں ہو سکے گا۔
قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ○ ۱۸ ۔ ۷۴–۷۶	موسٰی نے کہا اب کے معاف کر دیجیے اس کے بعد بھی اگر آپ سے کوئی سوال کروں تو بے شک مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا اس صورت میں مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔

دیوار کا معاملہ

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ۣ	بہرحال وہ پھر چل پڑے یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے۔
اسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا	اُنہوں نے اہلِ بستی سے کہا ہمارے کھانے کا انتظام کر دو۔

فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا — تو انہوں نے اس سے صاف انکار کر دیا۔

فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ — وہاں اُنہوں نے ایک بوسیدہ دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔

فَاَقَامَهٗ ؕ — اللہ کے اس بندے نے اُسے مرمت کر کے پھر قائم کر دیا۔

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝ — موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو ان لوگوں سے اس کام کی اُجرت لے سکتے تھے۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ ۷۷-۷۸ — اُنہوں نے کہا بس اب میرا تمہارا ساتھ ختم ہوا۔

حیرت انگیز

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ — بہرحال اب مَیں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں

مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ — جن پر تم سے ضبط نہ ہو سکا تھا۔

اَمَّا السَّفِيْنَةُ — اس کشتی کا معاملہ اس طرح ہے کہ

فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ — وہ چند غریب لوگوں کی ملکیت تھی

يَعْمَلُوْنَ فِى الْبَحْرِ — جس سے وہ دریا میں محنت مزدوری کر کے پیٹ پالتے تھے۔

فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا — میں نے اس میں نقص اس لیے ڈال دیا تھا کہ

وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ — اس سے آگے ایک ایسے حکمران کا علاقہ ہے کہ

يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۝ — جہاں اس کے آدمی ہر اچھی کشتی کو زبردستی چھین لیتے ہیں۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ — اور اس نوجوان کا معاملہ اس طرح ہے کہ

فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ ۝ — اس کے والدین بڑے نیک اور امن پسند لوگ ہیں

فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا — مجھے اندیشہ تھا کہ وہ ناحق کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۝ — اس نوجوان کی سرکشیوں اور قانون شکنیوں کی وجہ سے۔

فَاَرَدْنَآ اَنْ — لٰہذا مَیں نے انہیں اس کے شر سے بچایا ہے۔

يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا — بہرحال ان کا پروردگار انہیں اس کے بدلے اور لڑکا عطا کرے گا

خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝ — جو عمدہ صلاحیتوں کا مالک ہو گا اور لوگوں سے محبت کرے گا۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ — اور اس دیوار کا معاملہ اس طرح ہے کہ یہ دو یتیم لڑکوں کی ملکیت ہے۔

فِى الْمَدِيْنَةِ — جو اس بستی میں رہتے ہیں۔

وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا — اس دیوار کے نیچے ان کا کچھ مال گڑا ہوا ہے۔

وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا	اور ان کا والد بڑا صالح انسان تھا
فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ	تمہارے رب کا منشا یہ ہے کہ
يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا	جب وہ جوان ہوں تو اپنا مال خود نکال لیں۔
رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ	اور یہ سب کچھ تمہارے رب کی رحمت کی بنا پر کیا گیا ہے
وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي	میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا۔
ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ	بہرحال یہ ہے حقیقت ان باتوں کی
مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ۞ ۱۸/۸۲-۶۸	جن پر تم ضبط نہ کر سکے تھے۔

(موسیٰؑ کی مدینؑ سے روانگی اور نبوت کا ملنا

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ	اور موسیٰ نے جب مدین میں اپنے قیام کی مدت پوری کر لی
وَسَارَ بِأَهْلِهِ	تو اپنے اہل وعیال کو لے کر وہاں سے رخصت ہو گیا۔
آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ۞	راستے میں جب وہ طور پہاڑ کے قریب پہنچے تو انہیں اس جانب آگ نظر آئی۔
قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا	موسیٰ نے اپنے اہل خانہ سے کہا وہ آگ نظر آ رہی ہے تم یہاں ٹھہرو
لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ	میں جا کے دیکھتا ہوں شاید وہاں سے راستے کی کوئی خبر مل جائے
أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ	یا تمہارے تاپنے کے لیے آگ کا کوئی انگارہ ہی لے آؤں۔
فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِن شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ	جب وہاں پہنچا تو ایک آواز آئی وادی کے دائیں کنارے پر
فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ	بابرکت زمین کے اس درخت سے کہ
أَن يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۞ ۲۸/۳۰-۲۹	اے موسیٰ میں تمام جہانوں کا پالنے والا اللہ ہوں۔

نبوت کی ذمہ داریاں اور تشکیل جماعت کے سلسلہ میں ہدایات

وَأَنَا اخْتَرْتُكَ	اور میں نے تمہیں ایک عظیم مقصد کے لیے منتخب کیا ہے۔
فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ۞	سو جو بات تمہیں اس وحی کے ذریعہ بتائی جاتی ہے اُسے غور سے سنو۔
إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا	دیکھو اللہ میں ہی ہوں اور اس کائنات میں میرے سوا اور کسی کو اقتدار حاصل نہیں۔
فَاعْبُدْنِي	لہٰذا یہاں صرف میرے قوانین کی محکومی اختیار کی جائے۔
وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي	اور معاشرہ میں ان قوانین کے مطابق نظام قائم کیا جائے

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ — اور دیکھو! دُنیا میں اِن قوانین کے مطابق انقلاب آکر رہے گا۔

أَكَادُ أُخْفِيهَا ○ — خواہ وہ عام لوگوں کو نظر نہ آ رہا ہو۔

لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ — یہ انقلاب اس لیے آئے گا کہ ہر کسی کو اُس کی محنت کا پورا پورا صلہ ملنے لگ جائے۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا — اور دیکھنا کہیں ایسے لوگ تمہارے راستہ میں سنگِ گراں بن کر حائل نہ ہو جائیں۔

مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا — جو اس نظام پر یقین نہیں رکھتے۔

وَاتَّبَعَ هَوَاهُ — اور اپنی ذاتی مفادپرستیوں اور ہوا و حرص میں مُبتلا ہو چکے ہیں۔

فَتَرْدَىٰ ○ ۲۰/۱۶-۱۳ — ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ نہ رکھنا ورنہ وہ تمہیں بھی تباہی کی طرف لے جائیں گے۔

کڑی مہم

اِذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ — موسیٰ کو نظامِ خداوندی کی تمام تفصیلات سمجھانے کے بعد فرعون کی طرف جانے کے لیے کہا گیا

إِنَّهُ طَغَىٰ ○ — جو ظلم و استبداد میں بہت آگے بڑھ چکا تھا اور اس کی سرکشی حدود فراموش ہو گئی تھی۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي — موسیٰ نے مہم کی سختی کا اندازہ کرتے ہوئے عرض کیا پروردگار میرے سینے میں وسعت پیدا کر دے۔

وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ○ — اور جو دُشواریاں راہ میں آئیں انہیں مجھ پر آسان فرما دیجیے۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي — اور میری زبان میں طاقت اور روانی پیدا کر دیجیے

يَفْقَهُوا قَوْلِي — تاکہ میں آپ کا پیغام بطریقِ احسن لوگوں تک پہنچا سکوں

وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ○ — اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی ہارون کو میرے ساتھ کر دیجیے۔

هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ○ — تاکہ اس کی مدد سے میری قوت مستحکم ہو جائے

وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ○ — اور اس عظیم مہم میں وہ میرا شریکِ کار رہے۔

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ○ — یوں ہم دونوں مل کر آپ کے تفویض کردہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم ہو جائیں گے

وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ○ — اور آپ کے نظام و قانون کو غالب بنا دینے کے لیے بیش از بیش قدم اُٹھا سکیں گے

إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ○ — اور آپ ہم دونوں کے حالات سے اچھی طرح باخبر ہیں۔

قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ○ ۲۰/۳۶-۲۴ — ارشاد ہوا اے موسیٰ ہم نے تیری مانگ پوری کر دی۔

فرعون کی طرف جانے کا حکم

قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا — موسیٰ سے کہا گیا تم دونوں بھائی ہمارے قوانین کو لے کر جاؤ

اِنَّا مَعَكُمْ	اور کسی بات کا ڈر نہ رکھو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔
مُّسْتَمِعُوْنَ ○	ہم ایک ایک بات کو سُنتے اور دیکھتے رہیں گے۔
فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ	سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ
اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○	ہم تمہاری طرف اللہ رب العالمین کا پیغام لے کر آئے ہیں کہ
اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ ۲۶/۱۵-۱۷	تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دو۔ چنانچہ وہ گئے اور اللہ کا پیغام پہنچایا۔

فرعون کے دربار میں

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا	فرعون نے کہا کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہم نے بچپن سے اپنے ہاں تمہاری پرورش کی
وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ○	اور تم نے عُمر کا ایک حصہ ہمارے ہاں بسر کیا۔
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ	لیکن تم نے ان احسانات کا بدلہ یوں دیا کہ ہماری ہی قوم کے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا!
وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○	تم کیسے ناشکرگزار آدمی ہو
قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ○	موسیٰ نے کہا وہ فعل مجھ سے نادانستگی میں ہو گیا تھا
فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ	اس کے بعد تمہارے خوف کی وجہ سے میں یہاں سے بھاگ گیا تھا۔
فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا	اب اللہ نے معاملات میں صحیح فیصلے کرنے کی صلاحیت اور رہنمائی دے کر
وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○	مجھے اپنے رسولوں کے زمرہ میں شامل کر لیا ہے
وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا	باقی رہے وہ احسان جو تُم نے مجھ پر جتائے ہیں
عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	تو کیا ان احسانوں کے بدلے میں تم بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنائے رکھنا چاہتے ہو
قَالَ فِرْعَوْنُ	اس پر فرعون کھسیانا ہو گیا اور بات کا رُخ دوسری طرف موڑنے کےلیے کہنے لگا
وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○	یہ جو تم کہتے ہو کہ رب العٰلمین کی طرف سے پیغام لاتے ہو تو یہ رب العٰلمین کیا ہوتا ہے۔
قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا	موسیٰ نے کہا یہ اللہ ہے جو کائنات کی پستیوں و بلندیوں میں ہر شے کی نشوونما کرتا ہے
اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ○	اگر تمہیں اس بات کا یقین آ جائے تو یہ جو تم اپنے آپ کو رب کہتے ہو اس کی حقیقت بھی جان
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ	جاؤ۔ اس پر فرعون نے اپنے درباریوں سے مخاطب ہو کر کہا
اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ○	تم سُنتے ہو کہ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے۔
قَالَ رَبُّكُمْ	موسیٰ نے فرعون کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا یہ اللہ وہ ہے جو تمہاری بھی
وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○	پرورش کرتا ہے اور تمہارے آباؤاجداد اور سابقہ فراعنہ مصر کی پرورش کرتا رہا ہے۔

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ○ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ○ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ○ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ ۲۶/۲۷-۳۱

فرعون نے اہلِ دربار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو بھئی اللہ نے تمہاری طرف اپنا رسول بھی بھیجا تو ایک پاگل بھیجا
موسیٰؑ نے اس کی ہفوات پر پھر کوئی توجہ نہ دی اور اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا وہ اللہ مشرق و مغرب اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کی پرورش کرنے والا ہے۔ اگر تم ذرا بھی عقل و خرد سے کام لو تو یہ بات بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے۔
فرعون نے طیش میں آتے ہوئے کہا دیکھو اس مملکت کے اندر تم نے اگر میرے سوا کسی اور کو صاحبِ اقتدار یا اللہ سمجھا تو یہ بغاوت ہوگی جس کی سزا میں تمہیں جیل بھیج دیا جائے گا
موسیٰؑ نے کہا اگر میں اپنے دعویٰ میں واضح دلائل دوں تو پھر بھی تم مجھے قید کر دو گے۔ کیا تم معاملہ کو دلائل و براہین کی رُو سے طے کرنے کی بجائے دھاندلی سے کام لینا چاہتے ہو۔ اس پر فرعون کچھ جھینپا اور کہا اچھا لاؤ وہ دلائل پیش کرو اگر سچے ہو۔

عصائے موسیٰ یا ان کے دلائل و براہین

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ○ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ○ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ○ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ڰ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ○ ۲۶/۳۲-۳۵

اس پر موسیٰؑ نے اللہ سے ملے ہوئے قوانین و ضوابط کو پیش کیا اور یہ واضح اور صاف قوانین و ضوابط ایسے تھے جو باطل معتقدات کو اژدہا کی طرح نگل رہے تھے
اس کے بعد موسیٰؑ ان براہینِ نیرہ کو سامنے لایا جو انہیں مستقبل کی ضمانت دیتے تھے۔ ان دلائل کی درخشندگی اور تابناکی ہر دیدۂ بینا کو صاف نظر آ رہی تھی۔
اس پر فرعون نے اپنے اہلِ دربار سرداران قوم سے کہا یہ شخص یقیناً ایک ماہر سحر کار ہے جو جھوٹ کو سچ بنا کر دکھائے چلا جا رہا ہے
اس کا ارادہ یہ نظر آتا ہے کہ یہ اپنی فریب کاریوں سے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر یہاں اپنی حکومت قائم کرے اور تمہیں اس ملک سے نکال باہر کرے
سو بتاؤ: تمہارا اس باب میں کیا مشورہ ہے۔

درباریوں کا مشورہ

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ

انہوں نے کہا ہمارے خیال میں موسیٰؑ اور اس کے بھائیؑ کے معاملہ کو فی الحال التواء میں رکھا جائے۔

وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝
يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ۝
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ
يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۝
وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ لَعَلَّنَا
نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِن كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۝ ۲۶ / ۳۶-۴۰

اور ملک کے بڑے بڑے شہروں میں ہرکارے روانہ کر دیے جائیں۔
جو مختلف معبدوں سے، علم رکھنے والے مذہبی پیشواؤں کو یہاں لے آئیں۔
چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ملک کے بڑے بڑے مذہبی پیشوا
تاریخ اور وقت مقررہ پر موسیٰؑ کے مقابلہ کے لیے جمع ہو گئے۔
علاوہ ازیں عام لوگوں سے بھی کہا گیا کہ وہ بھی وقت مقررہ پر آ جائیں
تاکہ یہ پروہت جب کامیاب ہوں تو ان کا شاندار جلوس نکالا جائے۔

مذہبی پیشواؤں کو لالچ

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ
أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ۝
قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ
إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ ۲۶ / ۴۱-۴۲

جب مذہبی پیشوا آ گئے تو انہوں نے فرعون سے کہا
اگر ہم موسیٰ پر غالب آ گئے تو کیا ہمیں کچھ انعام بھی دیا جائے گا
اس نے کہا بے شک تمہارے لیے انعام بھی ہو گا۔
اور سب سے بڑا انعام تو یہ ہے کہ تم ہمارے مقرب بن جاؤ گے۔

مقابلہ

قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ۝
فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ
وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ۝
فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ
فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ ۲۶ / ۴۳-۴۵

مقابلہ شروع ہوا اور موسیٰؑ نے ان سے کہا تمہارے پاس جو دلائل ہیں انہیں پیش کرو
انہوں نے اپنے باطل مذہب کی تائید میں نہایت رکیک اور بودی دلیلیں پیش کیں
اور کہا فرعون کے جاہ و جلال کی قسم، ہم آج ضرور میدان مار لیں گے۔
اس پر موسیٰؑ نے نظامِ خداوندی کی تائید میں محکم دلائل پیش کیے
جو پروہتوں کے فریب پر مبنی دلیلوں کو ایک ایک کر کے نگل گئے۔

پروہتوں نے موسیٰ کے دلائل کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ
سَاجِدِينَ ۝
قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ ۲۶ / ۴۶-۴۸

وہ دلائل اس قدر واضح، بیّن اور محکم تھے کہ ان کی روشنی میں پروہتوں پر
موسیٰؑ کی دعوت کی صداقت عیاں ہو گئی اور انہوں نے ان کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔
اور اعلان کر دیا کہ ہم خدائے رب العالمین پر ایمان لاتے ہیں
یعنی اس اللہ کے قانون پر جس کی طرف موسیٰؑ اور ہارونؑ دعوت دیتے ہیں

فرعون کا غصہ / خدا دوستوں کے ایمان الاسے ہیں

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ	فرعون نے کہا تمہاری یہ جرأت کہ میری اجازت کے بغیر ہی ایمان لے آئے ہو
اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ	ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ موسیٰ تمہارا پیرو مُرشد ہے
عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ	جس نے تمہیں پُرفتنی کا علم سکھایا ہے اور اندر سے تم سب ملے ہوئے ہو
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	تمہیں ابھی معلوم ہو جائے گا کہ اس سازش کی سزا کیا ہے۔
لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ	مَیں ابھی تمہاری مشکیں کسواتا ہوں، تمہیں ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ڈلواتا ہوں
وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ ۲۶/۴۹	تمہارے ہاتھ پاؤں کٹواتا ہوں اور تم سب کو سولی پر چڑھاتا ہوں۔

اور ان کی جرأت ایمانی

قَالُوْا لَا ضَیْرَ اِنَّآ	انہوں نے کہا تمہارا جو جی چاہے کرو، اس سے ہمارا کچھ نہیں بگڑتا
اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ	ہمارا زاویہ نگاہ بدل چکا ہے۔ ہماری تمام توجہات اب اپنے رب پر مرکوز رہیں
اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَآ	گی۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہماری سابقہ روش کے مُضر اثرات سے ہمارا تحفّظ
اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ۲۶/۵۰-۵۱	کرے گا کیوں کہ ہم نے اس نظام کو سب سے پہلے قبول کیا ہے

محکوموں کے خلاف حاکموں کے حربے

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	فرعون کے درباریوں اور سرداروں نے اس سے کہا۔
اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ	کیا تُو موسیٰ اور اُس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ
لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ	ملک میں بدامنی پھیلاتے پھریں۔
وَیَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ	اور تجھے اور تیرے معبودوں کو ترک کر دیں۔
قَالَ سَنُقَتِّلُ	فرعون نے کہا اس محکوم قوم کو سیاسی حربوں سے زیر رکھا جائے گا اس طرح کہ اس قوم کے ایسے
اَبْنَآءَهُمْ	معزز افراد جن میں جوہر مردانگی و حریت ہو گا کو ذلیل وخوار کر کے غیر مؤثر بنا دیا جائے گا
وَنَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ	اور جو طبقہ اِن جوہروں سے عاری ہو گا اُسے معزز و مقرب بنا کر آگے بڑھایا جائے گا۔
وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ ۷/۱۲۷	اس طرح سے ہمارا غلبہ و تسلّط اِن پر قائم رہے گا۔

مفاد پرستوں کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلنے والی اقوام کا انجام

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ وَّلَا یَكَادُ یُبِیْنُ ○ فَلَوْلَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ○ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ○ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ○ ۴۳/۵۱-۵۶

فرعون اس انقلابی تحریک کے بڑھتے ہوئے اثرات کے خوف سے ملک میں اس قسم کے اعلانات کراتا رہتا تھا کہ اے میری قوم، کیا میں مملکتِ مصر کا مالک نہیں ہوں اور کیا یہ نہریں جو میرے انتظام کے تحت جاری ہیں میری نہیں ہیں۔
کیا تم ان باتوں پر غور نہیں کرتے کہ
میں اس شخص سے کس قدر بہتر اور برتر ہوں۔
جو ہماری محکوم قوم کا ایک فرد ہے لہٰذا پست اور کمزور
اُسے تو اچھی طرح بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے۔
اس کے خُدا نے اگر اسے اتنے بڑے اقتدار کا مالک بنانا تھا۔
تو اُسے سرداری کے امتیازی نشان کے طور پر سونے کے کنگن کیوں نہ دیے گئے
یا اُس کے جلو میں صف در صف فرشتے کیوں نہ بھیجے گئے۔
چنانچہ وہ اس قسم کے پروپیگنڈہ سے اپنی قوم کو فریب میں مبتلا رکھنے کی کوشش کرتا رہا
اور اُس کی قوم بھی آنکھیں بند کر کے اُس کی اطاعت کرتی رہی۔
درحقیقت وہ قوم خود بھی غلط راستوں پر ہی چلنا چاہتی تھی۔
سو جب ان کی سرکشی انتہا کو پہنچ گئی اور انکی تباہی کا وقت آ گیا
تو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔
اور وہ ایک زندہ قوم کے بجائے داستان پارینہ بن گئے
جو آنے والوں کے لیے ایک عبرتناک نظیر کے طور پر بیان ہوتی ہے۔

حضرت موسیٰؑ نے مصر میں ہی تعمیرِ ملت کا کام شروع کر دیا تھا

فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّیَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡىِٕهِمْ اَنْ یَّفْتِنَهُمْ ؕ

موسیٰؑ نے دلائل و براہین سے قومِ فرعون کو قائل کر دیا تھا
لیکن اس پر سوائے اُس کی اپنی قوم کے چند نوجوانوں کے، کوئی ایمان نہ لایا
اس لیے کہ وہ فرعون اور اس کے سرداروں سے ڈرتے تھے
کہ وہ انہیں کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں۔

وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ ۚ
بلاشبہ فرعون اپنی مملکت میں بڑا ہی سرکش و مستبد تھا

وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ○
اور اپنے مخالفین سے انتقام لینے میں کسی حد پر رُکنے والا نہیں تھا۔

وَقَالَ مُوْسٰی یٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا جب تم قوانینِ خداوندی کی صداقت پر ایمان لا چکے ہو

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا
تو پھر کسی سے نہ ڈرو اور ان قوانین کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھو۔

اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ○
یہی ایک طریق ہے جس سے تم غیر خدائی قوانین سے منہ موڑ کر ان قوانین کی اطاعت کر سکو گے

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ
اُنہوں نے کہا، آپ مطمئن رہیے۔ ہم ان قوانین پر پورا پورا بھروسہ رکھیں گے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○
اور دُعا کی کہ پروردگار ہمیں اس ظالم قوم کے جور و ستم سے محفوظ رکھیے۔

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○
اور اپنی رحمت سے نظامِ خداوندی کی مخالف اس قوم کی غلامی سے ہمیں نجات دلوا دیجیے

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ
لہٰذا ہم نے قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی کی کہ

اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا
سرزمینِ مصر میں ہی جس جگہ تمہاری قوم ہے وہیں ان کی ذہنی و قلبی تربیت شروع

وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً
کر دو اور اپنی جماعت کے ممبروں کے گھروں میں ہی ایسے تربیتی مراکز قائم کر لو۔

وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۗ
اور اس طرح قیامِ نظامِ خداوندی کے پروگراموں کی ابتدا کر دو۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○
اور اپنی جماعت کو اس نظام کے نتائج و ثمرات کی خوشخبری دیتے رہو۔

وَقَالَ مُوْسٰی
موسیٰؑ نے کہا میں یہ سب کچھ کروں گا لیکن میری قوم کے دل میں رہ رہ کر یہ سوال اُٹھتا ہے

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ
کہ پروردگار ایسا کیوں ہے کہ فرعون اور اس کے سرداروں کو

زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ
زینت و آرائش کا سامان اور متاعِ زیست اس قدر فراوانی سے مل رہا ہے کہ

رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ
اس کے بل بوتے پر وہ لوگوں کو نظامِ خداوندی کی طرف آنے سے روکتے ہیں

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ
پروردگار ایسا کر دیجیے کہ مال و دولت پر ان کا مان ٹوٹ جائے

وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اور ان کی عقل خودبین کو سلب کر لیجیے

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○
کیونکہ یہ لوگ اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ اپنی بربادی خود دیکھ نہ لیں۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا
اس پر اُنہیں کہا گیا تمہاری یہ آرزو سُن لی گئی ہے۔

فَاسْتَقِيْمَا
لیکن اس کا پورا ہونا تمہاری جد و جہد پر موقوف ہے لہٰذا تم اس نظام پر ثابت قدم

وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ
رہو اور ایسے لوگوں کا طرزِ عمل اختیار نہ کرو جو ہمارے قوانین اور اُن کے نتیجہ خیز

لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ۱۰/۸۸-۸۹
ہونے کے انداز سے واقف نہیں ہوتے لہٰذا جلدبازی میں غلط تدابیر اختیار کر لیتے ہیں۔

قارونیت یا سرمایہ دارانہ ذہنیت

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى
فَبَغٰى عَلَيْهِمْ
وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ
اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ
بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ
اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ
لَا تَفْرَحْ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝
وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ
الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا
وَاَحْسِنْ كَمَآ
اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ
وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝
قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ
عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ
اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ
مِنَ الْقُرُوْنِ
مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً
وَّاَكْثَرُ جَمْعًا

(دیکھو۔ قارون قوم موسیٰ کا ہی ایک فرد تھا
لیکن اپنی دولت کے ذریعہ سے اپنی ہی قوم کا خون چوستا تھا
اس طرح اس کے پاس اتنی دولت جمع ہو گئی تھی کہ
اس کے خزانوں کا انتظام
ایک طاقتور جماعت سنبھالتی تھی ۔۔۔)
قوم کے باہوش طبقہ نے اُس سے کہا
دولت کے نشہ میں اس قدر بدمست نہ ہو جاؤ
بلاشبہ یہ روش قانونِ خداوندی کی رُو سے پسندیدہ نہیں ہے۔
اللہ کے اِس مال کو نوعِ انسانی کی فلاح کے لیے دے کر
تم اپنی آخرت سنوار سکتے ہو۔
لہٰذا معاشرہ کو حسین و متوازن بنانے میں اپنے فرائض کو بھول نہ جاؤ
دوسروں کی زندگیاں بھی اسی طرح خوشگوار بناؤ
جس طرح اللہ نے تمہاری زندگی کو خوشگوار بنا دیا ہے۔
اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد بپا نہ کر دو۔
(بلاشبہ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا
جو معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والے ہیں۔
وہ کہنے لگا میں اِس مال میں دوسروں کو کیوں حصہ دار بنالوں۔
جسے میں نے اپنی ہنرمندی سے لایا ہے۔
کاش اسے معلوم ہوتا کہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے
ایسی ذہنیت اور روش رکھنے والی کتنی ہی اقوام
قبل ازیں تباہ و برباد ہو چکی ہیں
جو اس سے زیادہ قوت اور حشمت کی مالک تھیں
اور انہوں نے مال و دولت بھی اس سے کہیں زیادہ جمع کر رکھا تھا

وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ
الْمُجْرِمُوْنَ ○ ۲۸/۷۶—۷۸

یاد رکھو یہ جُرم اس قدر واضح اور نمایاں ہے کہ اس کی سزا کے لیے
مجرموں سے پوچھ گچھ کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔

سرمایہ دارانہ نظام کے متعلق مغالطہ میں مبتلا لوگ

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ
فِیْ زِیْنَتِهٖ
قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ ○
الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا
یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ
مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ
اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ○
وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
وَیْلَکُمْ
ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ
لِّمَنْ اٰمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا
وَلَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا
الصّٰبِرُوْنَ ○ ۲۸/۷۹—۸۰

اور قارون جب قوم کو دکھانے کے لیے نکلتا
اپنی پوری شان و شوکت اور کرّوفر سے
تو وہ لوگ بڑی حسرت سے کہتے جن کے پیشِ نظر
صرف دُنیاوی زندگی کے مفادات ہوتے ہیں
اے کاش ہمیں بھی ایسا کچھ مل سکتا۔
جیسا کہ قارون کو ملا ہے
یہ تو بڑا ہی خوش نصیب ہے۔
لیکن جن لوگوں کو حقیقت کا علم تھا وہ اِن سے کہتے
تم کس فریب میں مُبتلا ہو اس کی شان و شوکت تو جھُوٹے نگوں کی مینا کاری ہے،
حقیقی خیر و برکت کا موجب وہ مال و اسباب ہوتا ہے
جو قانونِ خداوندی کی رُو سے ملتا ہے
اور جس میں انسان کا عمل اور اس کی صلاحیتیں صرف ہوتی ہیں
لہٰذا ایسی سعادت حاصل کرنے کے لیے
بڑے صبر و استقلال کی ضرورت ہوتی ہے۔

موسیٰؑ کے مقابل قوتیں

وَقَارُوْنَ
وَفِرْعَوْنَ
وَهَامٰنَ
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی
بِالْبَیِّنٰتِ

سرمایہ دارانہ نظام کا نمائندہ قارون
اور ملوکیت و آمریت کا نمائندہ فرعون
اور مذہبی پیشوائیت کا نمائندہ ہامان
یہ وہ ابلیسی قوتیں تھیں جن کی طرف موسیٰؑ گئے تھے
ہمارے واضح قوانین و دلائل لے کر

فَاسْتَكْبَرُوْا — لیکن وہ اپنی سرکشی سے باز نہ آئے۔
فِي الْاَرْضِ — جسے انہوں نے ملک میں عام کر رکھا تھا
وَمَا كَانُوْا — اور وہ اپنی تمام دولت، قوت اور فریب کاریوں کے باوجود
سٰبِقِيْنَ ۝ ۲۹/۳۹ — ہمارے قانونِ مکافات سے بچ نہ سکے۔

فرعون کی تدابیر اور اللہ کا فیصلہ

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ — موسیٰؑ کی تعلیم اور بنی اسرائیل کی تنظیم کا اثر ملک میں پھیل رہا تھا
فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ — اس کے ازالہ کے لیے فرعون نے مختلف شہروں میں ہرکارے دوڑائے
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝ — اور لوگوں سے کہا یہاں ذلیل لوگوں کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے
وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝ — جو اپنی فتنہ سامانیوں اور سازشوں سے ہمارے غصہ کی آگ کو بھڑکا رہی ہے
وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ — بہرحال ہم ان سے چوکنا ہیں اور ان کے مقابلہ کے لیے ہر لحاظ سے تیار۔
فَاَخْرَجْنٰهُمْ — اُدھر فرعون یہ اعلان کروا رہا تھا اور ادھر اللہ کے قانونِ مکافات نے یہ فیصلہ دے دیا تھا کہ
مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ — ہم نے فرعون اور اس کے سرداروں کو، ان کے باغات اور چشموں سے
وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ — اور ان کے خزانوں اور مناصب و مدارج سے نکال باہر کیا ہے
كَذٰلِكَ ۗ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ ۲۶/۵۹-۵۳ — اور اس طرح سے ان سب کا وارث بنی اسرائیل کو بنا دیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جانے کا حکم

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى — آخرالامر ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی کہ
اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ — میرے بندوں کو لے کر راتوں رات وہاں سے نکل جاؤ
اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ ۲۶/۵۲ — اور یہ خیال رکھو کہ فرعون تمہارا تعاقب ضرور کرے گا۔

اور موسیٰؑ معہ ساتھیوں کے دریا عبور کر گئے

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝ — بہرحال بنی اسرائیل راتوں رات مصر سے نکل کھڑے ہوئے اور فرعون کا لشکر صبح کے وقت
فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ — ان کے پیچھے لپکا۔ جب فریقین نے ایک دوسرے کو دیکھا
قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ — تو موسیٰؑ کے ساتھی کہنے لگے لو ہم تو پھنس گئے آگے پانی ہے اور پیچھے فرعون کا لشکر۔

قَالَ كَلَّآ ۚ
اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝
فَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى
اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ ۲۶/۶۳-۶۰

موسیٰؑ نے کہا گھبراؤ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو گا
ہمارا پروردگار ہمارے ساتھ ہے وہ ضرور ہمیں کوئی راستہ سجھائے گا۔
چنانچہ ہم نے موسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ سے بتایا کہ اپنی جماعت کو لے کر
بحر کی فلاں سمت سے جہاں پانی کم ہے لاٹھی ٹیکتا ہوا پار اتر جا۔

اور فرعون معہ ساتھیوں کے غرق ہو گیا

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ۝
وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ
وَ اَنْجَیْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ۝
ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ۝ ۲۶/۶۶-۶۳

اس طرح دونوں جماعتیں دریا کے دونوں طرف عظیم تودوں کی طرح کھڑی ہو گئیں
پھر دوسری جماعت بھی تعاقب میں۔ بنا دیکھے بھالے دریا میں اتر گئی۔
اس طرح سے موسیٰؑ اور اس کے تمام ساتھیوں کو تو ہم نے بچا لیا
اور فرعون اور اس کے ساتھی غرق ہو گئے۔

آخری وقت کی توبہ کا کچھ فائدہ نہیں

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ
اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ
اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ
وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝
آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ
وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ ۱۰/۹۱-۹۰

فرعون جب غرق ہونے لگا تو پکار اٹھا کہ
مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اس اللہ کے سوا کسی کا اقتدار نہیں
جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں
اور مَیں ان میں شامل ہونا چاہتا ہوں جو اس کے قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں
لیکن ایسے وقت ایمان کا کیا فائدہ جب کہ تمام عمر راہِ حق سے سرکشی اختیار
کیے رکھی اور ملک میں ناہمواریاں اور فساد انگیزیاں پیدا کرتا رہا۔

اور فرعون کا جسم محفوظ کر لیا گیا

فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ
لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ
وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ
اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ ۱۰/۹۲

بہرحال فرعون کے جسم کو بطورِ نشانی محفوظ کر لیا گیا
تاکہ بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت کا موجب بنے۔
اکثر لوگ ایسے ہیں جو ہمارے قانونِ مکافات کی غیر محسوس نشانیوں سے
اثر پذیر نہیں ہوتے، ان کے لیے ایسی محسوس نشانیاں ہی باعثِ عبرت ہوتی ہیں

غلامی سے قوموں کے حوصلے پست اور ذہن ماؤف ہو جاتے ہیں

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ	اور موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اب اٹھو اور نئی زندگی شروع کر دو۔
يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	اور ان انعامات خداوندی کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔
اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ	جن کی رُو سے اس نے تم میں انبیاء پیدا کیے۔
وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا	اور تمہیں صاحب اقتدار و مملکت بنایا۔
وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○	اور تمہیں وہ کچھ عطا کیا جو اس زمانے میں کسی اور قوم کے حصہ میں نہیں آیا تھا
يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ	لہٰذا اے برادران قوم اٹھو اور اس بابرکت سرزمین میں داخل ہو جاؤ
الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ	جسے اللہ نے تمہارے نام لکھ دیا ہے۔ آگے بڑھو اور اس ملک پر قابض ہو جاؤ۔
وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ	اور دیکھو، پیچھے ہرگز نہ پلٹنا، نہ پیٹھ موڑ کر بھاگنا ہی
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ○	اگر ایسا کرو گے تو سخت نقصان اٹھاؤ گے۔
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ○	انہوں نے کہا اے موسیٰ اس ملک میں تو بڑی زبردست قوم آباد ہے۔
وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا	جب تک یہ لوگ وہاں سے نکل نہ جائیں، ہم تو وہاں قدم نہیں رکھنے کے
فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ	اگر یہ وہاں سے نکل جائیں تو پھر ہم بڑے شوق سے وہاں چلے جائیں گے۔
قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ ○	پوری قوم میں صرف دو شخص ایسے تھے جو قانون مکافات سے خوف کھاتے تھے
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا	اور جنہیں اللہ نے حقیقت بینی کی نعمت سے نوازا تھا۔
ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ	انہوں نے کہا تم اس قدر بزدل کیوں بن رہے ہو۔ ایک دفعہ ہلّہ بول کر
فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ	شہر کے دروازے میں درانہ گھس جاؤ پھر دیکھو تم ان پر کس طرح غالب
وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○	آجاتے ہو اور اللہ کے قانون پر بھروسہ رکھو اگر تم اس قانون کو مانتے ہو۔
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا	انہوں نے کہا اے موسیٰ ہم تو کبھی بھی آگے نہیں بڑھنے کے
مَّا دَامُوْا فِيْهَا	جب تک کہ وہ لوگ وہاں موجود ہیں
فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ	بہتر ہے تم اور تمہارا رب وہاں جاؤ اور ان سے جنگ کرو۔
اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ○	ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ جب کامیاب ہو جاؤ تو ہمیں آواز دے لینا ہم آجائیں گے
قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ	اس پر موسیٰ نے تنگ آکر کہا پروردگار آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرا ان پر کوئی بس نہیں چلتا
اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ	میرا اختیار تو میری اپنی ذات یا اپنے بھائی کی ذات تک محدود ہے

فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ — اب ہم میں اور اس قسم کی بے راہ قوم میں آپ ہی کوئی فیصلہ کر دیں۔ کہ ان کے متعلق ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۵/۲۰-۲۶ — چنانچہ اللہ نے ان کے متعلق فیصلہ دے دیا کہ جو سرزمین ان کے نام لکھ دی گئی تھی اس سے انہیں چالیس سال کے لیے محروم کر دیا گیا ہے۔ ان کی موجودہ نسل ان بیابانوں میں ہی ماری ماری پھرتی رہے گی لہٰذا تم ان کے لیے افسردہ خاطر نہ ہو۔ (اور ان کی آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت پر توجہ دو)

ذہنی غلامی

فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۝ — صحرانوردیوں کے دوران قومِ موسیٰؑ کا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جو بتوں کی پرستش پر جمی بیٹھی تھی۔

قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ — وہ کہنے لگے اے موسیٰؑ ہمیں بھی ایک ایسا معبود بنا دیجیے جس طرح کا معبود ان لوگوں نے بنایا ہوا ہے

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ — موسیٰؑ نے کہا میں اس کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں کہ تم ایک انتہائی درجہ کی جاہل قوم ہو۔

اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ — جس مسلک پر یہ بت پرست چل رہے ہیں وہ مسلک تو تباہ ہو کر رہنے والا ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ یکسر باطل ہے۔

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ — اس نے کہا کیا میں تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی اور خدا تجویز کر دوں۔ اس اللہ کے سوا جو تمہیں تمام اقوامِ عالم پر فضیلت دینا چاہتا ہے۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ ۷/۱۳۸-۱۴۱ — اور جس نے تمہیں قومِ فرعون کی غلامی سے نجات دلائی۔ جو تمہیں طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا رکھتے تھے۔

جہالت کی انتہا

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً ۲/۵۵ — اور قومِ موسیٰؑ نے ان سے کہا ہم اُس وقت تک تمہاری بات نہیں مانیں گے جب تک کہ اللہ کو مجسّم اپنے سامنے نہ دیکھ لیں۔

دیکھو کہیں قومِ موسیٰؑ کی طرح نہ ہو جانا

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا	اے جماعتِ مومنین تم کہیں قومِ موسیٰؑ کی طرح نہ ہو جانا
كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى	جنہوں نے قدم قدم پر اپنے رسول کو تنگ کیا اور اذیت پہنچائی
فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ	بہرحال موسیٰؑ کا تو اس سے کچھ نہیں بگڑا۔ اس کا درجہ تو اللہ کے ہاں بلند ہی رہا
وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ○ ۳۳/۶۹	(لیکن قومِ موسیٰؑ کے لیے استخلافِ ارض کا معاملہ بہت پیچھے جا پڑا تھا)

موسیٰؑ کا لایا ہُوا انقلاب

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ	اور جب موسیٰؑ کا لایا ہُوا انقلاب مکمل ہو گیا تو سرمایہ داروں کی املاک نیست و نابود
فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ	ہو گئیں۔ اس وقت کوئی طاقت ایسی نہیں تھی
يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	جو قانونِ خداوندی کے مقابلہ میں ان کی مدد کر سکتی۔
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ○	اور نہ وہ خود ہی اپنے آپ کو اس انقلاب کے نتائج سے بچا سکتے تھے
وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ	اور جو لوگ ابھی کل تک سرمایہ دارانہ شان و شوکت کی آرزو کیا کرتے تھے
يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ	کہنے لگے۔ فی الواقعہ ہماری غلط نگہی تھی جو ہم ایسی آرزو کرتے تھے
اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ	رزق کی حقیقی فراخی تو نظامِ خداوندی میں حاصل ہوتی ہے
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ	اور رزق کی تنگی بھی اس کے قانونِ مشیت کے مطابق آتی ہے۔
لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا	اگر ہم پر اللہ کا احسان نہ ہوتا اور ہم سرمایہ دارانہ نظام میں پھنسے رہتے تو
لَخَسَفَ بِنَا ؕ	آج ہمارا جمع جتھہ بھی اسی طرح نیست و نابود ہو جاتا۔
وَيْكَاَنَّهٗ	اب یہ بات ہم نے علیٰ وجہ البصیرت سمجھ لی ہے کہ
لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○	وہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جو نظامِ خداوندی قائم نہیں کرتے۔
تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ	اور کامیاب وہ ہے جس کا مستقبل کامیاب ہو۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔
لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا	اور یہ کامیابی ایسے لوگوں کے حصہ میں آتی ہے جو دولت کی بنا پر بڑائی نہیں چاہتے
فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ	اور نہ مال و دولت کے ذریعہ سے معاشرہ میں ناہمواریاں اور فساد پیدا کرتے ہیں۔
وَالْعَاقِبَةُ	یاد رکھو انجامِ کار کامرانیاں و خوشگواریاں ان کے لیے ہیں
لِلْمُتَّقِيْنَ ○ ۲۸/۸۱-۸۳	جو زندگی کے ہر معاملہ میں قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں۔

اس کمزور اور محکوم قوم کی نظامِ خداوندی کے اپنانے کے بعد کی حالت

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ
مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
بِمَا صَبَرُوْا
وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ
وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝ ۷/۱۳۷

اور جس قوم کو اس قدر کمزور و ناتواں اور ذلیل و حقیر بنا دیا گیا تھا
اسے مختلف مراحل سے گزار کر ہم نے ملک کے مشرقی و مغربی حصوں کا
وارث بنا دیا جو قدرتی خزائن اور پیداوار سے مالامال تھا
اور یوں تیرے پروردگار کا پروگرام
بنی اسرائیل کے حق میں اس حسن و خوبی سے تکمیل تک پہنچا۔
اس لیے کہ اس تمام جدوجہد میں انہوں نے بڑی استقامت کا ثبوت دیا تھا
ان کے برعکس قومِ فرعون کا ساختہ پرداختہ تباہ و برباد ہو گیا
اور ان کی عالی شان عمارات تہس نہس ہو گئیں۔

موسیٰؑ کی طرف کی گئی وحی

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً
وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ
يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا
سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۷/۱۴۵

موسیٰ کی طرف کی گئی وحی تختیوں پر لکھی گئی تھی
جن میں زندگی کے ہر گوشہ سے متعلق احکام و قوانین درج تھے
اور تمام قوانین تفصیل کے ساتھ صاف صاف بیان کر دیے گئے تھے۔
موسیٰ اور اس کی قوم سے کہا گیا تھا کہ وہ ان قوانین کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہیں
اور جو معاملہ سامنے آئے دیکھیں کہ ان قوانین میں سے کون سا قانون اس کے لیے زیادہ موزوں ہے،
اور اگر انہوں نے ان قوانین کی خلاف ورزی کی تو اس کے نتائج بھی ان کے سامنے آ جائیں گے۔

جو کتاب موسیٰؑ کو دی گئی تھی اس میں اختلاف پیدا کر لیے گئے ہیں

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۱۱/۱۱۰

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی
جس میں اختلافات پیدا کر لیے گئے ہیں۔

فرعون کی بیوی

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اور اللہ مومنین کے لیے مثال بیان کرتا ہے
امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ	فرعون کی بیوی کی۔
اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ	وہ ہمیشہ یہ دُعا مانگا کرتی تھی کہ پروردگار
عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ	اپنی طرف سے میرے لیے جنت میں گھر بنا دیجیے۔
وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ	اور مجھے فرعون اور اس کے غلط اعمال سے نجات دلائیے۔
وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ٦٦/١١	بلکہ اس قوم سے نجات دلا دیجیے جس نے ظلم و ستم پر کمر باندھ رکھی ہے۔

۵۸ قومِ شعیبؑ (اہلِ مدین)

حضرت ابراہیمؑ کے ایک بیٹے کا نام مدین تھا جو حجاز کے شمال میں شام سے متصل علاقہ میں سکونت پذیر ہوا اور اسکی نسل تاریخ کے اوراق میں قوم مدین کے نام سے متعارف ہوئی ان کا زمانہ قریب ۲۰۰۰ ق م سمجھنا چاہیے یہ قوم یہیں بڑھی پھولی قریب چار سو سال بعد ان میں حضرت شعیبؑ کی بعثت ہوئی۔

حضرت موسےٰؑ مصر سے نکل کر مدین کی طرف آئے تھے۔ قرآن کریم میں ہے کہ یہاں انہوں نے ایک مرد بزرگ کے ہاں رہائش اختیار کی اور گلہ بانی کی خدمت سنبھال لی تھی۔ اس مردِ بزرگ نے اپنی بیٹی کا عقد حضرت موسےٰؑ سے کر دیا تھا۔ قرآنِ کریم نے یہ نہیں بتایا کہ یہ مرد بزرگ کون تھے۔ لیکن محققین کا خیال ہے کہ آپؑ حضرت شعیبؑ ہی تھے اس اعتبار سے شعیبؑ اور موسیٰؑ کا زمانہ ایک ہی ہے یعنی قریب ۱۶۰۰/۱۷۰۰ ق م

حضرتِ شعیبؑ نے جب قوم کے سامنے نظامِ خداوندی پیش کیا تو وہ حیران رہ گئے ان کا خیال تھا کہ شعیبؑ جو دین لے کر آئے ہیں اس میں بھی پوجا پاٹ کے نئے نئے طریقے بتائے گئے ہوں گے لیکن انہوں نے جب دیکھا کہ یہ دین تو زندگی کے تمام امور کو کنٹرول کرتا ہے اور معاشی عدل و مساوات کا داعی ہے تو حسبِ معمول قوم کے سرمایہ دار اور استحصالی طبقہ نے آپ کی سخت مخالفت کی۔ انہوں نے کہا یہ کیسی صلوٰۃ ہے جو ہمارے معاشی معاملات میں دخیل ہے اور ہمیں اپنا مال اپنی مرضی سے خرچ کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر شعیبؑ اپنے ان خیالات سے باز نہ آئے تو انہیں بستی سے نکال دیا جائے گا۔

بہرحال قوم نے اپنی حالت میں اصلاح نہ کی اور ضد و سرکشی میں آگے بڑھتی گئی تاآنکہ وہ تباہ و برباد ہو کر ملیا میٹ ہو گئی۔

○

حضرت شعیبؑ کا پیش کردہ نظام

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا	اور اہلِ مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا
قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ	انہوں نے کہا اے میری قوم قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرو
مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ	اللہ کے سوا کوئی اور تمہارا حاکم نہیں ہے
وَلَا تَنْقُصُوا	اور اپنے معاشی نظام کے نقائص و ناہمواریاں دور کرو
الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ	اور ہر ایک کو اُس کا پورا پورا حق دو۔
اِنِّیْٓ اَرٰىکُمْ بِخَیْرٍ	لوٹ کھسوٹ کے ذریعہ سے لائی ہوئی تمہاری اس مصنوعی خوشحالی کو دیکھ کر مجھے
وَّاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ۝	اس کے نتیجہ میں آنے والی تباہی و بربادی سے خوف آ رہا ہے۔
وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ	اے میری قوم تم اپنے معاشی نظام کی بنیاد عدل و انصاف پر رکھو۔
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ	اور انسانوں کے حقوق میں کمی کر دینے والے نظام کو چھوڑ دو۔
وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝	اور معاشرہ میں ناہمواریاں اور فساد پیدا نہ کرو۔
بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ	دیکھو ثبات و دوام صرف ان مفادات کو حاصل ہوتا ہے
اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ ۱۱/۸۴-۸۶	جو قوانینِ خداوندی کے مطابق حاصل ہوتے ہیں۔

اپنے معاشی معاملات نظامِ خداوندی کے مطابق طے کرو

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا	اور اہلِ مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔
قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ	انہوں نے کہا اے میری قوم قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرو
مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ	اللہ کے سوا کوئی اور تمہارا حاکم نہیں ہے۔
قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ	تمہارے پاس پروردگار کی جانب سے ایک واضح نظام آ چکا ہے
فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ	لہٰذا تمہیں چاہیے کہ اپنے معاشی معاملات اس نظام کے مطابق عدل
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ	کی بنیادوں پر قائم کرو اور لوگوں کے حقوق و واجبات میں کمی نہ کیا کرو۔
وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ	اور معاشرہ میں اصلاح ہو جانے کے بعد
بَعْدَ اِصْلَاحِھَا	ناہمواریاں پیدا کر کے فساد بپا نہ کر دو۔
ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ	یہ سب کچھ تمہارے اپنے بھلے کے لیے ہے
اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ ۷/۸۵	اگر تم اس پر یقین رکھو۔

دیکھو زندگی کی راہوں پر رہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ	دیکھو زندگی کی راہوں پر رہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ
تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ ○	کہ لوگوں کو دھمکاؤ اور ان کی راہ روکو۔
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ	جو نظامِ خداوندی کی طرف آنا چاہتے ہیں۔
وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا	اور انسانی معاشرہ میں کجیاں پیدا کرنے کے درپے رہو۔
وَاذْكُرُوْٓا	اُس حالت کو یاد کرو کہ تم
اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا	ایک چھوٹی سی اور بے سروسامان قوم تھے
فَكَثَّرَكُمْ	کہ تمہیں ہر لحاظ سے مالا مال کر دیا گیا ہے۔
وَانْظُرُوْا	تاریخِ عالم پر غور کرو اور دیکھو کہ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	اقوام کا انجام کیا ہوا
الْمُفْسِدِيْنَ ○ 7/86	جو معاشرہ میں لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کرتی تھیں۔

اقوامِ گزشتہ کے انجام سے سبق حاصل کرو

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ	شعیبؑ نے کہا اے میری قوم دیکھنا!
شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ	میری مخالفت میں تم کوئی ایسی بات نہ کر بیٹھنا
مِّثْلُ مَآ اَصَابَ	جس سے تمہارا حشر بھی وہی ہو جائے
قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ	جو قومِ نوحؑ یا قومِ ہودؑ
اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ	یا قومِ صالحؑ کا ہوا تھا۔
وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ	اور قومِ لوطؑ کی برباد شدہ بستیاں تو
مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ○	تم سے کچھ زیادہ دُور بھی نہیں ہیں۔
وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	دیکھو تم اللہ کے نظام کی پناہ اور حفاظت میں آ جاؤ
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ	لہٰذا پھر اس کی طرف پلٹ آؤ۔
اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ	نظامِ خداوندی ہر طرح کا سامانِ نشوونما مہیا کرتا ہے
وَّدُوْدٌ ○ 11/89-90	نہایت ہی مشفقانہ انداز سے۔

صلوٰۃ کا حقیقی مفہوم

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ — انہوں نے کہا اے شعیبؑ ہم نے تو سمجھا تھا کہ تم پوجا پاٹ کا کوئی نیا طریقہ لائے ہو۔

اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ — لیکن تمہاری یہ صلوٰۃ تو ہماری روزمرہ کی عملی زندگی میں دخیل ہے

اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ — کیا یہ صلوٰۃ کہتی ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کا مسلک چھوڑ دیں

اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا — اور اپنے مالی معاملات بھی اپنی مرضی سے طے نہ کریں

اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ ○ — کیا سب عالی ظرفی، راست بازی اور غریبوں کی غمخواری تمہارے حصہ میں آگئی ہے۔

قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ — شعیبؑ نے کہا اے میری قوم ذرا غور تو کرو۔

اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ — اللہ نے جب عقل و بصیرت کے نمایاں راستے ہمارے سامنے کشادہ کر دیے ہیں

وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا — اور ہم لوٹ کھسوٹ کے بغیر متوازن ذرائع سے بھی رزق حاصل کر سکتے ہیں

وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ — تو پھر کیوں میں تمہیں اس متوازن روش کی طرف نہ بلاؤں۔

اِلٰی مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ — میں یوں تو نہیں کر سکتا کہ تمہیں نیک عملی کی دعوت دوں اور خود بے عملی کروں۔

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ — میں تو تمہارے معاشرہ کی اصلاح کی کوشش کروں گا۔

مَا اسْتَطَعْتُ ؕ ۱۱/۸۸ — پوری استطاعت سے۔

قوم کے دولتمند اور استحصالی طبقہ کی طرف سے مخالفت

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ — قوم کے سرداروں اور وڈیروں نے جو

اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ — دولت اور قوت کے نشہ میں بدمست ہو رہے تھے کہا

لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ — اے شعیبؑ اگر تم اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں

اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَآ — اور تمہارے ساتھیوں کو اپنے علاقہ سے باہر نکال دیں گے

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا — اگر یہاں رہنا ہے تو تمہیں ہمارا نظامِ زندگی اپنانا ہو گا۔

قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ○ — شعیبؑ نے کہا اگر ہمیں تمہارا طرزِ زندگی پسند نہ ہو تو کیا زبردستی پسند کراؤ گے۔

قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰهِ — ہم جو اللہ کا نظام تمہارے سامنے پیش کر رہے ہیں تو کیا وہ اللہ

كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ ۸۸-۸۹

پر جھوٹ باندھ رہے ہیں کہ اسے چھوڑ کر تمہارا طرزِ زندگی اختیار کرلیں حالانکہ اللہ نے وحی کی روشنی عطا کر کے ہمیں اس طرزِ زندگی سے نجات دلائی ہے۔
لہٰذا کان کھول کر سُن لو کہ ہم تمہارے مسلک کی طرف لوٹ کر نہیں آسکتے۔ ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہم نے نظامِ خداوندی اس اللہ کی دی ہوئی رہنمائی کی بنا پر اختیار کیا ہے جس کا علم کائنات کی ہر شے کو محیط ہے ہمیں اس رہنمائی پر پورا بھروسہ ہے لہٰذا ہم تمہاری دھمکیوں سے ہرگز نہیں ڈرتے۔

مفاد پرستوں کے ہاں اللہ کی حیثیت محض ایک "ظہریا" یعنی فالتو چیز کی ہوتی ہے

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ○ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ○ ۹۱-۹۲

انہوں نے کہا اے شعیبؑ پہلی بات تو یہ ہے کہ تم جو کچھ کہتے ہو وہ زیادہ تر ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتا دوسرے ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہمارے درمیان ایک کمزور اور بے حیثیت سے آدمی ہو۔
حقیقت یہ ہے کہ اگر تمہاری برادری نہ ہوتی تو ہم کبھی کا تمہیں سنگسار کر چکے ہوتے۔
تمہارا بل بوتا اتنا نہیں ہے کہ ہم پر بھاری ہو۔
شعیبؑ نے کہا اے میری قوم
کیا تمہیں میری برادری کا زیادہ ڈر ہے اور اللہ کا کوئی ڈر نہیں۔
کیا تم نے اللہ کو پس پشت ڈال دیا ہے اور تمہارے نزدیک اس کی حیثیت محض فالتو چیز کی ہے کہ ضرورت پر استعمال کر لیا جائے حالانکہ اللہ کے قانونِ مکافات نے تمہارے تمام کاموں کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے۔

اور پھر ظہورِ نتائج کا وقت آگیا

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا	چنانچہ جب ظہورِ نتائج کا وقت آ گیا
نَجَّيْنَا شُعَيْبًا	تو ہم نے شعیبؑ کو اور ان رفقا کو
وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ	جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا	انہیں اپنی رحمت سے بچا لیا
وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا	اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا
الصَّيْحَةُ	انہیں زلزلوں اور دھماکوں نے گھیر لیا
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ	اور جب صبح ہوئی تو وہ اپنے گھروں میں
جٰثِمِيْنَ ۝	اس طرح بے جان پڑے ہوئے تھے
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ١١ ۹۴-۹۵	گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔

۵۹ حضرت داوٗدؑ

داوٗدؑ حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں سے تھے آپ کا زمانہ اندازاً ...۱ ق م سمجھنا چاہیے آپ اللہ کے پیغمبر تھے اور آپؑ پر ایک کتاب "زبور" نازل ہوئی تھی آپؑ کو نبوت کے ساتھ ساتھ محکم سلطنت اور حکومت بھی حاصل تھی آپ کو علم کی فراوانی عطا کی گئی تھی زرہ بکتر آپ کی ایجاد تھی یا آپ کو اس میں خصوصی ملکہ حاصل تھا۔

پہاڑی قبائل کے بڑے بڑے سردار آپ کے مطیع اور فرمانبردار تھے اور آپؑ کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرم عمل رہتے تھے۔ نیز قبیلہ طیر کے خانہ بدوش بھی تھے جن سے گھڑ سواروں کے لشکر (رسالے) مرتب ہوتے تھے۔

حضرت داوٗدؑ بڑے خوش آواز تھے وُہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے عبرانی موسیقی مدون کی اور مصری اور بابلی مزامیر یا سازوں کو ترقی دے کر نئے نئے آلات موسیقی ایجاد کیے آپ جب پہاڑوں پر بیٹھ کر اپنا بربط بجاتے تھے تو شجر و حجر کو وجد آجاتا تھا۔

حضرت داوٗدؑ کو نبوت کے ساتھ قوت و اقتدار بھی عطا ہوا تھا

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ	ہمارے بندے داوٗدؑ کو یاد کرو
ذَا الْاَيْدِ	جو بڑی قوتوں کا مالک تھا
اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ	اور ہر معاملہ میں اللہ کے قانون کی طرف رجوع کرتا تھا
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ	بڑے بڑے پہاڑی قبائل اس کے مطیع و فرمانبردار تھے
مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ	جو دن رات اس کے ساتھ اس کے پروگراموں میں سرگرمِ عمل رہتے تھے
وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً	اور قبیلہ طیر کے خانہ بدوشوں کو اس نے ایک جگہ پر جمع کر دیا تھا
كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ	اور وہ سب اس کے زیرِفرمان تھے۔
وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ	اس طرح ہم نے اس کی مملکت کو بڑا محکم بنا دیا تھا
وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ	اور اُسے وحی کی دانش نورانی عطا کی تھی
وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ ۳۸/۱۷-۲۰	اور معاملات میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے کا ذہن دیا تھا۔

حضرت داؤدؑ کی قوتیں اور فضیلتیں

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ — اور ہم نے داؤدؑ کو بڑی قوتوں اور فضیلتوں سے نوازا تھا
يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ — بڑے بڑے طاقتور سردار اور قبیلہ طیر کے اکابر اس کے زیرِ فرمان تھے
وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ — اس نے فولاد کی صنعت قائم کی تھی جہاں اسلحہ تیار کیا جاتا تھا
أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ — زرہ بکتر کی کڑیوں کو ٹھیک انداز سے جوڑا جاتا تھا
وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ — ہم نے ان سے کہہ دیا تھا کہ یہ سامان جنگ دنیا میں اصلاح کے کام آنا چاہیے
إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ $\frac{۳۴}{۱۱-۱۰}$ — فساد کے لیے نہیں۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ ہماری نگاہ میں ہوتا ہے۔

صنعت زرہ سازی کا علم حاصل تھا

وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ $\frac{۲۱}{۸۰}$ — ہم نے داؤدؑ کو زرہ سازی کی صنعت کا علم بھی دیا تھا۔

اس قوت و اقتدار کے باوجود حضرت داؤدؑ کے در پر نہ کوئی دربان تھا نہ پہرے دار

وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ — تمہیں ان مقدمہ والوں کا حال معلوم ہے
إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ — جو دیوار پھاند کر داؤدؑ کی خلوت گاہ میں جا پہنچے تھے۔
إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ — ان کے اس طرح گھس آنے پر داؤدؑ گھبرا گیا تھا
قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ $\frac{۳۸}{۲۲-۲۱}$ — لیکن انہوں نے کہا گھبرائیے نہیں ہم ایک مقدمہ کے دو فریق ہیں۔

سرمایہ دارانہ ذہنیت کی مثال

بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ — داؤدؑ کے پاس دو فریق ایک دوسرے کے خلاف زیادتی کا مقدمہ لے کر آئے
فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ — اور حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی درخواست کی
وَلَا تُشْطِطْ — اور عرض کیا کہ اس سلسلہ میں کسی کے ساتھ رو رعایت نہ کی جائے
وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ — اور ہمیں عدل و انصاف کی راہ پر لگا دیا جائے۔
إِنَّ هَٰذَا أَخِي — فریقِ اوّل نے کہا فریقِ ثانی میرا بھائی ہے
لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً — اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں

وَلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ	اور میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے
فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا	یہ چاہتا ہے کہ میں یہ ایک بھیڑ بھی اُسے دیدوں (تاکہ اس کی سو پوری ہو جائیں)
وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ○	اور بات چیت میں یہ بڑا تیز ہے۔ مجھے دبا لیتا ہے۔
قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ	داؤدؑ نے (فریقِ ثانی کا بیان سُننے کے بعد) کہا یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ
بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ	ایک فریق دوسرے کو محروم کر کے اپنی دولت میں اضافہ کرے۔
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ	حقیقت یہ ہے کہ غلط معاشرہ میں لوگوں کی اکثریت اسی طرح
لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ	ایک دوسرے پر زیادتیاں کرتے ہیں۔
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لیکن جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اس کے مطابق اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں وہ ایسا نہیں کرتے
وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ	لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں
وَظَنَّ دَاوٗدُ	چنانچہ داؤدؑ کو اس واقعہ کے پیچھے اس سرمایہ دارانہ ذہنیت کا احساس ہُوا کہ
اَنَّمَا فَتَنّٰهُ	جس کی رُو سے امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتے چلے جاتے ہیں
فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ	لہٰذا اس نے تہیّہ کر لیا کہ قوانینِ خداوندی کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر کے رہے گا۔
وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ○	اور اس کٹھن مہم کے سلسلہ میں اپنے پروردگار سے ہر طرح کی حفاظت طلب کی
فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ	اور ہم نے اس سلسلہ میں اُسے ہر طرح کا تحفظ دیا۔
وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى	وہ ہر معاملہ میں ہمارے قوانین سے قریب تر رہتا تھا
وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○	اس لیے اس کے تمام معاملات کا مآل نہایت حسین وخوشگوار ہوتا تھا
يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ	ہم نے اُسے کہہ دیا کہ اے داؤدؑ تم اطمینان سے معاشرہ کی اصلاح کرو
خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ	ہم نے تمہیں ملک میں حکومت ہی اس لیے عطا کی ہے کہ
فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ	تم معاشرہ کا نظام قوانینِ خداوندی کے مطابق چلاؤ
وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى	اور اس سلسلہ میں کسی کے جذبات وخیالات کا اتباع یا رعایت مت کرو
فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۳۸/۲۲-۲۶	اگر تم نے ایسا کیا تو یہ لوگ تمہیں نظامِ خداوندی سے بہکا دیں گے۔

۶۰ حضرت سلیمانؑ

سلیمانؑ انبیاتے بنی اسرائیل میں خاص شوکت و حشمت کے مالک تھے۔ آپؑ داودؑ کے بیٹے اور جانشین تھے آپ کو علم اور قوتِ فیصلہ کی فراوانی عطا ہوئی تھی۔

وحشی قبائل اور شہری آبادیاں (جن وانس)، آپؑ کے لشکروں میں جمع رہتے تھے اور گھوڑوں کے رسالے ان پر متزاد تھے سلیمانؑ کا بحری بیڑہ بھی مشہور تھا۔ قرآن نے بتایا ہے کہ ہوائیں ان کے تابع فرمان تھیں یعنی وُہ ان سے بادبانی کشتیاں چلاتے تھے۔ پہاڑی قبائل کے سرکش افراد مختلف کاموں پر معمور تھے وُہ آپؑ کے لیے بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرتے مجسمے تراشتے اور تصویریں بناتے تھے۔

یہودیوں نے سحر و کہانت کے بہت سے لغو افسانے تراش کر آپؑ کی طرف منسوب کر رکھے تھے خود ساختہ تورات میں اس قسم کی خرافات ملتی ہیں۔ قرآن کریم نے ان سب کی تردید کر دی ہے۔

○

سلیمان حضرت داودؑ کے بیٹے تھے

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ	اور داوٗدؑ کو ہم نے سلیمانؑ جیسا بیٹا دیا
نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ	جو بہترین انسان تھا
اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ○ ۳۸/۳۰	ہر معاملہ میں قوانینِ خداوندی کی طرف رجوع کرنے والا۔

سلیمانؑ کے لیے ہواؤں کی تسخیر اور شیطانوں کی اطاعت کا مطلب

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ — اور ہم نے سلیمانؑ کو سمندر میں چلنے والی ہواؤں سے کام لینے کا علم بھی دیا تھا

تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ○ — وہ اپنے بحری بیڑے کو ان ہواؤں کے ذریعہ سے جس طرف چاہتا لے جاتا

وَالشَّيَاطِينَ — اور بڑے بڑے قوی ہیکل اور سرکش قبائل کے لوگ اس کے تابع فرمان تھے

كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ○ — یہ لوگ معماری اور غوطہ خوری کے کاموں میں ماہر تھے۔

وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ○ — اس کے علاوہ بھی کئی اور سرکش قبائل تھے جنہیں قانون کا پابند بنا دیا تھا۔

هَٰذَا عَطَاؤُنَا — ہم نے سلیمانؑ سے کہا تھا کہ نظامِ خداوندی ہماری طرف سے ایک بے بہا عطیہ ہے

فَامْنُنْ — لہٰذا جو قبائل اس سے فیض حاصل کر کے پرامن شہری بن جائیں انہیں ہر طرح کی آزادیاں

أَوْ أَمْسِكْ — دی جائیں اور جو ایسا نہ کریں ان پر پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں

بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ — جس کے لیے تم پر کوئی محاسبہ نہیں ہو گا۔

وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ — سلیمانؑ اپنے آپ کو ہمارے قوانین کے بہت قریب رکھتا تھا

وَحُسْنَ مَآبٍ ○ ۳۸: ۳۶-۴۰ — لہٰذا اس کے ہر کام کا مآل نہایت حسین و خوشگوار ہوتا تھا

سلیمانؑ کے لشکروں میں جن و انس اور طیر کا مطلب

وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ — اور سلیمانؑ کے لشکروں میں ہر طرح کے لوگ شامل تھے

مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ — وحشی قبائل کے لوگ بھی تھے اور شہری آبادیوں کے لوگ بھی

وَالطَّيْرِ — اور قبیلہ طیر کے شاہسواروں کے رسالے بھی تھے

فَهُمْ يُوزَعُونَ ○ ۲۷: ۱۷ — انہیں چھاؤنیوں میں رکھ کر باقاعدہ تربیت دی جاتی تھی۔

سلیمانؑ کے ہواؤں اور جنوں پر تسلط کا مطلب

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ — اور سلیمانؑ کا بحری بیڑہ سمندری ہواؤں کے ذریعہ سے

غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ — مہینوں کی منزلیں دنوں میں طے کر لیا کرتا تھا

وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ — اور ہم نے اس کے لیے معدنیات کے چشمے بہا دیے تھے

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ	اور وحشی قبائل اس کے تابع فرمان تھے
يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ	جو پروردگار کے قانون کے مطابق اس کے زیرِ ہدایت کام کرتے تھے
وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا	ان میں سے اگر کوئی سرکشی اختیار کرتا تو
نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ ۳۴/۱۲	ہمارے قانون کے مطابق اسے سخت سزا ملتی۔

آرٹ سے وابستگی

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ	سلیمانؑ بڑے بڑے قلعے اور عمارتیں تعمیر کراتا تھا
وَتَمَاثِيلَ ۳۴/۱۳	اور بڑے نادر مجسّمے ترشواتا اور تصاویر بنواتا تھا۔

تمام ذرائع فلاحِ انسانی کے لیے وقف

اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ	ہم نے آلِ داؤدؑ سے کہہ رکھا تھا کہ تمام میسر ذرائع کو ہمارے قانون
شُكْرًا	کے مطابق استعمال میں لاکر نوعِ انسانی کو فائدہ پہنچائے
وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ	کیونکہ لوگوں میں بہت کم ایسے ہوتے ہیں جو حاصل شدہ ذرائع کو
الشَّكُورُ ۝ ۳۴/۱۳	صحیح مصرف میں لا کر نوعِ انسانی کو فیض پہنچائیں۔

سلیمانؑ اور جادو تعویز گنڈے وغیرہ

فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ	جن لوگوں کو ہم نے رہنمائی کے لیے کتاب دی تھی
كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ	انہوں نے اس کتاب کو اس طرح پس پشت ڈال دیا ہے کہ
كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝	گویا اِسے جانتے تک نہیں
وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا	اور ان تعویذ گنڈوں اور ٹونے ٹوٹکوں کے پیچھے لگ گئے ہیں
الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ	جنہیں ان کے شیطان صفت مذہبی پیشواؤں نے سلیمانؑ کے نام منسوب کر رکھا ہے
وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ	حالانکہ سلیمانؑ تو پیغمبر تھا، وہ ایسے کفر کا مرتکب نہیں ہو سکتا تھا۔
وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا	یہ کفر تو خود ان شیطان صفت مذہبی پیشواؤں کا پھیلایا ہوا ہے۔
يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ ۲/۱۰۱-۱۰۲	یہی ہیں جو لوگوں کو جادو ٹونے کا سبق دیتے ہیں۔

۶۱ حضرت یونسؑ

یونسؑ انبیائے بنی اسرائیل میں سے ہیں آپ کا عبرانی نام یوناہ تھا جو عربی میں آکر یونس ہوگیا۔ آپ کا زمانہ اندازاً ..، ق م قیاس کیا جاتا ہے۔

قرآنِ کریم میں آیا ہے کہ آپ اپنی قوم سے ناامید ہوکر کسی دوسری طرف جانے کے ارادے سے نکلے راستہ میں کشتی میں سوار ہوگئے۔ کشتی طوفان میں پھنس گئی اور ملاحوں نے غالباً فیصلہ کیا کہ کچھ سواریوں کو دریا میں پھینک دیا جائے تاکہ کشتی کا بوجھ ہلکا ہو اور باقی مسافر محفوظ ہوجائیں اس طرح آپ کو بھی حوالہ دریا کر دیا گیا۔ جہاں آپ کو ایک بڑی مچھلی نے دبوچ لیا لیکن آپ کسی نہ کسی طرح اس سے چھٹکارہ پاکر کنارے تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے اور پھر واپس اپنی قوم میں آگئے۔

حضراتِ انبیائے کرام کا طریق یہ رہا ہے کہ جب وہ دیکھیں کہ ان کا اپنا وطن ان کے نظام کے لیے سازگار نہیں تو وہ وہاں سے ہجرت کرکے اس علاقے کی طرف چلے جاتے تھے جہاں کی فضا ان کے مشن کے لیے مساعد ہوتی تھی لیکن یہ ہجرت اللہ کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق ہوتی تھی معلوم ہوتا ہے کہ یونسؑ نے اپنی قوم سے اپنے اجتہاد کے مطابق ہجرت کر لی اور ان کا یہ فیصلہ اللہ کے پروگرام کے مطابق نہیں تھا قبل از وقت تھا۔ لہٰذا وہ بعد میں اس پر نادم ہوتے۔

قرآنِ کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ جس بستی (نینوا) کی طرف آپ کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اس کی آبادی ایک لاکھ سے بھی اوپر تھی یعنی اس زمانہ کے اعتبار سے وہ بہت بڑا شہر تھا۔

اہلِ قوم نے پہلے تو آپ کی دعوت کا انکار کیا لیکن پھر مہلت کے وقفہ کے اندر ہی آپ کے پیش کردہ نظام کو قبول کر لیا۔

○
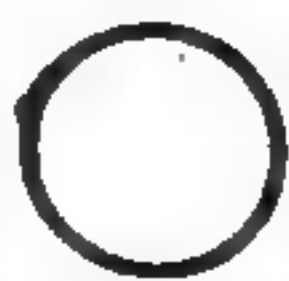
قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں صبر و تحمل سے جدوجہد کرتے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ — اور یونسؑ بھی ہمارے رسولوں میں سے تھا

اِذْ اَبَقَ اِلَی — وہ اپنی قوم کی اصلاح سے مایوس ہو کر

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ — ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوا اور وہاں سے چلا گیا

فَسَاهَمَ فَكَانَ — روانگی کے بعد اہل کشتی نے محسوس کیا کہ زیادہ بوجھ کی وجہ سے کشتی خطرہ میں ہے

مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ۝ — لہٰذا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے قرعہ اندازی کی گئی اور اس کے نتیجہ میں یونسؑ کو پانی میں پھینک دیا گیا

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ — جہاں سے ایک بڑی مچھلی نے دبوچ لیا۔ اس مصیبت میں پھنس کر وہ اپنے

وَهُوَ مُلِیْمٌ ۝ — آپ کو ملامت کرنے لگا کہ اللہ کی اجازت کے بغیر ہی قوم کو چھوڑ آیا تھا۔

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ — بہرحال اگر وہ پوری جدوجہد کر کے اپنے آپ کو چھڑا نہ لیتا

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ — تو وہ بچ نہ سکتا اور مچھلی اسے کھا جاتی

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ۝ — وہ مچھلی سے چھوٹ کر تیرتا ہوا کنارے پر آ گیا اور نڈھال ہو کر

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ۝ — کھلے میدان میں ایک گھنے درخت کے سایہ میں لیٹ گیا

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ — پھر جب اس کی حالت ٹھیک ہو گئی تو ہم نے اسے اس کی قوم کی طرف بھیج دیا۔

اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ۝ — وہ ایک بڑی قوم تھی جس کی تعداد ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھی

فَاٰمَنُوْا — اور اس قوم نے آخرکار نظام خداوندی کو قبول کر لیا۔

فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ ۝ ۳۷/۱۳۹-۱۴۸ — اور جب تک وہ اس نظام پر قائم رہے انہیں سامان زیست کی فراوانیاں حاصل رہیں۔

ان معاملات میں جلد بازی غلط ہے

وَذَا النُّوْنِ — اسی طرح ذلنون (حضرت یونسؑ) کا معاملہ ہے

اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا — وہ اپنی قوم سے تنگ آ کر غصہ میں وہاں سے چلا گیا تھا

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ — اس نے سمجھا تھا کہ ایسا کرنا کوئی قابل گرفت بات نہیں ہے

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ — پھر جب وہ اپنی غلطی کی وجہ سے مشکلات میں گھر گیا تو پکار اٹھا

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ — پروردگار آپ کی پاک ذات کے سوا کوئی اور نہیں جو مجھے ان مشکلات سے بچا سکے

اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝	میں نے جلدبازی میں اپنے ساتھ زیادتی کر لی ہے۔
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ	سو ہم نے اُس کی دُعا قبول کی
وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ	اور اسے اس مصیبت سے چھٹکارا دلایا۔ یاد رکھو قوانینِ خداوندی کی
وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۸۷-۸۸/۲۱	صداقت پر یقین رکھنے والوں کو ہم اسی طرح مشکلوں سے بچایا کرتے ہیں۔

نظامِ خداوندی کا انقلاب لانے والے ہر راہنما کے لیے مستقل مزاجی کی تلقین

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ	دیکھو مستقل مزاجی کے ساتھ قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے جدّوجہد کرتے رہو
وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ	اور مچھلی والے پیغمبر (یونسؑ) کی طرح جلدبازی کر کے اپنے آپ کو مشکلات میں نہ پھنسا لینا
اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝	اس نے مشکلات میں پھنس کر غم و الم کی حالت میں ہمیں پکارا تھا
لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	اگر اس کے پروردگار کی مہربانی اس کے شاملِ حال نہ ہو جاتی
لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ	تو وہ لبِ ساحل چٹیل میدان میں پڑا رہ جاتا
وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝	اور اس کی حالت خراب ہو جاتی بہرحال اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کے
فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ	بعد اُس نے اپنی قوم کو راہِ راست پر لا کر اپنے رب کی نوازشوں کا حقدار
فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ۴۸-۵۰/۶۸	بنا دیا اور اس طرح اللہ کے صالح بندوں میں شامل ہو گیا۔

اقوامِ عالم کیوں اللہ کے نظام سے نفع اندوز نہیں ہوتیں

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ	اقوامِ عالم ایسا کیوں نہیں کرتیں کہ ہمارے دیے ہوئے
اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ	نظام کو قبول کر کے اس سے نفع اندوز ہوں
اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ	جس طرح کہ قومِ یونسؑ نے کسی مصیبت میں پھنسنے سے قبل ہی اس نظام کو قبول کر لیا تھا۔
لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ	اس قوم نے نظامِ خداوندی کی پناہ میں آ کر اپنے آپ کو ان ذلتوں خواریوں
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	اور پریشانیوں سے بچا لیا تھا جو غلط نظام کے نتیجہ میں ان پر آنے والی تھیں
وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ ۹۸/۱۰	اور جب تک انہوں نے اس نظام کو قائم رکھا انہیں سامانِ زیست کی فراوانیاں حاصل رہیں۔

۶۲ حضرت مریمؑ

یہ سُریانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عابدہ اور بلند مرتبہ عورت کے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت عیسےٰؑ کی والدہ کا نام مریمؑ بتایا گیا ہے۔

مریمؑ کی پیدائش سے قبل ان کی والدہ نے منت مانی تھی کہ وہ ہونے والے بچے کو مذہبی کاموں کے لیے وقف کر دیں گی چنانچہ حضرت مریمؑ کو بچپن میں ہی راہبہ کی حیثیت سے ہیکل کی تحویل میں دے دیا گیا تھا۔ اس دور کی یہودی خانقاہیت و رہبانیت بظاہر تو معصوم سی نظر آتی تھی لیکن اندر سے وہ خباثتوں اور غلاظتوں سے بھری ہوئی تھی یہ حضرت مریمؑ کے کردار کی بلندی تھی کہ وہ اس گنہگار ماحول میں بھی اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کرنے میں کامیاب رہیں اس سلسلہ میں قدرت نے بھی ان کی مدد کی اور حضرت زکریاؑ جیسی بلند شخصیت کی سرپرستی انہیں حاصل رہی۔

ان حالات میں جب مریمؑ جوانی کو پہنچیں تو انہیں اللہ کی طرف سے ہدایت ملی کہ وہ رہبانیت کی زندگی چھوڑ کر عائلی زندگی بسر کریں انہیں عیسےٰؑ کی پیدائش کی بشارت بھی دی گئی اور بتایا گیا کہ وہ بڑے ہو کر پیغمبر بنیں گے۔

چنانچہ حضرت مریمؑ ہیکل سے نکل کر اپنے گاؤں چلی گئیں اور وہاں شادی کر لی تاریخ بتاتی ہے کہ جس شخص سے انہوں نے شادی کی وہ محنت کش طبقہ کا آدمی تھا اور اس کا نام یوسف تھا۔

مریمؑ کے رہبانیت چھوڑ کر شادی کرنے پر مذہبی پیشواؤں نے سخت اعتراضات کیے۔ اور ان کے خلاف طرح طرح کے الزامات لگائے چنانچہ آپ نے اپنے خاوند کے ہمراہ آبادی سے دور ایک ویران مقام پر رہائش اختیار کر لی وہاں ہی عیسےٰؑ کی پیدائش ہوئی اور اس غلط ماحول سے علیحدہ ہو کر انہوں نے عیسےٰؑ کی بہت اعلےٰ انداز سے تعلیم و تربیت کی جوان ہونے پر جب انہیں نبوت سے نواز دیا گیا تو حضرت مریمؑ انہیں لے کر واپس اپنی قوم کی طرف آئیں۔

مریمؑ کی پیدائش اور تعلیم و تربیت

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ ۳/۳۵-۳۷

آلِ عمران کی ایک عورت نے منت مانی کہ پروردگار میں اپنے ہونے والے بچے کو تمام دُنیاوی علائق سے آزاد کرکے آپ کے لیے وقف کرتی ہوں۔ پروردگار میری اس منت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائیے۔ آپ سب کچھ سننے والے اور جاننے والے ہیں۔ پھر جب اس کے ہاں بچّی پیدا ہوئی تو اُس نے کہا پروردگار یہ تو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اور اللہ کو خوب معلوم تھا کہ اس نے کسے جنم دیا ہے کیونکہ تعمیرِ انسانیت میں مرد کو وہ مقام کہاں حاصل جو عورت کو حاصل ہے بہرحال اس کی ماں نے کہا مَیں اس کا نام مریم رکھتی ہوں پروردگار اسے اور اس کی نسل کو اپنی پناہ میں رکھیے۔ اور انہیں شیطان کے فتنوں سے بچائے رکھیے۔ سو اللہ نے اس کی منت کو نہایت حسین انداز سے شرفِ قبولیت بخشا اور مریم کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کر دیا اور ذکریا کو اس کا سرپرست بنا دیا۔

مذہبی پیشواؤں کی ہوس پرستیاں

اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ○ ۳/۴۴

مریم جب جوان ہو گئی تو مذہبی پیشوا اُنہیں ذکریا کی کفالت سے نکال کر اپنی تحویل میں لینے کے لیے بے چین ہو گئے اور قلمیں پھینک پھینک کر آپس میں قرعہ اندازی کرنے لگے۔ تم وہاں موجود نہیں تھے ورنہ دیکھتے کہ وہ اس سلسلہ میں کس قدر جھگڑ رہے تھے۔

مریمؑ کی پختگیٔ کردار

وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا ○ ۶۶/۱۲

اور عمران کی بیٹی مریم کی مثال دی جاتی ہے جس نے خانقاہیت کے گھناؤنے ماحول میں بھی اپنی عصمت و عفت کو محفوظ رکھا۔

اللہ کی طرف سے ہدایت کہ خانقاہیت کو چھوڑ کر متاہل زندگی بسر کریں

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ پ۳ع۳

اور اس طرح تعلیم و تربیت حاصل کر کے مریم جب جوان ہو گئی تو اُسے ملائکہ کے ذریعے کہلوایا گیا کہ وہ ہیکل کی ہوس کارانہ فضا سے نکل کر گھریلو قسم کی پاک و صاف اور پُرخلوص زندگی بسر کرے۔ اور دُنیا بھر کی عورتوں پر فوقیت حاصل کرے اور خانقاہیت کی غیر خدائی پابندیاں توڑ کر اپنی فطری صلاحیتوں کو عام لوگوں کی طرح قوانینِ خداوندی کی پیروی میں صرف کرے۔

پیدائش عیسےٰ کی بشارت

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ پ۳ع۱۴

تب ملائکہ نے آکر کہا اے مریم اللہ تمہیں ایک بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسٰی ابنِ مریم ہو گا۔ دُنیا میں صاحب وجاہت اور آخرت میں اللہ کے مقربین میں سے ہو گا۔ چھوٹی عُمر میں خوب باتیں کرنے والا اور پختہ عُمر تک پہنچنے والا ہو گا اور نہایت عمدہ صلاحیتوں کا مالک، پاکباز انسان ہو گا۔ مریم نے کہا پروردگار میرے ہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے جبکہ میں ایک کنواری راہبہ ہوں۔ اسے بتایا گیا یہ اسی طرح اللہ کے قانون مشیت کے مطابق ہو گا جس طرح عام تخلیق ہوتی ہے اور اللہ جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس سکیم پر عملدرآمد شروع ہو جاتا ہے۔

خانقاہیت سے کنارہ کش ہو جانے کے بعد حضرت مریمؑ کو اللہ کی طرف سے ہدایت

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ

اور کتاب میں مریم کا حال بیان کر

اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ○	جبکہ وہ خانقاہیت کی زندگی چھوڑ کر اپنے گاؤں چلی گئی تھی جو وہاں سے مشرق کی سمت واقع تھا
فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ○	وہاں بھی وہ لوگوں سے الگ تھلگ رہتی تھی۔
فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا	اس حالت میں ہم نے اُس کی جانب اپنا ایک فرشتہ بھیجا
فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○	جو ایک اچھے بھلے انسان کی شکل میں اس کے سامنے آیا۔
قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ○	مریمؑ نے گھبرا کر کہا میں تم سے خدائے رحمٰن کی پناہ میں آنا چاہتی ہوں اگر تم اللہ کے قانون کا احترام کرتے ہو۔
قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ○	اس نے کہا میں تمہارے رب کی جانب سے یہ پیغام لے کر آیا ہوں کہ تمہیں بہت سی خوبیوں کا حامل ایک بیٹا عطا کیا جائے گا۔
قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ○	مریم نے کہا میرے ہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں نے ایک کنواری راہبہ کی زندگی بسر کی ہے اور میں کوئی بدکار عورت بھی نہیں ہوں۔
قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ	اس نے کہا جس طرح ہوتا آیا ہے یہ بھی اسی طرح ہو گا۔ (تم شادی کرو گی پھر بچہ پیدا ہو گا) سیدھی سی بات ہے۔
وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا	یہ بچہ بڑا ہو کر لوگوں کے لیے حق و باطل پرکھنے کی نشانی بنے گا اور ہماری جانب سے نوعِ انسان کے لیے موجب رحمت ہو گا۔
وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ○ 19/21-16	یہ بات طے شدہ ہے۔

رہبانیت چھوڑنے پر حضرت مریم کے خلاف مذہبی پیشواؤں کے الزامات

وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ○ 4/156	جب مریم نے رہبانیت چھوڑ کر گھریلو زندگی بسر کرنا شروع کر دی تو ان لوگوں نے انہیں بڑے سخت الزام دیے۔

حضرت عیسٰیؑ کی پیدائش ہوئی اور مریمؑ نے انہیں نہایت متوازن تعلیم و تربیت دی انہیں نبوت ملی اور وہ قوم کے پاس گئے

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ	حصول نبوت کے بعد عیسٰیؑ نے قوم کے پاس آ کر کہا میں اللہ کا بندہ ہوں
اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ○	اُس نے مجھے کتاب دی اور منصبِ رسالت پر فائز فرمایا ہے

وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ	اور میری تعلیمات کو زندگی کے ہر شعبہ میں بابرکت بنایا ہے
وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ	اس کا حکم ہے کہ تمہاری خود ساختہ شریعت کی جگہ نظامِ خداوندی قائم کروں
وَالزَّكٰوةِ	اور اس کے ذریعہ سے نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کروں
مَا دُمْتُ حَيًّا ۱۹/۳۰-۳۱	جب تک میں زندہ رہوں میرا شعار یہی رہے گا۔

قوم کے وڈیروں اور مذہبی پیشواؤں کا غصّہ

قَالُوْا يٰمَرْيَمُ	قوم کے وڈیروں اور مذہبی پیشواؤں نے کہا اے مریم!
لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ○	یہ کیا طوفان تم ہمارے پاس لے آئی ہو
يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ	اے ہارون کی بہن نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا
اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ	نہ تیری ماں نے ہیکل کے قوانین و ضوابط سے کبھی سرکشی اختیار کی تھی
وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ○ ۱۹/۲۷-۲۸	تم نے یہ کیا کیا۔ اپنے بیٹے کو کس قسم کی تعلیم دلا لائی ہو۔

پیدائشِ مسیح کے سلسلہ میں مشہور کیے جانے والے افسانوں کی حیثیت

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ	مسیح ابنِ مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول تھا
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ	ایسا ہی رسول جیسے کہ اور بہت سے رسول ہو گزرے
وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ	اور اُس کی ماں ایک راست باز سچی عورت تھی
كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۵/۷۵	وہ دونوں انسان تھے اور عام انسانوں کی طرح کھانا کھاتے تھے۔

اللہ کو کسی بیٹے کی ضرورت نہیں ہے

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	یاد رکھو کائنات میں اللہ صرف ایک ہی ہے
سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ	اور وہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	اِس کائنات میں جو کچھ ہے سب اس کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرمِ عمل ہے
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا	اُسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں وہ خود ساری کائنات کے لیے محکم سہارا ہے
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ	اور مسیح کو اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی عار نہیں تھا کہ
اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ ۴/۱۷۱-۱۷۲	وہ اللہ کا بندہ ہے۔

۶۳ حضرت عیسیٰؑ

قرآنِ کریم میں یہ لفظ حضرت مسیحؑ کے نام کے لیے آیا ہے ۳/۵۴ آپ انبیائے بنی اسرائیل کے سلسلہ کی آخری کڑی ہیں عیسےٰؑ نے بنی اسرائیل کو اس آسمانی انقلاب کی طرف دعوت دی جو تمام انبیائے کرام پیش کرتے چلے آئے تھے یعنی ملوکیت سرمایہ داری اور مذہبی پیشوائیت کی لعنتوں کو مٹا کر معاشرہ کو قوانینِ خداوندی کے مطابق متشکل کرنا۔ ظاہر ہے یہ دعوت مفاد پرست یہودی پیشوائیت اور رومی ملوکیت دونوں کے خلاف جاتی تھی۔ لہٰذا انہوں نے مل کر سازش کی کہ حضرت عیسےٰؑ کو بغاوت کے جرم میں صلیب کی سزا دے دی جائے لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کی اس تدبیر کو ناکام بنا دیا اور حضرت عیسےٰؑ ان کے ہاتھوں گرفتار ہونے سے پہلے ہی ہجرت کر کے کسی اور مقام کی طرف تشریف لے گئے۔

عیسےٰؑ کے بعد وہاں کے مفاد پرستوں نے ان کے لائے ہوئے دین کو آہستہ آہستہ اپنے مطلب کے مذہب میں تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ ایک یہودی پال نے عیسوی مذہب اختیار کیا اور اپنی ہوشیاری سے سینٹ کے درجے پر پہنچ گیا اس شخص نے حضرت عیسےٰؑ کے لائے ہوئے انقلابی دین کو کچھ کا کچھ بنا دیا۔ چنانچہ یہ سینٹ پال خود بیان کرتا ہے " اگر میرے جھوٹ کے سبب سے خدا کی سچائی اس کے جلال کے واسطے ظاہر ہوئی تو پھر مجھ پر ایک گنہگار کی طرح کیوں حکم دیا جاتا ہے"

ابنِ مریمؑ

عیسےٰؑ کو ابنِ مریمؑ بھی کہا جاتا ہے سامی اقوام میں رواج تھا کہ ماں اور باپ میں سے جو بھی زیادہ شہرت کا مالک ہوتا بچے کو اسی کی طرف منسوب کرتے خود ہماری تاریخ میں بھی بنو فاطمہ کی حکومت مشہور ہے اسی رواج کے مطابق حضرت عیسےٰؑ کو ابنِ مریمؑ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

انجیل

قرآنِ کریم میں یہ لفظ اس کتاب کے لیے استعمال ہوا ہے جو حضرت عیسےٰؑ پر نازل کی گئی ۵۷/۲۷ لیکن جو انجیل اس وقت عیسائیوں کے پاس ہے وہ ان کی خود ساختہ ہے لہٰذا عیسےٰؑ کی طرف نازل کی گئی کتاب سے اس کا کوئی تعلق نہیں حضرت عیسےٰؑ جو صحیفہ ربانی اپنے حواریوں کے سپرد کر کے گئے تھے اس کا کوئی پتہ نشان نہیں ملتا۔

بعد میں جب دینِ خداوندی کو اپنے خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر لیا گیا تو مختلف الخیال فرقوں نے اپنی اپنی انجیلیں مرتب کرنا شروع کر دیں چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کی تحقیق کے مطابق اس زمانے میں تقریب چونتیس اناجیل

کا پتہ چلتا ہے پھر ۳۲۵ء میں ایک کونسل منعقد کی گئی جس نے اس تمام لٹریچر کو سامنے رکھ کر چار اناجیل مرتب کیں جن کے نام یہ ہیں "متی"، "مرقس"، "لوقا" اور "یوحنا" لیکن ان میں بھی لگاتار ترامیم کی جاتی رہیں۔ اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے چنانچہ بائبل سوسائٹیز کی طرف سے شائع ہونے والا ہر نسخہ پہلے نسخوں سے مختلف ہوتا ہے اور یہ تحریف دانستہ طور پر کارِ ثواب سمجھ کر کی جاتی ہے اور ان میں جو کچھ پیش کیا جاتا ہے اس کے متعلق ڈاکٹر جوڈ اپنی کتاب (GOD AND EVIL) میں لکھتا ہے کہ "جو چیز سب سے زیادہ افسوسناک ہے وہ حضرت عیسٰیؑ کا وہ کیریکٹر ہے جسے اناجیل پیش کرتی ہے۔"

حضرت عیسٰیؑ کو دی گئی کتاب میں انسانی راہنمائی کے قوانین تھے

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ	پھر ہم نے انبیائے سابقہ کے نقوشِ قدم پر
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ	عیسٰیؑ ابنِ مریم کو بھیجا جس نے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ	کتبِ سابقہ کی فراموش کردہ تعلیمات کی سچائی کو پھر سے ثابت کر دیا۔
وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ	ہم نے اُسے انجیل دی۔
فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۵/۴۶	جس میں انسانی زندگیوں کو روشن بنا دینے والی راہنمائی تھی۔

حضرت عیسٰیؑ زندگی بخش قوانین لے کر آئے تھے

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ	عیسٰیؑ کو کتاب و حکمت کی تعلیم دی گئی
وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ	اور تورات و انجیل کا علم سکھایا گیا
وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔
اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ	اس نے اس مردہ قوم سے کہا میں تمہارے پروردگار کی جانب سے
بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ	تمہارے لیے زندگی بخش قوانین لے کر آیا ہوں۔
اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ	میں اللہ کے نظام کے ذریعہ سے تمہیں ایسی حیاتِ نو عطا کروں گا جس سے تم

كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ	اپنی موجودہ پستی اور خاک نشینی سے ابھر کر ترقی کی منزلیں طے کرنے کے قابل
فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ	ہو جاؤ گے اور تمہیں عمل و فکر کی رفعتیں نصیب ہو جائیں گی۔
وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ	وحی کی یہ روشنی تمہاری تاریک زندگیوں میں علم و بصیرت کا نور پیدا کر
وَالْأَبْرَصَ	دے گی اور اس آبِ حیات سے تمہارے معاشرہ کے کوڑھ و ناسور دور ہو جائیں گے
أُحْيِ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۳-۴۸-۴۹	باذن اللہ اس نظام کے ذریعہ سے تمہاری مردہ قوم کو ایک حیاتِ نو مل جائے گی

قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے اپنا گروہ الگ کر لیا

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ	چنانچہ جب عیسیٰ نے محسوس کیا کہ قوم نظامِ خداوندی کو ماننے کے لیے تیار نہیں
قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ	تو اس نے کہا بتاؤ کون ہے جو نظامِ خداوندی کے قیام کے لیے میرا مددگار بنتا ہے۔
قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ	اس پر قوم کے مخلص انسانوں نے کہا نظامِ خداوندی کے قیام کے لیے ہم آپکی مدد کریں گے
آمَنَّا بِاللَّهِ	ہم اس نظام کی صداقت پر پورا پورا یقین رکھتے ہیں
وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ ۳-۵۲	اور آپ دیکھ لیں گے کہ ہم اس کی کس طرح اطاعت کرتے ہیں۔

مخالفین نے انہیں مار دینے کی خفیہ تدابیر کیں اور اللہ نے انہیں بچا لینے کے ذرائع پیدا کر دیے

وَمَكَرُوا	اس کے بعد مخالفین نے عیسیٰؑ پر ہاتھ ڈالنے کی خفیہ تدابیر شروع کر دیں
وَمَكَرَ اللَّهُ	اور اس کے مقابلہ میں اللہ نے اس کے بچانے کے لیے پوشیدہ اسباب و ذرائع پیدا کر دیے۔
وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ ۳-۵۴	اور ظاہر ہے کہ اللہ کے تجویز کردہ طریقے بہر نوع بہتر ہوتے ہیں۔

لہٰذا عیسیٰؑ نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب دیے گئے

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى	اللہ کے رسول عیسیٰ ابنِ مریم کے متعلق یہودی کہتے ہیں کہ
ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ	انہیں (ذلت کی موت) مار دیا گیا تھا
وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ	لیکن درحقیقت وہ انہیں نہ تو قتل کر سکے اور نہ صلیب پر چڑھا سکے
وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ	بلکہ اس باب میں انہیں سخت اشتباہ ہو گیا تھا
وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ	اور عیسائی بھی اس سلسلہ میں مغالطہ میں ہی مبتلا ہیں
مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ	حقیقتِ بات کا انہیں بھی علم نہیں ہے

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ	وہ بھی محض ظن و قیاس کی بنا پر باتیں کرتے ہیں
وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا	یقینی بات یہی ہے کہ وہ قتل نہیں ہوئے (بلکہ اپنی طبعی زندگی تک زندہ رہے)
بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ	اور اپنا مشن پورا کر کے اللہ سے بلند مدارج حاصل کر گئے۔
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ ۴/۱۵۷-۱۵۸	بلاشبہ اللہ کے کاموں میں بڑی قوت اور حکمت ہوتی ہے۔

دین کے معاملات میں مبالغہ آرائی

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	اے اہلِ کتاب
لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ	دین کے معاملات میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لو
وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ	اور اللہ کے بارے میں سوائے حق کے اور کچھ مت کہو
اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	دیکھو مسیح عیسیٰ ابنِ مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ۝ ۴/۱۷۱	اللہ کے ایک رسول تھے۔

اللہ کا بیٹا اور تثلیث

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ	اے اہلِ کتاب تثلیث کا غلط عقیدہ چھوڑ دو
اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ	اس قسم کے باطل عقائد چھوڑ دینے میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔
اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	یاد رکھو اس پوری کائنات میں اللہ صرف ایک ہے
سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ	اور وہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	کائنات میں جو کچھ بھی ہے اس کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ ۴/۱۷۱	اور اس سارے نظام کی نگرانی کے لیے وہ اکیلا ہی کافی ہے۔

کفر

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ	بلاشبہ ان لوگوں نے کفر کیا
قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ	جنہوں نے مسیح ابن مریم کو اللہ کہا
وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	حالانکہ مسیح نے بنی اسرائیل کو اللہ کی محکومی اختیار کرنے کی
اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۵/۷۲	تاکید کی تھی اور کہا تھا میرا پروردگار بھی اللہ ہے اور تمہارا بھی۔

عیسیٰؑ کی اپنے متعلق وضاحت

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	اور اللہ جب عیسیٰؑ ابنِ مریم سے پوچھے گا کہ
ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ	کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے ساتھ تمہیں اور
وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	تمہاری ماں کو بھی خُدائی کا درجہ دیا جائے۔
قَالَ سُبْحٰنَكَ	وہ کہے گا آپ کی ذات ایسے تصوّرات سے بہت بلند ہے
مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ	میں بھلا ایسی کوئی بات کیسے کہہ سکتا تھا
مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ۵/۱۱۶	جس کا مجھے کوئی حق ہی نہیں پہنچتا۔

عیسیٰؑ نے وفات پائی

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ	وہ کہے گا جب تک میں اپنی قوم میں موجود رہا
شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ	ان کی نگرانی کرتا رہا
فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ	اور جب آپ نے مجھے وفات دیدی تو میری نگرانی ختم ہو گئی۔
كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ	اس کے بعد آپ ہی ان پر نگران تھے
وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۵/۱۱۷	اور انہی پر کیا آپؐ تو کائنات کی ہر شے پر نگران ونگہبان ہیں۔

نبی آخر الزمانؐ کے آنے کی بشارت دی

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	اور عیسیٰؑ ابنِ مریم نے کہا اے بنی اسرائیل
اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ	مجھے اللہ نے تمہاری طرف رسول کی حیثیت سے بھیجا ہے۔
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ	میں پھر سے اللہ کے اُن قوانین کی سچائی ثابت کرنے آیا ہوں
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ	جو قبل ازیں تورات میں دیئے گئے تھے
وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي	اور میں اپنے بعد آنے والے اُس رسول کی بشارت بھی دیتا
اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۶۱/۶	ہوں جس کا نام احمدؐ ہو گا۔

۶۴ بنی اسرائیل

اسرائیل کے معنی ہیں مردِ خدا اور یہ حضرت یعقوبؑ کا لقب تھا۔ یعقوبؑ حضرت اسحاقؑ کے بیٹے اور حضرت ابراہیمؑ کے پوتے تھے سو یعقوبؑ کی اولاد سے جو نسل آگے بڑھی اسے بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

یعقوبؑ کے ایک بیٹے کا نام یہودہ (J U D A) تھا۔ یہودہ اور بن یامین کی نسل کا قبیلہ فلسطین کے علاقہ JUDA میں حکمران تھا۔ اس قبیلہ کو اسی نسبت سے یہودی کہتے تھے اور باقی قبائل کو بنی اسرائیل لیکن بعد میں عام طور پر یہ تفریق باقی نہ رہی اور بنی اسرائیل اور یہودی سے ایک ہی مفہوم لیا جانے لگا۔

حضرت یعقوبؑ کا وطن کنعان (فلسطین) تھا لیکن جب حضرت یوسفؑ مصر میں صاحبِ اقتدار ہوگئے تو انہوں نے اپنے والد اور تمام خاندان کو مصر بلا لیا۔ یوسفؑ کی وجہ سے مصر میں اس قبیلہ کی بڑی تعظیم و تکریم ہوتی چار سو برس تک وہ مصر میں رہے اور جو قبیلہ چند نفوس پر مشتمل تھا۔ اس عرصہ میں ایک کثیر التعداد قوم بن گیا لیکن ان لوگوں نے آہستہ آہستہ یعقوبؑ اور یوسفؑ کے دیئے ہوئے اللہ کے قوانین و اقدار کو فراموش کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ قوم فرعون کے غلام بن گئے اور اس حالت میں جب ان کی ذلت و پستی انتہا تک پہنچ گئی تو ان کی طرف حضرت موسیٰؑ مبعوث ہوئے۔ جو انہیں فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر پھر فلسطین میں لے آئے یہ واقعہ قریب ۱۶۰۰ قبل مسیح کا ہے

یہاں آکر قوانین خداوندی کی پیروی سے انہوں نے بڑا عروج حاصل کیا ان میں حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ جیسے صاحبِ سطوت و شوکت نبی پیدا ہوئے لیکن اس عروج کے بعد انہوں نے پھر قوانین خداوندی سے سرکشی اختیار کر لی جس کے نتیجہ میں یہ قوم پھر تشتت و انتشار کے عذاب میں مبتلا ہو کر دن بدن کمزور ہوتی چلی گئی چنانچہ ۵۹۹ ق م میں بابل کے حکمران بخت نصر نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور یہودیوں کے اس ملی مرکز کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور انہیں قید کر کے بابل لے گیا۔ اور وہاں ذلیل ترین زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا۔ قریب اسی سال تک یہ اس عذاب میں مبتلا رہے۔ پھر فارس کے حکمرانوں کی مدد سے انہیں بابل کی قید سے رہائی ملی اور انہیں یروشلم کی دوبارہ آبادی اور ہیکل کی تعمیر کی اجازت دے دی گئی۔

کچھ عرصہ کے بعد یہودیوں کی پھر وہی حالت ہوگئی چنانچہ ۳۳۲ ق م میں سکندر یونانی نے ان پر حملہ کر کے ان کا شیرازہ بکھیر دیا۔ اور پھر ۳۲۰ ق م میں بطلیموس نے یروشلم پر قبضہ کر کے ان کی رہی سہی قوت کو بھی ختم کر دیا۔ انٹی کونس کے عہد میں یہ تمام علاقہ یونانیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ اس کے بعد ۶۶ قبل مسیح میں رومیوں نے یروشلم کو تباہ کیا۔
اس مقام پر قدرت نے انہیں بازآفرینی کا ایک اور موقعہ دیا اور ان میں حضرت عیسیٰؑ مبعوث ہوئے لیکن

ان کی مذہبی پیشوائیت نے رومیوں کے ساتھ مل کر آپؑ کے خلاف سازش کی اور اس طرح اپنی تباہی پر خود اپنے ہاتھو
مہر ثبت کر دی۔ سنہ ء میں رومیوں کے گورنر ٹائٹس نے ان پر آخری وار کیا جس نے یہودیوں کے سہے سہے اق
کا بھی مکمل طور پر خاتمہ ہو گیا۔

داستان بنی اسرائیل ایک داستان عبرت ہے اور قرآن حکیم میں اس تفصیل سے اس کے بیان کرنے کا مقصد ھ
ہے کہ دیگر اقوام اس سے عبرت حاصل کریں۔ اس داستان عبرت میں کچھ نکات ایسے بھی ہیں جو آج کے مسلمانو
لیے خصوصی توجہ کے طالب ہیں۔ مثلاً

قومیں جب نظام خداوندی کی حفاظتی حدود سے باہر نکل جاتی ہیں تو وہ زوال پسماندگی جہالت
بدنظمی اور د ن ہمتی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس حالت میں دنیا کی طاغوتی قوتیں ان پر قبضہ جما
کر انہیں اپنا غلام بنا لیتی ہیں اور پھر غلامی ان کے اندر مزید گراوٹ اور رزالت پیدا کر دیتی ہے
آج اگر ہم مسلمانوں کی تاریخ پر دیانتداری سے نظر ڈالیں تو ہمیں ان میں یہ سب کچھ پورے عروج
پر نظر آ جائے گا۔

قرآن حکیم نے قوموں کی اس حالت کا علاج یہ بتایا ہے کہ اس قوم کے بڑے بوڑھوں کے ساتھ سر
کھپانے کے بجائے اس کی نئی نسل کے لیے تربیت نو کا انتظام کیا جائے اور اسے واپس نظام خداوندی
کی طرف لایا جائے۔

اس داستان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کی نئی نسل نے جب اللہ کے قوانین کے مطابق تربیت
حاصل کر کے نظام خداوندی قائم کر لیا تو دنیا بھر کی خوشحالیاں اور سرفرازیاں ان کے حصہ میں آ گئیں۔
اور جب پھر اللہ کے نظام سے منہ موڑ کر اپنی ذاتی مفاد پرستیوں کی دلدل میں پھنس گئے تو پھر دنیا
بھر کی ذلتوں اور لعنتوں کے حقدار ٹھہر گئے۔

قومِ فرعون کی غلامی اور اس سے نجات

غلامی میں حالتِ زار

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ	فرعون نے دُنیا میں بڑی سرکشی اختیار کر رکھی تھی
وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا	اس نے اپنی قوت کو مستحکم رکھنے کے لیے لوگوں کو گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا
يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ	ان میں سے ایک گروہ کو کمزور سے کمزور تر کرتا چلا گیا تھا۔ وہ
يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ	محکوم قوم کے حریت و مردانگی کے حامل افراد کو قتل کرا دیتا یا انہیں ذلیل و خوار کر دیتا
وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ	اور جو ان جوہروں سے عاری ہوتے انہیں معزز و مقرب بنا کر آگے بڑھاتا رہتا
إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝ ۲۸/۴	اس طرح وہ قوموں کے اندر ناہمواریاں پیدا کر کے ان کی قوت کو توڑتا رہتا تھا۔

اللہ قوموں کو مواقع بہم پہنچاتا رہتا ہے کہ وہ ذلتوں سے نکل کر بلندیوں پر پہنچیں

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ	ہم چاہتے تھے کہ مہربانی کریں ان لوگوں پر
اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ	جنہیں معاشرہ میں ذلیل و کمزور بنا دیا گیا ہے
وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً	اور انہیں دُنیا میں رہنمائی و قیادت کا مقام عطا کریں
وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ	اور انہیں وراثتِ ارض عطا ہو
وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ	اور وہ اقتدار و اختیار کے مالک بنا دیے جائیں
وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا	اور فرعون، ہامان اور ان کے لاؤ لشکر کو وہ کچھ دکھا دیا جائے
مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝ ۲۸/۵-۶	جسے دیکھنے سے وہ اس قدر خائف تھے۔

موسیٰ کو فرعون کے پاس جانے اور بنی اسرائیل کو رہا کرانے کی ہدایت

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ	موسیٰ سے کہا گیا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ
فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ	اور اس سے کہو کہ ہمیں رب العالمین نے تمہاری طرف بھیجا ہے
أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۲۶/۱۶-۱۷	کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دو۔

موسیٰؑ کا فرعون سے بنی اسرائیل کی آزادی کا مطالبہ

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ — چنانچہ موسیٰ فرعون کے پاس گئے اور اس سے کہا
اِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ — میں رب العالمین کی جانب سے بحیثیت رسول تمہارے پاس آیا ہوں
حَقِيْقٌ عَلٰٓى — میرا منصب یہ ہے کہ
اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ — اللہ کے نام پر حق کے سوا کوئی بات نہ کروں
قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ — میں تمہارے پروردگار کی جانب سے واضح دلائل و قوانین لے کر آیا ہوں
فَاَرْسِلْ مَعِىَ — (جن کی رُو سے کسی کو محکوم و غلام نہیں بنایا جا سکتا)
بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۷-۱۰۴-۱۰۵ — لہٰذا تم بنی اسرائیل کو آزاد کر دو اور انہیں میرے ساتھ جانے دو۔

فرعون کی دھمکیوں کے خلاف موسیٰؑ کی مدافعت اور قوم کے حوصلے بلند رکھنے کی کوشش

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ — موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا فرعون کی دھمکیوں سے مت ڈرو
اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ — تم اللہ کے قوانین سے مدد چاہو۔
وَاصْبِرُوْا ۚ — اور اس کے دیئے ہوئے پروگرام پر ثابت قدم رہو۔
اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ — دیکھو یہ زمین اللہ کی ہے اس پر اقتدار و حکومت کسی کی جاگیر نہیں۔
يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ — اس کی وراثت اس کے قانونِ مشیّت کے مطابق
مِنْ عِبَادِهٖ ۷-۱۲۸ — اس کے بندوں کے حصے میں آتی ہے۔

غلامی نے قوم کے اندر پست ہمتی اور مایوسی پیدا کر دی تھی

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا — قوم موسیٰ نے ان سے کہا
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا — جب تم یہاں نہیں آئے تھے اس وقت بھی ہم مصیبتوں میں مبتلا تھے
وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ — اور اب فرعون سے لڑائی مول لے کر تم نے ہمیں مزید مصیبتوں میں ڈال دیا۔
قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ — موسیٰ نے کہا اللہ پر بھروسہ رکھو پہلے تمہاری مصیبتیں غلامی کی وجہ سے تھیں
اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ — اور اب حصولِ آزادی کی کڑی منزل تمہارے سامنے ہے اگر تم نے ثباتِ استقامت
وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ — سے کام لیا تو تمہارا دشمن ہلاک ہوگا اور تمہیں استخلافِ ارض حاصل ہو جائے
فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ○ ۷-۱۲۹ — پھر اللہ دیکھے گا کہ حصولِ اقتدار کے بعد تم کیسے کام کرتے ہو

موسیٰؑ کو ہدایت کہ بنی اسرائیل کو سمندر کے اس حصہ سے جہاں جوار بھاٹا کی وجہ سے پانی پیچھے ہٹا ہوا ہو نکال لے جائیں

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا	موسیٰؑ سے کہا گیا ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات یہاں سے نکل جاؤ
اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ○	یہ لوگ تمہارا تعاقب کریں گے
وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا	تم سمندر کے اس حصہ سے پار اترو جہاں پانی پیچھے ہٹا ہوا ہو
اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ○ ۲۴-۲۳	تمہارے تعاقب میں آنے والا لشکر پانی کے چڑھاؤ کی لپیٹ میں آکر غرق ہو جانے گا۔

چنانچہ موسیٰؑ انہیں سمندر کے خشک حصہ سے نکال لے گئے

وَلَقَدْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی	اور ہم نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ
اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ	ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات مصر سے نکل جاؤ
لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا	اور انہیں سمندر کے اس حصہ سے پار لے جاؤ جہاں پانی اتار کی وجہ سے خشک ہو چکا ہو
لَّا تَخٰفُ دَرَكًا	اس طرح تمہیں نہ تعاقب کرنے والوں کی گرفت کا خدشہ ہوگا
وَّلَا تَخْشٰی ○	اور نہ غرق ہونے کا اندیشہ۔
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ	فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا پیچھا کیا
فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ	اور پانی کے چڑھاؤ کی لپیٹ میں آ گیا
مَا غَشِیَهُمْ ○ ۷۸-۷۷	اور اس طرح معہ لشکر کے غرق ہو گیا۔

اور بنی اسرائیل مصر سے بحفاظت نکل گئے

وَجٰوَزْنَا	اور ہم نے بحر کے پار کر دیا
بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ	بنی اسرائیل کو
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ	اور فرعون اور اس کے لشکر نے ان کا تعاقب کیا
بَغْیًا وَّعَدْوًا ۹۰	تاکہ پکڑ کر ان پر ظلم و زیادتی جاری رکھ سکیں۔

○

آزادی کے بعد وادیٔ سینا میں

قومِ فرعون کی غلامی سے نجات مل گئی

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ	ہم نے بنی اسرائیل کو نجات دلائی
مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ مِن فِرْعَوْنَ	فرعون کے ذلّت آمیز عذاب سے۔
إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ ۴۴ / ۳۰-۳۱	وہ بڑا ہی سرکش اور حدود شکن ہو چکا تھا۔

قومِ فرعون کے مظالم سے نجات مل گئی

إِذْ نَجَّيْنَاكُم	اے بنی اسرائیل ہم نے تمہیں نجات دلائی
مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ	قومِ فرعون کی غلامی سے
يَسُومُونَكُمْ	جنہوں نے تمہیں مبتلا کر رکھا تھا
سُوٓءَ الْعَذَابِ ۲ / ۴۹	طرح طرح کے عذابوں میں۔

اس بیاباں میں پانی کی فراہمی

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ	اور جب ان بیابانوں میں موسیٰؑ نے پانی کے لیے درخواست کی
فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ	تو ہم نے اُس کی رہنمائی اس مقام کی طرف کر دی جہاں پانی مستور تھا۔
الْحَجَرَ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ	چٹانوں پر سے مٹی ہٹائی گئی تو ان میں سے
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا	پانی کے بارہ چشمے پھوٹ نکلے
قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۲ / ۶۰	جنہیں ہر قبیلہ کے لیے علیحدہ علیحدہ نامزد کر دیا گیا۔

حیاتِ نو اور اللہ کی عنایات

ثُمَّ بَعَثْنَاكُم	اے بنی اسرائیل یاد کرو کہ ہم نے تمہیں حیاتِ نو بخشی تھی
مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ	اس ملّی موت کے بعد۔

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○	تاکہ تم ہمارے قوانین کی قدر کرو
وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ	سینا کے بیابانوں میں پانی سے بھرے ہوئے بادل تم پر سایہ فگن تھے
وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ	اور تمہارے کھانے کے لیے خوش ذائقہ قدرتی غذائیں
وَالسَّلْوَىٰ ۲/۵۷	اور پرندوں کا گوشت مہیا کر دیا گیا تھا۔

صحرا میں قوم کی تربیت کے مشکل مراحل

وَإِذْ قُلْتُمْ	اس صحرا میں اللہ چاہتا تھا کہ تمہاری سپاہیانہ تربیت ہو جائے
يَا مُوسَىٰ	لیکن تم نے موسیٰ سے کہا کہ
لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ	ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے
فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا	لہٰذا ہمارے لیے اپنے پروردگار سے زمینی پیداوار طلب کرو۔
تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا	سبزیاں، ترکاریاں اور کھیرا ککڑی وغیرہ
وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا	اور گیہوں، دالیں اور لہسن پیاز وغیرہ۔
قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ	موسیٰ نے کہا کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ
الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ	تم ان ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کی خاطر
بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ	اس بہترین زندگی کو چھوڑنا چاہتے ہو جو تمہارے لیے تجویز کی گئی ہے
اهْبِطُوا مِصْرًا	اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو جاؤ شہر کی زندگی اختیار کر لو
فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۲/۶۱	وہاں تمہیں یہ سب کچھ مل جائے گا۔

جہالت اور غلامانہ ذہنیت

اللہ کو براہِ راست دیکھنے کا مطالبہ

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ	اے بنی اسرائیل یاد کرو جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا کہ
لَن نُّؤْمِنَ لَكَ	ہم اس وقت تک تمہاری کسی بات کا یقین نہیں کریں گے
حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً ۲/۵۵	جب تک کہ اللہ کو خود اپنی آنکھوں سے بے نقاب نہ دیکھ لیں۔

پوجا کے لیے بُت بنا دینے کا مطالبہ

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ	بنی اسرائیل کو جب بحر کے اُس پار اُتار دیا گیا
فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ	تو اُن کا گذر ایک ایسی قوم پر ہُوا
یَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ	جو بُتوں کی پرستش کرتی تھی۔
قَالُوْا یٰمُوْسَی	کہنے لگے اے موسیٰؑ۔
اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا	ہمارے لیے بھی ایک ایسا معبود بنا دیجیے
كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ	جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں۔
قَالَ اِنَّكُمْ	موسیٰؑ نے کہا میں اس کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں کہ
قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ ۷/۱۳۸	تم بڑی ہی جاہل قوم ہو۔

بچھڑے کا بت بنا کر پوجا شروع کر دی

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی	اے بنی اسرائیل یاد کرو موسیٰؑ جب وادی سینا میں
اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً	ہمارے پروگرام کے مطابق چالیس راتوں کے لیے تم سے جُدا ہوا
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ	تو اتنے ہی عرصہ میں تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔
وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ۲/۵۱	یہ کس قدر ظلم تھا جو تم نے کیا۔

غلامی سے بزدلی اور کم ہمتی جو اُن میں پیدا ہو گئی تھی

یٰقَوْمِ ادْخُلُوا	موسیٰؑ نے کہا اے میری قوم اُٹھو اور فلسطین کی
الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ	اس بابرکت زمین میں۔ فاتح و منصور داخل ہو جاؤ
الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ	جسے اللہ نے تمہارے نام لکھ دیا ہے۔
وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِكُمْ	دیکھو ایسا ہرگز نہ کرنا کہ پیٹھ دکھا کر بھاگ نکلو۔
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۝	اگر ایسا کیا تو سخت نقصان اُٹھاؤ گے۔
قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی	اُنھوں نے جواب دیا اے موسیٰؑ
اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۝	وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں

وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا	ہم وہاں ہرگز داخل نہیں ہوں گے
حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا	جب تک کہ وہ وہاں سے نکل نہ جائیں
فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا	ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں
فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ○ ۲۲-۲۱/۵	تو ہم بڑے شوق سے وہاں داخل ہو جائیں گے۔

غلامی نے ان کے اندر ڈسپلن اور تنظیم ختم کر دی تھی

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ	ان بزدلوں میں صرف دو افراد (موسیٰؑ۔ ہارونؑ) ایسے تھے
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا	جن کو اللہ نے اپنی نعمت سے نوازا تھا۔
ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ	انہوں نے کہا ایک دفعہ تم ہلہ بول کر ملک میں داخل ہو جاؤ
فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ	پھر دیکھو کہ کس طرح تم ان پر غالب آ جاتے ہو
وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا	اللہ پر بھروسہ رکھو۔
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○	اگر تم اس پر ایمان رکھتے ہو۔
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى	انہوں نے کہا اے موسیٰؑ
اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا	ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے
مَّا دَامُوْا فِيْهَا	جب تک وہ وہاں موجود ہیں
فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ	تم اور تمہارا رب جاؤ اور جنگ لڑ کر انہیں وہاں سے نکالو
اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ○ ۲۴-۲۳/۵	ہم یہاں بیٹھے نتیجہ کا انتظار کریں گے۔

غلامی سے رہائی کے بعد عروج کی طرف

نئی نسل کی تنظیم کا پروگرام

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ	چنانچہ اللہ نے کہا چالیس سال کے لیے انہیں اس سرزمین سے محروم کیا جاتا ہے
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ	اس عرصہ میں ان کی نئی نسل کو تعلیم و تربیت سے لیس کیا جائے
يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ ۲۶/۵	اور پرانی نسل کو ان ویرانوں میں ہی مرکھپ جانے دیا جائے۔

بنی اسرائیل کی تنظیم کا انتظام اور ان سے لیا گیا عہد

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ	اللہ نے پختہ عہد لیا تھا
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ	بنی اسرائیل سے
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ	اور ان کی تنظیم کی غرض سے ان میں
اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ	بارہ نقیب مقرر کر دیئے گئے تھے۔
وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ	اور ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ اللہ کی تائید و نصرت تمہارے ساتھ ہوگی۔
لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ	اگر تم نے نظامِ خداوندی قائم کیا
وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے رہے
وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ	اور ہمارے بھیجے ہوئے رسولوں کی بات کو سچ مانا
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ	اور ان کے مشن و پروگرام میں ان کے مددگار بنے رہے
وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ	اور اپنا مال و دولت اگر نظامِ خداوندی کے حوالے کر دیا
قَرْضًا حَسَنًا	بطورِ قرضِ حسنہ کے
لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ	تو یہ نظام دُور کر دے گا تمہارے معاشرہ کی
سَيِّاٰتِكُمْ	تمام خرابیوں اور ناہمواریوں کو
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ	اور تمہیں ایسی جنتی زندگی نصیب ہو جائے گی
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ ۚ	جس کی تہہ میں اللہ کے قوانین کے چشمے رواں ہوں گے
فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ	بہرحال اس کے بعد اگر تم نے پھر ان قوانین سے
ذٰلِكَ مِنْكُمْ	انکار و سرکشی کی روش اختیار کر لی
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝۱۲	تو یہ سب کچھ گنوا بیٹھو گے اور اپنی منزل سے دُور ہو جاؤ گے۔

پھر تنظیمِ نو سے بنی اسرائیل کے اندر انقلاب آ گیا

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	جس قوم کو اس قدر کمزور و ناتواں بنا دیا گیا تھا وہ مناسب تعلیم و تربیت کے بعد اس ملک کے مشرق و مغرب کی مالک بن گئی جس ملک کو ہم نے قدرتی خزائن اور پیداوار سے مالامال کیا تھا۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى — یوں تیرے پروردگار کا پروگرام حُسن و خوبی سے تکمیل تک پہنچا
عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ — بنی اسرائیل کے حق میں۔
بِمَا صَبَرُوْا ۷/۱۳۷ — اس لیے کہ انہوں نے صبر و استقامت سے جدّوجہد کی تھی۔

اور انہیں عمدہ ٹھکانہ دیا گیا

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ — پھر ہم نے بنی اسرائیل کو ٹھکانا دیا
مُبَوَّاَ صِدْقٍ — جو بہت ہی اچھا ٹھکانا تھا
وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۱۰/۹۳ — اور نہایت عمدہ وسائلِ زندگی عطا کیے۔

پھر کہا گیا اس سرزمین پر امن و سکون کی زندگی بسر کریں

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ — اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا
اسْكُنُوا الْاَرْضَ ۱۷/۱۰۴ — اس سرزمین پر امن و سکون سے زندگی بسر کرو۔

وہ اپنے حُسنِ عمل سے انعاماتِ خداوندی کے مستحق قرار پا گئے تھے

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ — اس کے بعد جب بنی اسرائیل نے ہماری وحی کا اتباع کیا تو
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ — ہم نے انہیں ان کی ہمعصر اقوام پر برگزیدگی عطا کی۔
وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ — ہم نے انہیں اس قسم کا ضابطہ قوانین عطا کیا جس پر عمل پیرا ہونے
مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۴۴/۳۲-۳۳ — سے وہ انعاماتِ خداوندی کے مستحق قرار پا گئے۔

ان پر اللہ کی عنایات جاری ہو گئیں

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ — پھر ہم نے بنی اسرائیل کو نوازا
الْكِتٰبَ — اور انہیں وحی کے ذریعہ ضابطہ قوانین دیا
وَالْحُكْمَ — اور حکومت دی۔
وَالنُّبُوَّةَ — اور ان میں کتنے ہی پیغمبر پیدا کیے
وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ — اور انہیں خوشگوار سامانِ زیست ملتا رہا
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۴۵/۱۶ — اور وہ اپنی ہمعصر اقوام میں بڑے ممتاز و سربلند رہے۔

زندگی کی آسائش اور ہم عصر اقوام پر فضیلت حاصل ہوئی

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	اے بنی اسرائیل یاد کرو کہ کس طرح
اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ	قوانینِ خداوندی کی پیروی کے نتیجہ میں تمہیں
اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ	زندگی کی ہر قسم کی آسائشیں نصیب ہو گئی تھیں
وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ	اور تمہیں کیسی فضیلت حاصل ہو گئی تھی
عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ؀ ۲/۴۷	اپنی ہمعصر اقوام پر۔

دیگر اقوام کی امامت یا لیڈر شپ ملی

وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	ہم نے بنی اسرائیل کو وحی کے ذریعہ سے رہنمائی دے کر
وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً	دیگر اقوام کی امامت یا لیڈرشپ دے دی تھی
یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا	اور وہ انہیں ہمارے قانون کے مطابق زندگی کی صحیح راہ پر چلاتے رہے۔
لَمَّا صَبَرُوْا	وہ خود بھی صبر و استقامت سے نظامِ خداوندی کی پیروی کرتے تھے
وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ؀ ۳۲/۲۳-۲۴	اور ہمارے قوانین کی صداقت پر محکم یقین رکھتے تھے۔

پھر زوال کی طرف

اللہ سے کیے گئے عہد سے انحراف

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ
لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ	اللہ کے احکام و قوانین کے سوا کسی اور کی اطاعت نہیں کرو گے
وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا	اور کیاں دور کرو گے اپنے والدین کی
وَّذِی الْقُرْبٰى	اور اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کی
وَالْیَتٰمٰى	اور ان کی جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا رہ گئے ہوں

وَالْمَسٰكِيْنِ	اور ان کی جو معذور و بیروزگار ہو گئے ہوں
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	اور لوگوں کے ساتھ خوش معاملگی سے پیش آؤ گے۔
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	غرضیکہ اللہ کا نظام قائم کرو گے
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشونما کا انتظام کرو گے
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ	لیکن معدودے چند کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے
وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝	اور اب تک پھرے ہوئے ہو۔

اللہ سے کیے گئے وعدوں کی خلاف ورزیاں

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ	ہم نے بنی اسرائیل سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ
لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ	تم باہمی خونریزی نہیں کرو گے۔
وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ	اور غریبوں و کمزوروں کو گھر سے بے گھر نہیں کرو گے
ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝	تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور اب بھی اسے تسلیم کرتے ہو
ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ	لیکن تم ہو کہ ایسے قول و قرار کے بعد خونریزیاں کرتے ہو
وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ	اور غریبوں اور کمزوروں کو ان کے گھروں سے بے گھر کر دیتے ہو
تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ	اور پھر ایک دوسرے کے مددگار بنتے ہو۔
بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ	اس ظلم و زیادتی کے عمل میں۔

سرمایہ دارانہ نظام کے ذریعے لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھا جاتے تھے

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا	یہودیوں کی ظالمانہ روش کی اصلاح کی خاطر
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ	ان کے لیے بعض خوشگوار چیزوں کی بھی ممانعت کر دی گئی تھی
اُحِلَّتْ لَهُمْ	جو عام حالات میں ان کے لیے جائز تھیں
وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا	یہ لوگ اکثر نظامِ خداوندی کی راہ میں رکاوٹ ڈالتے تھے
وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا	اور اس کے مقابلہ میں سرمایہ دارانہ نظام قائم کرتے تھے
وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ	جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔
وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ	اور یہ نظام وہ اس لیے قائم کرتے تھے کہ اس کے ذریعہ سے
بِالْبَاطِلِ	دوسروں کا مال ناجائز طور پر کھا سکیں

ان میں ہمیشہ مفاد پرستی کا رجحان رہا

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ — بنی اسرائیل کی طرف ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دے کر بھیجا

وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ — اور اس کے بعد پے در پے رسول ان کی طرف آتے رہے

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ — آخرکار عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ کو واضح دلائل و براہین کے ساتھ بھیجا گیا

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ — اور وحی کے ذریعے ان کی مدد کی گئی

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ — لیکن ان لوگوں کی ہمیشہ یہ روش رہی کہ جب بھی کوئی بات ان کی خواہش یا

بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ — مفاد کے خلاف ہوئی یہ وہیں سرکشی پر آمادہ ہو جاتے

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ○ — پھر رسولوں میں سے بعض کی تکذیب کرتے اور بعض کے قتل تک کے درپے ہو جاتے۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ — یہ لوگ کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں لہٰذا کسی کی بات اثر نہیں

بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ ۸۸-۸۷/۲ — کرسکتی۔ یہ فخر کی بات نہیں بلکہ پھٹکار ہے جو کفر کی وجہ سے ان پر پڑ رہی ہے۔

ان کی مرکزیت ختم ہو گئی

وَقَطَّعْنٰهُمْ — چنانچہ ان کارستانیوں کے نتیجہ میں ان کی مرکزیت ختم ہو گئی

فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۱۶۸/۷ — اور وہ دنیا میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بہت سی قوموں میں بٹ گئے۔

وحی کے الفاظ میں رد و بدل کرنے لگ گئے

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا — یہودی لوگ پستی کی اس سطح پر آگئے کہ

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ — وحی کے الفاظ تک میں ردّوبدل کر کے

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۴۶/۴ — انہیں ان کے اصل مقام سے ہٹا دینے لگ گئے۔

گراوٹ کی انتہا

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ — پھر یہ لوگ کفر میں اتنے بڑھ گئے کہ

عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ○ — مریمؑ جیسی پاکباز خاتون کے خلاف بہت بڑا بہتان باندھا

وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ — اور عیسیٰؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر کے متعلق بڑے فخر سے کہتے ہیں:

عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۚ — کہ ہم نے اسے قتل کر کے ذلت کی موت مار دیا۔
وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ — بہرحال یہ علیحدہ بات ہے کہ یہ لوگ انہیں قتل کرنے یا صلیب دینے میں کامیاب نہیں ہو
وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۴/۱۵۷ — سکے تھے اور اصل حقیقت ان پر مشتبہ ہو گئی تھی۔

اور پھر ذلت و مسکنت ان پر مسلط ہو گئی

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ — آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ — ذلت و خواری اور پستی و بدحالی ان پر مسلط ہو گئی
وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۚ — اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے۔
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا — یہ نتیجہ تھا اس کا کہ وہ
يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ — اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے تھے
وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ — اور انبیاء کو ناحق ذلیل کرتے اور ان کی جان کے لاگو ہو جاتے تھے۔
ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا — اور یہ سب کچھ ان کی سرکشی
وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ○ ۲/۶۱ — اور حدود فراموشی کا نتیجہ تھا۔

ان کی کافرانہ روش پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ نے لعنت کی تھی

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي — بنی اسرائیل کی کافرانہ روش پر
إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ — داؤدؑ نے بھی لعنت کی تھی
وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ — اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے بھی۔
ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ○ — ان کی سرکشی اور حدود فراموشی کی وجہ سے۔
كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ — اور انہوں نے ایک دوسرے کو برے افعال کے
عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ ۵/۷۸-۷۹ — ارتکاب سے روکنا بھی چھوڑ دیا تھا۔

ان کی خیانتوں کے چرچے دنیا بھر میں مشہور ہیں

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ — جب بنی اسرائیل نے اللہ سے کیا ہوا عہد توڑ دیا
لَعَنَّاهُمْ — تو وہ نظام خداوندی کی خوشگواریوں سے محروم ہو گئے

وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَٰسِيَةً
اور ان کے وہ قلوب جن سے ربوبیتِ عامہ کے چشمے پھوٹتے تھے یکسر پتھر بن گئے

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ
چنانچہ انہوں نے وحی خداوندی میں اُلٹ پھیر کرنا شروع کر دیا۔

وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ
جس جگہ یہ کچھ نہ کر سکے اس پر ویسے ہی عمل کرنا چھوڑ دیا۔

وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ
تم ان کی خیانتوں کے چرچے سُنتے رہتے ہو

مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ
اور بجز معدودے چند کے یہ لوگ اب تک یہی کچھ کر رہے ہیں۔

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ
بہرحال تم ان لوگوں سے دامن بچاتے ہوئے اپنا پروگرام جاری رکھو

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝
اور اپنے معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرو۔ یہی روش اللہ کی پسندیدہ ہے۔

اپنی جنتِ گم گشتہ پھر سے حاصل کر لو

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا
اے بنی اسرائیل اس دَور کو یاد کرو جب قوانینِ خداوندی کی پیروی

نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
سے تمہیں زندگی کی آسائشیں اور سرفرازیاں نصیب تھیں۔

وَأَوْفُوا بِعَهْدِي
اب پھر ایک موقع آیا ہے تمہارے ساتھ کیے ہوئے عہد کے پورا کرنے کا

أُوفِ بِعَهْدِكُمْ
اگر ایسا کرو تو تمہیں پھر اپنی جنتِ گم گشتہ واپس حاصل ہو سکتی ہے

وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ
لہٰذا ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرو اور محتاط رہو

وَآمِنُوا بِمَا أَنزَلْتُ
اور ہمارے نازل کردہ ضابطہ حیات (قرآن) کو قبول کر لو۔

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ ۲/۴۰-۴۱
یہ تمہاری طرف نازل کُتب کی تعلیمات کو سچے کر دکھانے کے لیے آیا ہے۔

قرآن انسانیت پر پڑے ہوئے جور و ستم کے تمام بوجھ اتارنے اور ہر نوع کی غلامی کو ختم کرنے کے لیے آیا

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ
دیکھو جو لوگ اس رسولؐ کی طرف نازل کردہ کی پیروی کریں گے

النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي
جو نزولِ وحی سے قبل لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتا تھا

يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ
اور جس کا ذکر اُنہیں اپنے ہاں

فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ
تورات و انجیل میں لکھا ہُوا ملتا ہے۔

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ
یہ رسولؐ اللہ کے قوانین کو نافذ کرتا ہے

وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ
اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتا ہے۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ
یہ زندگی کی تمام پاکیزہ وخوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ	اور تمام خبائث کو حرام ٹھہراتا ہے
وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ	اور انسانیت پر سے جور و ستم کے ان تمام بوجھوں کو اتارتا ہے جن کے نیچے وہ دبی ہوئی ہے
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ	اور غلامی و تقلید کی ان تمام زنجیروں کو توڑتا ہے جن میں انسانیت جکڑی ہوئی ہے
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ	لہٰذا جو لوگ اس کی تعلیمات کو قبول کر لیں گے
وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ	اور اس کی حمایت و مدد کریں گے
وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ	اور اس روشنی کو اپنے لیے چراغِ راہ بنائیں گے
اُنْزِلَ مَعَهٗٓ	جو اس رسولؐ پر نازل کی گئی ہے
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ۱۵۷	تو وہی لوگ ہیں جو کامیاب و کامران زندگی بسر کریں گے۔

۶۵ الطّاغوت

مادہ۔ ط غ ی

اللہ کے نظام و قانون سے سرکشی کرنے والی قوتیں اور ان کا ظالمانہ نظام

طغیٰ حد اور پیمانے سے باہر ہو جانے کو کہتے ہیں اسی لیے پانی کا بڑھ کر مقررہ اندازہ سے زیادہ بلند ہو جانے یا ساحل سے باہر آجانے کو طغیان کہا جاتا ہے طَاغِیَۃ جبار و متکبر اور احمق و سخت گیر اور معاند انسان کو کہتے ہیں طَغوی کے معنی سرکشی اور حدود شکنی کے ہیں یہیں سے لفظ طَاغُوت ہے جو ہر حدود شکن اور باطل معبود کے لیے استعمال ہوتا ہے نیز اس کے لیے جو دوسروں کو سیدھی راہ سے بہکا کر غلط راستے پر لگا دے۔

اللہ کے سوا جس کسی کی بھی اطاعت اختیار کی جائے وُہ طاغوت ہے قرآن کریم کے متعدد مقامات میں اللہ کے مقابلہ میں الطَّاغُوتَ کا لفظ آیا ہے جس سے اس کا مفہوم واضح ہے۔ یعنی ہر غیر خدائی نظام و قانون اور ہر وُہ قوت جو اللہ کے قانون سے سرکشی کر جائے اس جہت سے شیطان اور طاغوت مرادف المعنی ہیں۔ عملاً اس سے مُراد ہو گا وُہ نظام، وُہ معاشرہ، وُہ حکومت وُہ عدالت جو قوانینِ خداوندی کو چھوڑ کر غیر خداوندی قوانین کے مطابق فیصلے کرے۔

طاغوتی نظام کی تشریح

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ — تم نے غور کیا کہ اللہ کے قانونِ مکافات نے
بِعَادٍ إِرَمَ — عادِ ارم کا کیا انجام کیا؟
ذَاتِ الْعِمَادِ — انکی بڑی شان و شوکت تھی۔ وہ بڑی بلند عمارات اور یادگاریں تعمیر کرتے تھے
الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ — انہیں اپنی ہمعصر اقوام میں بےنظیر مقام حاصل تھا۔
وَثَمُودَ — اور قومِ ثمود کے انجام پر بھی غور کرو
الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ — جو پہاڑوں کے گوشوں میں شاندار قلعے تعمیر کیا کرتے تھے۔
وَفِرْعَوْنَ — اور فرعون کا انجام دیکھو۔
ذِي الْأَوْتَادِ — جس نے اپنی حکومت و قوت کے کھونٹے گاڑ رکھے تھے۔
الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ — یہ تمام قوتیں وہ تھیں جنہوں نے ملک میں طاغوتی نظام قائم کیے تھے
فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ — ۸۹/۶-۱۲ — اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد کی صورت بنا دی تھی۔

ہر ظالمانہ نظام طاغوت ہے

وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَى — اور دیکھو عادِ اول کس طرح ہلاکت میں مبتلا ہو گئی۔
وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَى — اور قومِ ثمود کا تو نام و نشان بھی باقی نہ رہا
وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ — اور ان سے قبل قومِ نوحؑ بھی اسی انجام کو پہنچ چکی تھی۔
إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ — ان قوموں کا یہ حشر اس لیے ہوا کہ انہوں نے
أَظْلَمَ وَأَطْغَى ۵۳/۵۰-۵۲ — نظامِ خداوندی سے بغاوت کر کے ظالمانہ نظام قائم کر لیے تھے۔

فرعونیت اور مطلق العنانیت طاغوت ہے

اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ — موسیٰؑ سے کہا گیا وہ فرعون کی طرف جائیے
إِنَّهُ طَغَى ۲۰/۲۴ — کہ اس نے مطلق العنانیت قائم کر رکھی تھی۔

طاغوتی نظام میں ہر کوئی دوسروں سے بےنیاز ہو کر صرف اپنا فائدہ چاہتا ہے

عَلَّمَ الْإِنسَانَ — اللہ نے انسان کو وحی کے ذریعہ سے ان حقائق کا علم بھی دیا ہے

فَالَمْ يَعْلَمْ	جنہیں وہ نہیں جانتا تھا لیکن انسان کی کیفیت یہ ہے کہ
كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى	انفرادی مفاد پرستیوں کا نظام وضع کر لیتا ہے
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى	جس میں ہر کوئی اپنے لیے دولت سمیٹ کر دوسروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے
اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ	بہرحال انسانی مشکلات کا حل نظامِ ربوبیت میں ہی ہے
الرُّجْعٰى ۝ ۹۶/۵-۸	لہٰذا آخرکار اُسے اسی کی طرف رجوع کرنا ہو گا۔

طاغوتی معاشرہ میں لوگ مفادِ عاجلہ کو ہی سب کچھ سمجھنے لگ جاتے ہیں

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى	جو لوگ مفاد پرستانہ نظامِ زندگی قائم کر لیتے ہیں
وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	اور مفادِ عاجلہ کو ہی سب کچھ سمجھنے لگ جاتے ہیں
فَاِنَّ الْجَحِيْمَ	ان کا معاشرہ جہنم بن جاتا ہے
هِيَ الْمَاْوٰى ۝ ۷۹/۳۷-۳۹	اور ان کی نشوونما رُک جاتی ہے۔

طاغوت کے غلاموں کی حالت

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ	کہو کیا ہم بتائیں کہ اللہ کے نزدیک
ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ	کن کا انجام بُرا ہوتا ہے۔
مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ	وہ جو اپنے کرتوتوں کے وبال میں پھنس کر
وَغَضِبَ عَلَيْهِ	زندگی کی سعادتوں اور خوشگواریوں سے محروم ہو جاتے ہیں
وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ	ان کی عادتیں اور خصلتیں بندروں جیسی
وَالْخَنَازِيْرَ	اور ان کا سیرت و کردار خنزیروں جیسا ہو جاتا ہے
وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ	اور وہ طاغوت کے محکوم و غلام بن جاتے ہیں
اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ	یہ لوگ سیدھی راہ سے بھٹک کر اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں
عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ ۵/۶۰	جو انسانوں کے لیے بدترین مقام ہو سکتا ہے۔

اللہ کے قوانین کے مطابق قائم معاشرہ اور طاغوتی معاشرہ میں فرق

وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ	جو لوگ قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں

لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝	ان کا انجام بڑا ہی حسین ہوتا ہے۔
جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝	ان کے لیے جنتی معاشرہ کے دروازے کھل جاتے ہیں
مُتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا	جہاں وہ آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں
یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝	اس معاشرہ میں انواع و اقسام کے پھلوں و مشروبات کی بہتات ہوتی ہے
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝	اس معاشرہ کی عورتیں ہم مزاج اور شرم و حیا کی پیکر ہوتی ہیں
هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ۝	اور یہ سب کچھ افرادِ معاشرہ کی محنت اور کوششوں کے نتیجہ میں ہوتا ہے
اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝	اس معاشرہ میں سامانِ زیست کی کبھی کمی نہیں آتی۔
هٰذَا	یہ ہے قوانینِ خداوندی کے مطابق قائم معاشرہ کا نقشہ۔
وَاِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝	اور طاغوتی نظام میں ہر طرف فساد بپا ہوتا ہے
جَهَنَّمَ یَصْلَوْنَهَا	اور افرادِ معاشرہ کی زندگیاں عذاب میں مبتلا رہتی ہیں۔
فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ ۳۸ / ۴۹-۵۶	مختصراً کہ یہ ایک بدترین معاشرہ ہوتا ہے۔

انسان کے لیے اللہ کا نظام کیا کرتا ہے اور طاغوتی نظام کیا ہے

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اللہ ان کا رفیق اور مددگار بن جاتا ہے جو اس کے نظام کو قبول کر لیتے
یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	ہیں۔ یہ نظام انہیں جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ	علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔
وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا	اور جو لوگ اللہ کے نظام کی مخالفت اور خلاف ورزی کرتے ہیں
اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ	تو دنیا کی طاغوتی قوتیں ان کی رفیق بن جاتی ہیں
یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ	جو انہیں علم و بصیرت کی روشنیوں سے نکال کر
اِلَى الظُّلُمٰتِ	جہالت و گمراہی کی تاریکیوں میں لے جاتی ہیں
اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ	ان تاریکیوں میں جہاں انسان کی انسانیت جل کر راکھ ہو جاتی ہے
هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۲ / ۲۵۷	اور وہ سدا اس آگ میں جلتے رہتے ہیں۔

اللہ کی راہ میں جنگ اور طاغوت کی راہ میں جنگ کا فرق

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
وہ دُنیا سے ظلم و استبداد کو مٹانے کے لیے جنگیں کرتے ہیں

وَالَّذِينَ كَفَرُوا
اور جو لوگ اس نظام کے مخالف ہیں

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ
وہ دُنیا میں ظلم و استبداد پھیلانے کے لیے جنگیں کرتے ہیں

فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ
لہٰذا ان شیطان کے دوستوں کے خلاف جنگ کرو۔

إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ
بلاشبہ شیطانی قوتوں کی تدبیریں اور سازشیں

كَانَ ضَعِيفًا ۝ ۴/۷۶
بڑی کمزور ہوتی ہیں۔

منافقت

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ
ان لوگوں کی حالت پر غور کیا

يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا
جن کا زبان سے تو یہ دعویٰ ہے کہ وہ

بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ
تمہاری طرف نازل ہوئے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں

وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ
اور کتبِ سابقہ پر بھی۔

يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا
لیکن اپنا نظامِ حکومت غیر قرآنی بناتے اور اپنے معاملات کے

إِلَى الطَّاغُوتِ
فیصلے انسانوں کے خودساختہ قوانین کی رُو سے کراتے ہیں۔

وَقَدْ أُمِرُوا
حالانکہ ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ قرآن پر ایمان کے معنی یہ ہیں کہ

أَن يَكْفُرُوا بِهِ
ہر غیر خدائی قانون سے انکار کر دیا جائے۔

وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ
لیکن یہ لوگ اپنے مفاد پرستانہ جذبات کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں

ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ ۴/۶۰
جو اُنہیں راہِ راست سے بھٹکا کر کہیں کا کہیں لے جاتے ہیں۔

طاغوت سے انکار کرکے نظامِ خداوندی کا مضبوط سہارا تھام لو

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ
دیکھو! نظامِ زندگی کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں

قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ
وحی کے ذریعہ سے صحیح اور غلط نظامہائے زندگی کے متعلق پوری وضاحت کردی گئی ہے۔

فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ
لہٰذا اب جو کوئی ظالمانہ اور باطل نظام (طاغوت) کو چھوڑ کر

وَيُؤْمِن بِاللَّهِ
نظامِ خداوندی کو اپنا لیتا ہے

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ
تو وہ ایسے مضبوط سہارے کو تھام لیتا ہے

لَا انْفِصَامَ لَهَا — جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۲/۲۵۶ — کیوں کہ یہ نظام اس اللہ کا تجویز کردہ ہے جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

طاغوت سے بچنے والے ہی صاحبانِ عقل و بصیرت ہیں

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا — جو لوگ بچتے رہے

الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا — طاغوت کی اطاعت کرنے سے

وَاَنَابُوْا اِلَى اللّٰهِ — اور اللہ کے نظام کی طرف رجوع ہو گئے

لَهُمُ الْبُشْرٰى — ان کے لیے زندگی کی خوشگواریوں کی بشارت ہے

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ — لہٰذا ہمارے ان بندوں کو خوشخبری دے دو

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ — جو قوانینِ خداوندی کو غور سے سنتے ہیں

فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ — اور پھر حسین و متوازن انداز سے انکی پیروی کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ — یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چل رہے ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞ ۳۹/۱۷-۱۸ — اور یہی ہیں جو صاحبانِ عقل و بصیرت ہیں۔

اللہ کے رسول انسانیت کو طاغوت سے بچانے کے لیے آئے تھے

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا — ہم نے ہر قوم کی طرف اپنے رسول بھیجے

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ — تاکہ لوگ نظامِ خداوندی کی اطاعت کریں

وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۱۶/۳۶ — اور طاغوت سے بچیں۔

اِنسانی مُعاشرہ کے کوڑھ و ناسُور

۶۳ المَلاَ

مادہ۔ م ل ا

طَاغوتی نظام کے وزرا۔ اُمرا۔ سَرداراور دَرباری وغیرہ

مَلاٗءَ کسی چیز کو بھر دیا اَلمَلاَءُ مالدار اور برسر اقتدار لوگ جن کے پاس ضرورت کی تمام چیزیں بھری ہُوئی ہوں اور جن کی تمام ضروریات پُوری ہوتی ہوں مال اور قوت کے زور پر بڑے بن جانے والے لوگ طاغوتی نظام کے وزیر، امیر سَرداراور درباری وغیرہ۔

قرآن کریم میں ہے کہ جس قوم میں بھی کوئی رسول آیا تو سَب سے پہلے اس کی مخالفت اس قوم کے مالدار طبقہ نے کی جو دولت کے زور پر اقتدار پر بھی قابض ہوتے تھے چونکہ رسول کے لائے ہوتے نظام سے ان کے مال و دولت اور اقتدار پر زد پڑتی ہے لہٰذا وُہ اِس نظام کے دشمن ہوتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اگر محض "پوجا پاٹ" کا سوال ہوتا تو اس سے اس طبقہ کا کیا بگڑتا تھا جو اس کی مخالفت کرتے لیکن قرآن حکیم کی تصریحات اس پر شاہد ہیں کہ حضراتِ انبیاء کرام جس انقلاب آفرین پروگرام کو لے کر آتے تھے اس میں رزق کے سَرچشمے دولت مندوں کے ہاتھ سے نکل کر اللہ کے نظام کی تحویل میں چلے جاتے تھے لہٰذا یہی وجہ تھی کہ یہ طبقہ ہمیشہ اس انقلاب کی مخالفت کرتا تھا کیونکہ اِس نظام کی کامیابی میں انہیں اپنی عیش وعشرت چھنتی دکھائی دیتی تھی۔

قومِ نوح کے وڈیرے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ	ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔
فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اس نے کہا اے قوم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	اس کے علاوہ اور کوئی قوت ایسی نہیں جس کی محکومی اختیار کی جائے۔
اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○	مجھے ڈر ہے کہ تمہاری موجودہ روشِ زندگی کا نتیجہ بڑا تباہ کن ہوگا
قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ	اس کے جواب میں قوم کے دولتمند اور اقتدار پر قابض طبقہ نے کہا
اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ ۵۹-۶۰/۷	ہمیں تو تم سخت گمراہی میں مبتلا نظر آتے ہو۔

قومِ عاد کے سردار

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا	اور قومِ عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا گیا۔
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اس نے کہا اے قوم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو۔
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	اس کے علاوہ اور کوئی قوت ایسی نہیں جس کی محکومی اختیار کی جائے۔
اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○	کیا تم زندگی کی تباہیوں سے بچنا نہیں چاہتے۔
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ	اس قوم کے دولتمند اور صاحبِ اقتدار طبقہ نے
كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ	جو نظامِ خداوندی کے خلاف تھا۔ کہا
اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ	ہمیں تو ایسا نظر آتا ہے کہ تم عقل و خرد کھو بیٹھے ہو
وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ ۶۵-۶۶/۷	اور ہماری دانست میں تو تم بڑے جھوٹے ہو۔

قومِ ثمود کے سرداروں کی جبریت

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ	قومِ ثمود کے حکمران طبقہ کے سرداروں اور وڈیروں نے
اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ	جو دولت اور قوت کے نشہ میں بدمست ہو رہے تھے۔
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ	ان کمزور و نادار لوگوں سے کہا جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا تھا
اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	کہ کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ صالحؑ کو اس کے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔
قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ	انہوں نے کہا ہاں ہم نے صالحؑ کے ذریعے بھیجے گئے نظام کو قبول کر لیا ہے۔

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ کٰفِرُوْنَ ○ ۷۶

اس پر ان متکبر سرداروں اور وڈیروں نے کہا تمہارا اس نظام کو تسلیم کرنا ہمیں قبول نہیں ہے۔

قومِ شعیب کے قوت و دولت کے نشہ میں بدمست وڈیرے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ۸۸/۷

اور قومِ شعیبؑ کے حکمران طبقہ کے سرداروں اور وڈیروں نے جو قوت و دولت کے نشہ میں بدمست ہو رہے تھے، کہا اے شعیبؑ اگر تم اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ملک بدر کر دیں گے۔ اگر یہاں رہنا ہے تو تمہیں ہمارا نظامِ زندگی قبول کرنا ہو گا۔

حضرت موسیٰؑ کی فریاد

وَقَالَ مُوْسٰی رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِكَ ۸۸/۱۰

موسیٰ نے عرض کیا پروردگار فرعون اور اس کے امراء، وزراء اور سرداروں کو سامانِ آرائش اور متاعِ زیست اس قدر فراوانی سے حاصل ہے کہ وہ اس کے بل بوتے پر لوگوں کو نظامِ خداوندی کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔

نبیِ آخر الزماںؐ کے مدِ مقابل

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰی جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ○ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ کٰفِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ○ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۴۳/۲۹-۳۲

انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو سامانِ زیست کی فراوانیاں حاصل رہیں حتیٰ کہ ہمارا رسولؐ ایک واضح نظام لے کر ان کی طرف آ گیا اور جب وہ نظامِ حق ان کے پاس آ گیا تو کہنے لگے یہ دھوکا ہے ہم اسے ماننے کے لیے تیار نہیں۔ قوت و دولت کے نشہ میں بدمست ہو کر کہتے ہیں اگر یہ قرآن نازل ہی ہونا تھا تو ان دو بڑے شہروں کے کسی بڑے رئیس و سردار پر کیوں نازل نہ ہوا۔ ایک ایسے غریب و یتیم پر کیسے نازل ہو گیا۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ نبوت جیسی رحمت بھی ان کے معیار کے مطابق تقسیم ہو حالانکہ ہمارے نظام میں دُنیاوی زندگی کی معیشت بھی ان کے معیاروں کے مطابق تقسیم نہیں کی جاتی۔

۶۷ المُترفین

مادہ۔ ت ر ف

اَلتَّرَفَۃُ آسودگی فراخی اور عیش تَرِفَ وُہ آسودہ وخوش حال ہُوا۔ اسے عیش وآرام کے سامان مل گئے۔
اَلْمُتْرَفُ وُہ شخص جو عیش وآرام کی زندگی بسر کر رہا ہو اور لذت وشہوات میں بڑھتا چلا جاتے جسے فراخی عیش و آسودگی نے بدمست کر دیا ہو جس کے پاس کثرت سے دولت ہو اور اس کی بنا پر لیڈر بن جائے۔
اس کی جمع مترفون اور مترفین ہے جو کہ قرآن کریم کی ایک اہم اصطلاح ہے قرآن کہتا ہے کہ شروع سے ہی یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے کہ اللہ کی طرف سے جب بھی کوئی منصفانہ نظام کی طرف دعوت دینے والا آیا تو قوم کے مترفین نے اس دعوت کی سخت مخالفت کی یہ وُہ لوگ ہیں جو دوسروں کی محنت پر عیش وعشرت کی زندگی بسر کرتے تھے اور پھر دولت کے بل پر حکومت بھی کرتے تھے یہ ہی طبقہ ہے جو عصر حاضر میں سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کا طبقہ کہلاتا ہے۔ جو شخص اپنی دولت کے زور پر قوت واقتدار حاصل کر لیتا ہے۔
اور انہی کے ساجھیدار وُہ مذہبی پیشوا بھی ہیں جو خود کوئی کام نہیں کرتے اور دوسروں کی کمائی پر تن آسانی کی زندگی بسر کرتے ہیں اور پھر انہی لوگوں پر حکم بھی چلاتے ہیں جو انہیں لا لا کر کھلاتے ہیں قرآن نے کہا ہے کہ یہ طبقہ بھی ہمارے قوانین ونظام کی مخالفت میں پیش پیش رہتا ہے اور لوگوں کو یہ کہہ کر بھڑکاتا ہے کہ دیکھو! یہ داعی انقلاب اس مذہب کی مخالفت کرتا ہے جو تمہارے اسلاف سے چلا آ رہا ہے۔

دوسروں کی محنت پر عیش کرنیوالا استحصالی طبقہ سرمایہ دار، جاگیردار اور مذہبی پیشوا

دشمنانِ ازلی

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ	اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی علاقہ میں
مِّنْ نَّذِیْرٍ	اپنا رسول بھیجا ہو
اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ	اور وہاں کے سرمایہ دار، جاگیردار اور مذہبی پیشوائیت نے
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○	اس کے لائے ہوئے نظام کی مخالفت نہ کی ہو۔
وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا	وہ کہتے ہمارے پاس مال و دولت بھی بہت ہے
وَّاَوْلَادًا	اور ہمارا جتھّہ بھی بڑا ہے۔
وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○ ۳۴/۳۵-۳۴	لہٰذا کسی کی مجال نہیں کہ ہمارے نظام کی طرف آنکھ بھی اُٹھا سکے۔

ظلم کے ذریعہ سے دوسروں کی محنت پر عیش کرنے والے یہ مجرم

وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا	اور ظالم لوگوں نے ہمیشہ اُس روش کی پیروی کی۔
مَآ اُتْرِفُوْا فِیْهِ	جس سے ان کی تن آسانیاں اور عیش وعشرت قائم رہے۔
وَكَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ○ ۱۱/۱۱۶	بلاشبہ یہ سب مجرم لوگ تھے۔

اپنی مفاد پرستیوں کے سامنے مسلکِ اسلاف کی ڈھال

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ	تم سے پہلے بھی کبھی ایسا نہیں ہوا کہ
فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ	ہم نے کسی علاقہ میں اپنا رسول بھیجا ہو
اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ	اور وہاں کے سرمایہ دار۔ جاگیردار اور مذہبی پیشوائیت نے
اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّةٍ	یہ نہ کہا ہو کہ ہم اپنے اسلاف کے مسلک کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے
وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ○	اور انہی کے نقشِ قدم پر چلتے چلے جائیں گے۔
قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰی	رسول ان سے کہتے اگر ہم اس سے بہتر نظامِ حیات تمہارے سامنے

مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ　پیش کریں جس پر تم نے اپنے اسلاف کو پایا تو بھی؟
قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ　وہ کہتے ہم اس سلسلہ میں کچھ سننا نہیں چاہتے
اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ ۲۴-۲۳/۴۳　اور تمہارے لائے ہوئے نظام سے انکار کرتے ہیں۔

اللہ کے نور کو پھونکیں مار مار کے بجھانے والے سرمایہ دار اور انکے ساجھیدار مذہبی پیشوا

يُرِيْدُوْنَ　یہ مفاد پرست قوتیں چاہتی ہیں کہ
اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ　نظامِ خداوندی کی روشنی کو بجھا دیں۔
بِاَفْوَاهِهِمْ　پھونکیں مار مار کے۔
وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ　لیکن یاد رکھو اللہ ایسا کر کے رہے گا کہ
اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ　اپنے نظام کی روشنی سے دنیا بھر کو منور کر دے
وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○　خواہ یہ بات مفاد پرست قوتوں پر کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے
هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ　اسی مقصد کی تکمیل کے لیے اللہ نے اپنے رسولؐ کو بھیجا ہے
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ　ہدایت اور حق پر مبنی ضابطہ حیات کے ساتھ
لِيُظْهِرَهٗ　تاکہ اسے غالب کر دے
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ　دیگر نظامہائے زندگی پر۔
وَلَوْ كَرِهَ　خواہ یہ بات ان لوگوں پر کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے
الْمُشْرِكُوْنَ ○　جو اللہ کے نظام کے ساتھ دیگر نظاموں کو شریک کرنا چاہتے ہیں۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا　سو اے اہلِ ایمان
اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ　خبردار رہنا سرمایہ داروں کے ساجھے دار
الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ　ملاؤں اور پیروں سے جن کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ
لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ　لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں۔
بِالْبَاطِلِ　جھوٹ اور فریب سے۔
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ　اور رکاوٹ بنے ہوئے ہیں اللہ کے نظام کے سامنے
وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ　لہٰذا سرمایہ داروں اور ان کے ان ساجھے داروں کو آگاہ کر دو کہ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ　جو لوگ سونا چاندی مال و دولت جمع کرتے ہیں
وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ　اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کر دیتے

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ انہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔
یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ جب اس مال و دولت کو نارِ جہنم میں تپایا جائے گا
فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ اور اس سے داغا جائے گا ان کی پیشانیوں کو
وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ان کے پہلوؤں کو اور ان کی پیٹھوں کو۔
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ اور کہا جائے گا یہ ہے وہ مال و دولت جسے تم نے اپنے لیے جمع کیا
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ لہٰذا اب مزا چکھو
تَكْنِزُوْنَ ○ ۳۵–۳۴/۹ اپنے جمع کرنے کا۔

مال و دولت کے نشہ میں مدہوش لوگ

بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ اصل میں یہ ہُوا کہ انہیں اور ان کے آباواجداد کو زندگی کا ساز و سامان
وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰی اس فراوانی سے مل گیا کہ یہ اس کے نشہ میں مدہوش ہو گئے
طَالَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۴۴/۲۱ اور پھر اس پر ایک لمبا عرصہ گذر گیا جس سے یہ غلط فہمی میں مُبتلا ہو گئے۔

قوموں کے زوال اور انکے ذلیل و خوار ہونے کے اسباب

وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ جب اپنے غلط نظام کے ہاتھوں لوگ مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں
فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ان پر زوال آ جاتا ہے اور ان کی روزی تنگ ہو جاتی ہے
فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ○ تو چلّانے لگتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں خواہ مخواہ ذلیل و خوار کر دیا۔
كَلَّا بَلْ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ تم اس حال کو اس لیے پہنچے کہ
لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ○ تمہارے معاشرہ میں کمزور و بے آسرا کی عزّت و توقیر نہیں رہی تھی
وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ○ اور نہ تمہارے یہاں معذور و بیروزگار کی روزی کا کوئی انتظام تھا
وَ تَاْكُلُوْنَ تم نے ایسا نظام قائم کر لیا تھا کہ
التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ○ سارا مال و دولت سمٹ سمٹا کر ایک طبقہ کی میراث بنتا چلا جائے
وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ○ ۲۰–۱۶/۸۹ مال کی محبت میں تم بُری طرح گرفتار تھے۔

اور پھر جب قانونِ مکافات کی گرفت ہوتی ہے

اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِیْهِمْ یہ مفاد پرست اور استحصالی طبقہ کے لوگ جب

بِالْعَذَابِ ۝	اپنے اعمال کے ہاتھوں عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔
اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ	اس وقت تم دیکھو گے کہ یہ کس طرح چیختے چلاتے اور آہ و زاری کرتے ہیں
لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ	ان سے کہا جائے گا اب اس چیخ پکار اور نالہ و فریاد سے کچھ حاصل نہیں
اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝	ہماری طرف سے اب تمہاری کوئی مدد نہیں کی جائے گی
قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ	تمہاری تو یہ کیفیت تھی کہ جب ہمارے قوانین تمہارے سامنے پیش کیے جاتے
فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ	تو تم انہیں سننا تک گوارا نہ کرتے تھے
تَنْكِصُوْنَ مُسْتَكْبِرِيْنَ	اور تکبر سے منہ موڑ لیا کرتے تھے
بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝ ۲۳/۶۴-۶۶	اور تمہاری محفلوں میں داستان آرائیوں اور یاوہ گوئیوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔

اقوام کی ہلاکت کا قانون

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ	قوموں کی ہلاکت اور تباہی کے سلسلہ میں اللہ کا قانون یہ ہے کہ
قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا	جب وہ عیش پرست اور سرمایہ دارانہ ذہنیت کی حامل ہو جاتی ہیں
فَفَسَقُوْا فِيْهَا	اور اس طرح نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جاتی ہیں
فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ	تو ہلاکت و بربادی ان کا حق بن جاتی ہے
فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝	اور وہ ایسی تباہ و برباد ہوتی ہیں کہ ان کا نشان تک باقی نہیں رہتا
وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ	تاریخ عالم کا مطالعہ کرو اور دیکھو کہ نوحؑ کے بعد کتنی ہی
مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ	قومیں تھیں جو اس ذہنیت کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو گئیں
وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ	تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے جرائم سے اچھی طرح باخبر ہوتا ہے
خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ۝	اور کسی کا کوئی عمل اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں رہ سکتا
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ	لہٰذا جو قوم صرف مفادِ عاجلہ کی طلبگار ہوتی ہے
عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ	تو ہمارے طبعی قوانین کے مطابق اسے یہ مفادات حاصل ہو جاتے ہیں
نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ	لیکن مستقبل کی زندگی میں ایسی قوم کے لیے تباہی کا جہنم ہوتا ہے
يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ ۲۰/۱۶-۱۸	جس میں وہ بدحال اور دھتکاری ہوئی داخل ہو جاتی ہے۔

اقوام کی بربادی کے اسباب

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ
مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ
يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ
وَاتَّبَعَ الَّذِينَ
ظَلَمُوا
مَا أُتْرِفُوا فِيهِ
وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝
وَمَا كَانَ رَبُّكَ
لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ
وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ۱۱/۱۱۶-۱۱۷

اقوامِ گذشتہ کے احوال و کوائف پر غور کرو تو دیکھو گے کہ
جن لوگوں کو ہم تباہی سے بچا لیتے تھے ان میں سے بھی معدودے
چند ایسے رہ جاتے تھے جو لوگوں کو معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے سے روکتے
اور اپنا مفاد قانونِ خداوندی کے مطابق حاصل کرنے کی کوشش کرتے
ورنہ باقیوں کا تو یہ حال تھا کہ وہ پھر سے
معاشرہ میں ایسا ظالمانہ نظام قائم کر لیتے جس میں
ان کی تن آسانیوں اور عیش پرستیوں میں فرق نہ آنے پاتا
یہ تھے ان کے جرائم جن کی وجہ سے ان پر تباہی آتی تھی
ورنہ تمہارا پروردگار تو ایسا ہرگز نہیں کرتا کہ
قوموں کو ظلم و زیادتی سے ہلاک کر ڈالے
جبکہ وہ اپنے معاشرہ کی اصلاح کرنے والی ہوں۔

قانونِ مکافات نے انہیں ایسا کر دیا، جیسے کٹا ہوا کھیت، جیسے بجھا ہوا شعلہ

لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا
فِيهِ ذِكْرُكُمْ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝
وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً
وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا
قَوْمًا آخَرِينَ ۝
فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا
إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝
لَا تَرْكُضُوا
وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ

لوگو! تمہاری طرف یہ ضابطہ حیات جو نازل کیا گیا ہے تو
اس میں تمہارا ہی ذکر ہے اور تمہاری ہی رہنمائی کے لیے ہے
تو کیا تم عقل و بصیرت سے کام نہیں لو گے؟
دیکھو کتنی ہی قومیں گزر گئیں جو اپنے ظلم کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں۔
پھر ان کے بعد ان کی جگہ دوسری قوموں کو اُٹھا کھڑا کیا گیا
لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی اسی روش پر چل پڑیں
اور جب ان کے اعمال کے نتائج بھی ان کے سامنے محسوس طور پر آ گئے
تو لگے بھاگنے لیکن اب بھاگنے کا کون سا موقع تھا
چنانچہ ہمارے قانونِ مکافات نے للکارا کہ اب مت بھاگو
اور واپس اپنی ان عیش سامانیوں کی طرف چلو

وَمَسٰكِنِكُمْ	اور اپنے ان محلات کی طرف پلٹو تاکہ تم سے پوچھا جائے۔
لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝	یہ کس کی محنت سے بنے تھے اور تمہارا ان پر کیا حق تھا؟
قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ	اس وقت انہیں اس حقیقت کا اعتراف کیے بغیر چارہ نہ تھا
اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝	کہ وہ واقعی ظالم تھے اور اپنے کیے پر سخت متاسف
فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى	وہ یہ کچھ کہتے رہے لیکن ہمارے قانونِ مکافات نے انہیں
جَعَلْنٰهُمْ حَصِیْدًا خٰمِدِیْنَ ۝	ایسا کر دیا جیسے کٹا ہوا کھیت یا جیسے بجھا ہوا شعلہ۔

اور مستقبل یا آخرت میں جہنم کی اذیتیں

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ	اور اہلِ جہنم کی بدنصیبی کا کیا پوچھنا
فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ۝	ان کے لیے جھلسا دینے والی لو۔ کھولتا ہوا پانی
وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ۝	اور سیاہ دھویں کے سائے ہوں گے۔
لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِیْمٍ ۝	ان کے لیے نہ آسائشیں ہونگی نہ عزت و توقیر
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ	اس لیے کہ یہ لوگ قبل ازیں
مُتْرَفِیْنَ ۝	دوسروں کی محنت پر تن آسانی اور عیش کی زندگی بسر کرتے تھے
وَكَانُوْا یُصِرُّوْنَ	اور انہیں اس مجرمانہ روش پر چلنے کا اصرار تھا
عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ۝	اور کسی طرح بھی اس جرمِ کبیر کو چھوڑنے پر تیار نہ تھے۔

۴۸ ظُلم اور ظالم لوگ

مادہ ظ ل م

ظُلم کے بنیادی معنی ہیں۔

۱ کسی کے حق میں کمی کر دینا ظَلَمَ فَلَانًا حَقَّہٗ "فلاں کا حق کم کیا" اس سے ظالم کے معنی ہیں حقوقِ انسانی میں کمی کرنے والا دوسروں کے واجبات کو پورا نہ دینے والا۔

۲ کسی دوسرے کی ملکیت میں بے جا تصرف کرنا اَلظَّالِمُ جمع اَلظَّالِمُوْنَ، اَلظَّالِمِیْنَ، اَلظَّلَمَۃُ۔ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو دوسروں کے حقوق دبا لیں ان کے حقوق چھین لیں۔

۳ کسی کو اس کا مخصوص مقام نہ دینا خواہ کمی یا زیادتی کر کے یا اسے اس کے صحیح وقت اور اصلی جگہ سے ہٹا کر کسی چیز کا توازن بگاڑ دینا مثلاً عربوں میں ایک مثل ہے کہ مَنِ اسْتَرْعَی الذِّئْبَ فَقَدْ ظَلَمَ "جس نے بھیڑیے سے یہ توقع کی کہ وہ گلہ کی نگہبانی کرے گا اس نے ظلم کیا" یعنی بھیڑیے کو اس کا صحیح مقام نہیں دیا۔

قرآنِ کریم میں ظالمین کا لفظ کثرت سے آیا ہے جس کے معنی ہیں قانون شکنی، حدود فراموشی، دوسروں کی ملکیت پر ناجائز تصرف کرنے والے، حقوقِ انسانی میں کمی کرنے والے، دوسروں کے واجبات کو پورا پورا ادا نہ کرنے والے دوسروں کی محنت کو اپنے مصرف میں لے آنے والے دوسروں پر زیادتی کرنے والے اور اس طرح اپنی ذات کی نشوونما میں کمی کرنے والے۔

سُورۃ بقرہ میں ہے مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۲/۲۲۹ "جو لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں وُہ ظالم ہیں" چونکہ حقوقِ انسانی کا تعین قوانینِ خداوندی ہی کی رو سے ہو سکتا ہے۔ لہٰذا جو کوئی ان قوانین کو توڑتا ہے وہ حقوقِ انسانی میں غصب کرتا ہے لہٰذا ظالم ہے اور دوسروں پر ظلم کرنے کے نتیجہ میں چونکہ ظلم کرنیوالے کی خود اپنی ذات کی نشوونما میں کمی واقع ہو جاتی ہے لہٰذا وُہ وَلٰکِنْ اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ۳/۱۱۷ کا مرتکب ہوتا ہے یعنی اس طرح وُہ خود اپنی ذات پر بھی ظلم کرتا ہے۔

چونکہ حقوقِ انسانی میں کمی کر دینے سے معاشرہ کا توازن بھی بگڑ جاتا ہے اور خود انسان کی ذات کا توازن بھی قائم نہیں رہتا لہٰذا قرآن میں ظُلم کو سُوْءٌ کا مرادف قرار دیا گیا ہے اور اس کے مقابلہ میں حُسْنًا کا لفظ آیا ہے اور حسن تناسب و توازن کی بہترین شکل کا نام ہے۔

دوسروں کا تمسخر اڑانا، طعن و تشنیع کرنا اور بُرے القاب سے یاد کرنا ظلم ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے اہل ایمان
لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ	دیکھو کوئی قوم کسی دوسری قوم کا تمسخر نہ اُڑائے
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ	ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔
وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ	اور انفرادی طور پر عورتیں اور مرد بھی ایسا نہ کریں۔
عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ	ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔
وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ	اور ایک دوسرے کے خلاف طعن و تشنیع بھی مت کرو
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ	اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے ہی یاد کرو۔
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ	ایک دوسرے کے بُرے نام رکھنے سے کیا مطلب ہے
بَعْدَ الْاِيْمَانِ	جبکہ تم نظامِ خداوندی کو قبول کر چکے ہو۔
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ	اگر تم اس بُری روش سے باز نہ آئے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ ۴۹/۱۱	تو تمہارا شمار بھی ظالموں میں ہو جائے گا۔

دوسروں کو نظر انداز کر کے صرف اپنی آسائشوں کا خیال کرنا اپنی ذات پر ظلم کرنا ہے

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ	جو لوگ اپنا مال خرچ کرتے ہیں
فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	محض اپنی دُنیاوی آسائشوں کی خاطر
كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ	اس کی مثال ان یخ بستہ ہواؤں کی ہے
اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ	جو برباد کر دیں ان لوگوں کی کھیتی کو
ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	جو قوانینِ خداوندی کے خلاف چل کر اپنی ذات پر ظلم کرتے
فَاَهْلَكَتْهُ	اور اپنی بربادیوں کے سامان کرتے ہیں
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ	دیکھو ان کی یہ تباہی اللہ کی طرف سے زیادتی نہیں ہوتی
وَلٰكِنْ	بلکہ یہ نتیجہ ہوتی ہے اس بات کا جو وہ دوسروں کو نظر انداز
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ ۳/۱۱۷	کر کے خود اپنی ذات پر کرتے ہیں۔

ربوا کے ظالمانہ نظام کو چھوڑ دو جس میں سرمایہ محنت کا استحصال کرتا ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے اہلِ ایمان
اتَّقُوا اللّٰہَ	تم قوانینِ خداوندی کی پیروی کرو
وَذَرُوْا مَا بَقِیَ	اور چھوڑ دو ان تمام بقایا جات کو
مِنَ الرِّبٰوا	جو ربٰو کے منافع کے سلسلہ میں ہوں
اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○	اگر تم نظامِ خداوندی پر ایمان رکھتے ہو۔
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا	اگر تم نے ایسا نہ کیا
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ	تو پھر تیار ہو جاؤ جنگ کے لیے
مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ	نظامِ خداوندی کے ساتھ۔
وَاِنْ تُبْتُمْ	بہرحال اگر تم اس استحصالی روش سے باز آ جاؤ
فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ	تو صرف اپنا راس المال لے سکتے ہو۔
لَا تَظْلِمُوْنَ	دیکھو نہ تم کسی پر ظلم کرو
وَلَا تُظْلَمُوْنَ ○ ۲ / ۲۷۸-۲۷۹	اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔

سرمایہ دارانہ نظام میں بن جانے والی ظالمانہ ذہنیت کی نشاندہی

------ اِنَّ ھٰذَآ	داؤدؑ کی عدالت میں ایک مقدمہ پیش ہوا
اَخِیْ لَہٗ	جس میں ایک فریق نے کہا یہ دوسرا میرا بھائی ہے
تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَۃً	اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں
وَّلِیَ نَعْجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ	اور میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے
فَقَالَ اَکْفِلْنِیْھَا	اس کا مطالبہ ہے کہ میں یہ ایک بھیڑ بھی اسے دیدوں
وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ○	یہ امیر آدمی ہے اور صاحبِ اثر، اس لیے باتوں میں مجھے دبا لیتا ہے۔
قَالَ لَقَدْ ظَلَمَکَ بِسُؤَالِ	داؤدؑ نے کہا اس نے یہ مطالبہ کر کے تم پر ظلم کیا ہے
نَعْجَتِکَ اِلٰی نِعَاجِہٖ	کہ تمہیں محروم کر کے اپنی بھیڑوں میں اضافہ کر لے۔
وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ	دراصل غلط معاشرہ میں لوگوں کی اکثریت ایسی ہی ہوتی ہے
لَیَبْغِیْ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ	کہ ایک دوسرے پر ظلم اور زیادتیاں کرتے ہیں
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۳۸ / ۲۲-۲۴	لیکن اللہ کے قوانین پر قائم معاشرہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

ایسا معاشرہ تباہیوں کی آگ میں جلنے لگ جاتا ہے جس میں کوئی دوسروں کے حقوق میں کمی اور ظلم کرتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے اہلِ ایمان
لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ	تم ایسا ہرگز نہ کرنا کہ دوسروں کا مال
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ	ناجائز ذرائع سے کھا جاؤ
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً	البتہ تجارت کر سکتے ہو
عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ	لیکن اس کا انداز بھی باہمی رضامندی کا ہونا چاہیے۔
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ	اور ظالمانہ معاشی نظام قائم کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال لینا
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ○	اللہ چاہتا ہے کہ تم سب کی نشونما ہوتی رہے۔
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ	ایسی کھلی تاکید کے بعد بھی جو قوم اپنا کاروبار اس انداز پر رکھے کہ
عُدْوَانًا وَّظُلْمًا	ہر کوئی اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق میں کمی اور ظلم کرے
فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا	تو ایسا معاشرہ بہت جلد تباہیوں کی آگ میں جلنے لگ جاتا ہے
وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ	اور اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے ایسا کچھ آسانی سے ہو جاتا ہے
يَسِيْرًا ○ ۴/۲۹-۳۰	کیوں کہ یہاں ہر عمل کا نتیجہ اس عمل کے اندر موجود ہوتا ہے

دوسروں کے حقوق ظلم و زیادتی سے غصب کرنے والوں کی صلاحیتیں جل کر راکھ ہو جاتی ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ	وہ لوگ جو ظلم و زیادتی سے
اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا	کمزور اور بے آسرا لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں
اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ	وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہوتے ہیں
بُطُوْنِهِمْ نَارًا	جس سے ان کے جذباتِ حرص و ہوس اور بھڑک اٹھتے ہیں
وَسَيَصْلَوْنَ	اور وہ ناجائز دولت کے پیچھے پاگلوں کی طرح مارے پھرتے ہیں۔
سَعِيْرًا ○ ۴/۱۰	اس سے ان کی صلاحیتیں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتی ہیں۔

قوموں پر زوال اور تباہی ان کے اپنے ظالمانہ نظام کی وجہ سے آتی ہے

وَضَرَبَ اللّٰهُ	قوموں پر زوال کس طرح آتا ہے اللہ اس کی وضاحت
مَثَلًا	ایک مثال کے ذریعے کرتا ہے۔

قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً	ایک آبادی تھی جسے خارجی خطرات سے امن
مُّطْمَئِنَّةً	اور داخلی کشمکش سے اطمینان حاصل تھا۔
يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا	وہاں کے تمام لوگ خوشحال اور فارغ البال تھے۔
رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ	ان کی طرف ہر سمت سے سامانِ رزق کھنچا چلا آتا تھا
فَكَفَرَتْ	کہ پھر انہوں نے اللہ کی ان نعمتوں کی قدرناشناسی کرتے ہوئے
بِاَنْعُمِ اللّٰهِ	سرمایہ دارانہ اور مفادپرستانہ نظام قائم کر دیا
فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ	جس کا نتیجہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے یہ نکلا کہ
لِبَاسَ الْجُوْعِ	ان پر بھوک اور ننگ طاری ہو گئی
وَالْخَوْفِ	اور ان کا معاشرہ طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بن گیا
بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ ١٦/١١٢	اور یہ سب کچھ ان کے غلط نظام کا نتیجہ تھا۔

مفادپرستوں نے ہمیشہ ظلم کی روش اختیار کی

وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	ظالم لوگوں نے ہمیشہ اس روش کا اتباع کیا
مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ	جس میں انہوں نے اپنے لیے تن آسانیاں اور عیش وعشرت پائی
وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ١١/١١٦	بلاشبہ یہ سب مجرم لوگ تھے۔

ظالمانہ استحصالی نظام کے نتائج جب نکلتے ہیں تو سارا معاشرہ اسکی لپیٹ میں آجاتا ہے

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً	اور بچو ظالمانہ استحصالی نظام کے فتنہ سے
لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ	کہ جب اس کے نتائج نکلتے ہیں تو وہ ظالم لوگوں تک ہی
ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً	محدود نہیں رہتے بلکہ سارا معاشرہ ان کی لپیٹ میں آ جاتا ہے
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ	اور اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ اللہ کا قانونِ مکافات
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ٨/٢٥	اپنی نتیجہ خیزی میں بڑا ہی سخت واقع ہوا ہے۔

معاملات کو ان کا صحیح مقام نہ دینا ظلم ہے

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ	نظامِ خداوندی کے مراکز یا مساجد کے آباد کرنے کے حقدار وہ لوگ ہوتے ہیں
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	جو اللہ کے قانون پر یقین رکھتے
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اور یومِ آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ	وہ نظامِ خداوندی قائم کرتے
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسانی کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ	اور اللہ کے قانون کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔
فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ	یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے سامنے
يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝	سعادت اور خوشگواری کی راہ کھلی دیکھ لیں گے۔
اَجَعَلْتُمْ	کیا تم سمجھتے ہو کہ
سِقَايَةَ الْحَآجِّ	محض حاجیوں کے لیے پانی کی سبیلیں لگا دینے سے
وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	یا خانہ کعبہ کی آبادکاری کے مختلف کام سرانجام دینے سے
كَمَنْ	کوئی برابر ہو سکتا ہے اس کے
اٰمَنَ بِاللّٰهِ	جو اللہ کے قوانین پر ایمان لے آئے
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اور یومِ آخرت پر یقین رکھے
وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے جدوجہد کرے۔
لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ	یاد رکھو اللہ کے نزدیک دونوں قسم کے یہ لوگ برابر نہیں ہو سکتے
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ	اور نہ اللہ کی رہنمائی سے ہی فیضیاب ہو سکتی ہے وہ قوم
الظّٰلِمِيْنَ ۝	جو معاملات کو ان کا صحیح مقام نہ دے۔
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	دیکھو جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
وَهَاجَرُوْا	اور اس کی خاطر گھربار اور وطن اگر چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اس کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	اپنے اموال کے ذریعے سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعے سے بھی
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ	یہ ہیں وہ لوگ جن کے درجے اللہ کے نزدیک بلند ہیں

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ
بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ
وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ
فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۹/۲۰-۲۲

اور یہی ہیں جو کامیاب و کامران اور فائزالمرام ہونے والے ہیں
ان کا پروردگار انہیں خوشخبری دیتا ہے۔
ان کے لیے سامانِ نشونما اور عنایتِ خداوندی کی فراوانی ہوگی
اور ان کا معاشرہ ایسی جنّت میں تبدیل ہو جائے گا
جس میں سدابہار نعمتیں ہوں گی
اور یہ لوگ زندگی کی اِن شادابیوں سے ہمیشہ بہرہ یاب رہیں گے۔

باطل نظام میں اطمینان سے بیٹھے زندگی بسر کرنا اپنی ذات پر ظلم کرنا ہے

إِنَّ الَّذِينَ
تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ
ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ
قَالُوا
فِيمَ كُنتُمْ
قَالُوا كُنَّا
مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ
قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ
أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً
فَتُهَاجِرُوا فِيهَا
فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ
وَسَاءَتْ مَصِيرًا ○
إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ
لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً
وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ○

جو لوگ باطل نظام کے ماتحت اطمینان سے بیٹھے زندگی
بسر کرتے اور اس طرح اپنی ذات پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔
اگر اسی حالت میں ان کی موت آ جائے
تو ان سے پوچھا جاتا ہے کہ
تمہیں کیا ہو گیا تھا کہ تم باطل نظام کی محکومی میں پڑے رہے
وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم کوئی تبدیلی کیسے لا سکتے تھے کہ
ہم تو معاشرہ میں بڑے کمزور، مجبور اور بےبس لوگ تھے۔
ان سے کہا جاتا ہے کہ اگر تم معاشرہ میں تبدیلی نہیں لا سکتے تھے
تو کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم
کسی بہتر مقام کی طرف ہجرت کر کے ہی چلے جاتے۔
یاد رکھو ایسے بےہمت لوگوں کا ٹھکانہ جہنّم ہوتا ہے
اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے
البتہ وہ حقیقی کمزور و بےبس
مرد، عورتیں اور بچّے مستثنیٰ ہیں
جو فی الواقعہ نہ تو وہاں تبدیلی حالات پر قدرت رکھتے ہیں
اور نہ وہاں سے نکلنے کی ہی کوئی سبیل پاتے ہیں۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ
اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ
وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ ۴/۹۷-۹۹

اس قسم کی نہ جانے مانزن نہ پائے رفتن کی حالت
قابلِ معافی ہوتی ہے کیوں کہ ان جیسوں کے لیے
قانونِ خداوندی میں عفو و حفاظت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

ظالمانہ نظام کو چھوڑے بغیر اللہ کی راہنمائی سے فیضیاب ہونا ممکن نہیں

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۲/۲۵۸

وہ قوم اللہ کی رہنمائی سے فیضیاب نہیں ہو سکتی
جس نے ظالمانہ نظام قائم کر رکھا ہو۔

جہالت پسماندگی اور ذلت و خواری میں مبتلا ظالم قومیں

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَاٰيٰتٍ
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝
الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا
وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ
وَيَتَفَكَّرُوْنَ
فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
رَبَّنَا
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا
سُبْحٰنَكَ
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ
فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ
وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ ۳/۱۹۰-۱۹۲

دیکھو کائنات کی بلندیوں و پستیوں کی تخلیق میں
اور رات و دن کی گردش میں
قوانینِ خداوندی کی محکمیت و ہمہ گیری کی نشانیاں موجود ہیں۔
ان صاحبانِ عقل و بصیرت اور اربابِ فکر و نظر کے لیے
جو زندگی کے ہر گوشے میں قانونِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھتے ہیں
وہ خواہ کھڑے ہوں خواہ بیٹھے ہوں
اور خواہ لیٹے ہوں۔ ہر حال میں
غور و فکر کرتے ہیں۔
کائنات کی بلندیوں و پستیوں کی تخلیق میں
اور اپنی تحقیقات کے بعد علیٰ وجہ البصیرت پکار اٹھتے ہیں کہ
پروردگار آپ نے اس کارگاہِ ہستی کو عبث و بیکار پیدا نہیں کیا
آپ کی ذات اس سے بہت بلند ہے کہ کسی شے کو بے مقصد پیدا کرے۔
پروردگار ہمیں پسماندگی اور جہالت کے عذاب سے بچا لیجیے
کیوں کہ جو قومیں اس قسم کے عذابوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں
وہ ذلت و خواری کی زندگی بسر کرتی ہیں
اور ایسی ظالم قوموں کا کوئی یار و مددگار نہیں ہوتا۔

علم و عقل کی روشنی کے بغیر محض جذبات کی پیروی کرنیوالے ظالم لوگ

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ	ہم نے اپنے قوانین کو پوری تفصیل سے بیان کر دیا ہے
لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ	ان لوگوں کے لیے جو علم و عقل سے کام لیتے ہیں
بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا	لیکن وہ لوگ ظالم ہیں
اَهْوَآءَهُمْ	جو محض اپنے جذبات کی پیروی کرتے ہیں
بِغَيْرِ عِلْمٍ ۳۰/۲۹-۲۸	بغیر علم کی روشنی کے۔

ظالم اور لعنتی قوم

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا	ایسی قوم اللہ کی رہنمائی سے کیسے فیضیاب ہو سکتی ہے
كَفَرُوْا	جس نے کفر کی روش اختیار کر لی ہو
بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ	ایمان لانے کے بعد۔
وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ	حالانکہ وہ رسولؐ کے حق پر ہونے کی شہادت دیتے ہیں
وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ	اور انہیں اللہ کے واضح قوانین بھی مل چکے ہیں
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○	لہٰذا ایسی ظالم قوم کے نصیب میں ہدایتِ خداوندی کہاں
اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ	ان کے ظلم کے نتیجہ میں تو ان پر
اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ	اللہ کی لعنت اور پھٹکار پڑتی ہے
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○	اور کائناتی قوتیں اور دُنیا بھر کے انسان بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	یہ ذلت و خواری ان پر مسلط رہے گی (اور ان کے زبانی دعویٰ
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ	ایمان کے باوجود) ان کی سزا میں کوئی تخفیف نہیں کی جائے گی
وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ ۳/۸۸-۸۶	اور نہ انہیں مزید مہلت ہی مل سکے گی۔

فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو جانے والے ظالم لوگ

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ	پھر وہ باہمی اختلافات میں پڑ کر
مِنْ بَيْنِهِمْ	فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو گئے
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۴۳/۶۵	سو بربادی ہے ایسے ظالم لوگوں کے لیے۔

اور جس قوم نے قوانین خداوندی سے منہ موڑ کر اپنی ذات پر ظلم کر لیا

سَآءَ مَثَلًا ۨالْقَوْمُ الَّذِیْنَ — کس قدر بُری مثال ہے اس قوم کی
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا — جس نے ہمارے قوانین سے منہ موڑ کر
وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ ۷/۱۷۷ — اپنی ذات پر ظلم کر لیا۔

جن ظالمین کے دل و دماغ پر پردے پڑ جاتے ہیں

وَمَنْ اَظْلَمُ — ان سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ — جن کے سامنے اگر قوانینِ خداوندی پیش کیے جائیں تو
فَاَعْرَضَ عَنْهَا — وہ ان سے پہلوتہی کرنے لگیں۔
وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ — اور بھول جائیں کہ ان کے اعمال کا نتیجہ ان کے سامنے آنے والا ہے۔
اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً — ایسے لوگوں کی اس روش سے ان کے دل و دماغ پر پردے پڑ جاتے ہیں
اَنْ يَّفْقَهُوْهُ — اور ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رہتی
وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ — وہ ایسے بہرے ہو جاتے ہیں کہ حق و صداقت کی بات سُن ہی نہیں سکتے۔
وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى — جن لوگوں کی حالت یہ ہو جائے انہیں راہِ راست کی طرف لاکھ بلاؤ
فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۱۸/۵۷ — وہ اس طرف کبھی نہیں آئیں گے۔

گدھے کی پیٹھ پر کتابیں

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ — جن لوگوں نے الہامی کتب کے حامل ہونے کا دعویٰ تو کیا
ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا — لیکن ان پر عمل کرنے کی ذمہ داری کو نہ نبھایا۔
كَمَثَلِ — ان کی مثال ایسی ہے
الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ — جیسا گدھا پیٹھ پر کتابیں لادے پھرتا ہو۔
بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ — یہ بُری مثال اس قوم کی ہے
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ — جس نے عمل سے قوانین خداوندی کی تکذیب کر دی
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۶۲/۵ — ایسی ظالم قوم کو اللہ کی رہنمائی کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

حدود اللہ سے تجاوز کرنے والے ظالم

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ	جو لوگ حدودِ اللہ سے تجاوز کرتے ہیں
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ ۲/۲۲۹	یہی تو ظالم ہیں ۔

اللہ کے قوانین سے منہ موڑنا بہت بڑا ظلم ہے

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ	دیکھو تمہاری طرف واضح دلائل کی حامل کتاب آ گئی ہے
مِّنْ رَّبِّكُمْ	تمہارے پروردگار کی جانب سے
وَهُدًى	اس میں سفرِ زندگی کے لیے صحیح رہنمائی ہے
وَّرَحْمَةٌ	اور انسانی ذات کی نشوونما کا پورا سامان ہے
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ	اب اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا ۔
كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	جو اللہ کے قوانین کی تکذیب کرے
وَصَدَفَ عَنْهَا ۶/۱۵۸	اور ان سے منہ موڑ لے ۔

قرآنی تعلیمات کے بارے میں غلط تاویلیں کرنے والے ظالموں سے کنارہ کشی اختیار کر لو

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ	جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو
يَخُوْضُوْنَ	جو فضول اور بے کار باتوں میں اُلجھے ہوتے ہوں
فِیْٓ اٰيٰتِنَا	قرآنی تعلیمات کے بارے میں
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ	تو فوراً ان سے کنارہ کش ہو جاؤ
حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِیْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ	تاآنکہ وہ اس موضوع کو چھوڑ کر کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں
وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ	اور اگر کبھی تم جذبات کی رَو میں بہہ کر اس تنبیہ کو بھول جاؤ
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى	تو غلطی کا احساس ہوتے ہی فوراً وہاں سے اُٹھ جاؤ ۔
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○	ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ بیٹھنا بھی نہیں چاہیے ۔
وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ	دیکھو متقیوں پر ایسا کوئی فرض عائد نہیں ہوتا کہ وہ
مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ	ان جہلا کے ساتھ بحث ومناظرہ کر کے ضرور انہیں قائل کریں
وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى	ان کا فرض تو صرف اتنا ہے کہ ان کے سامنے قرآنی تعلیمات پیش کر دیں
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ ۶/۶۸-۶۹	تاکہ وہ اگر غلط نظام کے تباہ کن نتائج سے بچنا چاہیں تو بچ جائیں ۔

جو لوگ اپنا نظام حکومت قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے یہی تو ظالم ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ	جو لوگ اپنا نظام حکومت قائم نہیں کرتے
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کے نازل کردہ قوانین کے مطابق
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۵/۴۵	یہی تو ظالم ہیں۔

نزولِ وحی کا جھوٹا دعویٰ بہت بڑا ظلم ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ	اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا	جو خود جھوٹ گھڑے اور اسے اللہ سے منسوب کر دے
اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ	یا کہے کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے
وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ ۶/۹۴	حالانکہ اس پر کچھ وحی نہ آتی ہو۔

اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر دینے والے ظالم

فَمَنْ اَظْلَمُ	ان سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ	جو اپنی خودساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ	اور اللہ کا سچا کلام ان کے سامنے پیش کیا جاتا تو جھٹلا دیتے ہیں
اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ ۳۹/۳۲	کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہو گا۔

اپنے گھڑے ہوئے جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دینے والے ظالم فلاح نہیں پا سکتے

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ	اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا	جو اپنے گھڑے ہوئے جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دے
اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ	یا اللہ کے قوانین کی تکذیب کرے۔
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۶/۲۱	یاد رکھو ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔

کتاب اللہ کے علاوہ کسی اور کتاب کو اللہ سے منسوب کرنے والے ظالم لوگ ہیں

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ	جو لوگ اپنے گھڑے ہوئے جھوٹ کو اللہ سے منسوب کریں گے
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	اس واضح کتاب کے نزول کے بعد
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۳/۹۴	تو یہ دراصل ظالم لوگ ہوں گے۔

اللہ اور اسکے قوانین کی حاکمیت میں کسی کو شریک کرنا ظلم عظیم ہے

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ	اللہ کی حاکمیت میں کسی اور کو شریک مت کرو
اِنَّ الشِّرْكَ	یہ ایسا شرک ہے (جس سے انسان خود اپنے مقامِ بلند سے گر جاتا ہے)
لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ ۳۱/۱۳	لہٰذا یہ خود اس کے خلاف ظلم عظیم ہے۔

اللہ کی طرف سے ملی ہوئی شہادت کو چھپانا بہت بڑا ظلم ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ	اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
كَتَمَ شَهَادَةً	جو اس شہادت کو چھپائے
عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۲/۱۴۰	جو اسے اللہ کی طرف سے ملی ہے۔

حقوقِ انسانی کی حفاظت کو حدود اللہ کہا گیا اور اسکی خلاف ورزی کو انسانی ذات پر ظلم قرار دیا گیا

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ	اے نبیؐ جب تم طلاق کے مقدمات کا فیصلہ کرنے لگو
النِّسَآءَ	تو عورت کے معاملہ میں
فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ	طلاق کے فیصلہ کے بعد عدّت کا سوال بڑی اہمیت رکھتا۔
وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ	اس لیے ضروری ہے کہ عدّت۔ کا حساب رکھا جائے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ	اور اس طرح اپنے پروردگار کے قوانین کی نگہداشت کی جائے
لَا تُخْرِجُوْهُنَّ	اور طلاق کی صورت میں عورتوں کو نہ نکالا جائے
مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ	ان کے اپنے گھروں سے۔
وَلَا يَخْرُجْنَ	اور وہ خود بھی وہاں سے نہ نکلیں۔

اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ	صرف اس صورت میں انہیں ان گھروں سے بیدخل کیا جا سکتا ہے
بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ؕ	کہ وہ کسی کھلی ہوئی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں۔
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ	دیکھو یہ اللہ کی مقررکردہ حدود ہیں ،
وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ	اور جو کوئی حدودِ اللہ سے تجاوز کرتا ہے
فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ ۝ ۶۵/۱	تو وہ اپنی ہی ذات پر ظلم کرتا ہے۔

نظامِ خداوندی پر دوسرے نظاموں کو ترجیح دینے والوں سے رفاقت کے تعلقات رکھنا ظلم ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے اہلِ ایمان
لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ	اور تو اور اپنے والدین اور بھائیوں سے بھی
وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ	رفاقت کے تعلقات قائم نہ کرو
اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ	اگر وہ غیرخدائی نظاموں کو ترجیح دیں۔
عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ	اللہ کے دیے ہوئے نظامِ حیات پر
وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ	اور جو ان سے رفاقت کے تعلقات قائم کریں گے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۹/۲۳	تو یہ ظالم لوگ ہوں گے۔

ظالم لوگوں کے ساتھ کسی طرح کی مفاہمت یا مصالحت ہرگز نہ کرو

وَلَا تَرْكَنُوْۤا	دیکھو کسی طرح کی مفاہمت یا مصالحت : کرنا
اِلَى الَّذِیْنَ	ان لوگوں کے ساتھ
ظَلَمُوْا	جنھوں نے ظلم کی روش اختیار کر رکھی ہے
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۱۱/۱۱۳	ورنہ تم بھی ان کے دہکاتے ہوئے جہنم کی لپیٹ میں آ جاؤ گے۔

اور ظالمانہ نظام کو چھوڑ کر نظامِ خداوندی کی طرف ہجرت کرو

وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ	جو لوگ نظامِ خداوندی کی خاطر ہجرت کرتے ہیں
مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا	غیرخدائی معاشرہ کے ظلم سہنے کے بعد
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ	ہم انہیں اچھا ٹھکانا دیں گے۔

فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً ؕ	اور ان کی دُنیاوی زندگی کو حسین و متوازن بنا دیں گے
وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَۃِ اَکۡبَرُ ۘ	اور ان کے لیے آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔
لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ	کاش یہ لوگ اللہ کے اس قانون کا علم رکھتے کہ
الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا	کامیاب وہ ہوتے ہیں جو اِس سلسلہ میں صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں
وَعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ۝ ۱۶ / ۴۱ - ۴۲	اور اپنے پروردگار کے قوانین کی محکمیت پر پورا بھروسا رکھتے ہیں۔

جس دَور میں بھی کوئی قوم ظلم کی روش اختیار کرتی ہے تو اسے اسکے نتائج بھگتنے ہی پڑتے ہیں

فَاَصَابَہُمۡ	گذشتہ ادوار کے لوگوں کو بھی وہ نتائج بھگتنے پڑے
سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوۡا ؕ	جو ان کی ناہمواریوں کے پیدا کردہ تھے۔
وَالَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ ہٰۤؤُلَآءِ	اور موجودہ لوگوں میں سے جو ظالم ہیں
سَیُصِیۡبُہُمۡ	انہیں بھی وہ نتائج بھگتنے پڑیں گے
سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوۡا	جو ان کی پیدا کردہ ناہمواریوں کے ہوں گے۔
وَمَا ہُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ ۝ ۳۹ / ۵۱	یاد رکھو ہمارے قانونِ مکافات کو کوئی بھی شکست نہیں دے سکتا۔

غلط نظام قائم کر کے اپنے آپ پر ظلم کرنے والی اقوام کا حشر

وَظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ	جن اقوام نے غلط نظام قائم کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا
فَجَعَلۡنٰہُمۡ	ہمارے قانونِ مکافات نے انہیں ایسا کر دیا کہ
اَحَادِیۡثَ	تاریخ میں ان کی صرف کہانیاں باقی رہ گئیں
وَمَزَّقۡنٰہُمۡ کُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ ۳۴ / ۱۹	اور وہ بالکل تتر بتر ہو گئیں۔

ظالم لوگوں کے لیے فلاح نہیں

اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ	یاد رکھو ہرگز فلاح نہیں پا سکتے وہ لوگ
الظّٰلِمُوۡنَ ۝ ۶ / ۱۳۶	جنہوں نے ظلم کی روش اختیار کر رکھی ہو۔

ظالم آخر کار ناکام و نامراد ہوتا ہے

وَقَدۡ خَابَ مَنۡ	ناکام و نامراد ہوں گے وہ لوگ
حَمَلَ ظُلۡمًا ۝ ۲۰ / ۱۱۱	جو ظلم کا بوجھ اپنے اوپر لاد لیں گے۔

اللہ کا قانونِ مکافات ظالم لوگوں کے کام سے غافل نہیں ہوتا

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا	یہ نہ سمجھو کہ اللہ غافل ہے
عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ	ظالم لوگوں کے کاموں سے
اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ	یہ تو وقفہ مہلت ہے
لِيَوْمٍ تَشْخَصُ	اور جب ظہورِ نتائج کا وقت آ جائے گا تو
فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ ۱۴/۴۲	تباہیوں کو اپنے سامنے دیکھ کر ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

ظلم کا نتیجہ نکلنے میں وقفہ مہلت

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ	اگر اللہ کا قانونِ مکافات فوری گرفت کر لیا کرتا
النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ	انسان کے ہر ظلم و زیادتی پر
مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ	تو صفحہ ارض پر کوئی چلنے والا نظر نہ آتا
وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ	لیکن وہ ہر کسی کو اصلاح کے لیے مہلت دیتا رہتا ہے
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى	ایک مقررہ مدت کے لیے
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ	پھر جب وہ مدت پوری ہو جاتی ہے
لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً	تو اس کے بعد نہ تو ایک ثانیہ کی دیر ہوتی ہے
وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ ۱۶/۶۱	نہ سویرے۔ ان کے اعمال کا نتیجہ ان کے سامنے آ جاتا ہے۔

ظالم بڑے سے بڑا فدیہ دے کر بھی اپنے ظلم کے نتائج سے بچ نہیں سکے گا

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ	کوئی ظالم اگر دنیا بھر کی دولت دے کر
ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ	چھٹکارا حاصل کرنا چاہے
لَافْتَدَتْ بِهٖ ۱۰/۵۴	تو ایسا نہیں ہو سکے گا۔

ظالم قوموں کی جڑ کٹ جاتی ہے

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ — اس قوم کی جڑ کٹ جاتی ہے
الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۶/۴۵ — جس نے ظالمانہ نظام قائم کر رکھا ہو۔

ظالموں کو ماسوائے جہنم کی راہ کے اور کوئی راہ ملتی ہی نہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا — جن لوگوں نے خودساختہ غلط روش اختیار کی
وَظَلَمُوْا — اور ظلم و زیادتیاں کرتے رہے
لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ — تو وہ اللّٰہ کے تحفظ سے محروم ہو جاتے ہیں
وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ طَرِیْقًا — اور انہیں کوئی راستہ ملتا ہی نہیں
اِلَّا طَرِیْقَ جَھَنَّمَ ۴/۱۶۸-۱۶۹ — ماسوا جہنم کی راہ کے۔

ظالموں کے لیے جنت کا حصول ایسے ہی ناممکن ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا

اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا — جو لوگ قوانینِ خداوندی کی تکذیب کرتے ہیں
وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْھَا — اور ان سے سرکشی برتتے ہیں
لَا تُفَتَّحُ — تو ان کے لیے نہیں کھلتے ہیں دروازے
لَھُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ — زندگی کی سرفرازیوں و خوشگواریوں کے
وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ — ان کا معاشرہ کبھی جنّتی معاشرہ نہیں بن سکتا
حَتّٰی یَلِجَ — یہ اسی طرح ناممکن ہے
الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ — جس طرح سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گذر جانا۔
وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ○ — مجرمین کی غلط روش کے نتائج ایسے ہی ہوتے ہیں
لَھُمْ مِّنْ جَھَنَّمَ مِھَادٌ — ان کا بچھونا بھی جہنم کا ہوتا ہے
وَّمِنْ فَوْقِھِمْ غَوَاشٍ — اور اوڑھنا بھی جہنم کا۔
وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ○ ۷/۴۰-۴۱ — یاد رکھو ظلم کے نتائج ایسے ہی نکلا کرتے ہیں۔

ظالم لوگ اپنے بزرگوں کے بلند درجات کے وارث نہیں ہو سکتے

وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ	ابراہیم کو جب کتنے ہی صبر آزما اور جاں گسل مراحل سے گذرنا پڑا
رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ	قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں
فَأَتَمَّهُنَّ	اور وہ ان پر پورا اترا اور یہ مراحل اس کی نمود ذات کے مواقع بن گئے
قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ	اور اسے کہا گیا کہ وہ مستحق قرار پا گیا ہے
لِلنَّاسِ إِمَامًا	نوعِ انسان کی امامت یا لیڈرشپ کے لیے۔
قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي	اس نے پوچھا کیا یہ استحقاق میری اولاد کو بھی حاصل ہو گا۔
قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي	اسے بتایا گیا کہ یہ استحقاق انہیں حاصل نہیں ہو گا
الظَّالِمِينَ ۝ ۲/۱۲۴	جو ظلم کی روش اختیار کریں گے۔

آخر میں ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہو گا

وَالَّذِينَ كَفَرُوا	جو لوگ قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ	ان کے لیے جہنم کی آگ ہے۔
لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا	وہاں نہ تو موت ہوگی کہ اس طرح ہی عذاب سے چھٹکارا پا جائیں
وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا	اور نہ ان کے عذاب میں کچھ کمی ہی ہو گی۔
كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ۝	غلط روش زندگی اختیار کرنے والوں کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے
وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا	وہ وہاں چیخیں گے، چلائیں گے اور کہیں گے
رَبَّنَا أَخْرِجْنَا	پروردگار ایک بار ہمیں یہاں سے نکلنے کا موقع دے دیجیے
نَعْمَلْ صَالِحًا	تاکہ ہم آپ کے بتائے ہوئے راستہ کو اختیار کر سکیں
غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ	اپنی سابقہ روش کے خلاف۔
أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ	ان سے کہا جائے گا کیا تمہیں اتنی عمر نہیں دی گئی تھی کہ
مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ	تم میں سے اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو حاصل کر لیتا
وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ	پھر تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آ چکا تھا
فَذُوقُوا	سو اب تم اپنے اعمال کے نتائج چکھو۔
فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ۝ ۳۵/۳۶-۳۷	ظلم کرنے والوں کا یہاں کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔

اللہ انسان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کرتا، انسان خود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ	اللہ ہرگز ظلم نہیں کرتا ہے
النَّاسَ شَيْـًٔا	انسانوں پر کسی بھی طرح سے۔
وَلٰكِنَّ النَّاسَ	یہ تو خود انسان ہے
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۱۰/۴۴	جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

اللہ انسانوں پر ظلم نہیں کیا کرتا جو کچھ ہے تمہارے اپنے ہاتھوں کا کیا کرایا ہے

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ	جو کچھ کیا کرایا ہے تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کا ہے
وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ	ورنہ اللہ تو ہرگز ظلم نہیں کرتا ہے
لِّلْعَبِيْدِ ۝ ۳/۱۸۲	اپنے بندوں پر۔

جو کچھ کرو گے وہی کچھ پاؤ گے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ	جس نے اصلاح والے کام کیے تو وہ اس کے اپنے کام آئیں گے
وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا	اور جس نے بگاڑ والے کام کیے تو ان کا نقصان بھی اسے ہی ہوگا
وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۴۱/۴۶	اور تمہارا پروردگار تو ہرگز اپنے بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتا۔

اللہ تو دنیا کو ظلم سے بچانا چاہتا ہے

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ	یہ اللہ کے قوانین ہیں
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ	جو پورے حق و صداقت کے ساتھ تمہارے سامنے پیش کیے جارہے ہیں
وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ	کیوں کہ اللہ نہیں چاہتا کہ
ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ۳/۱۰۸	دنیا ظلم میں مبتلا ہو جائے۔

ظلم کا بدلہ لینا قابل ملامت نہیں

وَلَمَنِ انْتَصَرَ	جو کوئی بدلہ لے
بَعْدَ ظُلْمِهٖ	اپنے پر کیے گئے ظلم کا

فَأُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيلٍ	تو ایسے لوگوں کی ملامت نہیں کی جا سکتی
إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ	قابل ملامت تو وہ ہیں
يَظْلِمُونَ النَّاسَ ۴۲/۴۱-۴۲	جو نوعِ انسان پر ظلم کرتے ہیں۔

بہرحال بدلہ لینے میں جرم کی سزا جرم سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ	اور بدلہ لینے میں بھی خیال رہے کہ جرم کی سزا
مِّثْلُهَا	جرم کے مطابق ہی ہونی چاہیے۔
فَمَنْ عَفَا	پھر اگر معاف کر دینے سے
وَأَصْلَحَ	اصلاح کی کوئی صورت ہو سکتی ہو
فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ	تو اس طرح معاف کر دینے والے کا اجر اللہ کے ذمے ہو گا
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ	بہرحال اللہ ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ
الظّٰلِمِينَ ۝ ۴۲/۴۰	کسی صورت میں بھی کسی پر کوئی ظلم یا زیادتی ہو۔

۶۹ باطل نظامہائے حیات میں انسان کی حالت

جس تصورِ حیات نے انسانی معاشرہ کو جہنم بنا رکھا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا — باطل نظامہائے حیات میں کوئی اعلیٰ مقصدِ زندگی نہیں ہوتا

يَتَمَتَّعُوْنَ — اس میں صرف سامانِ حیات سے فائدہ اٹھانا

وَيَاْكُلُوْنَ — اور کھانا پینا ہی مقصدِ زندگی ہوتا ہے

كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ — جس طرح جانور کھاتے پیتے اور مر جاتے ہیں

وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۴۷/۱۲ — اس تصورِ حیات نے ہی انسانی معاشرہ کو جہنم بنا رکھا ہے۔

حیوانی سطح کی زندگی بسر کرنے والے لوگ

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا — انسان کا یہ حال ہے کہ

لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا — ان کی اکثریت جہنمی زندگی بسر کرتی ہے

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ — خواہ وہ جاہل بادہ نشین ہوں خواہ ترقی یافتہ اقوام

لَهُمْ قُلُوْبٌ — وہ دل و دماغ تو رکھتے ہیں۔

لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا — لیکن ان سے سوچنے سمجھنے کا کام نہیں لیتے

وَلَهُمْ اَعْيُنٌ — ان کی آنکھیں بھی ہوتی ہیں

لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا — لیکن ان سے حقائق کو دیکھتے نہیں

وَلَهُمْ اٰذَانٌ — وہ کان بھی رکھتے ہیں

لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا — لیکن ان سے حقائق کو سنتے نہیں۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ — وہ حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں

بَلْ هُمْ اَضَلُّ — بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ گم کردہ

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۷/۱۷۹ — غفلتوں میں ڈوبے ہوئے لوگ۔

باطل نظامہائے زندگی انسان کے نصیب میں آگ بھر دیتے ہیں

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا — جو لوگ باطل نظامِ زندگی اختیار کر لیتے ہیں
اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ — دُنیا کی طاغوتی قوتیں ان کی رفیق اور مددگار بن جاتی ہیں
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ — اور انہیں زندگی کی روشن راہوں سے نکال کر
اِلَى الظُّلُمٰتِ — تاریکیوں اور بدبختیوں کی طرف لے جاتی ہیں
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ — لہٰذا اُن کی زندگیاں مشکلوں اور مصیبتوں کی آگ میں جلتے گذرتی ہیں
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ — اور یہ جہنم ہمیشہ کے لیے ان کا نصیب بن جاتا ہے۔

ایک دوسرے پر ظلم کرنے والا معاشرہ نارِ جہنم کی صورت اختیار کر لیتا ہے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا — اور جس معاشرہ کے افراد حد سے تجاوز کر کے
وَّظُلْمًا — ایک دوسرے پر ظلم کرنے لگ جاتے ہیں
فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ $\frac{4}{30}$ — تو وہ معاشرہ نارِ جہنم کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والے خود اس جہنم میں جا گرتے ہیں

وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ — جو لوگ معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں
فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ — وہ خود اوندھے منہ اس جہنم میں جا گرتے ہیں
هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا — اور یہ فطری نتیجہ ہوتا ہے
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ $\frac{27}{90}$ — ان کی اپنی کارگذاریوں کا۔

کتابِ عظیم

قرآنی آیات، موضوعات کی ترتیب میں

جلد اوّل

مرتّب:

مُشتاق احمد خان

ڈسٹری بیوٹر

دوست ایسوسی ایٹس

پرنٹرز۔ پبلشرز۔ بک سیلرز

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون: 7122981